تنظیم المدارس (اہلِ سنّت) پاکستان کے جدید نصاب کے عین مطابق

برائے طالبات

نورانی گائیڈ

حل شدہ پرچہ جات



عالمیہ 2

سوالیہ پرچہ کے ساتھ

H-M-HASNAIN-ASADI

مفتی محمد احمد نورانی دامت برکاتہم عالیہ

شبیر برادرز
اردو بازار لاہور

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) باکستان

الشهادة العالمية "السنة الثانية" للطالبات

الموافق سنة ۱۴۴۱ھ/2020ء

الورقة الاولیٰ: لصحیح البخاری

نوٹ: سوال نمبر ۱ لازمی ہے باقی میں سے کوئی دو سوال حل کریں۔

سوال نمبر۱: ان جابر عبدالله الانصاری قال وهو یحدث عن فترة الوحی فقال فی حدیثه بینا انا امشی اذسمعت صوتا من السماء فرفعت بصری فاذا الملك الذی جاء نی بحراء جالس علی کرسی بین السماء والارض فرعبت منه فرجعت فقلت زملونی زملونی فانزل الله تعالی یا ایها المدثر ۔قم فانذر الی قوله والرجز فاهجر فحمی الوحی و تتابع

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں نیز سب سے پہلے نازل ہونے والی آیات مع ترجمہ تحریر کریں؟ ۱۵+۵=۲۰

(ب) وحی نازل ہونے کی کون کون سی کیفیات ہوتی تھیں؟ وحی کی ابتداء کیسے ہوئی؟ نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم غار حرا میں کیا کیا کرنے جایا کرتے تھے اور کتنے دن وہاں ٹھہرتے تھے؟ وہاں کتنا عرصہ ٹھہرے رہتے؟ ۵×۴=۲۰

سوال نمبر۲: عن انس قال الفجنا ارنبا بمر الظهران فسعی القوم فلغبوا فادرکتها فاخذتها فاتیت بها اباطلحة فذبحها وبعث بها الی رسول الله صلی الله علیه وسلم بورکها او فخذیها قال فخذیها لاشك فیه فقبله قلت واکل منه؟ قال واکل منه ثم قال بعد قبله

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ وتشریح کریں نیز بتائیں کہ گوہ کھانے کا کیا حکم ہے؟ ۱۵+۵=۲۰

(ب) کیا فقیر صدقہ کے طور پر ملنے والی کوئی چیز کسی کو ہدیہ کر سکتا ہے؟ دلیل دیں نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کون سا ہدیہ کبھی واپس نہیں لوٹاتے تھے؟ ۵+۵=۱۰

سوال نمبر۳: وقال عمر بن عبدالعزیز کانت الهدیة فی زمن رسول الله صلی الله علیه وسلم هدیة والیوم رشوة

(الف) روایت کا ترجمہ کریں وتشریح کریں نیز دلائل سے بیان کریں کہ کب ہدیہ قبول کرنا جائز ہے

H-M-HASNAIN-ASADI

اور کب جائز نہیں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) مشرکین کو ہدیہ دینے اور ان سے لینے کا کیا حکم ہے؟ دونوں صورتوں کو دلیل سے بیان کریں؟ ۵+۵=۱۰

سوال نمبر۴: (الف) قریش کے مناقب میں کوئی ایک روایت بیان کریں جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو قریش نے گالیاں دیں تو آپ نے ان کو کیا جواب دیا؟ نیز حسنین کریمین میں سے کون سا شہزادہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم کے کس حصہ کا شبیہ تھا؟ ۵+۵+۵=۱۵

(ب) خاتم النبیین پر کوئی ایک حدیث بیان کریں نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کون کون سے پانچ نام بتائے ہیں؟ ۵+۱۰=۱۵

☆☆☆☆☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات بابت ۲۰۲۰ء

پہلا پرچہ: صحیح بخاری

سوال نمبر۱: ان جابر عبدالله الانصاری قال وهو يحدث عن فترة الوحی فقال فی حديثه بينا انا امشی اذسمعت صوتا من السماء فرفعت بصری فاذا الملك الذی جاء نی بحراء جالس علی کرسی بين السماء والارض فرعبت منه فرجعت فقلت زملونی زملونی فانزل الله تعالی يا ايها المدثر . قم فانذر الی قوله والرجز فاهجر فحمی الوحی و تتابع

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں نیز سب سے پہلے نازل ہونے والی آیات مع ترجمہ تحریر کریں؟

(ب) وحی نازل ہونے کی کون کون سی کیفیات ہوتی تھیں؟ وحی کی ابتداء کیسے ہوئی؟ نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم غار حرا میں کیا کرنے جاتے تھے اور کب سے جانے لگے؟ وہاں کتنا عرصہ ٹھہرے رہتے؟

جواب: (الف) اعراب و ترجمہ حدیث: اعراب اوپر حدیث پر لگا دیے گئے ہیں اور ترجمہ حدیث درج ذیل ہے:

بیشک حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے انقطاع وحی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ایک دفعہ میں کہیں جا رہا تھا کہ اس دوران میں آسمان کی طرف سے ایک آواز سنی۔ میں نے نظر اٹھا کر دیکھا' تو اچانک ایک فرشتہ غار حرا میں میرے پاس آیا۔ وہی فرشتہ زمین و آسمان کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھا ہوا دکھائی دیا۔ میں اسے دیکھ کر مرعوب ہوا اور وہیں گھر واپس آ گیا (گھر

HM-HASNAIN-ASADI

واپسی پر میں نے خدیجہ سے کہا: تم مجھے کمبل اوڑھاؤ، تم مجھے کمبل اڑھاؤ (خدیجہ نے مجھے چادر اوڑھنے کے لیے دی، جو میں نے اوڑھ لی، اسی وقت سورہ المدثر کی یہ آیات بطور وحی) اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائیں: یایھا المدثر (اے چادر اوڑھنے والے!) اس ارشاد تک والرجز فاھجر (راوی کا بیان ہے) اس کے بعد نزول وحی کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

نازل ہونے والی پہلی آیات مع ترجمہ:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سب سے پہلے نازل ہونے والی آیات درج ذیل ہیں

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۔ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۔ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۔

''پڑھو اپنے رب کے نام سے، جس نے پیدا کیا۔ اس نے پیدا کیا جمے ہوئے خون سے۔ پڑھو، تمہارا رب بڑا کرم والا ہے۔''

(ب) نزول وحی کی کیفیات:

جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نزول وحی کی کیفیت کے بارے میں سوال کیا گیا، تو آپ نے جواب میں فرمایا۔ وحی کا نزول کبھی گھنٹی کی آواز کی صورت میں ہوا، یہ وحی سب سے زیادہ سخت ہوتی، جب وہ آواز بند ہو جاتی تو میں فرشتہ کی کہی ہوئی باتوں (الفاظ کو) یاد کر لیتا۔ کبھی فرشتہ انسانی شکل میں آتا، وہ مجھ سے گفتگو کرتا اور میں اس کے الفاظ بطور وحی یاد کر لیتا ہوں۔ کبھی آپ خواب میں کچھ امور کی راہنمائی پاتے، بیدار ہونے پر اسی طرح ظہور میں آتا تھا۔

ابتدائے وحی

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم غار حراء میں تشریف فرما تھے، اچانک ایک فرشتہ آیا، اس نے عرض کیا۔ پڑھیے! آپ نے فرمایا: میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔ اس فرشتے نے آپ کو پکڑ کر اپنے گلے سے لگایا۔ پھر چھوڑ کر کہا: آپ پڑھیں! آپ نے جواب میں فرمایا: میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔ اس فرشتے نے دوبارہ آپ کو پکڑ کر اپنے سینے سے لگایا، پھر خوب دبا کر عرض کیا: آپ پڑھیے۔ آپ نے فرمایا: میں پڑھنے والا نہیں ہوں، فرشتے نے تیسری بار یہ عمل دہرایا' پھر اس نے کہا: آپ پڑھیے، اپنے پروردگار کے نام کی برکت سے جس نے پیدا کیا' جس نے انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا کیا۔ پڑھیے! آپ کا رب بڑا کرم والا ہے۔

غار حراء میں جانے کا زمانہ اور وجہ:

جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک تقریباً چھتیس سال کی ہوئی، تو آپ لوگوں سے الگ تھلگ ہو کر عبادت خداوندی کو ترجیح دینے لگے، آپ اسی مقصد کے لیے غار حراء میں تشریف لے جاتے۔

H-M-HASNAIN-ASADI

کئی کئی دن اور راتیں وہاں گزارتے۔ کھانے پینے کی اشیاء بھی ساتھ لے جاتے تھے۔ ان اشیاء کے ختم ہونے پر آپ اپنے گھر واپس تشریف لاتے اور سامان خورد ونوش جمع کر کے پھر وہاں غار حراء میں تشریف لے جاتے۔ چالیس سال کی عمر میں آپ پر پہلی وحی اسی غار میں نازل کی گئی۔

سوال نمبر۲: عن انس قال الفجنا ارنبا بمر الظهران فسعى القوم فلغبوا فادركتها فاخذتها فاتيت بها اباطلحة فذبحها وبعث بها الى رسول الله صلى الله عليه وسلم بوركها او فخذيها قال فخذيها لاشك فيه فقبله قلت واكل منه؟ قال واكل منه ثم قال بعد قبله

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ وتشریح کریں نیز بتائیں کہ گوہ کھانے کا کیا حکم ہے؟

(ب) کیا فقیر صدقہ کے طور پر ملنے والی کوئی چیز کسی کو ہدیہ کر سکتا ہے؟ دلیل دیں نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کون سا ہدیہ کبھی واپس نہیں لوٹاتے تھے؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے (مقام) ''مرالظہران'' میں لوگ ایک خرگوش کو پکڑنے کے لیے بھاگے مگر وہ تھک گئے۔ میں نے اسے پکڑ لیا' پھر میں اسے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس لے آیا۔ انہوں نے اسے ذبح کیا' پھر انہوں نے اس کی پشت کا گوشت یا رانوں کا گوشت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا۔ ایک روایت میں مذکور ہے کہ رانوں کا گوشت پیش کیا گیا' تو آپ نے اسے قبول کیا۔ راوی کا بیان ہے: میں نے اپنے استاد سے سوال کیا: کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کھا بھی لیا تھا؟ تو انہوں نے جواب میں کہا: آپ نے اس گوشت کو کھا بھی لیا تھا۔ ایک روایت میں مذکور ہے۔ آپ نے صرف اسے قبول کیا تھا۔

تشریح:

اس روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ خرگوش کا گوشت کھانا حلال ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے مدینہ طیبہ کے قریب مقام ''مرالظہران'' میں خرگوش کو ملاحظہ کیا۔ وہ کسی کی ملک میں نہیں تھا، گویا وہ جنگل کا خرگوش تھا۔ صحابہ کرام نے بھی اسے پکڑنے کی کوشش کی لیکن وہ اسے پکڑنے میں کامیاب نہ ہو سکے، حضرت انس رضی اللہ عنہ اسے پکڑ کر حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس لائے، انہوں نے اپنے دست اقدس سے مسنون وشرعی طریقہ سے اسے ذبح کیا۔ پھر اس کی ران کا گوشت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا جو آپ نے قبول کیا اور ایک روایت میں ہے' آپ نے اسے کھایا بھی تھا۔ اس تفصیل سے ثابت ہوتا ہے کہ خرگوش کھانا حلال وجائز ہے۔

H-M-HASNAIN-ASADI

گوہ کھانے کا حکم:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میری خالہ اُمّ حفیر رضی اللہ عنہا نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ پنیر، گھی اور گوہ پیش کیے، آپ نے گھی اور پنیر تو قبول کرلیا مگر گوہ کا گوشت نہ کھایا اور نہ ہی اسے ناپسند کیا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ گوہ کا گوشت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دستر خوان پر رکھا گیا' اگر حرام ہوتا تو آپ کے دستر خوان پر اسے نہ کھایا جاتا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے اس قول سے ثابت ہوتا ہے کہ گوہ کھانا حلال ہے، مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ناپسندیدگی کی وجہ سے تناول نہ کیا۔

(ب) صدقہ کے طور پر دی ہوئی چیز کو ہبہ کرنا:

جب کسی حقدار یا غریب آدمی کو بطور صدقہ کوئی چیز پیش کی جائے، وہ اس کا مالک ومختار بن جاتا ہے۔ مالک کو اختیار ہوتا ہے کہ وہ جیسے چاہے اپنی چیز میں تصرف کرے۔ مطلب یہ ہے کہ فقیر کو دی ہوئی چیز، فقیر آگے اس کا صدقہ کرسکتا ہے اور اس کے جواز میں کوئی شک نہیں ہے۔

دلیل:

اس کے جواز پر دلیل حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے۔ وہ بیان کرتی ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے۔ آپ نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں۔ مگر کچھ گوشت ہے' اُمّ عطیہ نے بکری کا گوشت بھیجا ہے' جو اس کے پاس بطور صدقہ آیا تھا۔ آپ نے فرمایا: وہ اپنی جگہ پر پہنچ چکا ہے۔

اس روایت و دلیل سے ثابت ہوا کہ بطور صدقہ دی ہوئی چیز کسی کو بطور ہدیہ وتحفہ پیش کی جاسکتی ہے۔

جس تحفہ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس نہ لوٹاتے تھے:

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم خوشبو کے عطیہ کو خوش دلی سے قبول کرتے تھے۔ پھر آپ اس تحفہ کو آپ واپس نہیں کرتے تھے۔

سوال نمبر۳: وقال عمر بن عبدالعزیز کانت الهدیة فی زمن رسول الله صلی الله علیه وسلم هدیة والیوم رشوة

(الف) روایت کا ترجمہ کریں وتشریح کریں نیز دلائل سے بیان کریں کہ کب ہدیہ قبول کرنا جائز ہے اور کب جائز نہیں؟

(ب) مشرکین کو ہدیہ دینے اور ان سے لینے کا کیا حکم ہے؟ دونوں صورتوں کو دلیل سے بیان کریں؟

H-M-HASNAIN-ASADI

جواب: (الف) ترجمہ حدیث:

راوی کا بیان ہے: حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہدیہ ایک تحفہ ہوا کرتا تھا' مگر آج یہ رشوت بن چکا ہے۔

تشریح:

اس روایت کا مطلب یہ ہے کہ دور رسالت میں جو لوگ کوئی چیز کسی کو بطور تحفہ دیتے تھے' اس میں خلوص ومودت مسلم شامل ہوتی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ محض تحفہ کی بنیاد پر صحابہ کرام باہم شیر وشکر ہو جایا کرتے تھے۔ مگر آج یعنی دور حاضر تو دور افتادہ دور ہے۔ قرون اولیٰ جیسا جذبہ ایثار نہیں ہے اور نہ وہ مودت ومحبت باقی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دور حاضر میں تحفہ رشوت کی شکل اختیار کر چکا ہے۔ اس روایت میں اسی حقیقت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

ہدیہ قبول کرنا کب جائز اور کب ناجائز؟

ہدیہ دینے اور ہدیہ وصول کرنے کا مقصد باہم محبت ومودت میں اضافہ ہو' تو مسلمانوں کو باہم ایسا تحفہ دینے یا لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اسی مقصد کے لیے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی تحفہ وتحائف دیتے تھے اور لیتے بھی تھے بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تحفہ عنایت کرتے تھے اور لیتے بھی تھے۔ لہٰذا علماء ومشائخ اپنے مریدین اور عقیدت مندوں کو تحائف دیں یا مریدین وعقیدت مند لوگ اپنے مشائخ کو تحائف دیں۔ اسی طرح والدین اپنی اولاد کو یا اولاد اپنے والدین کو تحائف پیش کریں تو یہ سب جائز ہے۔

اگر نوجوان' جوان غیر محرم لڑکی اور لڑکا ایک دوسرے کو تحائف پیش کریں تاکہ ان کی محبت میں اضافہ ہو' ایک دوسرے کے زیر بار اور زیر احسان رہیں۔ پھر وہ جس طرح باہم چاہیں کریں درمیان میں کوئی چیز رکاوٹ نہ بنے۔ یہ تحفہ حرام ہے' کیوں کہ یہ گناہ کی دعوت دینے کے مترادف ہے۔

کسی شخص کو بطور اہلکار تعینات کیا گیا' تو اسے اپنی خدمات کے دوران کسی سے تحفہ وصول کرنا جائز نہیں ہے۔ جس طرح ایک روایت میں مذکور ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابی کو بطور عامل تعینات کیا کہ وہ صدقہ وصول کرے۔ جب وہ صدقہ وصول کر کے واپس مدینہ طیبہ میں پہنچا تو اس نے کہا یہ صدقہ کا مال ہے۔ جو خزانہ میں جمع کیا جائے اور یہ مال بطور تحائف مجھے ملا ہے۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس صورتحال کا علم ہوا' تو آپ نے اس سے اظہار ناراضگی کرتے ہوئے فرمایا: اگر تم اپنے گھر بیٹھے رہتے تو کیا تمہیں یہ تحائف حاصل ہو جاتے؟ گویا یہ تحفہ منع ہے۔ اسی طرح فیصلہ کرنے کے دوران کسی قاضی کو تحفہ دینا بھی منع ہے' کیونکہ ایسے تحفہ کا مقصد اپنے حق میں ناجائز فیصلہ کروانا ہوتا ہے۔

H-M-HASNAIN-ASADI

(ب) مشرکین کو ہدیہ دینے اور لینے کا شرعی حکم:

بلاشبہ مشرکین کو ہدیہ یا تحفہ دینا جائز ہے۔ روایت میں مذکور ہے حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میرے ہاں آئیں، یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کی بات ہے، وہ مجھ سے مالی معاونت چاہتی تھیں۔ وہ ایک مشرکہ خاتون تھیں۔ میں نے اس بارے میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا' تو آپ نے فرمایا: تم اپنی والدہ سے اچھا سلوک کرو!

اسی طرح مشرکین سے ہدیہ، یا تحفہ وصول کرنا بھی جائز ہے۔ ایک روایت میں مذکور ہے۔ ''ایلہ'' کے حاکم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک سفید خچر بطور تحفہ پیش کیا تھا' تو آپ نے اسے ایک چادر بطور تحفہ دی اور وہاں کے سمندر کے علاقہ کی حکومت اس کے نام کر دی تھی۔

سوال نمبر۴: (الف) قریش کے مناقب میں کوئی ایک روایت بیان کریں جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو قریش نے گالیاں دیں' تو آپ نے ان کو کیا جواب دیا؟ نیز حسنین کریمین میں سے کون سا شہزادہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم کے کس حصہ کا شبیہ تھا؟

(ب) خاتم النبیین پر کوئی ایک حدیث بیان کریں نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کون کون سے پانچ نام بتائے ہیں؟

جواب: (الف) قریش کے مناقب میں ایک روایت اور ان کی گالیوں کا جواب:

(۱) روایت:

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ معاملہ (یعنی حکومت) قریش میں اس وقت تک باقی رہے گا جب تک ان میں سے دو افراد بھی باقی رہیں گے۔

(۲) قریش کی گالیوں کا جواب:

قریش رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت پر اتر آئے۔ انہوں نے آپ کو گالیاں دیں' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے یوں جواب دیا گیا: کیا تم لوگ اس بات پر حیران نہیں ہوتے کہ اللہ تعالیٰ نے قریش کے مجھے برا کہنے اور لعنت کرنے کو کس طرح دور کر دیا۔ وہ برا کہتے ہوئے مذمت کرتے ہیں' حالانکہ میں ''محمد'' ہوں۔

''حسنین'' کی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہت:

حضرات حسنین کریمین میں سے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سر سے لے کر ناف تک آپ صلی اللہ

H-M-HASNAIN-ASADI

علیہ وسلم کے مشابہ تھے اور حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ ناف سے لے کر قدموں تک آپ کے مشابہ تھے۔

(ب) ''خاتم النبیین'' پر ایک حدیث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے تمام انبیاء پر چھ باتوں میں فضیلت دی گئی ہے۔ (۱) مجھے جوامع الکلم دیے گئے۔ (۲) رعب سے میری مدد کی گئی۔ (۳) مالِ غنیمت کو میرے لیے حلال قرار دیا گیا۔ (۴) میرے لیے روئے زمین پاک اور جائے نماز بنائی گئی۔ (۵) میں تمام مخلوق کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں (۶) مجھ پر انبیاء کا سلسلہ ختم کیا گیا۔ (صحیح مسلم)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پانچ اسماء گرامی:

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پانچ نام ہیں: (۱) میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں (۲) میں احمد ہوں (۳) میں ماحی ہوں، اللہ تعالیٰ میرے سبب کفر کو مٹائے گا۔ (۴) میں حاشر ہوں، لوگوں کو میرے قدموں پر جمع کیا جائے گا (۵) میں عاقب ہوں۔

☆☆☆☆☆☆

H-M-HASNAIN-ASADI

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) باکستان

الشهادة العالمية "السنة الثانية" للطالبات

الموافق سنة ۱۴۴۱ھ/ 2020ء

الورقة الثانية: لصحيح مسلم

نوٹ: سوال نمبر ۱ لازمی ہے باقی میں سے کوئی دو سوال حل کریں۔

سوال نمبر۱: اذ طلع علينا رجل شديد بياض الثياب شديد سواد الشعر لايرى عليه اثر السفر ولا يعرفه منا احد حتى جلس الى النبى صلى الله عليه وسلم فاسند ركبتيه الى ركبتيه و وضع كفيه على فخذيه وقال يا محمد اخبرنى عن الاسلام فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الاسلام..... قال صدقت قال فعجبنا له يسئله و يصدقه قال فاخبرنى عن الايمان قال.....

(الف) حدیث شریف کے مذکورہ حصہ کا ترجمہ کرکے مکمل حدیث جبرئیل تحریر کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) ایمان و اسلام کا لغوی و اصطلاحی معنی بیان کریں اور بتائیں کہ ان کے درمیان نسبت کون سی ہے؟ ۶+۴=۱۰

(ج) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام اور ایمان کے بارے میں خبر دیتے ہوئے کون سی چیزوں کا ذکر فرمایا؟ تحریر کریں؟ ۱۰

سوال نمبر۲: حدثنى ابو ايوب ان اعرابيا عرض لرسول الله صلى الله عليه وسلم وهو فى سفر فاخذ بخطام ناقته او بزمامها ثم قال يا رسول الله او يا محمد اخبرنى بما يقربنى من الجنة ومايبا عدنى من النار قال فكف النبى صلى الله عليه وسلم ثم نظر فى اصحابه ثم قال لقد وفق او لقد هدى قال كيف قلت قال فاعاد فقال النبى صلى الله عليه وسلم تعبد الله ولا تشرك به شيئا و تقيم الصلاة وتؤتى الزكوة وتصل الرحم، دع الناقة

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں اور "دع الناقة" فرمانے کی وجہ سپرد قلم کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) جب نماز و زکوٰۃ کی طرح حج و روزہ بھی فرض ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ذکر کیوں نہیں فرمایا؟ آپ اس کی وجوہ تفصیلاً تحریر کریں؟ ۱۰

سوال نمبر۳: حدثنى ابوبردة قال وجع ابو موسى وجعافغشى عليه وراسه فى حجر

H-M-HASNAIN-ASADI

امراة من اهله فصاحت امراة من اهله فلم يستطع ان يرد عليها شيئا فلما افاق قال انا بريئ مما برئ منه رسول الله صلى الله عليه وسلم فان رسول الله صلى الله عليه وسلم برئ من الصائقة والحائقة والشاقة

(الف) سنداور حدیث شریف پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) خط کشیدہ کی وضاحت اس طرح کریں کہ نوحہ سے ممانعت واضح ہو جائے؟ ۱۰

سوال نمبر۴: عن سالم عن ابيه قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم مايلبس المحرم قال لايلبس المحرم القميص ولا العامة ولا البرنس ولا السراويل ولا ثوبامسه ورس ولا زعفران ولا الخفين الا ان لايجد نعلين فليقطعهما حتى يكونا اسفل من الكعبين

(الف) حدیث پر اعراب لگائیں اور سلیس اردو میں ترجمہ کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) کیا مذکورہ چیزوں کے استعمال میں مرد وعورت دونوں کے لیے ایک ہی حکم ہے؟ نیز ان سے ممانعت کی حکمت تحریر کریں؟ ۵+۵=۱۰

☆☆☆☆☆☆☆

درجہ عالمیہ (سال دوم) برائے طالبات بابت ۲۰۲۰ء

دوسرا پرچہ: صحیح مسلم

سوال نمبر۱: اذ طلع علينا رجل شديد بياض الثياب شديد سواد الشعر لايرى عليه اثر السفر ولا يعرفه منا احد حتى جلس الى النبى صلى الله عليه وسلم فاسند ركبتيه الى ركبتيه و وضع كفيه على فخذيه وقال يا محمد اخبرنى عن الاسلام فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الاسلام..... قال صدقت قال فعجبنا له يسئله و يصدقه قال فاخبرنى عن الايمان قال.....

(الف) حدیث شریف کے مذکورہ حصہ کا ترجمہ کر کے مکمل حدیث جبرئیل تحریر کریں؟

(ب) ایمان واسلام کا لغوی واصطلاحی معنی بیان کریں اور بتائیں کہ ان کے درمیان نسبت کون سی ہے؟

(ج) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام اور ایمان کے بارے میں خبر دیتے ہوئے کون سی چیزوں کا ذکر فرمایا؟ تحریر کریں؟

H-M-HASNAIN-ASADI

جواب: (الف) ترجمہ حدیث:

ایک شخص ہمارے پاس آیا جس کا لباس نہایت سفید اور بال نہایت سیاہ تھے اور اس پر سفر کے بھی آثار دکھائی نہیں دیتے تھے۔ ہم سب لوگوں کے لیے وہ آدمی اجنبی تھا۔ وہ شخص آ کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھ گیا' اس نے اپنے گھٹنے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنوں سے ملا دیئے' اس نے اپنی ہتھیلیاں اپنے رانوں پر رکھ لیں۔ پھر وہ عرض گزار ہوا: اے محمد! مجھے اسلام کے بارے میں بتائیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلام یہ ہے..... اس شخص نے کہا: آپ نے سچ کہا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم اس شخص کے طرز تکلم سے متعجب ہوئے کہ خود سوال کرتا ہے: پھر تصدیق بھی خود کرتا ہے۔ اس نے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: آپ مجھے ایمان کے بارے میں بتائیں؟ آپ نے فرمایا:.....

مکمل حدیث جبرئیل:

عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال بینما نحن عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم اذ طلع علینا رجل شدید بیاض الثیاب شدید سواد الشعر لایری علیہ اثر السفر ولا یعرفہ منا احد حتی جلس الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاسند رکبتیہ الی رکبتیہ ووضع کفیہ علی فخذیہ وقال یا محمد اخبرنی عن الاسلام قال الاسلام ان تشھدان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ وتقیم الصلوۃ وتوتی الزکوۃ وتصوم رمضان وتحج البیت ان استطعت الیہ سبیلا قال صدقت فعجبنا لہ یسألہ ویصدقہ قال فاخبرنی عن الایمان قال ان تومن باللہ وملئکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الاخر وتومن بالقدر خیرہ وشرہ قال صدقت قال فاخبرنی عن الاحسان قال ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک قال فاخبرنی عن الساعۃ قال ما المسئول عنھا باعلم من السائل قال فاخبرنی عن اماراتھا قال ان تلد الامۃ ربتھا وان تری الحفاۃ العراۃ العالۃ رعاء الشاۃ یتطاولون فی البیان قال ثم انطلق فلبثت ملیا ثم قال لی یا عمر اتدری من السائل قلت اللہ و

H-M-HASNAIN-ASADI

رسوله اعلم قال فانه جبرئيل اتاكم يعلمكم دينكم ۔

(ب) ایمان کا لغوی واصطلاحی معنی:

لفظ ''ایمان'' کا لغوی معنی ہے کسی بات کو دل سے مان لینا۔ اس کا اصطلاحی وشرعی معنی ہے: تمام عقائد اسلامیہ کو دل سے مان لینا یعنی اللہ تعالیٰ کو وحدہ لاشریک، معبود حقیقی، ازلی وابدی، کائنات کا خالق و مالک، آسمانی کتب، تمام انبیاء، جنت و دوزخ، تقدیر، یوم قیامت اور موجود ملائکہ وغیرہ امور کو دل کی گہرائی سے تسلیم کر لینا۔

اسلام کا لغوی واصطلاحی معنی:

لفظ ''اسلام'' باب افعال کا مصدر ہے، جس کا لغوی معنی ہے تابعداری کرنا، فرمانبرداری کرنا۔ اس کا اصطلاحی وشرعی معنی ہے: اسلامی عبادات واعمال کو تسلیم کرنا اور ان کو معمول بہ بنانا مثلاً نماز، زکوٰۃ روزہ اور حج وغیرہ کو کمال درجہ سے بجالانا۔

ایمان اور اسلام میں نسبت:

ایمان اور اسلام میں نسبت کے بارے میں دو اقوال ہیں:

(۱) دونوں کے مابین تساوی کی نسبت ہے۔

(۲) دونوں کے مابین عام خاص مطلق کی نسبت ہے بشرطیکہ دونوں کی تعریف میں فرق کیا جائے۔

اسلام اور ایمان کے جواب میں فرمائی گئی چیزیں:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ''اسلام'' کے جواب میں پانچ امور کا ذکر کیا:

(۱) کلمہ شہادت (۲) نماز (۳) زکوٰۃ (۴) روزہ (۵) حج۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان کے جواب میں پانچ امور کا ذکر فرمایا: (۱) اللہ تعالیٰ پر (۲) فرشتوں پر (۳) اللہ تعالیٰ کی ملاقات پر (۴) رسولوں پر (۵) موت کے بعد اٹھنے پر ایمان ویقین ہونا۔

سوال نمبر۲: حدثني ابو ايوب ان اعرابيا عرّض لرسول الله صلى الله عليه وسلم وهو في سفر فاخذ بخطام ناقته او بزمامها ثم قال يا رسول الله او يا محمد اخبرني بما يقربني من الجنة ومايبا عدني من النار قال فكف النبي صلى الله عليه وسلم ثم نظر في اصحابه ثم قال لقد وفق او لقد هدى قال كيف قلت قال فاعاد فقال النبي صلى الله عليه وسلم تعبد الله ولا تشرك به شيئا و تقيم الصلاة وتؤتي الزكوة وتصل الرحم، دع الناقة

H-M-HASNAIN-ASADI

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں اور "دع الناقة" فرمانے کی وجہ سپرد قلم کریں؟
(ب) جب نماز وزکوٰۃ کی طرح حج وروزہ بھی فرض ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ذکر کیوں نہیں فرمایا؟ آپ اس کی وجوہ تفصیلاً تحریر کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث:

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کسی سفر پر روانہ ہوئے۔ ایک دیہاتی حاضر خدمت ہوا' وہ آپ کی اونٹنی کی نکیل پکڑ کر عرض گزار ہوا: یارسول اللہ! آپ مجھے اس چیز کے بارے میں بتائیں' جو مجھے جنت کے قریب اور جہنم سے دور کردے؟ اس کی یہ بات سن کر آپ ٹھہر گئے اور اپنے صحابہ کرام سے مخاطب ہو کر آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس آدمی کو یہ سوال کرنے کی توفیق حاصل ہوئی ہے۔ پھر آپ نے اس آدمی کی طرف چہرہ انور کر کے فرمایا: تم نے کیا کہا تھا؟ اس نے اپنا سوال دوبارہ عرض کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، نماز ادا کرو، زکوٰۃ دو اور صلہ رحمی کرو۔ اب تم اونٹنی کی نکیل بھی چھوڑ دو۔

"دع الناقة" فرمانے کی وجہ:

یقیناً حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کسی غزوہ یا کسی اہم فریضہ نبوت کی غرض سے سفر پر روانہ ہونے والے تھے۔ اچانک کسی شخص نے آپ کی سواری کو پکڑ کر روک لیا، پھر آپ کی خدمت میں اپنا سوال عرض کیا، آپ کی طرف سے تسلی بخش جواب دیا گیا۔ اب آپ کی سواری کو پکڑ کر بلاوجہ اہم مقصد میں تاخیر کرنے کا کوئی جواز نہیں بنتا تھا، تو آپ نے اس شخص سے فرمایا: جب تمہیں جواب مل چکا ہے' تو اب ہمارے مقصد کے لیے تاخیر مت کرو' اب ہماری سواری کی نکیل کو بھی چھوڑ دو۔

(ب) نماز اور زکوٰۃ کے ساتھ حج اور روزہ کا ذکر نہ کرنے کی وجوہات:

سائل کے جواب میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کا ذکر کیا مگر آپ نے حج اور روزہ کا ذکر نہ کیا؟ اس کی کئی وجوہات ہو سکتی ہیں، جو درج ذیل ہیں:

(۱) قرآن کریم میں اکثر مقامات پر نماز کے ساتھ صرف زکوٰۃ کا ذکر ہوا ہے۔

(۲) نماز اور زکوٰۃ کی اہمیت زیادہ ہونے کی وجہ سے ان کا ذکر کیا ہو' کیونکہ نماز فرض عین ہے' جو ایک دن میں پانچ بار ادا کی جاتی ہے۔ اور زکوٰۃ میں اپنا بھی فائدہ ہوتا ہے اور اغیار کا بھی۔

(۳) نماز اور زکوٰۃ کی طرح حج اور روزہ کی فرضیت بھی نص قطعی سے ثابت ہے۔ نماز اور زکوٰۃ کے ذکر سے تمام عبادات یعنی حج وروزہ بھی مراد لی گئی ہوں۔

H-M-HASNAIN-ASADI

(۴) ممکن ہے کہ سائل، صاحب ثروت ہو۔ نماز کے ساتھ بروقت زکوٰۃ کا بھی ذکر کر دیا۔

سوال نمبر۳: حدثني ابوبردة قال وجع ابو موسى وجعافغشي عليه وراسه في حجر امراة من اهله فصاحت امراة من اهله فلم يستطع ان يرد عليها شيئا فلما افاق قال انا برئ مما برئ منه رسول الله صلى الله عليه وسلم فان رسول الله صلى الله عليه وسلم برئ من الصالقة والحالقة والشاقة

(الف) سند اور حدیث شریف پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) خط کشیدہ کی وضاحت اس طرح کریں کہ نوحہ سے ممانعت واضح ہو جائے؟

جواب: (الف) اعراب اور ترجمہ حدیث:

سند اور متن حدیث پر اعراب لگا دیے گئے ہیں اور ترجمہ حدیث درج ذیل ہے:

حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سخت مرض کے شکار ہو گئے جس وجہ سے آپ پر بے ہوشی طاری ہو گئی۔ بے ہوشی کی حالت میں ان کا سر اہل خانہ کی کسی عورت کی گود میں تھا۔ ان کے اہل خانہ میں سے ایک خاتون چیخ و پکار کرنے لگی۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بے ہوشی کی وجہ سے کچھ نہ کہا۔ ہوش میں آنے پر آپ نے فرمایا: میں ان کاموں سے بیزار ہوں۔ جن کاموں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیزار ہیں۔ بے شک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نوحہ کرنے والی عورت، سر منڈوانے والی عورت اور گریبان پھاڑنے والی عورت سے بیزاری کا اظہار کیا ہے۔

(ب) خط کشیدہ کی وضاحت:

(۱) الصالقة: صیغہ واحد مونث اسم فاعل بمعنی نوحہ کرنے والی عورت۔

(۲) الحالقة: صیغہ واحد مونث اسم فاعل بمعنی سر منڈوانے والی عورت۔

(۳) الشاقة: صیغہ واحد مونث اسم فاعل گریبان پھاڑنے والی عورت۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے نوحہ کرنے والی، یا سر کے بال کٹوانے والی عورت اور گریبان پھاڑنے والی عورت سے اظہار ناراضگی کرتے ہوئے ان سے بیزاری ظاہر کی ہے بلکہ بعض روایات میں مذکور ہے کہ آپ نے ان پر لعنت فرمائی ہے۔ ایک روایت میں مذکور ہے، جو آدمی منہ پر تھپڑ مارے، گریبان پھاڑے، یا ایام جاہلیت کی مثل چیخ و پکار کرے، وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

سوال نمبر۴: عن سالم عن ابيه قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم مايلبس المحرم قال لايلبس المحرم القميص ولا العامة ولا البرنس ولا السراويل ولا ثوبامسه ورس ولا زعفران ولا الخفين الا ان لايجد نعلين فليقطعهما حتى يكونا اسفل

H-M-HASNAIN-ASADI

من الکعبین

(الف) حدیث پر اعراب لگائیں اور سلیس اردو میں ترجمہ کریں؟

(ب) کیا مذکورہ چیزوں کے استعمال میں مرد و عورت دونوں کے لیے ایک ہی حکم ہے؟ نیز ان سے ممانعت کی حکمت تحریر کریں؟

جواب: (الف) اعراب بر حدیث اور ترجمہ حدیث:

اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں۔ ترجمہ حسب ذیل ہے:

حضرت سالم رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: محرم کس طرح کا لباس زیب تن کرے؟ تو آپ نے جواب میں فرمایا: محرم نہ تو قمیص، نہ عمامہ، نہ ٹوپی، نہ شلوار، ورس اور زعفران سے رنگا ہوا کپڑا زیب تن کرے۔ نہ ہی وہ موزے پہنے مگر جب وہ جوتے نہ پائے تو پھر موزوں کو اوپر سے کاٹ ڈالے، پھر نیچے والے حصے کو پہن لے۔

(ب) حدیث میں مذکور چیزوں کی ممانعت میں خواتین و حضرات میں فرق:

مذکورہ حدیث میں اشیاء کے استعمال کی ممانعت صرف مردوں کے لیے ہے، خواتین اس سے مستثنیٰ ہیں۔ مرد حضرات سلا ہوا کرتا، عمامہ، سلی ہوئی ٹوپی اور یا کوئی دوسرا سلا ہوا کپڑا زیب تن نہیں کر سکتے، مگر خواتین سلے ہوئے کپڑے استعمال کریں گی، سر کو ڈھانپنے کے لیے چادر اور چہرے کے پردے کے لیے رومال وغیرہ استعمال کریں گی، کیونکہ خواتین کے لیے پردہ ضروری ہے، جو اسی صورت میں ممکن ہو سکتا ہے۔

ان کپڑوں کی ممانعت میں حکمت

محرم مردوں کے لیے سلے ہوئے کپڑوں کی ممانعت میں کئی ایک حکمتیں ہیں، جو حسب ذیل ہیں:

(۱) سلے ہوئے کپڑوں کی بجائے بغیر سلائی کے کپڑوں میں انکساری زیادہ ہے۔

(۲) بغیر سلائی کے کپڑوں کا استعمال غربت و محتاجی کا مظہر ہے، جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔

(۳) بغیر سلائی کے کپڑوں کی کفن کے ساتھ مشابہت ہے۔

☆☆☆☆☆

H-M-HASNAIN-ASADI

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) باکستان

الشهادة العالمية "السنة الثانية" للطالبات

الموافق سنة ۱۴۴۱ھ/ 2020ء

الورقة الثالثة: لجامع الترمذی

نوٹ: کوئی سے تین سوالات حل کریں۔

سوال نمبر۱: سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن قدور المجوس فقال انقوها غسلا واطبخوا فيها ونهى عن كل سبع ذى ناب .

(الف) حدیث پاک پر اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں؟ نیز قدور المجوس سے متعلق آئمہ کے اقوال لکھیں؟ ۶+۶+۷=۱۲۹

(ب) پانچ اجزاء کے مختصر جوابات دیں؟ ۵×۳+۱۵

(۱) امام ترمذی کی کوئی سی دو تصانیف کا تعارف لکھیں؟ (۲) اسلوب ترمذی کے کوئی سے دو نکات بیان کریں؟ (۳) الشوم اور الکراث کا مطلب بیان کریں؟ (۴) ترجمہ کریں: اللهم اهلك الجراد اقتل كبارة واهلك صغارة (۵) "حباری" کسے کہتے ہیں؟ (۶) الحلواء اور العسل میں فرق بیان کریں؟

سوال نمبر۲: (الف) "خمر" کی تعریف اور حکم تحریر کریں؟ نیز "كل مسكر خمر" کی وضاحت کریں؟ ۱۲

(ب) منشیات کے طبی و معاشرتی نقصانات بیان کریں؟ ۸

(ج) "نبیذ تمر" اور "نبیذ عنب" کسے کہتے ہیں؟ اور ان کا کیا حکم ہے؟ ۱۳

سوال نمبر۳: ان ناسا من عرينة قدموا المدينة ،فاجتووها فبعثهم رسول الله فى اهل الصدقة، وقال اشربوا من البانها و ابوالها .

(الف) اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں؟ نیز خط کشیدہ کی صرفی تحقیق کریں؟ ۱۳

(ب) دلائل کے ساتھ ذکر کریں کہ نجس چیزوں سے علاج جائز ہے یا نہیں؟ اگر ناجائز ہے تو حدیث مذکور کی کیا توجیہ ہوگی؟ ۱۰+۵=۱۵

(ج) وضاحت کریں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرینہ والوں کی آنکھیں پھوڑنے کا حکم کیوں دیا تھا؟ ۵

H-M-HASNAIN-ASADI

سوال نمبر۴: شمائل ترمذی کی روشنی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حسن و جمال، خصوصاً ابرو شریف، دندان مبارک، زلف اقدس اور قد شریف کے اوصاف تحریر کریں؟ ۳۳

☆☆☆☆☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات بابت ۲۰۲۰ء

تیسرا پرچہ: جامع ترمذی

سوال نمبر۱: سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن قدور المجوس فقال القوها غسلا واطبخوا فيها ونهى عن كل سبع ذى ناب .

(الف) حدیث پاک پر اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں؟ نیز قدور المجوس سے متعلق آئمہ کے اقوال لکھیں۔

(ب) پانچ اجزاء کے مختصر جوابات دیں؟

(۱) امام ترمذی کی کوئی سی دو تصانیف کا تعارف لکھیں؟ (۲) اسلوب ترمذی کے کوئی سے دو نکات بیان کریں؟ (۳) الشوم اور الکراث کا مطلب بیان کریں؟ (۴) ترجمہ کریں: اللهم اهلك الجراد اقتل كبارة واهلك صغارة (۵) ''حباری'' کسے کہتے ہیں؟ (۶) الحلواء اور العسل میں فرق بیان کریں؟

جواب: (الف) اعراب بر حدیث و ترجمہ:

اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں اور ترجمہ درج ذیل ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے مجوسیوں کی ہنڈیوں کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے جواب میں فرمایا: تم انہیں دھو کر پاک کر لو اور پھر تم ان کے اندر کھانا پکا لو۔ آپ نے ہر کچلی والے درندے سے منع کیا ہے۔

قدور المجوس کے حوالے سے اقوال آئمہ:

اس حوالے سے تین اقوال ہیں:

(۱) انہیں استعمال میں ہرگز نہ لایا جائے بلکہ انہیں ضائع کر دیا جائے۔

(۲) قدور کو خوب دھو کر استعمال میں لانا جائز ہے۔

(۳) قدور کو عند الضرورت دھو کر استعمال میں لایا جائے یعنی جب متبادل قدور موجود نہ ہوں ورنہ انہیں مکمل طور پر ضائع کر دیا جائے۔

H-M-HASNAIN-ASADI

(ب) اجزاء کے مختصر جوابات:

(۱) امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ کی دو تصانیف کے نام:

(۱) کتاب العلل (۲) کتاب التاریخ

(۲) اسلوب ترمذی کے دو نکات:

(۱) امام ترمذی نے اپنی ''جامع ترمذی'' میں ایسی حدیث وارد کرنے کا التزام کیا ہے، جو کسی نہ کسی امام کا مذہب ہوتی ہے۔

(۲) امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ حدیث نقل کرنے کے بعد اس حوالے سے مذاہب آئمہ کے اقوال نقل کرتے ہیں۔

(۳) مطالب و معانی:

''الثوم'' کا معنی ہے لہسن۔ الکراث کا معنی: گندنے۔

(۴) ترجمہ دعا:

اے اللہ! تو ٹڈیوں کو ہلاک کر دے، بڑی ٹڈیوں کو مار دے اور چھوٹی ٹڈیوں کو ہلاک کر دے۔

(۵) حبارٰی کا مطلب:

لفظ ''حبارٰی'' کا معنی ہے: سرخاب، یہ ایک پرندے کا نام ہے۔

(۶) ''الحواء'' اور ''العسل'' میں فرق:

لفظ ''الحواء'' سے مراد ہر میٹھی چیز ہے۔ لفظ ''العسل'' سے مراد ''شہد'' ہے۔ مخصوص مکھیاں جن کو شہد کی مکھیاں کہا جاتا ہے، وہ مختلف پھلوں اور پھولوں کا رس چوس کر اپنے چھتہ میں اگل دیتی ہیں۔ اس کا ذائقہ چینی کی مثل میٹھا ہوتا ہے۔

سوال نمبر۲: (الف) ''خمر'' کی تعریف اور حکم تحریر کریں؟ نیز ''کل مسکر خمر'' کی وضاحت کریں؟

(ب) منشیات کے طبی و معاشرتی نقصانات بیان کریں؟

(ج) ''نبیذ تمر'' اور ''نبیذ عنب'' کسے کہتے ہیں؟ اور ان کا کیا حکم ہے؟

جواب: (الف) ''خمر'' کی تعریف و حکم:

''خمر'' سے ایسی شراب مراد ہے، جو انگور کے کچا پانی کو جب آگ پر خوب جوش دیا جائے وہ جھاگ چھوڑ

H-M-HASNAIN-ASADI

دینے سے تیار ہوتی ہے اور یہ نشہ آور ہو جاتی ہے۔

حکم:

خمر کا استعمال حرام ہے۔

''کل مسکر حرام'' کی وضاحت:

ہر نشہ آور چیز حرام ہے: اس کی حرمت متعدد روایات میں بیان کی گئی ہے۔ حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نشہ آور چیز خمر ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ جو شخص دنیا میں خمر پیے گا' وہ آخرت میں اس سے محروم رہے گا۔

(ب) منشیات کے طبی و معاشرتی نقصانات

منشیات کے عادی لوگ ابتلاء میں سکون محسوس کرتے ہیں مگر بعد میں نشہ دستیاب نہ ہونے کی صورت میں وہ اپنے گھر کی اشیاء یعنی برتن اور کپڑے بلکہ گھر تک فروخت کرنے سے باز نہیں آتے۔ وہ جسمانی طور پر کمزور، سر میں درد، جسم میں شدید تکالیف، عدم احساس اور کثرت کا شکار ہو جاتے ہیں۔

معاشرے میں ایسے لوگوں کا مقام گر جاتا ہے، لوگ ان سے احتراز کرتے ہیں، ان کے ساتھ مل جل کر رہنے سے گھن کرتے، ان کا مذاق اڑایا جاتا ہے اور انہیں پاگل جیسے القاب سے نوازا جاتا ہے۔

مزید برایں:

(۱) انسانی صحت کا متاثر ہونا۔

(۲) ذہن اور نفسیات پر برا اثر پڑنا۔

(۳) نظام انہظام کا تباہ ہونا۔

(۴) کینسر جیسی موذی بیماری کا شکار ہونا۔

(۵) زندگی جیسی اعلیٰ نعمت سے ہاتھ دھونا۔

معاشرتی نقصانات:

(۱) معاشرے سے رابطہ ختم ہونا۔

(۲) گھر بار، ماں باپ اور رشتہ داروں سے تعلق ختم ہونا۔

(۳) معاشرے میں تذلیل کا باعث بننا۔

(۴) زندگی کے اصل مقاصد سے دور ہونا۔

H-M-HASNAIN-ASADI

(۵) کامیابی وکامرانی سے محروم ہونا۔

(ج) ''نبیذ تمر'' اور ''نبیذ عنب'' اور ان کا حکم:

''نبیذ تمر'' کا مطلب ہے: کھجور کی نبیذ یعنی مشروب میں کھجوریں ڈالی جائیں، جس سے پانی میٹھا ہو جائے گوشیریں مشروب کی شکل بن جاتا ہے۔

حکم ''نبیذ تمر'': نشہ آور ہونے سے پہلے اس کا استعمال جائز ہے اور نشہ آور ہونے کے بعد اس کا پینا حرام ہے، کیونکہ اس صورت میں یہ ''کل مسکر حرام'' کے زمرے میں آجائے گی۔ ''نبیذ عنب'' سے مراد ''انگور کی نبیذ'' ہے۔ اس کا حکم بھی ''نبیذ تمر'' والا ہے۔

سوال نمبر۳: اِنَّ نَاسًا مِّنْ عُرَيْنَةَ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ ،فَاجْتَوَوْهَا فَبَعَثَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِيْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ، وَقَالَ اِشْرَبُوْا مِنْ اَلْبَانِهَا وَ اَبْوَالِهَا .

(الف) اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں؟ نیز خط کشیدہ کی صرفی تحقیق کریں؟

(ب) دلائل کے ساتھ ذکر کریں کہ نجس چیزوں سے علاج جائز ہے یا نہیں؟ اگر ناجائز ہے تو حدیث مذکور کی کیا توجیہہ ہوگی؟

(ج) وضاحت کریں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرینہ والوں کی آنکھیں پھوڑنے کا حکم کیوں دیا تھا؟

جواب: (الف) اعراب وترجمہ:

اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں اور ترجمہ درج ذیل ہے:

قبیلہ عرینہ کے (چند) لوگ مدینہ منورہ میں آئے۔ مدینہ طیبہ کی آب وہوا انہیں موافق نہ آئی۔ اس لیے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں صدقہ کے اونٹوں کے پاس بھیج دیا اور انہیں حکم دیا کہ وہ لوگ ان (اونٹوں) کا دودھ اور پیشاب پئیں۔

خط کشیدہ کی صرفی تحقیق:

قَدِمُوْا: صیغہ جمع مذکر غائب فعل ماضی مثبت معروف ثلاثی صحیح از باب سَمِعَ یَسْمَعُ شہر میں آنا۔

فَاجْتَوَوْا: صیغہ جمع مذکر غائب فعل ماضی معروف ثلاثی مزید فیہ از باب افتعال۔ پیٹ میں تکلیف محسوس کرنا، نظام ہضم خراب ہونا۔

(ب) نجس چیزوں سے علاج کا مسئلہ:

فقہاء احناف ہر قسم کے پیشاب کو نجس قرار دیتے ہیں مگر ضرورت کے تحت اسے جائز قرار دیتے ہیں۔

H-M-HASNAIN-ASADI

کیا یہ اضطراری حالت مراد ہوگی؟ اگر جواب ہاں میں ہے تو ہم جانتے ہیں کہ حدیث کے مطابق تمام مدینہ طیبہ میں یہ وبا (بیماری) پھیلی ہوئی تھی تو باقی لوگوں نے جس طرح علاج کیا ہوگا، ان لوگوں کا علاج بھی اسی طریقہ سے ہونا چاہیے تھا؟ اگر ان لوگوں کے لیے حلال طریقہ علاج موجود نہیں تھا، تو ان کے لیے اضطرار کی حالت پیدا ہوگئی تھی۔ تو باقی مدینہ کے لوگوں کے لیے ضطرار کی حالت نہیں تھی۔

علامہ خطابی کہتے ہیں کہ ہر انسان کا عالج اس کی عادات کے مطابق کرنا چاہیے، کیونکہ وہ لوگ گنوار اور جنگلی تھے' ان کی عادت تھی کہ اونٹنیوں کا پیشاب اور دودھ پی لیتے تھے' وہ جنگلوں میں رہنے والے تھے، جب وہ شہر میں آئے تو نامناسب آب وہوا کی وجہ سے بیمار ہوگئے۔ اس لیے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی مانوس اور مزاج کے مطابق غذا کی ہدایت تجویز فرمائی تھی۔

(ج) اہل عریفہ کی آنکھیں پھوڑنے کے حکم دینے کی وجہ:

یہ بات تو روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ اہل عرینہ غیر مہذب، جنگلی اور غیر تربیت یافتہ لوگ تھے۔ وہ نجس اشیاء سے علاج کرنے کے بھی عادی تھے۔ الطیبات للطیبین والخبیثات للخبیثین کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے نجس اور پاک دونوں یعنی پیشاب اور دودھ سے علاج تجویز کیا۔ ان لوگوں نے صدقہ کے اونٹوں کے چرواہوں کو نہایت بے دردی سے قتل کر دیا اور اونٹوں کو ہنکا کر لے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے تعاقب کے لیے لوگوں کو روانہ کیا۔ وہ پکڑ لیے گئے' مسلمانوں کو شہید کرنے کے عوض انہیں بھی بے دردی سے ہلاک کرنے کا حکم دیا گیا تاکہ آئندہ کسی منافق کو مسلمانوں کے خلاف ایسی حرکت کرنے کی جرأت ہو۔ تاریخ میں اسے کہتے ہیں: جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔

سوال نمبر۴: شمائل ترمذی کی روشنی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حسن و جمال، خصوصاً ابرو شریف، دندان مبارک، زلف اقدس اور قد شریف کے اوصاف تحریر کریں؟

جواب: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حسن و جمال:

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو چودھویں رات میں دیکھا جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سرخ حلہ زیب تن کیا ہوا تھا۔ میں کبھی آپ کو دیکھتا اور کبھی چاند کو، آپ میرے نزدیک چاند سے زیادہ حسین تھے۔

ابرو شریف کے اوصاف:

حضرت سماک بن حرب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کشادہ چہرہ بڑی آنکھوں اور پتلی ایڑیوں کے مالک تھے۔

H-M-HASNAIN-ASADI

دندان مبارک کے اوصاف:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دانت مبارک کشادہ تھے جب آپ گفتگو کرتے تو یوں محسوس ہوتا جیسے آپ کے سامنے والے دانتوں سے نور کی لہر نکل رہی ہے۔

زلف اقدس اور قد شریف کے اوصاف:

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں نے سرخ حلہ میں لمبے بالوں والا کوئی شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکھا۔ آپ کے بال مبارک کندھوں تک آتے تھے۔ آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان فاصلہ تھا۔ آپ چھوٹے قد کے مالک بھی نہیں تھے اور طویل بھی نہیں تھے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

H-M-HASNAIN-ASADI

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) باکستان

الشهادة العالمية "السنة الثانية" للطالبات

الموافق سنة ۱۴۴۱ھ/ 2020ء

الورقة الرابعة: لسنن ابی داؤد

نوٹ: پہلا سوال لازمی ہے باقی میں سے کوئی دو سوال حل کریں۔

سوال نمبر۱: عن ابی هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا مات الانسان انقطع عمله الا من ثلثة اشياء من صدقة جارية او علم ينتفع به او ولد صالح يدعو له

(۱) حدیث کا ترجمہ کریں اور "یدعو له" کی قید لگانے کا فائدہ تحریر کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(۲) کیا وارث کے لیے وصیت کرنا جائز ہے؟ حدیث مبارک کی روشنی میں جواب دیں۔ ۱۰

(۳) صدقہ خیرات وغیرہ کر کے اس کا ثواب مرنے والوں کی روح کو پہنچانا کیسا ہے؟ اپنا موقف دلائل کے ساتھ ثابت کریں۔ ۱۰

سوال نمبر۲: عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من حلف وقال فی حلفه واللات فليقل لا اله الا الله ومن قال لصاحبه تعال اقامرك فليتصدق بشیء

(۱) حدیث شریف پر اعراب لگائیں؟ سلیس اردو میں اس کا ترجمہ کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(۲) کیا غیر اللہ کی قسم اٹھانا جائز ہے؟ احادیث مبارکہ کی روشنی میں اپنا موقف تحریر کریں؟ ۱۰

سوال نمبر۳: عن ابن عباس قال جاء رجل الى النبی صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله ان اختی نذرت ان تحج ماشية فقال النبی صلى الله عليه وسلم ان الله لا يصنع بشقاء اختك شيئا فلتحج راكبة ولتكفر يمينها

(۱) حدیث کا ترجمہ کریں؟ خط کشیدہ کے صیغے لکھیں نیز حدیث کی تشریح وتوضیح اس طرح کریں کہ مفہوم واضح ہو جائے۔ ۶+۶+۸=۲۰

(۲) جن الفاظ کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر قسم اٹھایا کرتے تھے ان میں سے کوئی دو طرح کے الفاظ احادیث مبارکہ کی روشنی میں لکھیں؟ ۱۰

H-M-HASNAIN-ASADI

سوال نمبر۴: عن عمیر بن هانی قال سمعت عبدالله بن عمر یقول کنا قعودا عند رسول الله صلی الله علیه وسلم فذکر الفتن فاکثر فی ذکرها حتی ذکر فتنة الاحلاس فقال قائل یا رسول الله وما فتنة الاحلاس قال هرب و حرب

(i) حدیث کا ترجمہ کر کے وضاحت اس طرح کریں کہ مفہوم حدیث اور خط کشیدہ کا معنی واضح ہو جائے؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(۲) حدیث شریف کی روشنی میں "فتنة السراء" اور "فتنة الدهیماء" کی وضاحت کریں؟ ۵+۵=۱۰

☆☆☆☆☆☆☆

H-M-HASNAIN-ASADI

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات بابت ۲۰۲۰ء

چوتھا پرچہ: سنن ابی داؤد

سوال نمبر ۱: عن ابی هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا مات الانسان انقطع عمله الا من ثلثة اشياء من صدقة جارية او علم ينتفع به او ولد صالح يدعو له

(۱) حدیث کا ترجمہ کریں اور "یدعو لہ" کی قید لگانے کا فائدہ تحریر کریں؟

(۲) کیا وارث کے لیے وصیت کرنا جائز ہے؟ حدیث مبارک کی روشنی میں جواب دیں۔

(۳) صدقہ خیرات وغیرہ کر کے اس کا ثواب مرنے والوں کی روح کو پہنچانا کیسا ہے؟ اپنا موقف دلائل کے ساتھ ثابت کریں۔

جواب: (۱) ترجمہ حدیث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب انسان مر جاتا ہے، تو اس کے عمل کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے، سوائے تین اعمال کے: (۱) صدقہ جاریہ (۲) وہ علم جس سے فائدہ حصال کیا جائے۔ (۳) نیک لڑکا جو اس کے لیے دعا کرے۔

"یدعو لہ" کی قید کا فائدہ:

حدیث مذکور میں تیسرے عمل کے ساتھ "یدعو لہ" کی قید لگانے کا مطلب یہ ہے کہ والدین بالخصوص والد اپنی اولاد کو علوم اسلامیہ کا ماہر بنائے۔ ممتاز عالم دین بنائے، باعمل بنائے، اس کی تعلیم و تربیت کی طرف خصوصی توجہ دے۔ اس کی وفات کے بعد وہ نیک اور صالح لڑکا والدین کے حق میں دعا کرے، تو یہ دعا والدین کے لیے نیکی پہنچنے کا باعث بنے گی۔ اس نیک لڑکے کے لیے صحیح العقیدہ سنی، عاشق رسول اور با ادب ہونا بھی ضروری ہے۔ اس کے برعکس جاہل تو ہرگز ہرگز دعا نہیں کرے گا۔

(۲) وارث کے حق میں وصیت کرنا ناجائز ہونا:

قریب المرگ کے لیے جائز ہے کہ اپنے ترکہ میں سے ثلث کی وصیت کر سکتا ہے، لیکن یہ وصیت وارث کے حق میں کرنا جائز نہیں ہے۔ اس پر دلیل یہ روایت ہے: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ نے ہر حقدار کو اس کا حق دے دیا ہے۔ اس لیے وارث کے لیے وصیت نہیں ہے۔

H-M-HASNAIN-ASADI

(۳) صدقہ وخیرات کا مرحومین کے لیے ایصال ثواب جائز:

بلاشبہ صدقہ وخیرات کا اپنے مرحومین کو ایصال ثواب کرنا جائز ہے۔

دلائل: اس کے دلائل درج ذیل ہیں:

(۱) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: ایک خاتون نے عرض کیا: یارسول اللہ! میری والدہ کا اچانک انتقال ہوگیا ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو وہ کچھ صدقہ کرتی، کچھ عطا کرتی، تو کیا یہ بات جائز ہوگی کہ میں ان کی طرف سے صدقہ کروں؟ آپ نے جواب میں فرمایا: ہاں، تم ان کی طرف سے صدقہ کرو۔

(۲) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس کی والدہ کا انتقال ہوگیا ہے: اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو انہیں نفع پہنچے گا؟ آپ نے جواب میں فرمایا: ہاں۔ اس نے دریافت کیا: میرے پاس ایک باغ ہے میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اسے ان کی طرف سے صدقہ کیا۔

سوال نمبر۲: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ وَقَالَ فِیْ حَلِفِهٖ وَاللّٰتِ فَلْیَقُلْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهٖ تَعَالَ اُقَامِرْكَ فَلْیَتَصَدَّقْ بِشَیْءٍ

(۱) حدیث شریف پر اعراب لگائیں۔ سلیس اردو میں اس کا ترجمہ کریں؟

(۲) کیا غیر اللہ کی قسم اٹھانا جائز ہے؟ احادیث مبارکہ کی روشنی میں اپنا موقف تحریر کریں؟

جواب: (۱) اعراب برحدیث وترجمہ:

اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں۔ ترجمہ حدیث درج ذیل ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص قسم اٹھاتے ہوئے یوں کہے: لات کی قسم! تو اسے لا الہ الا اللہ پڑھنا چاہیے۔ جو شخص اپنے ساتھیوں سے کہے: تم آؤ! میں تمہارے ساتھ جوا کھیلتا ہوں، تو اسے صدقہ کرنا چاہیے۔

(۲) غیر اللہ کی قسم اٹھانا منع:

بلاشبہ غیر اللہ کی قسم اٹھانا منع ہے۔ اس پر دلائل درج ذیل ہیں:

(۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے باپ دادا کی اور اپنی ماؤں کی قسم نہ اٹھاؤ اور نہ ہی تم بتوں کی قسم اٹھاؤ۔ تم قسم صرف اللہ تعالیٰ کے نام کی اٹھاؤ اور اللہ تعالیٰ کے نام کی قسم بھی تم اس وقت اٹھاؤ جب تم سچے ہو۔

(۲) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس

H-M-HASNAIN-ASADI

صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پایا کہ وہ چند سواروں کے درمیان تھے اور اپنے والد گرامی کے نام کی قسم اٹھا رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس بات سے منع کیا ہے کہ تم اپنے باپ دادا کی قسم اٹھاؤ۔ جس نے قسم اٹھانی ہو وہ اللہ کے نام کی قسم اٹھائے یا پھر خاموش رہے۔

(۳) حضرت عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کو یہ قسم اٹھاتے ہوئے سنا: کعبہ کی قسم! تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس سے فرمایا: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا' جو شخص اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے کی قسم اٹھائے' اس نے شرک کیا۔

سوال نمبر ۳: عن ابن عباس قال جاء رجل الى النبى صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله ان اختى نذرت ان تحج ماشية فقال النبى صلى الله عليه وسلم ان الله لا يصنع بشقاء اختك شيئا فلتحج راكبة ولتكفر يمينها

(۱) حدیث کا ترجمہ کریں؟ خط کشیدہ کے صیغے لکھیں نیز حدیث کی تشریح و توضیح اس طرح کریں کہ مفہوم واضح ہو جائے؟

(۲) جن الفاظ کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر قسم اٹھایا کرتے تھے' ان میں سے کوئی دو طرح کے الفاظ احادیث مبارکہ کی روشنی میں لکھیں؟

جواب: (۱) ترجمہ حدیث:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: ایک شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میری بہن نے یہ نذر مانی ہے: وہ پیدل حج کے لیے جائے گی' آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری بہن کے مشقت میں مبتلا ہونے کا کوئی اجر نہیں دے گا۔ اسے سوار ہو کر حج ادا کرنا چاہیے اور اپنی قسم کا کفارہ دینا چاہیے۔

خط کشیدہ صیغے:

فلتحج: صیغہ واحد مونث غائب فعل امر ثلاثی مجرد مضاعف از باب نَصَرَ يَنْصُرُ۔ حج کرنا۔

لتكفر: صیغہ واحد مونث غائب فعل امر معروف ثلاثی مجرد صحیح از باب نَصَرَ يَنْصُرُ کفارہ دینا۔

تشریح و توضیح

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بوڑھے شخص کو اپنے بیٹوں کے سہارے چلتے ہوئے دیکھا' تو آپ نے دریافت کیا: اسے کیا ہوا ہے؟ اس کے بیٹوں نے جواب میں عرض کیا: یا رسول اللہ! اس نے (پیدل چلنے کی) نذر مانی تھی' آپ نے فرمایا: اے بوڑھے! سوار ہو جاؤ۔

H-M-HASNAIN-ASADI

اللہ تعالیٰ تجھ سے اور تیری نذر سے بھی بے پرواہ ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی بہن نے نذر مانی کہ وہ پیدل حج کرے گی' حالانکہ وہ اس کی طاقت نہیں رکھتی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ تیری بہن کے پیدل چلنے سے بے نیاز ہے۔ اس کو چاہیے کہ سوار ہو جائے اور اسے چاہیے کہ ایک اونٹ صدقہ کرے۔

ان روایات سے ثابت ہوا کہ ہمیں ایسی نذر نہیں ماننی چاہیے جس میں مشقت ہو۔ کیونکہ اس سے اللہ تعالیٰ راضی نہیں ہوتا یعنی فضول قیود سے نذر ماننا۔

(۲) وہ الفاظ جن سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم عموماً قسم اٹھاتے:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اکثر ان الفاظ سے قسم اٹھایا کرتے تھے: ''دلوں کو پھیرنے والی ذات کی قسم''

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی قسم میں تاکید پیدا کرتے' تو آپ یوں کہتے: اس ذات کی قسم! ابوالقاسم کی جان جس کے قبضہ قدرت میں ہے۔

سوال نمبر۴: عن عمیر بن هانی قال سمعت عبدالله بن عمر یقول کنا قعودا عند رسول الله صلی الله علیه وسلم فذکر الفتن فاکثر فی ذکرها حتی ذکر فتنة الاحلاس فقال قائل یا رسول الله وما فتنة الاحلاس قال هرب و حرب

(۱) حدیث کا ترجمہ کرکے وضاحت اس طرح کریں کہ مفہوم حدیث اور خط کشیدہ کا معنی واضح ہو جائے۔

(۲) حدیث شریف کی روشنی میں ''فتنة السراء'' اور ''فتنة الدهیماء'' کی وضاحت کریں؟

جواب: (۱) ترجمہ حدیث:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: ایک دفعہ ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھے' آپ نے فتنوں کا ذکر کیا۔ آپ نے تفصیل سے ان کا تذکرہ کیا۔ آپ نے ''احلاس'' کے فتنہ کا تذکرہ کیا۔ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! ''احلاس'' کا فتنہ کیا ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: (جان بچانے کے لیے) بھاگنا اور جنگ ہے۔

توضیح وتشریح:

اس روایت میں مختلف فتنوں کو بالتفصیل بیان کرنے کا تذکرہ ہے۔ آپ نے فتنوں کی تفصیل بیان

H-M-HASNAIN-ASADI

کر کے ان سے محفوظ رہنے کا درس دیا ہے۔ تا قیامت فتنے برپا ہوتے رہیں گے۔ مسلمانوں کو بھی ان سے حفاظت کا التزام کرنا ہوگا۔ معاشرے میں اسلامی تعلیمات کے منافی ہر اٹھنے والی تحریک فتنہ ہے۔ اس کے اپنے گمراہ کن کچھ اغراض و مقاصد ہوتے ہیں مثلاً فتنہ خوارج جس کی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خوب سرکوبی کی تھی۔ متعدی بلا سے محفوظ رہنے کے لیے دوسرے مقام یا شہر کی طرف منتقل ہونا بھی فتنہ ہے اور جنگ بھی ایک متعدی مرض سے کم نہیں ہوتی۔ اس لیے اس کے نتیجہ بے شمار نفوس لقمہ اجل بن جاتے ہیں۔ عصر حاضر میں سب سے بڑا فتنہ قادیانیت ہے۔ جس کی علمی اور سیاسی سطح پر امام شاہ احمد نورانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے سرکوبی فرمائی۔ اس فتنہ کے خاتمہ کے لیے مزید کوشش کی ضرورت ہے' کیونکہ یہ فتنہ وطن، ایمان اور معاشرے کا دشمن ہے۔ اس فتنہ سے باخبر ہونا اور اسے دبانے کے جہاد میں شامل ہونا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

(۲) ''فتنۃ السراء'' اور ''فتنۃ الرھیماء'' کی وضاحت:

ایک روایت میں ''فتنۃ السراء'' اور ''فتنۃ الدھیماء'' کی تفصیل مذکور ہے۔ ''آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ''فتنۃ السراء'' کا ذکر کیا جو میرے اہل بیت سے تعلق رکھنے والے ایک شخص سے ظاہر ہوگا۔ وہ یہ سمجھے کہ اس کا مجھ سے تعلق ہے' حالانکہ اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہوگا' کیونکہ میرے ساتھی پرہیز گار لوگ ہیں۔ پھر لوگ ایسے شخص کو اپنا امیر مقرر کر لیں گے' جو پسلی پر سرین کی طرح ہوگا۔

پھر آپ نے ''فتنۃ الدھیماء'' کا ذکر کیا' جو اس امت کے کسی بھی فرد کو نہیں چھوڑے گا۔ اسے کم از کم طمانچہ ضرور مارے گا۔ جب یہ کہا جائے گا کہ اب ختم ہونے لگا ہے' تو وہ مزید ابھرے گا۔ اس میں صبح کے وقت بندہ مومن کا ہوگا اور شام کے وقت کافر ہوگا۔ یہاں تک کہ لوگ دو گروہوں میں تقسیم ہو چکے ہوں گے۔ ایک گروہ میں صرف ایمان ہوگا اور اس میں کوئی نفاق نہیں ہوگا اور ایک گروہ میں صرف نفاق ہوگا اس میں کوئی ایمان نہیں ہوگا۔ جب ایسی صورت حال پیش آئے' تو اسی دن یا اس سے اگلے دن دجال کے آنے کا انتظار کرنا۔

☆☆☆☆☆☆

H-M HASNAIN-ASADI

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) باکستان

الشهادة العالمية "السنة الثانية" للطالبات

الموافق سنة ۱۴۴۱ھ/ 2020ء

الورقة الخامسة: لسنن النسائی وابن ماجة

نوٹ: دونوں حصوں سے کوئی سے دو، دو سوال حل کریں۔

حصہ اوّل: سنن نسائی

سوال نمبر۱: (الف) کوئی سے تین سوالات کا مختصر جواب دیں؟ ۱۲=۴x۳

(۱) نکاح کی تعریف کریں؟ (۲) نکاح شغار سے کیا مراد ہے؟

(۳) ازواجِ مطہرات سے پانچ کے نام لکھیں؟ (۴) بخور سے کیا مراد ہے؟

(ب) عن انس ان عبدالرحمن بن عوف جاء و علیه ردع من زعفران فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم: مهیم قال تزوجت امراة قال وما اصدقت قال وزن نواة من ذهب قال اولم ولو بشاة

حدیث مذکور کا ترجمہ کریں؟ ۸

(ج) شریعت میں عورت کے حق مہر کی کم از کم اور زیادہ سے زیادہ مقدار کتنی ہے؟ ۵

سوال نمبر۲: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد "عشرة من الفطرة" کی تفصیلاً وضاحت کریں۔ نیز "قزع" کی تعریف کریں؟ ۲۰+۵=۲۵

سوال نمبر۳: ان اکمل المؤمنین ایمانا احسنهم خلقا والطفهم باهله

حدیث کا ترجمہ کریں؟ اعراب لگائیں اور سیرت طیبہ کی روشنی میں بیویوں سے حسن سلوک کی کوئی دو مثالیں پیش کریں؟ ۶+۵+۱۴=۲۵

حصہ دوم: سنن ابن ماجہ

سوال نمبر۴: (الف) درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں؟ ۱۵=۵x۳

(۱) امام ابن ماجہ کا پورا نام اور اسم منسوب بیان کریں؟ (۲) مصیبت زدہ کو دیکھ کر پڑھی جانے والی دعائے ماثور بیان کریں؟ (۳) الدنیا سجن المؤمن وجنة الکافر کا ترجمہ کریں؟

H-M-HASNAIN-ASADI

(ب) قال دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو علی حصیر قال فجلست فاذا علیہ ازار ولیس علیہ غیرہ واذا الحصیر قد اثر فی جنبہ واذا انا بقبضة من شعیر نحو الصاع وقرظ فی ناحیة فی الغرفة واذا اھاب معلق .

حدیث کا ترجمہ کریں اور بتائیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فقر اختیاری تھا یا اضطراری؟ ۷+۳=۱۰

سوال نمبر۵: (الف) عن علی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی علیا و فاطمة وھما فی خمیل لھما والخمیل القطیفة البیضاء من الصوف قد کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جھزھما بھا ووسادة محشوة اذ خرا وقربة

حرکات وسکنات لگائیں اور ترجمہ کریں؟ ۶+۷=۱۳

(ب) حدیث مبارک کی تشریح کرتے ہوئے جہیز کی شرعی حیثیت واضح کریں؟ ۸+۴=۱۲

سوال نمبر۶: ما من جرعة اعظم اجرا عند اللہ من جرعة غیظ کظمھا عبد ابتغاء وجہ اللہ .

(الف) حدیث مبارک کا بامحاورہ ترجمہ قلمبند کریں؟ ۷

(ب) غصہ کے نقصانات اور غصہ ختم کرنے کے کوئی دو طریقے تحریر کریں؟ ۱۰+۸=۱۸

☆☆☆☆☆☆☆

H-M-HASNAIN-ASADI

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات بابت ۲۰۲۰ء

پانچواں پرچہ: سنن نسائی و سنن ابن ماجہ

حصہ اوّل: سنن نسائی

سوال نمبر۱: (الف) کوئی سے تین سوالات کا مختصر جواب دیں؟

(۱) نکاح کی تعریف کریں؟ (۲) نکاح شغار سے کیا مراد ہے؟

(۳) ازواجِ مطہرات سے پانچ کے نام لکھیں؟ (۴) بخور سے کیا مراد ہے؟

(ب) عن انس ان عبدالرحمن بن عوف جاء و علیه ردع من زعفران فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم مهیم قال تزوجت امراة قال وما اصدقت قال وزن نواة من ذهب قال اولم ولو بشاة

حدیث مذکور کا ترجمہ کریں؟

(ج) شریعت میں عورت کے حق مہر کی کم از کم اور زیادہ سے زیادہ مقدار کتنی ہے؟

جواب: (الف) (۱) نکاح کی تعریف:

لفظ نکاح کا لغوی معنی ملانا، جمع کرنا ہے۔ اس کی شرعی و اصطلاحی تعریف ہے: اس عقد کو کہا جاتا ہے، جو اس لیے منعقد کیا جاتا ہے کہ مرد کو عورت سے جماع وغیرہ حلال ہو جائے۔

(۲) نکاح شغار:

جب کوئی شخص اپنی بیٹی کا نکاح اس شرط پر کر دے کہ اس کا شوہر اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح اس شخص سے کر دے گا اور دونوں عقد ایک دوسرے کا معاوضہ بن جائیں گے، اسے نکاح شغار کہا جاتا ہے۔

(۳) ازواجِ مطہرات کے اسماء گرامی:

(۱) حضرت خدیجہ (۲) حضرت عائشہ (۳) حضرت صفیہ (۴) حضرت اُمّ سلمہ (۵) حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن۔

(۴) بخور سے مراد:

بخور سے مراد دھونی لینا ہے۔ مختلف خوشبوؤں کو ملا کر ان کی دھونی لی جاتی ہے۔ ایک روایت میں مذکور ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما خوشبو لگایا کرتے تھے، تو وہ عود کا دھواں لیا کرتے تھے۔ اس میں کوئی

H-M-HASNAIN-ASADI

دوسری خوشبو نہ ملاتے تھے، کبھی کبھار کافور ملا لیتے تھے۔ پھر انہوں نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس طرح دھونی لگائی تھی۔

(ب) ترجمہ حدیث:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان پر زرد رنگ لگا ہوا تھا، تو آپ نے اس بارے میں ان سے دریافت کیا۔ انہوں نے عرض کیا: میں نے ایک عورت سے نکاح کر لیا ہے۔ آپ نے دریافت کیا: تم نے حق مہر کتنا ادا کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا: سونے کی ایک گٹھلی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ولیمہ کرو! خواہ ایک بکری سے کیوں نہ ہو۔

(ج) شریعت میں حق مہر کی مقدار:

شرعی نقطہ نظر سے کم از کم حق مہر دس درہم ہیں۔ اس سے کم کی اجازت نہیں ہے اور زیادہ کی کوئی حد نہیں ہے۔ صاحب حیثیت شخص دس درہم سے زیادہ جتنا پسند کرے حق مہر مقرر کر سکتا ہے۔

سوال نمبر۲: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد "عشرة من الفطرة" کی تفصیلاً وضاحت کریں۔ نیز "قزع" کی تعریف کریں؟

جواب: ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم "عشرة من الفطرة" کی تفصیل:

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے دس چیزوں کو "فطرہ" سے گنوایا وہ یہ ہیں:

(۱) مونچھیں کم کرنا (۲) ناخن ترشوانا (۳) جوڑوں کو دھونا (۴) داڑھی کو بڑھانا (۵) مسواک کرنا (۶) ناک میں پانی ڈالنا (۷) زیر ناف بالوں کا مونڈنا (۸) زیر بغل بالوں کو مونڈنا (۹) پیشاب کے بعد پانی سے استنجاء کرنا۔ راوی حضرت مصاحب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں دسویں چیز بھول گیا ہوں، میرے خیال کے مطابق وہ کلی کرنا ہے۔

"قزع" کی تعریف:

سر کے آدھے حصہ کے بال مونڈ والینا اور آدھے حصہ کے بال باقی رکھ لینا "قزع" کہلاتا ہے۔

سوال نمبر۳: إِنَّ أَكْمَلَ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَأَلْطَفُهُمْ بِأَهْلِهِ

حدیث کا ترجمہ کریں؟ اعراب لگائیں اور سیرت طیبہ کی روشنی میں بیویوں سے حسن سلوک کی کوئی دو مثالیں پیش کریں؟

H.M-HASNAIN-ASADI

جواب: اعراب وترجمہ حدیث:

اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں اور ترجمہ درج ذیل ہے: بے شک ایمان کے لحاظ سے مومنوں میں زیادہ کامل وہ شخص ہے جس کے اخلاق سب سے عمدہ ہوں اور وہ اپنے گھر والوں کے حق میں زیادہ مہربان ہو۔

بیویوں سے حسن سلوک کی دو مثالیں:

(۱) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اُمّ سلمہ! تم مجھے عائشہ (رضی اللہ عنہا) کے بارے میں اذیت مت دو! اللہ کی قسم (ازواجِ مطہرات) میں سے عائشہ کے سوا میرے اوپر کسی کے بستر میں وحی کا نزول نہیں ہوتا۔

(۲) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواجِ مطہرات میں سے ہر ایک کے پاس باری کے مطابق قیام فرماتے تھے اور انصاف اختیار کرتے تھے۔

حصہ دوم: سنن ابن ماجہ

سوال نمبر۴: (الف) درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں؟

(۱) امام ابن ماجہ کا پورا نام اور اسم منسوب بیان کریں؟ (۲) مصیبت زدہ کو دیکھ کر پڑھی جانے والی دعائے ماثور بیان کریں؟ (۳) الدنیا سجن المومن وجنة الکافر کا ترجمہ کریں؟

(ب) قال دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو علی حصیر قال فجلست فاذا علیہ ازار ولیس علیہ غیرہ واذا الحصیر قد اثر فی جنبہ واذا انا بقبضة من شعیر نحو الصاع وقرظ فی ناحیة فی الغرفة واذا اھاب معلق۔

حدیث کا ترجمہ کریں اور بتائیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فقر اختیاری تھا یا اضطراری؟

جواب: (الف) مختصر جوابات:

(۱) امام ابن ماجہ کا نام اور اسم منسوب:

آپ کا اسم گرامی ہے: محمد بن یزید۔ آپ کا منسوب نام محمد بن یزید ربعی ہے۔ ربعی "ربیعہ بن نزر" کی طرف نسبت ہے۔ قبیلہ ربیعہ سے نسبت ولا کی وجہ سے ان کو ربعی کہا جاتا ہے۔ جس طرح امام بخاری کو نسبت ولاء کی وجہ سے جعفی کہتے ہیں۔

(۲) مصیبت زدہ کو دیکھ کر پڑھی جانے والی دعا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ

H-M-HASNAIN-ASADI

تَفْضِيلًا .

(۳) ترجمہ:

دنیا مومن کے لیے قید خانہ اور کافر کے لیے جنت ہے۔

(ب) ترجمہ حدیث:

راوی کا بیان ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ اس وقت ایک چٹائی پر محو استراحت تھے۔ راوی بیان کرتا ہے کہ میں بھی وہاں بیٹھ گیا۔ آپ کے جسم مبارک پر تہبند کے سوا کوئی کپڑا نہیں تھا۔ آپ کے پہلو پر چٹائی کے نشانات تھے' ایک صاع کی مقدار جو تھے۔ کمرہ کے ایک کونے میں چمڑا خشک کرنے کا مصالحہ رکھا تھا اور وہاں ایک کھال لٹکی ہوئی تھی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فقر اختیاری تھا:

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا فقر اختیاری تھا۔ اگر آپ چاہیے تو پہاڑ سونا بن کر آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتے' مگر آپ نے امیری کے بجائے فقر کو ترجیح دی۔ آپ کا مشہور ارشاد ہے: الفقر فخری یعنی فقر میرا فخر ہے۔

سوال نمبر۵: (الف) عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰى عَلِيًّا وَّ فَاطِمَةَ وَهُمَا فِيْ خَمِيْلٍ لَّهُمَا وَالْخَمِيْلُ الْقَطِيْفَةُ الْبَيْضَاءُ مِنَ الصُّوْفِ قَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَهَّزَهُمَا بِهَا وَوِسَادَةً مَّحْشُوَّةً اِذْخِرًا وَقِرْبَةً

حرکات وسکنات لگائیں اور ترجمہ کریں؟

(ب) حدیث مبارک کی تشریح کرتے ہوئے جہیز کی شرعی حیثیت واضح کریں؟

جواب: (الف) حرکات وسکنات اور ترجمہ حدیث

حرکات وسکنات اوپر لگا دی گئی ہیں اور ترجمہ درج ذیل ہے:

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں ایک دن تشریف لائے' میں اور فاطمہ دونوں نے ایک سفید اونی چادر اوڑھ رکھی تھی' جو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہیز میں دی تھی۔ ایک سرہانہ تھا' جس میں اذخر گھاس بھری گئی تھی اور پانی کے لیے مشک تھی۔

H-M-HASNAIN-ASADI

(ب) جہیز کی شرعی حیثیت:

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی شہزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو کس قدر سادہ جہیز عطا کیا تھا۔ آپ نے نہ تو کوئی قیمتی چیز عنایت عطا کی، بس ایک مشکیزہ، ایک چکی، ایک سرہانہ اور ایک چادر عنایت فرمائی۔ اگر آپ چاہیے تو اللہ تعالیٰ آپ کے لیے پہاڑوں کو سونا بنا دیتا، مگر آپ نے فقر کو اختیار کیا، ساری دنیا سے بے رغبتی اختیار فرمائی۔ تمام زندگی سادگی سے گزاری، اپنی اولاد کو بھی سادگی کی تربیت دی اور آپ ہمیشہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو صبر و شکر اختیار کرنے کی تلقین فرماتے تھے۔

دور حاضر میں والدین اپنی اولاد کو حسب ضرورت جہیز فراہم کریں، تاکہ لڑکیوں کو کسی کی محتاجی نہ ہو، لڑکے والوں کو بھی چاہیے کہ لڑکی والوں کے ساتھ تعاون کریں، وہ کثرت جہیز، یا کسی قیمتی چیز کا ہرگز مطالبہ نہ کریں، قیامت یہ ہے کہ لڑکے والے لالچی بن کر کار، پلاٹ اور یا گھر کا مطالبہ شروع کر دیتے ہیں۔ اس کی اسلام میں گنجائش نہیں ہے۔

سوال نمبر۶: ما من جرعة اعظم اجرا عند الله من جرعة غيظ كظمها عبد ابتغاء وجه الله۔

(الف) حدیث مبارک کا بامحاورہ ترجمہ قلمبند کریں؟

(ب) غصہ کے نقصانات اور غصہ ختم کرنے کے کوئی دو طریقے تحریر کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث:

اللہ تعالیٰ کے ہاں کسی (چیز کے) گھونٹ کو پی لینے سے اتنا ثواب نہیں، جتنا ثواب غصہ کے وقت غصہ کے گھونٹ کو پی لینے کا ملتا ہے مگر جب وہ اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کے لیے ہو۔

(ب) غصہ کے نقصانات:

غصہ کے بے شمار نقصانات جن میں چند درج ذیل ہیں:

(۱) حالت غصہ میں انسان کا دماغ فیل ہو سکتا ہے۔

(۲) حالت غصہ میں انسان غیر شرعی حرکات کا مرتکب ہو سکتا ہے۔

(۳) غصہ کے سبب انسان اپنی زندگی سے ہاتھ دھو سکتا ہے۔

(۴) غصہ کی وجہ سے انسان قتل و غارت پر اتر سکتا ہے۔

(۵) غصہ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ناخوش اور شیطان خوش ہوتا ہے۔

H-M-HASNAIN-ASADI

غصہ ختم کرنے کے دو طریقے:

(۱) غصہ آنے کی صورت میں انسان وضو کرے، تو غصہ ختم ہو جائے گا۔ (۲) حالت غصہ میں انسان کھڑا ہو، تو بیٹھ جائے اور اگر بیٹھا ہو، تو لیٹ جائے، غصہ ختم ہو جائے گا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

H-M-HASNAIN-ASADI

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) باکستان

الشهادة العالمية "السنة الثانية" للطالبات

الموافق سنة ۱۴۴۱ھ/ 2020ء

الورقة السادسة: لشرح معانی الآثار

نوٹ: اپنی مرضی کے تین سوالات حل کریں۔

سوال نمبر۱: اجتمع ابو حميد و ابو سعيد وسهل بن سعد فذكروا صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ابو حميد انا اعلمكم بصلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا قام رفع يديه ثم رفع يديه حين يكبر للركوع فاذا رفع راسه من الركوع رفع يديه

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں اور احناف کی طرف سے حدیث مذکور کا جواب دیں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) عدم رفع یدین پر ایک مدلل مضمون قلمبند کریں؟

سوال نمبر۲: عن سعد بن هشام قال دخلت على عائشة فقلت حدثيني عن صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي بالليل ثمان ركعات ويوتر بالتاسعة فلما بدن صلى ست ركعات و اوتر بالسابعة وصلى ركعتين وهو جالس

(الف) حدیث پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں اور طحاوی کی روشنی میں اس حدیث کا احتمالی مفہوم بیان کریں؟ ۵+۵+۱۰=۲۰

(ب) وتر کے بارے میں مذہب احناف کو نظر طحاوی سے ثابت کریں؟ ۱۳

سوال نمبر۳: اخبرنا ابن جريج قال اخبرني ابن طاؤوس عن ابيه ان ابا الصهباء قال لابن عباس اتعلم ان الثلاث كانت تجعل واحدة على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم وابی بكر وثلاثا من امارة عمر؟

(الف) روایت کا ترجمہ کریں نیز جس طرح عدت میں نکاح ممنوع ہے اگر کوئی کر لے تو منعقد نہیں ہوتا' اسی طرح ممنوع وقت میں دی ہوئی طلاق بھی واقع نہیں ہونی چاہیے؟ طحاوی کی روشنی میں جواب دیں۔ ۸+۱۰=۱۸

FI-M HASNAIN ASADI

(ب) طحاوی کی روشنی میں لفظ ''اقراء'' کی تحقیق میں مذاہب مع دلائل سپرد قلم کریں؟ ۱۵

سوال نمبر۴: عن زينب بنت ابى سلمة قالت لما جاء نعى ابى سفيان دعت أمّ حبيبة بصفرة فمسحت بذراعيها وعارضيها وقالت انى عن هذا لغنية لولا انى سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم ذكرت مثل حديث عائشة سواء

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں نیز عبارت میں حضرت عائشہ کی جس حدیث کی طرف اشارہ ہے وہ بیان کریں؟ ۶×۳=۱۸

(ب) کیا عدت کے دوران عورت گھر سے باہر نکل سکتی ہے یا نہیں؟ مذاہب آئمہ مع دلائل بیان کریں؟ ۱۵

☆☆☆☆☆☆☆

H-M-HASNAIN-ASADI

درجہ عالمیہ (سال دوم) برائے طالبات بابت ۲۰۲۰ء

چھٹا پرچہ: شرح معانی الاثار

سوال نمبر۱: اجتمع ابو حميد و ابو سعيد وسهل بن سعد فذكروا صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ابو حميد انا اعلمكم بصلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا قام رفع يديه ثم رفع يديه حين يكبر للركوع فاذا رفع راسه من الركوع رفع يديه

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں اور احناف کی طرف سے حدیث مذکور کا جواب دیں؟

(ب) عدم رفع یدین پر ایک مدلل مضمون قلمبند کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث:

ایک دفعہ حضرت ابوحمید، ابو اسید اور حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہم تینوں جمع ہوئے۔ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا ذکر کیا' حضرت ابوحمیدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں آپ لوگوں سے زیادہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں جانتا ہوں، آپ جب نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو بلند کرتے تھے، پھر جب رکوع میں جاتے وقت تکبیر کہتے' تو اپنے دونوں ہاتھوں کو بلند کرتے تھے اور جب آپ رکوع سے سر اٹھاتے' تو اپنے دونوں ہاتھ بلند کرتے تھے۔

احناف کی طرف سے حدیث کا جواب:

فقہاء احناف کے نزدیک نماز میں صرف تکبیر تحریمہ کے سوا رفع یدین نہیں ہے۔ اس حدیث سے ثابت ہے ایک رکن سے دوسرے رکن کی طرف منتقل ہوتے وقت رفع یدین کا جواز ثابت ہوتا ہے۔ احناف کی طرف سے اس کا جواب یہ ہے کہ یہ حدیث منسوخ ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک دفعہ انہوں نے کہا: میں تمہارے سامنے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑھتا ہوں۔ انہوں نے نماز پڑھ کر دکھائی جس میں تکبیر تحریمہ کے سوا رفع یدین نہ کیا۔ اس سے ثابت ہوا تکبیر تحریمہ کے علاوہ نماز میں رفع یدین نہیں ہے۔

(ب) عدم رفع یدین پر مضمون:

فقہائے احناف کے نزدیک تکبیر تحریمہ کے سوا نماز میں رفع یدین نہیں ہے۔ انہوں نے ان روایات سے استدلال کیا ہے' جن میں ترک رفع یدین کا ذکر ہے۔ بالخصوص انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس

H-M-HASNAIN-ASADI

رضی اللہ عنہما کی روایت سے استدلال کیا ہے۔ رفع یدین والی احادیث منسوخ ہیں۔ ترک رفع یدین والی احادیث ناسخ ہیں' کیونکہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد والے عمل سے تعلق رکھتی ہیں۔ جس طرح قرآنی آیات بعض بعض کی ناسخ ہوتی ہیں' اسی طرح بعض احادیث بھی ناسخ اور دوسری منسوخ ہوتی ہیں۔

جب رفع یدین والی احادیث کا ترک رفع یدین والی روایات سے مقابلہ کیا جائے' تو ترک رفع یدین والی احادیث کثیر ہیں اور رفع یدین والی قلیل ہیں تو کثرت کا اعتبار کیا جاتا ہے۔

روئے زمین میں اکثریت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے مقلدین کی ہے۔ باقی آئمہ اور غیر مقلدین سب عشر عشیر بھی نہیں ہیں۔ لہٰذا اکثریت کو ترجیح حاصل ہونی چاہیے۔

امام الائمہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ معلم ہیں' باقی تمام فقہاء آپ کے تلامذہ ہیں۔ یعنی امام شافعی، امام احمد بن حنبل، امام بخاری، امام مسلم اور دیگر فقہاء و محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ سب آپ کے تلامذہ میں شمار ہوتے ہیں' یا آپ کے تلامذہ کے تلامذہ ہیں۔

امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ جب مزار امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ پر فاتحہ خوانی کے لیے حاضر ہوتے' تو آپ اس موقع پر نماز میں ترک رفع یدین کرتے تھے، کہا کرتے کہ اپنے بڑے امام کی موجودگی میں اپنی فقہ پر عمل کرنے سے مجھے حیا آتی ہے۔

اب اخلاقی ضابطہ یہ ہونا چاہیے کہ غیر مقلدین جب احناف کی مساجد میں نماز ادا کریں بالخصوص باجماعت نماز ادا کریں' تو ترک رفع یدین اور عدم رفع یدین سے ادا کریں۔ پھر اسی طرح جہر الامین کے مسئلہ میں سر الامین کو اپنانے کی کوشش کریں تاکہ اکثریت کی رعایت ملحوظ خاطر رہے۔

سوال نمبر۲: عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْتُ حَدِّثِيْنِيْ عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِاللَّيْلِ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ وَيُوْتِرُ بِالسَّابِعَةِ فَلَمَّا بَدُنَ صَلّٰى سِتَّ رَكَعَاتٍ وَ اَوْتَرَ بِالسَّابِعَةِ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ

(الف) حدیث پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں اور طحاوی کی روشنی میں اس حدیث کا احتمالی مفہوم بیان کریں؟

(ب) وتر کے بارے میں مذہب احناف کو نظر طحاوی سے ثابت کریں؟

جواب: (الف) اعراب و ترجمہ

اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں۔ ترجمہ حدیث درج ذیل ہیں:

حضرت سعد بن ہشام رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے کہا: میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ

عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے عرض کیا: آپ مجھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں بتائیں؟ انہوں نے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت آٹھ رکعات ادا کرتے تھے اور نویں رکعت کے ساتھ وتر بناتے تھے۔ جب آپ کا وزن (بوجہ علالت) زیادہ ہوگیا' تو آپ چھ رکعات ادا کرتے تھے اور ساتویں کے ساتھ اسے وتر بنا لیتے تھے۔ پھر آپ دو رکعت بیٹھ کر ادا کرتے تھے۔

حدیث کا احتمالی مفہوم:

حدیث مبارکہ میں وتروں کی رکعات کا احتمال ہے مگر یہاں رات کی نماز سے نماز تہجد مراد ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم آٹھ رکعات نماز تہجد ادا کرتے اور نویں یعنی چھ رکعات نماز تہجد اور تین رکعات وتر کی اس طرح نو رکعات بن جاتی تھیں۔ چھ کا جوڑ کر ہے اس میں تہجد کی چار رکعات اور تین وتر کی رکعات مراد ہیں۔ اس روایت سے ثابت ہوا کہ وتر کی تین رکعات ہیں۔

(ب) وتر کے حوالے سے مذہب احناف نظر طحاوی سے:

امام طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: "صلوٰۃ رکعۃ واحدۃ الخ" کا مطلب یہ ہے کہ ایک رکعت اس طرح پڑھے کہ اس نے پہلے دو رکعات پڑھ لیں' تاکہ یہ رکعت شفع یعنی اس ایک رکعت سے پہلے پڑھی گئی دونوں رکعتوں کو طاق کردے۔ ایک رکعت علیحدہ نہ پڑھی جائے بلکہ دونوں رکعتوں کو طاق کردے' گویا ایک رکعت علیحدہ نہ پڑھی جائے بلکہ دو رکعتوں کے ساتھ ملا کر پڑھی جائے۔

وتر کی تین ہی رکعت ہونے کے سلسلہ میں احناف کی ایک بڑی دلیل یہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے "صلوٰۃ تبیرا" یعنی تنہا ایک رکعت پڑھنے سے منع کیا ہے۔ جہاں تک صحابہ کرام اور اسلاف کے عمل کا تعلق ہے' تو اس بارے میں وثوق سے کہا جاسکتا ہے کہ اکثر فقہاء صحابہ اور اسلاف کا معمول وتر کی تین رکعات پڑھنا تھا۔ چنانچہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے ان کا تو اس سلسلہ میں بہت زیادہ اہتمام تھا۔ انہوں نے ایک مرتبہ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کو ایک وتر پڑھتے ہوئے دیکھا' تو فرمایا: تم کیسی نماز پڑھتے ہو؟ دو رکعت اور پڑھو ورنہ میں تمہیں سزا دوں گا۔

تین رکعت نماز وتر صحابہ میں مشہور تھی۔ ایک رکعت کی وتر کو تو لوگ جانتے بھی نہ تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ احناف کا مذہب تین رکعات وتر ہیں اور یہی عین احادیث' صحابہ کرام اور اسلاف کے عمل سے ثابت ہے۔

سوال نمبر۳: اخبرنا ابن جریج قال اخبرنی ابن طاؤس عن ابیہ ان ابا الصھباء قال لابن عباس اتعلم ان الثلاث کانت تجعل واحدۃ علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ

H-M HASNAIN-ASADI

وسلم وابی بکر وثلاثا من امارۃ عمر؟

(الف) روایت کا ترجمہ کریں نیز جس طرح عدت میں نکاح ممنوع ہے اگر کوئی کرلے تو منعقد نہیں ہوتا اسی طرح ممنوع وقت میں دی ہوئی طلاق بھی واقع نہیں ہونی چاہیے؟ طحاوی کی روشنی میں جواب دیں۔

(ب) طحاوی کی روشنی میں لفظ ''اقراء'' کی تحقیق میں مذاہب مع دلائل سپرد قلم کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ روایت:

طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد گرامی کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ابوصہباء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: کیا آپ کو علم ہے کہ ایک شخص کے تین طلاقوں کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت کے ابتدائی تین سالوں میں ایک قرار دیا جاتا تھا۔

ممنوع وقت میں دی ہوئی طلاق کا حکم:

حالت حیض میں اور بیک وقت تین طلاقیں دینا منع ہے مگر طلاق دینے کی صورت میں وہ طلاق واقع ہو جائے گی' خواہ طلاق دینے والا گنہگار ہوگا' کیونکہ نکاح کی طرح یہاں کوئی مانع موجود نہیں ہے۔ حالت عدت میں نکاح کرنے سے منعقد نہیں ہوگا' کیونکہ وہاں نکاح پر نکاح کی صورت ایک مانع موجود ہے۔

(ب) طحاوی کی روشنی میں ''اقراء'' کی تحقیق میں مذاہب آئمہ:

لفظ ''اقراء'' کی تحقیق میں مذاہب آئمہ کی تفصیل حسب ذیل ہے:

(۱) امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کا مذہب: آپ فرماتے ہیں: ''اقراء'' سے مراد ''حیض'' ہے۔ جن عورتوں کو شوہروں کی طرف طلاق مل چکی ہو' تو ان کا حکم ہے کہ وہ طلاق کے بعد تین حیض تک رکی رہیں۔

(۲) امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ کا مذہب: آپ فرماتے ہیں: ''اقراء'' سے مراد ''طہر'' ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: انہوں نے اپنی بھتیجی حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کی بیٹی حفصہ کو جبکہ وہ تین طہر گزار چکی تھی اور تیسرا حیض شروع ہوا' تو حکم دیا کہ وہ اپنا مکان تبدیل کرلیں۔

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے جب یہ روایت بیان کی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ جو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی دوسری بھتیجی ہیں' اس واقعہ کی تصدیق کی اور فرمایا: لوگوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر اعتراض بھی کیا تھا' تو آپ نے فرمایا: ''اقراء'' سے مراد ''طہر'' ہے۔

(۳) امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کا مذہب: آپ فرماتے ہیں: اس کی دلیل ان بزرگوں نے قرآن کی اس

H-M-HASNAIN-ASADI

آیت سے بھی نکالی ہے: فطلقوھن بعدتھن انہیں عدت یعنی ''طہر'' میں پاکیزگی کی حالت میں طلاق دو۔ جس طرح ''طہر'' میں طلاق دی جاتی ہے، وہ بھی گنتی میں آتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ آیت مذکورہ میں بھی ''قروء'' سے مراد ''حیض'' کے سوا کی یعنی پاکی کی حالت ہے۔

(۴) امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا مذہب۔ امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''قروء'' سے مراد ''حیض'' ہے۔ ایک روایت میں مذکور ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم نماز کو ''اقراء'' کے دنوں میں چھوڑ دو۔'' پس معلوم ہوا کہ ''قروع'' سے ''حیض'' مراد ہے۔

سوال نمبر۴: عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِیْ سَلْمَةَ قَالَتْ لَمَّا جَاءَ نَعِیُّ اَبِیْ سُفْيَانَ دَعَتْ اُمُّ حَبِيْبَةَ بِصُفْرَةٍ فَمَسَحَتْ بِذِرَاعَيْهَا وَعَارِضَيْهَا وَقَالَتْ اِنِّیْ عَنْ هٰذَا لَغَنِيَّةٌ لَوْلَا اَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَتْ مِثْلَ حَدِيْثِ عَائِشَةَ سَوَاءً

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں نیز عبارت میں حضرت عائشہ کی جس حدیث کی طرف اشارہ ہے وہ بیان کریں؟

(ب) کیا عدت کے دوران عورت گھر سے باہر نکل سکتی ہے یا نہیں؟ مذاہب آئمہ مع دلائل بیان کریں؟

جواب: (الف) اعراب وترجمہ حدیث:

اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں۔ ترجمہ حدیث درج ذیل ہے:

حضرت زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: جب حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے وصال کی اطلاع آئی، تو حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (جو حضرت ابوسیان رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی تھیں) زرد رنگ منگوایا، اسے اپنی کلائیوں اور رخساروں پر ملا اور فرمایا: مجھے اس کی ضرورت نہیں تھی۔ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: اس کے بعد انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کی مثل نقل کیا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث:

اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔ آپ نے فرمایا ہے: ''اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی کسی عورت کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ کسی مرے ہوئے شخص پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے، البتہ اپنے شوہر پر اس سے زیادہ سوگ کرے گی، کیونکہ وہ اس پر چار ماہ دس دن تک سوگ کرے گی۔

H-M-HASNAIN-ASADI

(ب) دوران عدت عورت کے گھر سے باہر جانے میں اقوال:

طلاق رجعی دی گئی یا معتدہ بائنہ یعنی طلاق بائنہ دی جا چکی ہو اور وہ عدت میں ہو۔ ان دونوں عورتوں کے لیے رات اور دن میں گھر سے نکلنا جائز نہیں ہے اور وہ عورت جس کا شوہر فوت ہو گیا ہو وہ دن کے وقت اور رات کا کچھ حصہ باہر نکل سکتی ہے مگر رات بہر حال وہ اپنے گھر کے سوا کہیں نہیں رہ سکتی۔ وہ گھر جو معتدہ کی طرف منسوب ہو۔ اس کی رہائش، فرقت یا فوت ہونے کے لحاظ سے معتدہ پر اس گھر میں عدت گزارنا لازم ہے۔ جب میت کے مکان سے اس کا حصہ اسے کافی ہو تو اس کے لیے نکلنا جائز نہیں ہوگا لیکن جب کوئی عذر ہو، تو نکل سکتی ہے۔ جب میت کے مکان سے اس کے لیے اس کا حصہ کافی نہ ہو اور ورثاء بھی اسے اپنے حصہ سے نکال دیں، اس صورت میں وہ دوسری جگہ منتقل ہو سکتی ہے اور شوہر کے لیے مطلقہ/رجعیہ کے ساتھ سفر کرنا جائز نہیں۔ جب شوہر نے اپنی بیوی کو طلاق بائنہ دینے کے بعد پھر اس سے اس کی عدت کے دوران نکاح کر لیا مگر اس کے بعد پھر اس نے صحبت سے قبل ہی اسے طلاق دے دی، تو اس طرح اب اس پر پورا حق مہر دینا لازم ہوگا اور عورت کو مستقل عدت گزارنا ہوگی جبکہ امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس کے لیے نصف مہر ہوگا اور عورت پہلی عدت کو ہی پورا کرے گی۔

☆☆☆☆☆

H-M-HASNAIN-ASADI

Dars e Nizami All Board Books

تنظیم المدارس اہلسنّت پاکستان

الشهادة العالية "السنة الأولىٰ" للطالبات الموافق

سنة ۱۴۴۲ھ/2021ء

الورقة الاولىٰ: التفسير وعلوم القرآن

الوقت المحدد: ثلاث ساعات مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: تمام سوالات کا حل مطلوب ہے؟

حصہ اوّل.....تفسیر

سوال نمبر ۱:- (اَ) سے سات (7) اجزاء کا حل مطلوب ہے؟ ۷۰=۷×۱۰

(۱)(الزانية والزانى) اى غير المحصنين لرجمها بالسنة وآل فيما ذكر موصولة وهو مبتداء ولشبهه بالشرط دخلت الفاء فى خبره وهو (فاجلدوا كل واحد منهما مائة جلدة) ترجمہ کریں؟

(۲) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر الزام لگانے والے کون سے مسلمان شامل ہو گئے تھے؟

(۳) ولا ياتل اولو الفضل منكم کا شان نزول واضح کریں؟

(۴)(وانكحوا الايٰمٰى منكم) جمع ايم وهى من ليس لها زوج بكرا كانت او ثيباً ومن ليس له زوج وهذا فى الاحرار والحرائر ۔ ترجمہ کریں؟

(۵)(لاتلهيهم تجارة) اى شراء (ولا بيع عن ذكر الله واقام الصلوة) حذف هاء اقامة تخفيف ۔ ترجمہ کریں؟

(۶) آية الاستئذان قيل منسوخة وقيل لا ولكن تهاون الناس فى ترك الاستئذان ۔ عبارت کی وضاحت کریں؟

(۷)(لاتجعلوا دعاء الرسول بينكم كدعاء بعضكم بعضا) بان تقولوا يا محمد بل قولوا يا نبى الله يا رسول الله فى لين وتواضع وخفض صوت ۔

ترجمہ کریں اور مسئلہ واضح کریں؟

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

(۸)(اوتکون له جنة یاکل منها) ای من ثمارها فیکتفی بهاوفی قراء ة ناکل بالنون ای نحن فیکون له مزیة علینا بها .

ترجمہ کریں نیز وفی قراء ة کی وضاحت کریں؟

(۹) سورۃ فرقان مدنی ہے یا مکی؟ نیز قرآن کو فرقان کیوں کہا گیا؟

حصہ دوم.....علم القرآن

سوال نمبر 2:-صرف تین اجزاء حل کریں؟ ۳×۱۰=۳۰

(۱) اسلام کا لغوی اور اصطلاحی معنی بیان کریں نیز قرآن میں یہ کن کن معانی کے لیے آیا ہے؟

(۲) کفر کا معنی بیان کریں نیز قرآن میں اس کا استعمال بیان کریں؟

(۳) شرک کا معنی کیا ہے؟ نیز شرک کی حقیقت بیان کریں؟

(۴) شرک کی کتنی اقسام بیان کی گئی ہیں؟ مختصراً لکھیں؟

(۵) کیا مشرکین عرب اس لیے مشرک تھے کہ وہ مخلوق کو فریادرس، مشکل کشا، شفیع اور حاجت روا مانتے تھے؟

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال اوّل) برائے طالبات سال 2021ء

پہلا پرچہ: تفسیر وعلوم القرآن (۱)

حصہ اوّل.....تفسیر القرآن

سوال نمبر 1:-درج ذیل اجزاء کا حل مطلوب ہے؟

(۱)(الزانیة والزانی) ای غیر المحصنین لرجمها بالسنة واٰل فیما ذکر موصولة وهو مبتداء ولشبهه بالشرط دخلت الفاء فی خبره وهو (فاجلدوا کل واحد منهما مائة جلدة) ترجمہ کریں؟

(۲) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر الزام لگائے جانے میں کون سے مسلمان شامل ہو گئے تھے؟

(۳) ولا یاتل اولو الفضل منکم کا شان نزول واضح کریں؟

(۴)(وانکحوا الایٰمٰی منکم) جمع ایم وهی من لیس لها زوج بکرا کانت او ثیباً

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

ومن ليس له زوج وهذا في الاحرار والحرائر ۔ ترجمہ کریں؟

(۵)(لاتلهيهم تجارة) اى شراء (ولا بيع عن ذكر الله واقام الصلوة) حذف هاء اقامة تخفيف ۔ ترجمہ کریں؟

(۶)آية الاستئذان قيل منسوخة وقيل لا ولكن تهاون الناس في ترك الاستئذان ۔ عبارت کی وضاحت کریں؟

(۷)(لاتجعلوا دعاء الرسول بينكم كدعاء بعضكم بعضا) بان تقولوا يا محمد بل قولوا يا نبى الله يا رسول الله في لين وتواضع وخفض صوت ۔

ترجمہ کریں اور مسئلہ واضح کریں؟

(۸)(اوتكون له جنة ياكل منها) اى من ثمارها فيكتفي بها وفي قراءة ناكل بالنون اى نحن فيكون له مزية علينا بها ۔

ترجمہ کریں نیز وفی قراءۃ کی وضاحت کریں؟

(۹) سورۃ فرقان مدنی ہے یا مکی؟ نیز قرآن کو فرقان کیوں کہا گیا؟

جواب: ترجمہ اجزاء:

(۱) زنا کرنے والی عورت اور زنا کرنے والے مرد یعنی وہ لوگ جو محصن نہ ہوں، کیونکہ ان دونوں کو سنگسار کرنے کا حکم حدیث سے ثابت ہے، اس لفظ میں موجود الف لام جنس بیان کیا گیا ہے، وہ موصولہ ہے اور یہ مبتداء ہے اور یہ شرط کے ساتھ بھی مشابہت رکھتا ہے، کیونکہ اس کی خبر پر فاء داخل ہوئی ہے اور وہ فاء یہ ہے: تو تم ان میں سے ہر ایک کو کوڑے لگاؤ یعنی سو ضربیں۔

(۲)(i) حضرت حسان بن ثابت، (ii) عبداللہ بن ابی سلول، (iii) حضرت مسطح، (iv) حضرت حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہم اس مذموم عمل میں شامل تھے۔

(۳)"وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ" کا شان نزول:

یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حق میں نازل ہوئی، ان کے خالہ زاد بھائی مسطح نے بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگانے میں حصہ لیا تھا، اور جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی براءت نازل ہوگئی اور مسطح کا جھوٹ نمایاں ہوگیا، تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بہت رنج ہوا، کیونکہ مسطح یتیم تھے، ان کی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پرورش کی تھی، سو انہوں نے کہا: میں اب مسطح پر بالکل خرچ نہیں کروں گا، مسطح نے معافی مانگی اور معذرت کی، اس موقع پر حضرت ابوبکر صدیق سخت غصہ میں تھے، وہ دوبارہ مسطح کے اخراجات بحال کرنے پر آمادہ نہ ہوئے، تب یہ آیت نازل ہوئی، پھر حضرت صدیق اکبر

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

رضی اللہ عنہ نے رجوع کر لیا اور فرمایا: کیوں نہیں میں یہ چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری مغفرت کر دے اور اب میں مسطح پر پہلے سے زیادہ خرچ کروں گا۔

(۴) اور تم اپنے میں سے ایامی کا نکاح کروادو، یہ لفظ اَیِّمٌ کی جمع ہے، اس سے مراد وہ عورت ہے، جس کا شوہر نہ ہو، خواہ وہ کنواری ہو یا بیوہ ہو، یا طلاق یافتہ۔

(۵) جنہیں غافل نہیں کرتی تجارت یعنی خرید و فروخت، اللہ تعالیٰ کے ذکر سے اور نماز قائم کرنے سے، یہاں پر تخفیف پیدا کرنے کے لیے حاء کو حذف کر دیا گیا ہے۔

(۶) عبارت کی وضاحت:

آیت استئذان یعنی گھر میں داخل ہونے کے لیے اجازت حاصل کرنے کے حوالے سے مفسرین کے قول ہیں: (i) یہ منسوخ ہے، (ii) یہ آیت غیر منسوخ ہے۔ اس آیت کا غیر منسوخ ہونا راجح ہے مگر لوگ اس پر عمل کرنے کے حوالے سے غفلت سے کام لیتے ہیں۔

(۷) اور تم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے درمیان اس طرح نہ بلاؤ جس طرح تم آپس میں ایک دوسرے کو بلاتے ہو یعنی تم یہ نہ کہو: اے محمد! بلکہ یوں کہو: اے اللہ تعالیٰ کے نبی! اے اللہ تعالیٰ کے رسول نرمی سے اور پست آواز میں۔

مسئلہ کی وضاحت:

اس آیت میں بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب و احترام کو پیش نظر رکھنے کا درس دیا گیا ہے، اس بات کی تلقین کی گئی ہے کہ آپ کے حضور عام لوگوں کی طرح چیخ چلا کر گفتگو نہ کی جائے بلکہ معروضات نہایت ادب اور پست آواز سے پیش کی جائیں۔

(۸) یا اس کا کوئی باغ ہوتا، جس کے پھلوں سے وہ کھایا کرتا، پس وہ اس کے لیے کافی ہوتا۔ یہاں پر ایک قراءت میں ناکل یعنی نون کے ساتھ بھی آیا ہے، جس وجہ سے ہم انہیں اپنے اوپر فوقیت دیتے۔

"وفی قراءت" کی وضاحت:

اس آیت میں ایک قراءت کے مطابق لفظ "یاکل" کی بجائے "ناکل" یعنی نون کے ساتھ ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ کفار کہا کرتے تھے: اگر آپ واقعی نبی ہیں، تو پھر آپ کے لیے جنت کا باغ ہونا چاہیے، جس کا پھل آپ کھایا کریں یا ہمیں بھی اس سے لطف اندوز ہونے کا موقع فراہم کریں۔ اس طرح ہم بھی آپ کی نبوت کے قائل ہو جاتے۔

(۹) سورہ فرقان کی نزولی حیثیت اور قرآن کو فرقان کہنے کی وجہ:

سورہ فرقان ہجرت سے قبل نازل ہوئی ہے، لہٰذا تسلیم کرنا پڑے گا کہ یہ مکی ہے یعنی مکہ میں اس کا نزول

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

ہوا۔

قرآن کریم کو فرقان کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ حق و باطل اور اسلام و کفر کے درمیان فرق کرنے والی کتاب ہے، کیونکہ "لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ" کا اعلان اسی کتاب نے کیا ہے۔

حصہ دوم.....علم القرآن

سوال نمبر 2:- اجزاء حل کریں؟

(۱) اسلام کا لغوی اور اصطلاحی معنیٰ بیان کریں نیز قرآن میں یہ کن کن معانی کے لیے آیا ہے؟

(۲) کفر کا معنیٰ بیان کریں نیز قرآن میں اس کا استعمال بیان کریں؟

(۳) شرک کا معنیٰ کیا ہے؟ نیز شرک کی حقیقت بیان کریں؟

(۵) شرک کی کتنی اقسام بیان کی گئی ہیں؟ مختصراً لکھیں؟

(۶) کیا شرکین عرب اس لیے مشرک تھے کہ وہ مخلوق کو فریادرس، مشکل کشا، شفیع اور حاجت روا مانتے تھے؟

جواب: حل اجزاء:

(۱) اسلام کا لغوی و اصطلاحی معنیٰ:

لفظ "اسلام" سلم سے بنا ہے، جس کا معنیٰ ہے: صلح، جنگ کا متضاد۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے: "اگر وہ صلح کی طرف مائل ہو جائیں، تو تم بھی اس کی طرف جھک جاؤ"۔

اس طرح اسلام بمعنی صلح ہوئے۔

تاہم اسلام کا اصطلاحی معنیٰ ہے: اطاعت و فرمانبرداری۔ یہ لفظ قرآن کریم میں اس معنیٰ میں استعمال ہوا ہے، مگر کبھی یہ لفظ ایمان کے معنیٰ میں آتا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ کے ہاں پسندیدہ دین، اسلام ہے"۔

(۲) "کفر" کا معنیٰ اور قرآن میں اس کا استعمال:

لفظ کفر کا معنیٰ ہے: مٹانا، چھپانا۔ جرم کی شرعی سزا کو اس لیے کفارہ کہا جاتا ہے، وہ اپنی تیز خوشبو سے دوسری خوشبوؤں پر غلبہ حاصل کر لیتی ہے۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے: "تم میرا شکر ادا کرو، ناشکری مت کرو"۔

(۳) "شرک" کا معنیٰ اور اس کی حقیقت:

لفظ "شرک" کا معنیٰ ہے: ساجھا، یا حصہ۔ اس طرح شریک کا مطلب ہوا: حصہ دار، یا ساجھی۔ چنانچہ

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

ارشاد ربانی ہے:

''کیا ان بتوں کا ان آسمانوں اور زمین میں حصہ ہے''۔

دوسرے مقام پر ارشاد ہے:

مومن غلام، مشرک سے اچھا ہے۔

شرک کی حقیقت:

لفظ ''شرک'' کا معنیٰ ہے: اللہ تعالیٰ کے برابر، مساوی۔ جب تک کسی کو اللہ تعالیٰ کے برابر نہ مانا جائے تب تک شرک نہ ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ کفار قیامت کے دن اپنے بتوں سے یوں کہیں گے: چنانچہ ارشاد خداوندی ہے:

''خدا کی قسم! ہم کھلی گمراہی میں تھے کہ تم کو رب العالمین کے برابر ٹھہراتے تھے''۔

(۴) اقسام شرک:

شرک کی پانچ اقسام ہیں، جو درج ذیل ہیں:

(۱) کسی کو اللہ کی اولاد ماننا: جس طرح یہودی حضرت عزیر علیہ السلام کو اور عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا تعالیٰ کا بیٹا قرار دیتے تھے۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے: ''یہ لوگ بولے کہ اللہ نے اپنے بچے اختیار کیے ہیں، پاکی ہے اس کے لیے بلکہ یہ اللہ کی مخلوق والے ہیں''۔

(۲) اللہ تعالیٰ کی طرح کسی کو خالق ماننا: جس طرح کفار عرب کا اعتقاد تھا کہ خیر کا خالق اللہ ہے اور شر کا خالق دوسرا رب ہے۔ بعض کفار کہا کرتے تھے کہ ہم اپنے اعمال کے خود خالق ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ان کی تردید میں فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے تمہیں اور تمہارے تمام اعمال کو پیدا کیا ہے''۔

(۳) خود زمانہ کو مؤثر ماننا: بعض لوگ اللہ تعالیٰ کی ہستی کا انکار کرتے ہوئے زمانہ کو مؤثر مانتے تھے چنانچہ ایسے لوگوں کی تردید میں ارشاد ربانی ہے:

''بے شک آسمان و زمین کی پیدائش اور دن رات کے گھٹنے بڑھنے میں نشانیاں ہیں عقلمندوں کے لیے''۔

(۴) اللہ تعالیٰ ہر چیز کا خالق ہے مگر وہ اب تھک گیا ہے: یہ بعض کفار کا اعتقاد ہے کہ تمام اشیاء کا خالق اللہ تعالیٰ ہے مگر وہ اشیاء کو پیدا کر کے تھکاوٹ کا شکار ہو چکا ہے۔ چنانچہ ان کی تردید میں ارشاد خداوندی ہے:

''اور بے شک ہم نے آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے چھ دن میں بنایا اور ہم کو تھکن نہ

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

آئی"۔

(۵) تمام کائنات کا خالق تو اللہ تعالیٰ ہے، مگر اتنے بڑے نظام کو وہ چلا نہ سکا، اس نے اس کائنات کو چلانے کے لیے اپنے نائبین کا انتخاب کیا ہے: یہ بھی بعض کفار کا عقیدہ تھا۔ چنانچہ ان کی تردید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"ان مشرکین میں سے بہت سے وہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں لاتے، مگر وہ شرک کرتے ہیں"۔

(۵) مشرکین عرب کے مشرک ہونے کی وجہ:

دریافت طلب یہ بات ہے کہ کیا مشرکین عرب اس لیے مشرک تھے کہ وہ مخلوق کو فریادرس، مشکل کشاء، شفیع، حاجت روا، دور سے سننے والے اور عالم الغیب مانتے تھے؟

یہ محض غلط اور قرآن پر افتراء ہے، کیونکہ جب تک بندے کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ برابر نہ مانا جائے شرک نہیں ہو سکتا۔ وہ اپنے تراشے ہوئے بتوں کو اللہ تعالیٰ کے مقابل ان صفات سے موصوف کرتے تھے، جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ مخصوص ہیں۔ مومن اللہ تعالیٰ کے اذن سے ان کو محض اللہ تعالیٰ کا بندہ جان کر مانتا ہے، لہٰذا وہ مومن ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ان بندوں کے لیے یہ صفات قرآن کریم سے ثابت ہیں، چنانچہ چند دلائل درج ذیل:

(i) حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: "میں باذن الٰہی مردوں کو زندہ، کوڑھیوں کو درست کر سکتا ہوں۔ میں باذن الٰہی ہی مٹی کی شکل میں پھونک مار کر پرندہ بنا سکتا ہوں، جو کچھ تم گھر میں کھاؤ یا جمع کرو میں بتا سکتا ہوں"۔

(ii) حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا: "میری قمیص میرے والد کی آنکھوں پر لگا دو، انہیں آرام ہو گا"۔

(iii) حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضرت مریم علیہا السلام سے کہا: میں تمہیں بیٹا دوں گا۔

(iv) حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا دم میں لاٹھی اور دم میں زندہ سانپ بن جاتا تھا۔

(v) حضرت یعقوب علیہ السلام نے کنعان بیٹھے ہوئے حضرت یوسف علیہ السلام کو سات قفلوں سے بند کوٹھڑی میں برے ارادہ سے بچایا۔

☆☆☆

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

تنظیم المدارس اہلسنّت پاکستان

الشهادة العالية "السنة الأولىٰ" للطالبات الموافق

سنة ۱۴۴۲ھ/2021ء

الورقة الثانية: الحديث واصوله

الوقت المحدد: ثلاث ساعات مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: حصہ اول سے کوئی دو سوال حل کریں جبکہ حصہ دوم کا سوال لازمی ہے۔

حصہ اول: حدیث

سوال نمبر 1:- قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاقَ طَعْمَ الْاِيْمَانِ مَنْ رَّضِيَ بِاللهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا

(الف) اعراب لگائیں، ترجمہ کریں اور حدیث کی روشنی میں مسلمان اور مہاجر کی تعریف کریں؟ (۱۵)

(ب) مشکوٰۃ المصابیح کی حدیث کے مطابق وہ تین کون لوگ ہیں جو حلاوتِ ایمان پاتے ہیں؟ (۱۰)

(ج) حدیث کی رو سے لکھیں کہ بندوں پر اللہ کے کیا حق ہیں اور اللہ پر بندوں کا کیا حق ہے؟ (۱۰)

سوال نمبر 2:- اوصاني رسول الله صلى الله عليه وسلم بعشر كلمات .

(الف) خط کشیدہ صیغہ بتائیں نیز وہ دس کلمات کون سے ہیں؟ تحریر کریں؟ (۱۵)

(ب) حدیث میں مذکورہ "السبع الموبقات" کون کون سے ہیں؟ (۱۰)

(ج) وسوسہ کیا ہے؟ کون پیدا کرتا ہے؟ سب سے برا وسوسہ کیا ہے؟ وسوسہ آئے تو بندہ کیا پڑھے؟ اور کیا کہے؟ (۱۰)

سوال نمبر 3:- عن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لاتقتل نفس ظلما الا كان على ابن آدم الاول كفل من دمها لانه اول من سن القتل .

(الف) ترجمہ کریں اور بتائیں کہ ابنِ آدم اول کون ہے؟ اور یہاں كفل من دمها سے کیا مراد ہے؟ (۱۵)

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

(ب) حدیث میں ذکر کردہ وہ افراد کون سے ہیں جنہیں منہ کے بل گھسیٹ کر آگ میں ڈالا جائے گا؟ (۱۰)

(ج) نااہل کو علم سکھانے کی مثال حدیث سے دیں؟ (۱۰)

حصہ دوم: اصول حدیث

سوال نمبر 4:- کوئی سے تین اجزاء حل کریں؟

(۱) حدیث قولی، حدیث فعلی اور حدیث تقریری کی تعریفات لکھیں؟ (۱۰)

(۲) متصل، منقطع اور معلق کی تعریفات لکھیں؟ (۱۰)

(۳) حدیث معنعن اور حدیث معلق کی تعریفات کی وضاحت کریں؟ (۱۰)

(۴) [illegible] طعن فی الضبط کون کون سے ہیں؟ (۱۰)

(۵) [illegible] کون سی کتب ہیں؟ (۱۰)

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال اوّل) برائے طالبات سال 2021ء

دوسرا پرچہ: حدیث و اصول حدیث

حصہ اول: حدیث

سوال نمبر 1:- قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاقَ طَعْمَ الْاِيْمَانِ مَنْ رَّضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا .

(الف) اعراب لگائیں، ترجمہ کریں اور حدیث کی روشنی میں مسلمان اور مہاجر کی تعریف کریں؟

(ب) مشکوٰۃ المصابیح کی حدیث کے مطابق وہ تین کون لوگ ہیں جو حلاوتِ ایمان پاتے ہیں؟

(ج) حدیث کی رو سے لکھیں کہ بندوں پر اللہ کے کیا حق ہیں اور اللہ پر بندوں کا کیا حق ہے؟

جواب: (الف) اعراب، ترجمہ حدیث اور حدیث کی روشنی میں مسلمان اور مہاجر کی

تعریف:

نوٹ: اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں اور ترجمہ حدیث درج ذیل ہے:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس شخص نے ایمان کا ذائقہ چکھ لیا، جو اللہ تعالیٰ کی ربوبیت،

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

اسلام کے دین اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر راضی ہوا۔

مسلمان اور مہاجر کی تعریف احادیث کے مطابق:

مسلمان: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: من سلم المسلمون من لسانه ويده ۔ یعنی مسلمان وہ ہے، جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

مہاجر: وہ شخص ہے، جو اللہ تعالیٰ کی ممنوعہ اشیاء کو مکمل طور پر ترک کر دے۔

(ب) حدیث کے مطابق حلاوت ایمان پانے والے تین لوگ:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین باتیں ایسی ہیں جس میں پائی جائیں اسے ایمان کی حلاوت حاصل ہوتی ہے: (i) جس شخص کے نزدیک اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں کے غیر سے زیادہ محبوب ہو، (ii) جو شخص کسی بندے سے صرف اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کرے، (iii) جو شخص کفر کی طرف لوٹنا پسند کرے اس کے بعد کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اس کفر سے بچا لیا جیسا کہ وہ جہنم میں ڈالا جانا پسند نہیں کرتا۔

(ج) اللہ کے حقوق بندوں پر اور بندوں کا حق اللہ تعالیٰ پر:

اللہ تعالیٰ کے حقوق بندوں پر دو ہیں: (i) بندے اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں، (ii) اس کی عبادت و ریاضت کریں۔ بندوں کا حق اللہ تعالیٰ پر ہے کہ جو لوگ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں، تو وہ انہیں عذاب نہ دے۔

سوال نمبر 2:- اوصانی رسول الله صلی الله علیه وسلم بعشر کلمات ۔

(الف) خط کشیدہ صیغہ بتائیں نیز وہ دس کلمات کون سے ہیں؟ تحریر کریں؟

(ب) حدیث میں مذکورہ "السبع الموبقات" کون کون سے ہیں؟

(ج) وسوسہ کیا ہے؟ کون پیدا کرتا ہے؟ سب سے برا وسوسہ کیا ہے؟ وسوسہ آئے تو بندہ کیا پڑھے؟ اور کیا کہے؟

جواب: (الف) خط کشیدہ صیغہ اور دس کلمات:

صیغہ: صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف ثلاثی مزید فیہ تفعیل مفروق از باب افعال۔ وصیت کرنا۔

دس کلمات: دس کلمات درج ذیل ہیں:

(۱) اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا، (۲) والدین کی نافرمانی نہ کرنا، (۳) عمداً فرض نماز کو ترک نہ کرنا، (۴) شراب نوشی نہ کرنا، (۵) نافرمانی سے بچنا، (۶) لڑائی والے دن بھاگنے سے بچنا، (۷)

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

اپنی حیثیت کے مطابق اپنے افراد خانہ پر خرچ کرنا، (۸) ان کو ادب سکھانے کے لیے اپنی لاٹھی کو ان سے دور نہ کرنا، (۹) انہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرانا، (۱۰) جب لوگ بکثرت مر رہے ہوں، تو ان میں موجود ہو، تو ثابت قدم رہنا۔

(ب) سات ہلاک کن چیزیں:

سات ہلاک کن امور درج ذیل ہیں:

(i) اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانا، (ii) جادو کرنا، (iii) کسی شخص کو ناحق قتل کرنا، (iv) سود کھانا، (v) یتیم کا مال کھانا، (vi) معرکہ کے دن میدان جہاد سے پیٹھ پھیر کر راہ فرار اختیار، (vii) پاک دامن خواتین پر تہمت لگانا۔

(ج) وسوسہ، اسے پیدا کرنے والا، سب سے برا وسوسہ اور وسوسہ کے وقت پڑھے جانے والے کلمات:

وسوسہ: دینی مسئلہ میں شک وشبہات کا شکار ہونا۔

وسوسہ پیدا کرنے والا: وسوسہ پیدا کرنے والا شیطان ہے۔

بڑا وسوسہ: اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے بعد شک وشبہات کا شکار ہونا۔

وسوسہ آنے کی صورت میں پڑھنے والے الفاظ: چونکہ وسوسہ شیطان کی طرف سے پیدا کیا جاتا ہے، لہٰذا اس موقع پر تعوذ یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پڑھنا چاہیے۔

سوال نمبر 3:- عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاتقتل نفس ظلما الا کان علی ابن آدم الاول کفل من دمها لانه اول من سن القتل.

(الف) ترجمہ کریں اور بتائیں کہ ابنِ آدم اول کون ہے؟ اور یہاں کفل من دمہا سے کیا مراد ہے؟

(ب) حدیث میں ذکر کردہ وہ افراد کون سے ہیں جنہیں منہ کے بل گھسیٹ کر آگ میں ڈالا جائے گا؟

(ج) نااہل کو علم سکھانے کی مثال حدیث سے دیں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث، ابن آدم اوّل اور "کفل من دمها" کا مطلب:

ترجمہ حدیث: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے، انہوں نے کہا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بھی کوئی انسان ظلم سے قتل کیا جاتا ہے، تو حضرت آدم علیہ السلام کے سب سے پہلے بیٹے (قابیل) کے نامہ اعمال میں اس قتل کا گناہ لکھا جاتا ہے، کیونکہ قتل ناحق کی بنا سب سے پہلے اسی

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

نے قائم کی تھی۔

ابن آدم اوّل سے مراد: یہاں ابن آدم اوّل سے مراد قابیل ہے، جس نے خواہش نفسانی کے تحت ہابیل کو قتل کر دیا تھا۔

"کفل من دمها" سے مراد: یہاں ان الفاظ سے مراد ہے: کسی کو ناحق طور پر قتل کر دینا ہے، جو بہت بڑا جرم ہے۔

(ب) وہ لوگ جن کو گھسیٹ کر جہنم میں پھینکا جائے گا:

تین قسم کے لوگ ہیں، جن کو گھسیٹ کر جہنم میں پھینکا جائے گا:

(۱) عالم، (۲) مجاہد، (۳) مالدار۔

(ج) نااہل کو علم سیکھانے کے حوالے سے حدیث سے مثال:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نااہل کو علم سیکھانا، خنزیر کے گلے میں جواہرات اور سونے کا ہار ڈالنے کی طرح ہے۔

حصہ دوم: اصول حدیث

سوال نمبر 4:- مندرجہ ذیل اجزاء حل کریں؟

(۱) حدیث قولی، حدیث فعلی اور حدیث تقریری کی تعریفات لکھیں؟

(۲) متصل، منقطع اور معلق کی تعریفات لکھیں؟

(۳) حدیث معنعن اور حدیث معلق کی تعریفات کی وضاحت کریں؟

(۴) وجوہ طعن فی الضبط کون کون سے ہیں؟

(۵) صحاح ستہ کون کون سی کتب ہیں؟

جواب: اجزاء کا حل:

(۱) حدیث قولی، حدیث فعلی اور حدیث تقریری کی وضاحت مع امثلہ:

حدیث قولی: وہ ہے جس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کا ذکر ہو مثلاً بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ (یعنی اسلام کی بنیاد پانچ امور پر رکھی گئی ہے)

حدیث فعلی: وہ ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل کا تذکرہ ہو مثلاً آپ نے فرمایا: صَلُّوْا کَمَا رَاَیْتُمُوْنِیْ اُصَلِّیْ (تم اس طرح نماز ادا کرو جس طرح مجھے پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو)

حدیث تقریری: وہ ہے، جس میں آپ کی خاموشی یا تائید کا ذکر ہو مثلاً صحابی یا غیر صحابی یوں کہے:

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

"فَعَلَ فُلَانٌ بِحَضْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَا" اور اس پر انکار کا ذکر نہ ہو۔

(۲) متصل، منقطع اور معلق کی تعریفات:

متصل: وہ مرفوع یا موقوف حدیث ہے، جس کی سند متصل ہو۔

منقطع: جس حدیث کی سند متصل نہ ہو، وہ منقطع ہے، خواہ انقطاع کسی بھی وجہ سے ہو۔

معلق: وہ حدیث ہے جس کی سند کے آغاز سے ایک یا زیادہ راوی مسلسل حذف ہوں۔

(۳) حدیث معنعن اور حدیث معلق کی تعریفات کی وضاحت:

حدیث معنعن: وہ حدیث ہے، جو "عن فلان عن" کے الفاظ سے منقول ہو مثلاً عن اسامة بن زيد عن عثمان بن عروة عن عروة عن عائشة (رضی اللہ تعالیٰ عنهم) قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الخ .

حدیث معلق: وہ حدیث ہے، جس کی سند کے آغاز سے ایک یا زیادہ راوی مسلسل حذف ہوں مثلاً قال ابو موسیٰ رضی اللہ عنه غطى النبی صلى الله عليه وسلم ركبتيه حين دخل عثمان .

(۴) وجوہ طعن فی الضبط کی تعداد اور نام:

طعن فی الضبط کے پانچ اسباب ہیں جو درج ذیل ہیں:

(۱) کذب، (۲) اتہام کذب، (۳) فسق، (۴) جہالت، (۵) بدعت۔

(۵) کتبِ صحاح ستہ کے نام:

اس سے مراد چھ مشہور کتب حدیث ہیں، جن کے نام درج ذیل ہیں:

(۱) صحیح بخاری، (۲) صحیح مسلم، (۳) سنن ابی داؤد، (۴) سنن نسائی، (۵) جامع ترمذی، (۶) سنن ابن ماجہ۔

☆☆☆

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

تنظیم المدارس اہلسنّت پاکستان

الشهادة العالية "السنة الأولىٰ" للطالبات الموافق

سنة ۱۴۴۲ھ/2021ء

الورقة الثالثة: العقائد

الوقت المحدد: ثلاث ساعات مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: صرف چار سوالات حل کریں؟

سوال نمبر 1:- اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کے متعلق پانچ عقائد سپرد قلم کریں؟ (۲۵=۵+۵)

سوال نمبر 2:- (الف) سابقہ آسمانی کتابوں کے متعلق عقیدہ کی وضاحت کریں؟ (۱۰)

(ب) قرآن مجید کے متعلق تین عقائد وضاحت سے لکھیں؟ (۱۵)

سوال نمبر 3:- (الف) غیب پر مطلع ہونے کے متعلق انبیاء کے بارے میں عقیدہ کی وضاحت کریں؟ (۱۵)

(ب) عصمت انبیاء اور صفات انبیاء علیہم السلام کے متعلق ایک ایک عقیدہ تحریر کریں؟ (۱۰=۵+۵)

سوال نمبر 4:- (الف) ملائکہ اور جن کی تخلیق کس چیز سے ہوئی ہے؟ ان دونوں کے بارے میں عقیدہ لکھیں۔ (۱۳)

(ب) حساب کے متعلق عقیدہ بیان کریں نیز حساب کی کیفیات تفصیلاً تحریر کریں؟ (۱۲)

سوال نمبر 5:- (الف) دنیا کے فنا ہونے سے پہلے چند نشانیاں ظاہر ہوں گی آپ ان میں سے کوئی پانچ نشانیاں لکھیں؟ (۱۵)

(ب) حوض کوثر اور میزان کا تعارف لکھ کر اس کے متعلق عقیدہ کی وضاحت کریں؟ (۱۰)

☆☆☆

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

درجہ عالیہ (سال اوّل) برائے طالبات سال 2021ء

تیسرا پرچہ: عقائد

سوال نمبر 1:- اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کے متعلق پانچ عقائد سپرد قلم کریں؟

جواب: باری تعالیٰ کی ذات وصفات کے حوالے سے پانچ عقائد:

(۱) اللہ تعالیٰ ایک ہے، کوئی اس کا شریک نہیں نہ ذات میں، نہ صفات میں، نہ افعال میں، نہ احکام میں، نہ اسماء میں۔ وہ واجب الوجود یعنی اس کا وجود ضروری ہے اور عدم محال، قدیم ہے یعنی ہمیشہ سے ہے، ازلی کے بھی یہی معنیٰ ہیں۔ باقی ہے یعنی ہمیشہ رہے گا اور اسی کو ابدی بھی کہتے ہیں، وہی اس کا مستحق ہے کہ اس کی عبادت و پرستش کی جائے۔

(۲) وہ بے پرواہ ہے، کسی کا محتاج نہیں اور تمام جہان اس کا محتاج ہے۔

(۳) ذات وصفات باری تعالیٰ کے سوا سب چیزیں حادث ہیں یعنی پہلے نہ تھیں پھر موجود ہوئیں۔

(۴) نہ وہ کسی کا باپ ہے اور نہ بیٹا، نہ اس کے لیے بی بی۔ جو اسے باپ یا بیٹا بتائے یا اس کے لیے بی بی ثابت کرے، وہ کافر ہے بلکہ جو ممکن بھی کہے وہ بھی کافر ہے۔

(۵) وہ حی ہے یعنی خود زندہ ہے اور سب کی زندگی اس کے ہاتھ میں ہے، جسے چاہے زندہ کرے اور جسے چاہے موت دے۔

سوال نمبر 2:- (الف) سابقہ آسمانی کتابوں کے متعلق عقیدہ کی وضاحت کریں؟

(ب) قرآن مجید کے متعلق تین عقائد وضاحت سے لکھیں۔

جواب: (الف) سابقہ آسمانی کتابوں کے حوالے سے عقیدہ:

پہلی کتابیں، انبیاء کرام علیہم السلام کو زبانی یاد ہوتیں، قرآن کریم کا اعجاز ہے کہ مسلمانوں کا بچہ بچہ اسے یاد کر لیتا ہے۔ قرآن عظیم کی سات قراءتیں ہیں، جو مشہور اور متواتر ہیں، ان میں کہیں اختلاف معنیٰ ہیں، وہ سب حق ہیں۔ اس امت کے لیے آسانی یہ ہے کہ جس کے لیے جو قراءت آسان ہو، وہ پڑھے۔ قرآن کریم نے اگلی کتابوں کے بہت سے احکام منسوخ کر دیے، یونہی قرآن کی بعض آیات نے بعض آیات کو منسوخ کر دیا۔ نسخ کا مطلب یہ ہے کہ بعض احکام کسی خاص وقت تک کے لیے ہوتے ہیں، مگر یہ ظاہر نہیں کیا جاتا کہ یہ حکم فلاں وقت تک کے لیے ہے۔ جب میعاد پوری ہو جاتی ہے، تو دوسرا حکم نازل ہوتا ہے، جس سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ پہلا حکم اٹھا دیا گیا اور حقیقتاً دیکھا جائے تو اس کے وقت کا ختم ہو جانا بتایا

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

گیا۔ منسوخ کے معنیٰ بعض لوگ باطل ہونا کہتے ہیں، یہ بہت سخت بات ہے۔ احکام الٰہیہ سب حق ہیں، وہاں باطل کی رسائی کہاں؟ وحی نبوت انبیاء کرام کے لیے خاص ہے، جو کوئی اسے غیر نبی کے لیے مانے، وہ کافر ہے۔ نبی کو خواب میں جو چیز بتائی جائے، وہ بھی وحی ہے اور اس کے جھوٹے ہونے کا احتمال نہیں۔ ولی کے دل میں بعض اوقات سونے یا جاگتے میں کوئی بات القاء ہوتی ہے، تو اس کو الہام کہتے ہیں۔ وحی شیطان کے القاء من جانب شیطان ہوتی ہے، یہ کاہن، ساحر، اور دیگر کفار و فساق کے لیے ہوتی ہے۔

(ب) قرآن کے حوالے سے تین عقائد کی تفصیل:

(۱) سب آسمانی کتب اور صحائف حق ہیں اور سب کلام اللہ تعالیٰ کا ہیں، ان میں جو کچھ ارشاد ہوا۔ سب پر ایمان ضروری ہے، مگر یہ بات الگ ہے کہ اگلی کتابوں کی حفاظت اللہ تعالیٰ نے امت کے سپرد کی تھی، ان سے اس کی حفاظت نہ ہو سکی۔ کلام الٰہی جیسا اترا تھا، ان کے ہاتھوں میں ویسا نہ رہا، بلکہ ان کے شریروں نے تو یہ کیا کہ ان میں تحریفیں کر دیں یعنی اپنی خواہش کے مطابق گھٹا بڑھا دیا، لہٰذا جب کوئی بات ان کتابوں کی ہمارے سامنے پیش کرے، تو وہ اگر ہماری کتاب کے مطابق ہے، تو ہم اس کی تصدیق کریں گے اور اگر مخالف ہے تو یقین سے جانیں گے کہ یہ ان کی تحریفات سے ہے۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے: اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ یعنی میں ایمان لایا اللہ پر اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر۔

(۲) چونکہ یہ دین ہمیشہ رہنے والا ہے لہٰذا قرآن عظیم کی حفاظت اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ کرم لی، فرمایا: اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝ یعنی بے شک ہم نے قرآن اتارا اور بے شک ہم اس کے ضرور نگہبان ہیں"۔ لہٰذا اس میں حرف یا نقطہ کی کمی بیشی محال ہے۔ اگر چہ پوری دنیا اس کے بدلنے پر جمع ہو جائے، تو یہ کہے کہ اس میں کے کچھ پارے یا سورتیں یا آیات بلکہ ایک حرف کم کر دیا یا بڑھا دیا، یا بدل دیا گیا قطعاً کفر ہے، کیونکہ اس نے اس آیت کا انکار کیا، جو ہم نے ابھی نقل کی ہے۔

(۳) قرآن مجید کتاب اللہ ہونے پر اپنے آپ پر دلیل ہے کہ خود اعلان کے ساتھ کہہ رہا ہے: "اگر تم کو اس کتاب میں جو ہم نے اپنے سب سے خاص بندے (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) پر اتاری، کوئی شک ہو تو اس کی مثل کوئی چھوٹی سی سورت لے آؤ اور اللہ تعالیٰ کے سوا اپنے سب حمایتیوں کو بلا لو، اگر تم سچے ہو تو، اگر تم ایسا نہ کر سکو، اور ہم یہ کہہ دیتے ہیں ہرگز ایسا نہ کر سکو گے، تو اس آگ سے ڈرو جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں جو کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے"۔

لہٰذا کافروں نے اس کے مقابلہ میں کمر توڑ کوششیں کیں مگر اس کی مثل ایک سطر نہ بنا سکے اور نہ بنا سکیں گے۔

سوال نمبر 3:- (الف) غیب پر مطلع ہونے کے متعلق انبیاء کے بارے میں عقیدہ کی وضاحت کریں؟
(ب) عصمت انبیاء اور صفات انبیاء علیہم السلام کے متعلق ایک ایک عقیدہ تحریر کریں؟

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

جواب: (الف) غیب پر مطلع ہونے کے حوالے سے انبیاء کرام کے بارے میں عقیدہ:

انبیاء کرام کی تعداد معین کرنا درست نہیں کہ خبریں اس باب میں مختلف وارد ہوئی ہیں، انبیاء کرام کے مختلف درجات ہیں، بعض کو بعض پر فضیلت ہے اور سب سے افضل ہمارے آقا و مولا سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بڑا رتبہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ہے، پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام، پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور پھر حضرت نوح علیہ السلام کا، ان کو مرسلین اولوالعزم کہتے ہیں۔ تمام انبیاء کرام علیہم السلام اللہ تعالیٰ کے حضور تعظیم و وجاہت و عزت والے ہیں، ان کو اللہ تعالیٰ کے نزدیک معاذ اللہ چوہڑے چمار کی مثل کہنا کھلی گستاخی اور کلمہ کفر ہے۔

جو شخص نبی نہ ہو اور نبوت کا دعویٰ کرے، وہ دعویٰ کر کے کوئی محال عادی اپنے دعویٰ کے مطابق ظاہر نہیں کر سکتا اور جھوٹے سچے میں فرق نہ رہے گا۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں یعنی اللہ تعالیٰ نے سلسلہ نبوت آپ پر ختم کر دیا کہ آپ کے ظاہر زمانہ میں یا بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔ جو شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں، یا آپ کے زمانہ کے بعد کسی کو نبوت ملنا مانے، یا جائز جانے کافر ہے۔

(ب) عصمت انبیاء اور صفات انبیاء علیہم السلام کے حوالے سے ایک ایک عقیدہ:

عصمت انبیاء علیہم السلام:

سب سے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام ہوئے اور سب سے پہلے جو کفار پر بھیجے گئے حضرت نوح علیہ السلام ہیں، انہوں نے ساڑھے نو سو برس تبلیغ فرمائی، ان کے زمانہ کے کفار بہت سخت تھے، ہر قسم کی تکلیفیں پہنچاتے، استہزاء کرتے، اتنے عرصہ میں گنتی کے کچھ لوگ مسلمان ہوئے، باقیوں کو جب ملاحظہ فرمایا کہ ہرگز اصلاح پذیر نہیں، ہٹ دھرمی اور کفر سے باز نہ آئیں گے۔ مجبور ہو کر اپنے رب کے حضور ان کی ہلاکت کی دعا کی۔ طوفان آیا اور تمام زمین ڈوب گئی، صرف وہ گنتی کے مسلمان اور ہر جانور کا ایک ایک جوڑا جو کشتی میں لے لیا گیا تھا، بچ گئے۔

صفات انبیاء علیہم السلام:

انبیاء کرام علیہم السلام نبوت میں برابر ہیں، اب بعض وہ امور جو نبی علیہ السلام کے خصائص میں ہیں اور انبیاء علیہم السلام کی بعثت خاص ایک قوم کی طرف ہوئی۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تمام مخلوق، انسان و جن، ملائکہ، حیوانات، جمادات سب کی طرف مبعوث ہوئے۔ جس انسان کے ذمہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت فرض ہے، یونہی ہر مخلوق پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری ضروری ہے۔

سوال نمبر 4:- (الف) ملائکہ اور جن کی تخلیق کس چیز سے ہوئی ہے؟ ان دونوں کے بارے میں عقیدہ

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

لکھیں۔

(ب) حساب کے متعلق عقیدہ بیان کریں نیز حساب کی کیفیات تفصیلاً تحریر کریں؟

جواب: (الف) ملائکہ اور جن کی تخلیق اور دونوں کے بارے میں عقیدہ:

فرشتے: فرشتے اجسام نوری ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ طاقت دی ہے کہ جو شکل پسند کریں، بن جائیں، کبھی وہ انسان کی شکل میں ظاہر اور کبھی دوسری شکل میں۔

جن: یہ آگ سے پیدا کیے گئے ہیں، ان میں سے بعض کو یہ طاقت دی گئی ہے کہ جو شکل چاہیں بن جائیں۔

دونوں کے بارے میں عقیدہ: ملائکہ وہی کرتے ہیں جو حکم الٰہی ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف کچھ نہیں کرتے، نہ قصداً اور نہ سہواً نہ خطاءً، یہ اللہ تعالیٰ کے معصوم بندے ہیں، ہر قسم کے صغائر اور کبائر سے پاک ہیں۔

جنات میں مسلمان بھی ہیں اور کافر بھی، یہ آگ سے بنائے گئے ہیں، مگر ان کے کفار انسان کی بنسبت زیادہ ہیں اور ان میں سے مسلمان نیک بھی ہیں اور فاسق بھی، سنی بھی ہیں اور بدمذہب بھی۔ ان میں فاسقوں کی تعداد بنسبت انسان کے زیادہ ہے۔

(ب) حساب سے متعلق عقیدہ اور حساب کی کیفیات:

عقیدہ: قیامت کے دن ہر شخص کو اس کا نامہ اعمال دیا جائے گا، نیکوں کو دائیں ہاتھ میں اور بدوں کو بائیں ہاتھ میں، کافر کا سینہ توڑ کر اس کا بایاں ہاتھ اس سے پسِ پشت نکال کر پیٹھ کے پیچھے دیا جائے گا۔

حساب کی کیفیات: حساب برحق ہے، اعمال کا حساب ہوگا، حساب کا مقصد کافر سے کسی سے اس طرح حساب لیا جائے گا کہ آہستگی سے دریافت کیا جائے گا: تو نے یہ کیا، اور یہ کیا؟ وہ عرض گزار ہوگا: ہاں! اے پروردگار! یہاں تک کہ تمام گناہوں کا اقرار کر لے گا۔ اب یہ اپنے دل میں خیال کرے گا کہ اب گیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ ہم نے دنیا میں تیرے عیب چھپائے اور اب بخشتے ہیں۔ کسی سے سختی کے ساتھ ایک ایک بات کی باز پرس ہوگی، جس سے یوں سوال ہوا، وہ ہلاک ہوگا۔ کسی سے فرمائے گا: اے فلاں کیا میں نے تجھے عزت نہ دی تھی، تجھے سردار نہ بنایا تھا اور تیرے لیے گھوڑے اور اونٹ وغیرہ کو مسخر نہ کیا تھا، اس کے علاوہ اور نعمتیں یاد دلائے گا۔ بندہ عرض گزار ہوگا: ہاں تو نے سب کچھ دیا تھا۔ پھر فرمائے گا: کیا تیرا خیال تھا کہ مجھ سے ملنا ہے؟ وہ جواب میں عرض کرے گا: نہیں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جیسے تو نے ہمیں یاد نہ کیا، ہم بھی تمہیں عذاب میں چھوڑتے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت سے ستر ہزار لوگ بغیر حساب کے جنت میں داخل

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

ہوں گے اور ان کے طفیل میں ہر ایک کے ساتھ ستر ہزار لوگ ہوں گے اور اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ تین جماعتیں اور دے گا۔ معلوم نہیں ہر جماعت میں کتنے لوگ ہوں گے۔ تہجد پڑھنے والا بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوگا۔ اس امت میں وہ شخص بھی ہوگا، جس کے ننانوے دفتر گناہوں کے ہوں گے، ہر دفتر اتنا ہوگا جہاں تک نظر پہنچے، وہ سب کھول دیے جائیں گے، بندہ عرض گزار ہوگا: اے پروردگار! یہ پرچہ ان دفتروں کے سامنے کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تجھ پر ظلم نہ ہوگا، پھر ایک پلڑے پر یہ تمام دفتر رکھے جائیں گے، وہ پرچہ ان دفتروں سے بھاری ہو جائے گا۔ الحاصل اس کی رحمت کی کوئی انتہاء نہیں، جس پر رحم فرمائے گا تھوڑی چیز بھی بہت کثیر ہے۔

سوال نمبر 5:- (الف) دنیا کے فنا ہونے سے پہلے چند نشانیاں ظاہر ہوں گی آپ ان میں سے کوئی پانچ نشانیاں لکھیں؟

(ب) حوض کوثر اور میزان کا تعارف لکھ کر اس کے متعلق عقیدہ کی وضاحت کریں؟

جواب: (الف) پانچ علامات قیامت:

(۱) تین خسف ہوں گے یعنی آدمی زمین میں دھنس جائیں گے، ایک مشرق میں، دوسرا مغرب میں اور تیسرا جزیرہ عرب میں، (۲) جہالت کی کثرت ہوگی، (۳) زنا کی کثرت ہوگی، (۴) مرد کم ہوں گے اور خواتین زیادہ ہوں گی، یہاں تک ایک مرد کے سرپرستی میں پچاس عورتیں ہوں گی، (۵) والدین کی نافرمانی ہوگی۔

(ب) حوض کوثر اور میزان کا تعارف اور ان کے حوالے سے عقیدہ:

حوض کوثر: حوض کوثر، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا ہوا، یہ برحق ہے، اس حوض کی مسافت ایک مہینہ کی راہ ہے، اس کے کناروں پر موتیوں کے قبے ہیں، چاروں اطراف برابر یعنی زاویے قائمہ پر ہیں، اس کی مٹی نہایت خوشبودار مشک کی سی ہے، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا اور مشک سے زیادہ پاکیزہ ہے۔ اس پر برتن ستاروں کی تعداد سے بھی زیادہ ہوں گے، جو اس کا پانی پیے گا، وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ اس میں جنت سے دو پرنالے ہر وقت گرتے ہیں: ایک سونے کا اور دوسرا چاندی کا۔

میزان: میزان وہ ترازو ہے، جس پر لوگوں کے اعمال تولے جائیں گے، نیک اعمال کا پلہ بھاری ہونے کا یہ معنیٰ ہے کہ اوپر اٹھے گا، دنیا جیسا معاملہ نہیں، جو بھاری ہوتا ہے، وہ نیچے کو جھکتا ہے۔

عقیدہ: حوض کوثر اور میزان دونوں حق ہیں، ان کا انکار مسلمان نہیں کر سکتا اور ان کی اہمیت واضح ہے اور بنیاد عدل وانصاف اور کرامت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

☆☆☆

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

تنظیم المدارس اہلسنّت پاکستان

الشهادة العالية "السنة الأولىٰ" للطالبات الموافق

سنة ۱۴۴۲ھ/2021ء

الورقة الرابعة: الفقه واصوله

الوقت المحدد: ثلاث ساعات مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: دونوں قسموں سے کوئی دو، دو سوال حل کریں؟

قسم اول.....اصول فقہ

سوال نمبر 1:- خيار الشرط جائز في البيع للبائع والمشترى ولهما الخيار ثلثة أيام فمادونها ولا يجوز أكثر من ذلك عند أبى حنيفة وقال أبو يوسف و محمد يجوز أذاسمى مدة معلومة .

(الف) عبارت کا ترجمہ کریں اور اعراب لگائیں؟۱۰

(ب) خیار الشرط اور خیار رؤیت کے احکام قدوری کی روشنی میں لکھیں؟۲۰

سوال نمبر 2:- الربوا محرم فى كل مكيل أوموزون إذا بيع بجنسه متفاضلا فالعلة فيه الكيل مع الجنس أو الوزن مع الجنس .

(الف) عبارت کا ترجمہ کریں اور اعراب لگائیں؟۱۰

(ب) باب الربوا میں بیان کردہ سود کے دس احکام تحریر کریں؟۲۰

سوال نمبر 3:- (الف) درج ذیل اصطلاحات کی تعریفات لکھیں؟۱۵

بیع فاسد، بیع سلم، بیع صرف

(ب) درج ذیل کا مفہوم واضح کریں؟۱۵

اقالہ، مرابحہ، تولیہ

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

قسم دوم.....اصول فقہ

سوال نمبر 4:- خاص و عام کی تعریفات، اقسام مع امثلہ تحریر کریں؟ ۲۰

سوال نمبر 5:- حقیقت، مجاز، صریح اور کنایہ کی تعریفات مع امثلہ بیان کریں؟ ۲۰

سوال نمبر 6:- متقابلات کے نام اور ان میں سے پانچ کی تعریفات لکھیں؟ ۲۰

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال اوّل) برائے طالبات سال 2021ء

چوتھا پرچہ: فقہ و اصول فقہ

قسم اول.....اصول فقہ

سوال نمبر 1:- خِيَارُ الشَّرْطِ جَائِزٌ فِي الْبَيْعِ لِلْبَائِعِ وَالْمُشْتَرِيْ وَلَهُمَا الْخِيَارُ ثَلٰثَةُ أَيَّامٍ فَمَا دُوْنَهَا وَلَا يَجُوْزُ اَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ عِنْدَ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَقَالَ أَبُوْ يُوْسُفَ وَ مُحَمَّدٌ يَجُوْزُ إِذَا سُمِّيَ مُدَّةً مَعْلُوْمَةً .

(الف) عبارت کا ترجمہ کریں اور اعراب لگائیں؟

(ب) خیار الشرط اور خیار رؤیت کے احکام قدوری کی روشنی میں لکھیں؟

جواب: (الف) اعراب بر عبارت اور ترجمہ عبارت:

نوٹ: عبارت پر اعراب لگا دیے گئے ہیں اور ترجمہ عبارت درج ذیل ہے:

بائع اور مشتری دونوں کے لیے بیع میں خیار شرط تین دن یا اس سے کم مدت کے لیے جائز ہے، یہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا موقف ہے۔ امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس سے زیادہ مدت میں بھی خیار شرط جائز ہے بشرطیکہ مدت معلوم ہو۔

(ب) خیار شرط اور خیار رؤیت کے احکام:

خیار شرط کے احکام:

خیار کی تین صورتیں ہیں:

(۱) بالاتفاق فاسد مثلاً مشتری نے کہا: میں نے یہ چیز اس شرط پر خریدی کہ مجھ کو ہمیشہ کا خیار ہے۔

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

(۲) بالاتفاق جائز مثلاً تین دن، یا تین دن سے کم کا خیار لیا۔

(۳) مختلف فیہ مثلاً تین دن سے زیادہ کا خیار لیا، تو اس میں دو مذہب ہیں: (i) امام اعظم ابوحنیفہ، امام شافعی اور امام زفر رحمہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک تین دن سے زیادہ کا اختیار نہیں ملے گا۔ (ii) صاحبین اور امام احمد بن حنبل رحمہما اللہ تعالیٰ کے نزدیک خیار شرط کا معاملہ بائع اور مشتری کے اختیار میں ہے، لہٰذا اگر دونوں زیادہ دنوں تک اختیار دینے پر راضی ہیں، تو کسی کو کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہیے بشرطیکہ مدت معلوم ہو۔

خیار رؤیت کے احکام:

۱- اگر کسی نے بغیر دیکھے کوئی چیز خرید لی، تو اس کی بیع درست ہے اور مشتری جب اسے دیکھے گا، تو اسے اس کو لینے یا نہ لینے کا اختیار ہوگا۔

۲- اگر کوئی اپنی چیز بغیر دیکھے فروخت کر دے، پھر دیکھنے کے بعد وہ خیار رؤیت کے تحت بیع توڑنا چاہے تو اسے بیع توڑنے کا اختیار نہیں دیا جائے گا، کیونکہ مبیع اس کے پاس تھی، اس نے بیع سے پہلے اسے کیوں نہیں دیکھا؟

(۳) مبیع کے ہر ہر عضو کو دیکھنا ضروری نہیں بلکہ عرف عام میں جس عضو یا حصہ کو دیکھنا شمار کیا جاتا ہو، اس حصہ کو دیکھنا کافی سمجھا جائے گا اور اسی کو دیکھنے سے خیار رؤیت ختم ہو جائے گا، مثلاً غلہ کے ڈھیر کے اوپر کے حصہ کو دیکھنے سے پورے ڈھیر کی معلومات ہو جاتی ہیں، اس لیے اوپر والے حصہ کو دیکھنا کافی ہوگا۔

سوال نمبر 2:- اَلرِّبٰوا مُحَرَّمٌ فِیْ کُلِّ مَکِیْلٍ اَوْ مَوْزُوْنٍ اِذَا بِیْعَ بِجِنْسِہٖ مُتَفَاضِلًا فَالْعِلَّۃُ فِیْہِ الْکَیْلُ مَعَ الْجِنْسِ اَوِ الْوَزْنُ مَعَ الْجِنْسِ .

(الف) عبارت کا ترجمہ کریں اور اعراب لگائیں؟

(ب) باب الربوا میں بیان کردہ سود کے دس احکام تحریر کریں؟

جواب: (الف) اعراب بر عبارت اور ترجمہ عبارت:

نوٹ: اعراب عبارت پر لگا دیے گئے ہیں اور ترجمہ عبارت درج ذیل ہے:

ہر وہ چیز جو ناپی جاتی ہو یا وزن کی جاتی ہو، اس کی خرید و فروخت اپنی جنس کے بدلے اضافہ کے ساتھ ہو، تو یہ سود ہے اور حرام ہے۔ سود کی علت کیل (ناپ) مع الجنس ہے، یا پھر وزن مع جنس ہے۔

(ب) باب الربوا میں بیان کردہ سود کے دس احکام:

(۱) ہر وہ چیز ربوا ہے، جو مکیلی ہو بشرطیکہ اس کی ہم جنس کے عوض زیادتی کے ساتھ فروخت کی جائے۔

(۲) اسی طرح ہر وہ چیز بھی جو موزونی ہو۔ (۳) دونوں میں یہ شرط ہے کہ متفاضل ہوں۔ (۴) اس میں علت کیل مع الجنس (۵) یا کیل مع الوزن ہو۔ (۶) قدر مع الجنس کو ربوا قرار دینا زیادہ بہتر ہے۔ (۷) چھ

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

مشہور چیزوں میں جہاں بھی علت موجود ہوگی وہاں کمی وبیشی ربوا ہوگی۔ (۸) اگر ان امور میں سے کوئی فوت ہو جائے تو ربوا نہیں ہوگا۔ (۹) مکیلی یا موزونی کو اس کی جنس کے عوض ہاتھ در ہاتھ اور برابر برابر فروخت کیا گیا، تو بیع درست ہو جائے گی۔ (۱۰) اموال ربویہ میں کھرے کو کھوٹے کے عوض فروخت کرنا جائز ہے، کیونکہ وصف کے تفاوت کا کوئی اعتبار نہیں ہوتا۔

سوال نمبر 3:- (الف) درج ذیل اصطلاحات کی تعریفات لکھیں؟

بیع فاسد، بیع سلم، بیع صرف

(ب) درج ذیل کا مفہوم واضح کریں؟

اقالہ، مرابحہ، تولیہ

جواب: (الف) اصطلاحاتِ فقہ کی تعریفات:

(۱) بیع فاسد: وہ ہے جو ذات کے لحاظ سے مشروع ہو مگر وصف کے اعتبار سے مشروع نہ ہو مثلاً جس طرح کوئی گھر فروخت کرے اور کہے کہ میں اس میں ایک سال تک رہوں گا۔

(۲) بیع سلم: وہ بیع ہے، جس میں مبیع بعد میں دی جائے اور قیمت کی ادائیگی پہلے ہوتی ہے۔

(۳) بیع صرف: یہ ہے کہ قیمت کو قیمت سے فروخت کرنا مثلاً سونے کو سونے سے اور چاندی کو چاندی سے فروخت کرنا۔

(ب) اصطلاحات بیوع کی تعریفات:

(۱) اقالہ: بیع منعقد ہو جانے کے بعد پھر کسی کا واپسی کا ارادہ ہو بغیر عیب کے اور دوسرا راضی ہو جائے۔

(۲) مرابحہ: بازاری قیمت سے کچھ نفع پر فروخت کرنا مثلاً بازار سے کوئی چیز دس روپے میں خریدی اور گیارہ کی فروخت کر دی۔

(۳) تولیہ: وہ بیع ہے کہ جتنے کی کوئی چیز خریدی ہو، اتنے کی فروخت کر دینا۔

قسم دوم.....اصول فقہ

سوال نمبر 4:- خاص وعام کی تعریفات، اقسام مع امثلہ تحریر کریں؟

جواب: خاص وعام کی تعریفات، اقسام مع امثلہ:

خاص: وہ لفظ ہے، جو کسی معلوم معنیٰ یا معلوم مسمّٰی کے لیے انفرادی طور پر وضع کیا گیا ہو۔ اس کی تین اقسام ہیں:

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

(i) تخصیص فرد مثلاً زَیْدٌ، (ii) تخصیص نوع مثلاً رَجُلٌ، (iii) تخصیص جنس جیسے اِنْسَانٌ۔

عام: وہ لفظ ہے، جو افراد کی ایک جماعت کو لفظاً یا معناً شامل ہو۔

اس کی دو اقسام ہیں:

(i) لفظی عام جیسے مُسْلِمُوْنَ اور مُشْرِکُوْنَ۔ (ii) معنوی عام جیسے مَنْ اور مَا۔

سوال نمبر 5:- حقیقت، مجاز، صریح اور کنایہ کی تعریفات مع امثلہ بیان کریں؟

جواب: اصطلاحات کی تعریفات:

حقیقت: ہر وہ لفظ جسے لغت کے واضع نے کسی چیز کے مقابلہ میں وضع کیا ہو مثلاً اَسَدٌ سے مراد شیر لیا جائے۔

مجاز: ہر وہ لفظ ہے جسے لغت کے واضع نے کسی چیز کے مقابلہ میں اس کے غیر میں استعمال کیا ہو مثلاً اَسَدٌ سے مراد رَجُلٌ شُجَاعٌ لیا جائے۔

صریح: وہ لفظ ہے، جس کا مفہوم ظاہر ہو مثلاً بِعْتُ وَاشْتَرَیْتُ۔

کنایہ: وہ لفظ ہے، جس کا معنیٰ مخفی ہو مثلاً کَمْ و کَذَا۔

سوال نمبر 6:- متقابلات کے نام اور ان میں سے پانچ کی تعریفات لکھیں؟

جواب: متقابلات کے نام اور ان میں سے پانچ کی تعریفات:

متقابلات میں آٹھ چیزیں شامل ہیں:

(۱) ظاہر کے مقابلہ میں خفی، (۲) نص کے مقابلہ میں مشکل، (۳) مفسر کے مقابلہ میں مجمل، (۴) محکم کے مقابلہ میں متشابہ۔

ظاہر: وہ لفظ جس کا مفہوم واضح ہو مثلاً اَنْتَ طَالِقٌ۔

مفسر: وہ لفظ ہے، جس کا مفہوم متکلم کے بیان کی وجہ سے ظاہر ہو، اس حیثیت سے کہ اس کے ساتھ تاویل و تخصیص کا احتمال باقی نہ رہے مثلاً ارشاد ربانی ہے: فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِکَةُ کُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ۝

نص: وہ ہے جس کے لیے کلام کو لایا جائے مثلاً ارشاد خداوندی ہے: فَانْکِحُوْا مَاطَابَ لَکُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰی وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ

خفی: وہ ہے، جس کا مفہوم واضح نہ ہو، کسی عارضہ کی وجہ سے نہ کہ صیغہ کی وجہ سے مثلاً ارشاد ربانی ہے: وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَیْدِیَهُمَا ۔

متشابہ: وہ ہے، جس میں خفی سے زیادہ پوشیدگی ہو مثلاً حروف مقطعات۔

☆☆☆

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

تنظیم المدارس اہلسنّت پاکستان

الشهادة العالية "السنة الأولىٰ" للطالبات الموافق

سنة ۱۴۴۲ھ/2021ء

الورقة الخامسة: الأدب العربی

الوقت المحدد: ثلاث ساعات مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: دونوں قسموں سے کوئی دو سوال حل کریں؟

قسم اوّل.....قصیدہ بردہ شریف

سوال نمبر 1:- درج ذیل اشعار کا ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ الفاظ کے صیغے لکھیں؟ (۲۵)

منزه عن شريك فی محاسنه فجوهر الحسن فيه غير منقسم

دع ما ادعته النصارى فی نبيهم واحكم بما شئت مدحا فيه واحتكم

سوال نمبر 2:- درج ذیل اشعار پر اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں؟ (۲۵)

وكل آی أتی الرسل الكرام بها فإنما اتصلت من نوره بهم

فإنه شمس فضل هم كواكبها يظهرن أنوارها للناس فی الظلم

سوال نمبر 3:- درج ذیل اشعار کا ترجمہ کریں اور خط کشیدہ مفردات کی جموع لکھیں؟ (۲۵)

نبينا الآمر الناهی فلا أحد أبر فی قول لا منه ولا نعم

دعا إلى الله فالمستمسكون به مستمسكون بحبل غير منفصم

قسم دوم.....مقامات حریری

سوال نمبر 4:- ترجمہ کریں اور خط کشیدہ صیغے حل کریں؟ (۲۵)

حكى الحارث ابن همام قال كلفت مذ ميطت عنی التمائم ونيطت بی العمائم بان أغشى معان الأدب وأنضى إليه ركاب الطلب .

سوال نمبر 5:- ترجمہ کریں اور خط کشیدہ کا مادہ اشتقاق لکھیں؟ (۲۵)

فيدعی تارة أنه من آل ساسان ويعتزی مرة إلى أقبال غسان ويبرز طورا

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

فی شعار الشعراء ویلبس حینا کبر الکبراء ۔

سوال نمبر 6:- اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں؟ (۲۵)

حدث الحارث ابن همام قال لما اقتعدت غارب الاغتراب وأنأتنی المتربة عن الأتراب طوحت بی طوائح الزمن إلی صنعاء الیمن فدخلتها خاوی الوفاض بادی الإنفاض ۔

درجہ عالیہ (سال اوّل) برائے طالبات سال 2021ء

پانچواں پرچہ: ادب عربی

قسم اول..... قصیدہ بردہ شریف

سوال نمبر 1:- درج ذیل اشعار کا ترجمہ کریں، نیز خط کشیدہ الفاظ کے صیغے لکھیں؟

منزہ عن شریك فی محاسنه فجوهر الحسن فیه غیر منقسم

دع ما ادعته النصاری فی نبیهم واحکم بما شئت مدحافیه واحتکم

جواب: ترجمہ اشعار:

(۱) آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی خوبیوں میں کسی ہمسر سے پاک ہیں، پس وہ جوہر حسن جو آپ میں ہے، غیر تقسیم شدہ ہے۔

(۲) جو کچھ نصاریٰ نے اپنے نبی کے بارے میں دعویٰ کیا، اسے چھوڑ دو اس کے علاوہ بحالت مدح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلتوں کو بیان کر اور خوب فیصلہ کس انداز میں بیان کر۔

خط کشیدہ الفاظ کے صیغے:

منزہ: صیغہ واحد مذکر اسم مفعول ثلاثی مزید فیہ بے ہمزہ وصل از باب تفعیل۔ پاکیزہ، پاک ہونا۔

منقسم: صیغہ واحد مذکر اسم مفعول ثلاثی مزید فیہ با ہمزہ وصل باب انفعال۔ تقسیم کرنا۔

ادعته: صیغہ واحد مؤنث غائب فعل ماضی معروف ثلاثی مزید فیہ با ہمزہ وصل ناقص یائی باب افتعال۔

احتکم: صیغہ واحد مذکر فعل امر حاضر معروف ثلاثی مزید فیہ صحیح از باب افتعال۔ فیصلہ کرنا۔

سوال نمبر 2:- درج ذیل اشعار پر اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں؟

وَكُلُّ اٰیٍ اَتَی الرُّسُلُ الْكِرَامُ بِهَا فَاِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُّوْرِهٖ بِهِمِ

فَاِنَّهٗ شَمْسُ فَضْلٍ هُمْ كَوَاكِبُهَا یُظْهِرْنَ اَنْوَارَهَا لِلنَّاسِ فِی الظُّلَمِ

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

جواب: اعراب بر اشعار اور ترجمہ اشعار:

نوٹ: اعراب بر اشعار لگا دیے گئے ہیں ترجمہ درج ذیل ہے:

(۱) اور تمام معجزات جنہیں انبیاء علیہم السلام لائے، وہ دراصل انہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے ملے۔

(۲) آپ صلی اللہ علیہ وسلم فضل الٰہی کے آفتاب اور انبیاء کرام علیہم السلام اس آفتاب کے ستارے ہیں، جو لوگوں کے لیے اپنی روشنیاں تاریکیوں میں ظاہر فرماتے رہے۔

سوال نمبر 3:- درج ذیل اشعار کا ترجمہ کریں اور خط کشیدہ مفردات کی جموع لکھیں؟

نبینا الآمر الناهی فلا أحد أبر فی قول لا منه ولا نعم

دعا إلی الله فالمستمسکون به مستمسکون بحبل غیر منفصم

جواب: ترجمہ اشعار اور خط کشیدہ مفردات کی جموع:

(۱) ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم حکم دینے والے اور روکنے والے ہیں، کوئی ایک بھی آپ سے زیادہ سچا نہیں بات میں، خواہ وہ بات نفی کی ہو یا اثبات میں۔

(۲) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلایا، پس جو لوگ آپ کے دامن سے وابستہ ہیں، وہ ایسی رسی کو تھامنے والے ہیں، جو ٹوٹنے والی نہیں ہے۔

خط کشیدہ مفردات کی جموع:

نبی: انبیاء

منفصم: مُنْفَصِمُوْنَ

قسم دوم.....مقامات حریری

سوال نمبر 4:- ترجمہ کریں اور خط کشیدہ صیغے حل کریں؟

حکی الحارث ابن همام قال کلفت مذ میطت عنی التمائم و نیطت بی العمائم بان أغشی معان الأدب و أنضی إلیه رکاب الطلب .

جواب: ترجمہ عبارت:

حارث بن ہمام نے بیان کیا: اس نے کہا کہ جب میرے گلے سے تعویذ اتار دیے گئے اور دستاریں بندھوا دی گئیں تو میں مشتاق ہوا اس بات کی طرف کہ میں ادب کی مجلسوں پر چھا جاؤں اور لاغر کردوں میں اس کی طرف جستجو کی سواریوں کو تاکہ میں حاصل کروں میں۔

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

خط کشیدہ صیغوں کا حل:

حکی: صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی ثلاثی مجرد معروف ناقص یائی از باب ضَرَبَ یَضْرِبُ ۔ بیان کرنا۔

میطت: صیغہ واحد مؤنث غائب فعل ماضی ثلاثی مجرد مجہول اجوب یائی باب نَصَرَ یَنْصُرُ اتار دینا۔

نیطت: صیغہ واحد مؤنث غائب فعل ماضی مجہول اجوف یائی از باب نَصَرَ یَنْصُرُ ۔ بندھوانا، سجانا۔

أغشی: صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف ثلاثی مزید فیہ با ہمزہ وصل ناقص یائی باب افعال۔ ڈھانپنا۔

أنضي: صیغہ واحد متکلم فعل مضارع معروف ثلاثی مزید فیہ ناقص یائی از باب افعال۔ کمزور کرنا۔

سوال نمبر 5:- ترجمہ کریں اور خط کشیدہ کا مادہ اشتقاق لکھیں؟

فیدعی تارة أنه من آل ساسان ویعتزی مرة إلی أقبال غسان ویبرز طورا فی شعار الشعراء ویلبس حینا کبر الکبراء ۔

جواب: ترجمہ عبارت اور خط کشیدہ کا مادہ اشتقاق:

ترجمہ: پس کبھی وہ دعویٰ کرتا کہ وہ ایران کے بادشاہ کی اولاد ہے، اور کبھی شام کے بادشاہوں کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرتا اور کبھی شعراء کے لباس میں ظاہر ہوتا اور کبھی بڑوں کی بڑائی کو زیب تن کرتا۔

خط کشیدہ کا مادہ اشتقاق:

فَیُدْعِیْ: یَدْعُوْ

یَعْتَزِیْ: عزی

أَقْبَال: قَبْلٌ

الشعراء: شِعْرٌ

سوال نمبر 6:- اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں؟

حَدَّثَ الْحَارِثُ ابْنُ هَمَّامٍ قَالَ لَمَّا اقْتَعَدْتُ غَارِبَ الْاِغْتِرَابِ وَأَنَاتَنِی الْمُتْرَبَةُ عَنِ الْأَتْرَابِ طَوَّحَتْ بِیْ طَوَائِحُ الزَّمَنِ اِلٰی صَنْعَاءِ الْیَمَنِ فَدَخَلْتُهَا خَاوِی الْوِفَاضِ بِادِی الْاِنْفَاضِ ۔

جواب: اعراب بر عبارت اور ترجمہ عبارت:

نوٹ: اعراب عبارت پر لگا دیے گئے ہیں اور ترجمہ حسب ذیل ہے:

حارث بن ہمام نے بیان کیا: اس نے کہا: جب میں بیٹھا کوچ کی کوہان پر اور دور کر دیا مجھے فقر و مسکنت نے ہم جھولیوں سے، زمانے کے حوادثات نے مجھے یمن کے شہر صنعاء کی طرف اٹھا پھینکا، پس میں صنعاء شہر میں داخل ہوا حالانکہ میں توشہ دان خالی کرنے والا تھا۔

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) باکستان

الشهادة العالية السنة الاولٰی للطالبات

الموافق سنة 1442ھ/2021ء

الورقة السادسة: البلاغة

الوقت المحدد: ثلاث ساعات مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: کوئی سے تین سوال حل کریں؟

سوال نمبر 1:-(الف) علم معانی کی تعریف کریں نیز فائدہ خبر اور لازم فائدہ خبر کی وضاحت کریں؟ (۲۱=۷+۷+۷)

(ب) حروف اور مخالفت قیاس کی تعریف ومثال لکھیں؟ (۱۲=۶+۶)

سوال نمبر 2:-(الف) تعقید لفظی اور تعقید معنوی کی تعریفات لکھ کر ایک ایک مثال لکھیں؟ (۲۴=۱۲+۱۲)

(ب) انشاء طلبی کی اقسام اور ہر ایک مثال لکھیں؟ (۱۰)

سوال نمبر 3:-(الف) ذکر مسند الیہ کی دو وجوہ مع امثلہ بیان کریں؟ (۱۲=۶+۶)

(ب) اسباب تقدیم و تاخیر میں سے کوئی سے تین اسباب مثالوں کے ساتھ مفصل تحریر کریں؟ (۲۱=۷×۳)

سوال نمبر 4:-(الف) فصاحت کی لغوی اور اصطلاحی تعریف تحریر کریں؟ (۱۲)

(ب) فصاحت کی تینوں اقسام مع تعریفات وامثلہ لکھیں؟ (۲۱=۷×۳)

سوال نمبر 5:- درج ذیل میں سے صرف تین اصطلاحات کی تعریفات و امثلہ تحریر کریں؟ (۳۳=۱۱×۳)

قصر اضافی، فصل وصل، ایجاز، اطناب، مساوات، تشبیہ

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال اوّل) برائے طالبات سال 2021ء

چھٹا پرچہ: بلاغت

سوال نمبر 1:-(الف) علم معانی کی تعریف کریں نیز فائدہ خبر اور لازم فائدہ خبر کی وضاحت کریں؟

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

(ب) تنافر حروف اور مخالفت قیاس کی تعریف و مثال لکھیں؟

جواب: (الف) علم معانی کی تعریف، فائدہ خبر اور لازم فائدہ خبر کی وضاحت:

علم معانی: وہ علم ہے، جس کے ذریعے عربی الفاظ کے ان احوال کی پہچان حاصل ہوتی ہے، جن کی وجہ سے مقتضائے حال کی مطابقت پائی جاتی ہے۔

فائدہ خبر: مخاطب کو اس بات کی خبر دینا جس پر جملہ مشتمل ہے مثلاً حَضَرَ الْاَمِیْرُ (یعنی امیر حاضر ہوا)

لازم فائدہ خبر: مخاطب کو اس بات کی خبر دینا کہ متکلم کو مضمون جملہ کا علم ہے مثلاً حَضَرْتَ الْاَمْسَ (یعنی تم کل آئے)

(ب) تنافر حروف اور مخالفت قیاس کی تعریفات مع امثلہ:

تنافر حروف: کلمہ میں ایک ایسا وصف ہے، جو اس کلمہ کو زبان پر ثقیل بنا دیتا ہے اور اس کا بولنا دشوار ہو جاتا ہے مثلاً اَلْمَتْعَخُّ (یعنی میٹھا اور صاف پانی)

مخالفت قیاس: جب کوئی کلمہ مخالف قانون ہو مثلاً بُوْقٌ کی جمع بُوْقَاتٌ لانا۔

سوال نمبر 2:- (الف) تعقید لفظی اور تعقید معنوی کی تعریفات لکھ کر ایک ایک مثال لکھیں؟

(ب) انشاء طلبی کی اقسام اور ایک ایک مثال لکھیں؟

جواب: (الف) تعقید لفظی اور تعقید معنوی کی تعریفات مع امثلہ:

تعقید لفظی: مرادی معنیٰ پر کلام کی دلالت خفی ہو اور یہ پوشیدگی یا تو لفظی اعتبار سے ہوگی مثلاً تقدیم یا تاخیر، یا فصل کے سبب سے ہوگی مثلاً

جفخت وهم لايجفخون بها بهم

شيم على الحسب الاغر دلائل

تعقید معنوی: مجاز اور کنایہ کے استعمال سے معنیٰ میں پوشیدگی ہو اور مراد سمجھ میں نہ آئے، تو یہ تعقید معنوی ہے مثلاً

نشر الملك السنته فى المدينة (یعنی بادشاہ نے شہر میں اپنی زبانیں پھیلا دیں)

(ب) انشاء طلبی کی اقسام مع امثلہ:

انشاء طلبی کی پانچ اقسام ہیں جو درج ذیل ہیں:

امر: اپنے آپ کو بلند مرتبہ سمجھتے ہوئے دوسرے آدمی سے طلب فعل کرنا مثلاً خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ (کتاب کو مضبوطی سے پکڑو)

H_M_Hasnain_Asadi
Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

نہی: اپنے آپ کو بڑا سمجھتے ہوئے کسی کو ترک فعل کا کہنا مثلاً وَلَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا (یعنی زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد نہ کرو)

استفہام: کسی چیز کی طلب کو استفہام کہا جاتا ہے مثلاً أَعَلِیٌّ مُسَافِرٌ وَ اَمْ خَالِدٌ ۔

تمنی: کسی پسندیدہ چیز کو طلب کرنا، جس کے حصول کی امید نہ ہو یا اس لیے کہ وہ محال ہے، یا اس کا واقع بعید مثلاً لَیْتَ لِیْ اَلْفُ دِیْنَارٍ ۔

نداء: ایسے حرف کے ساتھ کسی کو مخاطب کرنا جو اَدْعُوْ کے قائمقام ہو مثلاً یَا اَللّٰهُ ۔

سوال نمبر 3:- (الف) ذکر مسندالیہ کی دو وجوہ مع امثلہ بیان کریں؟

(ب) اسباب تقدیم وتاخیر میں سے کوئی سے تین اسباب مثالوں کے ساتھ مفصل تحریر کریں؟

جواب: (الف) ذکر مسندالیہ کے دو اسباب:

۱- تقریر اور وضاحت کی زیادتی مقصود ہو مثلاً ارشاد ربانی ہے: اُولٰٓئِكَ عَلٰی هُدًی مِّنْ رَّبِّهِمْ ق وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ (وہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں)

۲- سامع کے کند ذہن ہونے کی طرف اشارہ کرنے کے لیے مثلاً دریافت کیا جائے: مَاذَا قَالَ عُمَرُ؟ (عمر نے کیا کہا؟) تو جواب میں کہا جائے: هُوَ قَالَ كَذَا (اس نے ایسا کہا)

(ب) اسباب تقدیم وتاخیر میں سے تین کی مع امثلہ:

مسندالیہ کو مقدم کرنے کے تین اسباب درج ذیل ہیں:

(۱) خوشی یا رنج کی جلدی: خوشی یا رنج کی جلدی مقصود ہو، تو مسندالیہ کو مقدم کیا جاتا ہے مثلاً اَلْعَفْوُ عَنْكَ (یعنی معافی تیری طرف سے ہے)

(۲) ترتیب وجودی کی رعایت کرتے ہوئے: یعنی ترتیب وجود کی رعایت مقصود ہو، تو مسندالیہ کو مقدم کیا جاتا ہے مثلاً ارشاد خداوندی ہے: لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ط (یعنی اسے اونگھ آتی ہے اور نہ نیند)

(۳) ترقی کے راستہ پر چلنا: ترقی کے راستہ پر چلنا مقصود ہو تو مسندالیہ کو مقدم کیا جاتا ہے مثلاً هٰذَا الْكَلَامُ صَحِيْحٌ وَفَصِيْحٌ بَلِيْغٌ ۔

سوال نمبر 4:- (الف) فصاحت کی لغوی اور اصطلاحی تعریف تحریر کریں؟

(ب) فصاحت کی تینوں اقسام مع تعریفات وامثلہ لکھیں؟

جواب: (الف) فصاحت کی لغوی واصطلاحی تعریف:

فصاحت: اس کا لغوی معنیٰ ہے: بیان اور ظہور۔ جب کسی بچے کا کلام واضح اور نمایاں ہو جائے تو کہا

H_M_Hasnain_Asadi
Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

جاتا ہے: اَفْصَحَ الصَّبِیُّ فِیْ مَنْطِقِہٖ (یعنی بچہ اپنی گفتگو میں فصیح ہو گیا)
اس کا اصطلاحی معنیٰ ہے: فصاحت کلمہ، کلام اور متکلم کی صفت واقع ہوتی ہے۔

(ب) فصاحت کی اقسام اور تعریفات مع امثلہ:

فصاحت کی تینوں اقسام کی تعریفات مع امثلہ درج ذیل ہیں:

۱-فصاحت فی الکلمہ: یعنی کلمہ کا تنافر حروف، مخالفت قیاس اور غرابت سے خالی ہونا مثلاً اَلظِّشُّ، خَشِنٌ۔

۲-فصاحت فی الکلام: کلام کے تمام کلمات کا فصیح ہونے کے ساتھ ساتھ ان کلمات کے اجتماع سے جو تنافر پیدا ہو اس سے ضعف تالیف سے اور تعقید سے کلام کا محفوظ ہونا۔

۳-فصاحت فی المتکلم: ایسا ملکہ اور استعداد جس کے ذریعے متکلم فصیح کلام کے ساتھ مقصود کو ادا کرنے پر قادر ہو جس غرض اور مقصد کے لیے وہ کلام ہو۔

سوال نمبر 5:- درج ذیل اصطلاحات کی تعریفات و امثلہ تحریر کریں؟

۱-قصر اضافی ۲-فصل وصل ۳-ایجاز ۴-اطناب ۵-مساوات ۶-تشبیہ

جواب: اصطلاحات بلاغت کی تعریفات مع امثلہ:

۱-قصر اضافی: جب کسی معین شیء کی نسبت سے اختصاص ہو تو اسے قصر اضافی کہا جاتا ہے مثلاً مَا عَلِیٌّ اِلَّا قَائِمٌ (علی صرف کھڑا ہے)

۲-فصل وصل: کسی جملہ کا دوسرے جملہ پر عطف و وصل کیا جاتا ہے اور اس عطف کا نہ ہونا فصل ہے۔

۳-ایجاز: عام لوگوں کے عرف سے ناقص عبارت کے ساتھ معنیٰ کی ادائیگی کی جائے مگر اس سے غرض بھی پوری ہوتی ہو مثلاً اِقِفَا نَبْكِ مِنْ ذِكْرِ حَبِيْبٍ وَّمَنْزِلِ۔ تم دونوں ٹھہر جاؤ ہم محبوب کو یاد اور منزل پر رو لیں۔

۴-اطناب: معنیٰ کی ادائیگی ایسی عبارت سے کرنا، جو اس سے زائد ہو مگر مفید و نافع ہو مثلاً اِنِّیْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّیْ وَاشْتَعَلَ الرَّأْسُ شَيْبًا۔ (بے شک میری ہڈیاں کمزور ہو گئی ہیں اور سر کے بال سفید ہو چکے ہیں یعنی میں بوڑھا ہو گیا ہوں)

۵-مساوات: مرادی معنیٰ کو ایسی عبارت سے ادا کرنا، جو اس کے مساوی ہو یعنی اس حد پر موجود ہو، میانہ روی اختیار کرنے والے لوگوں کا عرف ہے اور یہ وہ لوگ ہیں جو نہ تو بلاغت کے درجہ تک پہنچتے ہیں اور نہ ہی اس حد تک گرے ہوئے ہیں مثلاً وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ (اور جب ان لوگوں کو دیکھو جو ہماری آیات میں کجی کرتے ہیں، تو ان سے منہ پھیر لو)

۶-تشبیہ: ایک چیز کو دوسری چیز کے ساتھ کسی وصف میں کسی حرف کے ذریعے کسی غرض کے لیے ملانا مثلاً اَلْعِلْمُ كَالنُّوْرِ فِی الْهِدَايَةِ (یعنی علم ہدایت میں نور کی طرح ہے)

H_M_Hasnain_Asadi
Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) باکستان

الشهادة العالية السنة الاولٰی للطالبات

الموافق سنة 1443ھ/2022ء

الورقة الأولٰی: التفسير.وعلوم القرآن

الوقت المحدد: ثلاث ساعات. مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: دونوں سوالات کا حل مطلوب ہے۔

حصہ اوّل.....تفسیر

سوال نمبر ۱:- کوئی سے سات (7) اجزاء کا حل مطلوب ہے۔ ۷۰=۷×۱۰

(۱) والذين يرمون المحصنت العفيفات بالزناثم لم ياتوا بأربعة شهداء على زناهن برؤيتهم فاجلدوهم أى كل واحد منهم ثمانين جلدة ولا تقبلوالهم شهادة في شيء أبدا وأولئك هم الفسقون لإتيانهم كبيرة.

کلام الٰہی اور کلام مفسر کا مربوط ترجمہ کریں؟ ۱۰

(۲) محدود فی القذف کی شہادت کی قبولیت اور عدم قبولیت میں ائمہ کے اقوال تحریر کریں؟ ۱۰

(۳) الزانى لاينكح يتزوج إلا زانية أو مشركة والزانية لاينكحها إلا زان أومشرك أى المناسب لكل منهما ماذكر وحرم ذلك أى نكاح الزوانى على المؤمنين الأخيار ترجمہ کریں؟ ۱۰

(۴) آیت کریمہ کا شان نزول تحریر کریں؟ ۱۰

(۵) حضرت مسطح کا سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما سے کیا رشتہ تھا اور آپ نے ان کا خرچہ کیوں روک دیا تھا؟ ۱۰

(۶) سورۃ الفرقان کی وجہ تسمیہ تحریر کریں نیز اس کے مضامین اجمالاً بیان کریں یہ مکی سورت ہے یا مدنی؟ زمانہ نزول قبل ہجرت ہے یا بعد ہجرت؟ ۱۰

(۷) سورۃ الفرقان میں عباد الرحمٰن کی جو صفات بیان ہوئی ہیں ان میں سے چار صفات بیان کریں؟ ۱۰

(۸) الذى خلق السموات والارض وما بينهما فى ستة أيام من أيام الدنيا.

ترجمہ کریں اور بتائیں کہ آسمان وزمین کو چھ دنوں میں کیوں پیدا کیا حالانکہ اللہ تعالیٰ ایک لمحہ میں بھی

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

پیدا کر سکتا تھا؟ ۱۰

(۹) چھ دنوں میں زمین و آسمان کی تخلیق کس طرح ہوئی یعنی کون سی چیز کس دن پیدا ہوئی؟ ۱۰

حصہ دوم.....علم القرآن

سوال نمبر 2:- صرف تین اجزاء حل کریں۔ ۳۰=۳×۱۰

(۱) کفر کے معنی تحریر کرتے ہوئے حقیقتِ کفر تحریر کریں؟ ۱۰

(۲) ایمان کے لغوی اور اصطلاحی معنی بیان کریں نیز ایمان کے متعلق کوئی ایک آیت تحریر کریں؟ ۱۰

(۳) ولی کے معنی بیان کریں اور قرآن میں یہ کن کن معانی کے لیے آیا ہے؟ ۱۰

(۴) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعونیوں کے لیے کون سی تین بددعائیں کیں؟ ۱۰

(۵) شرک کا معنی لکھیں نیز شرک کی حقیقت کیا ہے؟ ۱۰

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال اوّل) برائے طالبات سال 2022ء

حصہ اول.....تفسیر

سوال نمبر 1:- درج ذیل اجزاء کا حل مطلوب ہے۔

(۱) والذين يرمون المحصنت العفيفات بالزنا ثم لم يأتوا بأربعة شهداء على زناهن برؤيتهم فاجلدوهم أى كل واحد منهم ثمانين جلدة ولا تقبلوا لهم شهادة في شيء أبدا وأولئك هم الفسقون لإتيانهم كبيرة .

کلام الٰہی اور کلام مفسر کا مربوط ترجمہ کریں؟

(۲) محدود فی القذف کی شہادت کی قبولیت اور عدم قبولیت میں ائمہ کے اقوال تحریر کریں؟

(۳) الزانى لاينكح يتزوج إلا زانية أو مشركة والزانية لاينكحها إلا زان أومشرك أى المناسب لكل منهما ماذكر وحرم ذلك أى نكاح الزوانى على المؤمنين الأخيار ترجمہ کریں؟

(۴) آیت کریمہ کا شانِ نزول تحریر کریں؟

(۵) حضرت مسطح کا سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما سے کیا رشتہ تھا اور آپ نے ان کا خرچہ کیوں روک دیا تھا؟

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

(۶) سورۃ الفرقان کی وجہ تسمیہ تحریر کریں نیز اس کے مضامین اجمالاً بیان کریں یہ مکی سورت ہے یا مدنی؟ زمانہ نزول قبل ہجرت ہے یا بعد ہجرت؟

(۷) سورۃ الفرقان میں عباد الرحمٰن کی جو صفات بیان ہوئی ہیں ان میں سے چار صفات بیان کریں؟

(۸) الذی خلق السموات والارض وما بینھما فی ستة أیام من أیام الدینا ۔

ترجمہ کریں اور بتائیں کہ آسمان وزمین کو چھ دنوں میں کیوں پیدا کیا حالانکہ اللہ تعالیٰ ایک لمحہ میں بھی پیدا کر سکتا تھا؟

(۹) چھ دنوں میں زمین وآسمان کی تخلیق کس طرح ہوئی یعنی کون سی چیز کس دن پیدا ہوئی؟

جواب: (۱) کلام الٰہی وکلام مفسر کا ترجمہ:

اور جو لوگ محصنہ عورتوں پر زنا کا الزام عائد کریں یعنی پاکدامن عورتوں پر زنا کا الزام لگائیں، پھر وہ اس پر چار گواہ بطور عینی شاہد پیش نہ کر سکیں، تو تم ان میں سے ہر ایک کو اسی (۸۰) کوڑے لگاؤ اور کسی معاملہ میں ہمیشہ ان کی گواہی قبول نہ کرو۔ یہی لوگ گناہگار ہیں، کیونکہ انہوں نے کبیرہ گناہ کا ارتکاب کیا ہے۔

(۲) محدود فی القذف میں شہادت کی قبولیت اور عدم قبولیت:

جس شخص کو پاک دامن عورت پر زنا کی تہمت لگانے کی حد لگی ہو، اگر وہ اس بہتان سے توبہ کر لے تو امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کا فسق ختم ہو جائے گا اور اس کی شہادت کو قبول کر لیا جائے گا جبکہ امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک توبہ کی وجہ سے اس کا فسق تو ختم ہو جائے گا مگر اس کی شہادت قبول نہ کی جائے گی۔

(۳) ترجمہ عبارت:

زنا کرنے والا مرد نکاح نہ کرے یا شادی نہ کرے مگر صرف زنا کرنے والی عورت کے ساتھ یا مشرکہ عورت کے ساتھ، اور زنا کرنے والی عورت کے ساتھ شادی کرے صرف زنا کرنے والا مرد یا مشرک مرد یعنی ان دونوں میں سے ہر ایک دوسرے کے لائق ہے جن کا ذکر کیا گیا ہے اور اسے حرام کیا گیا ہے یعنی زنا کرنے والوں کے ساتھ شادی کرنے کو مومنین کے لیے یعنی نیک لوگوں کے لیے۔

(۴) آیت کریمہ کا شان نزول:

یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب بعض غریب مہاجرین نے یہ ارادہ کیا کہ وہ بدکردار مشرک عورتوں کے ساتھ شادی کر لیں تاکہ وہ عورتیں انہیں خرچ دیں۔

(۵) حضرت مسطح رضی اللہ عنہ کا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے رشتہ:

حضرت مسطح رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے خالہ زاد بھائی تھے۔

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

ان کا خرچ روکنے کی وجہ: واقعہ افک میں شامل ہونے کی وجہ سے ان کا خرچ روک دیا گیا تھا۔

(۶) سورۃ الفرقان کی وجہ تسمیہ:

☆اس سورت کا نام فرقان اس وجہ سے رکھا گیا' کیونکہ اس کی پہلی آیت "تَبٰرَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِهٖ" میں "فرقان" لفظ کا ذکر کیا گا ہے۔اس میں حق و باطل کی وضاحت اس کا معیار بیان کیا گیا ہے۔

مضامین: اس میں پہلے لوگوں کے مظالم پر مشتمل واقعات بیان کیے گئے ہیں، آداب زندگی پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔اہل جنت و اہل جہنم کے احوال کا ذکر ہے، علاوہ ازیں عبرت آموز اور نصیحت آموز واقعات بھی بیان کیے گئے ہیں۔ یہ سورۃ احکام توحید اور اس کے دلائل اور مکارم اخلاق اور معادِ احوال پر بھی مشتمل ہے۔

مکی یا مدنی ہونا: یہ سورت مکی ہے سوائے: وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ ..... رَّحِیْمًا ۝ تک، کیونکہ یہ آیات مدنی ہیں۔

زمانہ نزول: یہ سورۃ ہجرت سے پہلے نازل ہوئی۔

(۷) عباد الرحمٰن کی صفات:

۱- وہ زمین پر آہستہ سے چلتے ہیں (عاجزی سے) ۲- جاہل لوگوں سے کنارہ کشی کرتے ہیں۔۳- رب کے لیے رات میں نماز پڑھتے ہیں۔۴- نہ فضول خرچی کرتے ہیں اور نہ کنجوسی۔

(۸) ترجمہ: (وہی اللہ ہے) جس نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے چھ دنوں میں پیدا کیا۔

آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کرنے کی وجہ: آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں اس لیے پیدا فرمایا تا کہ دنیا کے دنوں کا حساب ہو سکے اس لیے کہ اس وقت سورج نہ تھا۔دوسری بات یہ ہے کہ ایسا کرنا اللہ کا اپنی اس قدرت سے عدول کرنا اور مخلوق کو جلدی نہ کرنے کی تعلیم دینے کے لیے ہے۔

(۹) "زمین و آسمان کی تخلیق"

دو دنوں یعنی اتوار اور پیر کو زمین پیدا کی گئی۔

دو دنوں میں یعنی منگل اور بدھ کو جو کچھ زمین کے اوپر ہے، وہ پیدا کیا گیا۔دو دنوں میں یعنی جمعرات اور جمعہ کو ساتوں آسمان پیدا کیے گئے۔

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

حصہ دوم.....علم القرآن

سوال نمبر2:- درج ذیل اجزاء حل کریں۔

(۱) کفر کے معنی تحریر کرتے ہوئے حقیقتِ کفر تحریر کریں؟

(۲) ایمان کے لغوی اور اصطلاحی معنی بیان کریں نیز ایمان کے متعلق کوئی ایک آیت تحریر کریں؟

(۳) ولی کے معنی بیان کریں اور قرآن میں یہ کن کن معانی کے لیے آیا ہے؟

(۴) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعونیوں کے لیے کون سی تین بددعائیں کیں؟

(۵) شرک کا معنی لکھیں نیز شرک کی حقیقت کیا ہے؟

جواب اجزاء کا حل:

(۱) لغوی کفر کا معنی ہے "چھپانا اور مٹانا"

حقیقت کفر: ایمان کا دارومدار صرف ایک چیز ہے یعنی رسول اللہ کو کما حقہ مان لیا جائے۔ جس نے یہ مان لیا اس نے سب کچھ مان لیا۔ اسی طرح کفر کا دارومدار بھی ایک ہی چیز ہے یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت وشان کا انکار کرنا اصل کفر ہے، باقی سب اس کی شاخیں ہیں۔

(۲) ایمان کا لغوی معنی: ایمان کا لغوی معنی ہے "امن دینا"

اصطلاحی معنی: ایمان عقائد کا نام ہے اس کے اختیار کرنے سے انسان عذاب سے بچ جاتا ہے۔

قرآنی آیت: كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓئِكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ق ف

(۳) ولی کے معنیٰ اور قرآنی معانوں میں استعمال:

لفظ "ولی" لفظ "ولایت" سے بنا ہے، اس کے لغوی معنی دوست کے ہیں جبکہ اس کا اصطلاحی معنی قرب، صاحب، مددگار، متصرف اور دوست کے ہیں۔ قرآن کریم میں یہ لفظ معبود، مالک، ہادی، وارث اور والی کے معانی میں استعمال ہوا ہے، اس کی تفصیل حسب ذیل ہے:

۱- سورہ سجدہ میں ارشاد ربانی ہے: ہم ہی تمہارے دوست ہیں، دنیا اور آخرت میں۔

۲- سورہ نساء میں ہے: پس بنا دے تو ہمارے لیے اپنے پاس سے والی اور بنا دے ہمارے لیے اپنے پاس سے مددگار۔

۳- سورہ تحریم میں ہے: پس نبی کا مددگار اللہ ہے، نیک مومن ہیں اور اس کے بعد فرشتے مددگار ہیں۔ (التحریم:۴)

ان آیات میں لفظ "ولی" قریب، دوست، مددگار اور مالک کے معانی میں استعمال ہوا ہے۔

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

(۴) حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تین بددعائیں:

۱-ان کے مال ہلاک ہو جائیں۔

۲-اپنے جیتے جی ایمان نہ لائیں۔

۳-مرتے وقت ایمان لائیں پھر ایمان قبول نہ ہو۔

(۵) معنی شرک:

شرک کا معنی ہے "حصہ یا ساجھا"

شرک کی حقیقت: اللہ کے ساتھ اس کی عبادت میں، اس کے افعال میں کسی کو اس کے برابر ٹھہرانا شرک ہے۔ جب اللہ اور غیر کے درمیان مساوات ثابت نہ ہوگی شرک ثابت نہ ہوگا۔ مالک کو بھول کر کوئی کام کرنا شرک کی حقیقت ہے۔

قرآن میں ہے:

"اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ"

☆☆☆

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) باکستان

الشهادة العالية السنة الاولٰى للطالبات

الموافق سنة 1443ھ/2022ء

الورقة الثانية: الحديث وأصوله

الوقت المحدد: ثلاث ساعات مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: حصہ اول سے کوئی دو سوال حل کریں جبکہ حصہ دوم کا سوال لازمی ہے۔

حصہ اول: حدیث

سوال نمبر 1:- عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَلَّمَا خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَالَ: لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَّا اَمَانَةَ لَهٗ وَلَا دِیْنَ لِمَنْ لَّا عَهْدَ لَهٗ .

(الف) حدیث پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ ۱۰

(ب) امانت اور ایفائے عہد پر کم از کم تین سطری مضمون تحریر کریں؟ ۱۵

(ج) مشکوٰۃ المصابیح کی حدیث کے مطابق وہ تین کون لوگ ہیں جنہیں دوگنا ثواب ملتا ہے؟ ۱۰

سوال نمبر 2:- فَاِنَّ خَیْرَ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰہِ وَخَیْرَ الْهُدٰی هُدٰی مُحَمَّدٍ وَشَرُّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَکُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ .

(الف) حدیث پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں اور بتائیں "کُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ" سے کیا مراد ہے؟ ۲۰=۱۰+۱۰

(ب) بدعت کے لغوی و شرعی معنی اور اقسام تحریر کریں؟ ۱۵

سوال نمبر 3:- اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَعٰی لِلنَّاسِ النَّجَاشِیَ الْیَوْمَ الَّذِیْ مَاتَ فِیْهِ وَخَرَجَ بِهِمْ اِلَی الْمُصَلّٰی فَصَفَّ بِهِمْ وَکَبَّرَ اَرْبَعَ تَکْبِیْرَاتٍ .

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں اور بتائیں نجاشی کا نام کیا ہے؟ ۱۰

(ب) غائبانہ نماز جنازہ کے بارے میں ائمہ اربعہ کا موقف مع دلائل تحریر کریں؟ ۱۵

(ج) عیادتِ مریض کی فضیلت پر کوئی دو احادیث لکھ کر انکا ترجمہ کریں؟ ۱۰

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

حصہ دوم.....اصول حدیث

سوال نمبر 4:-کوئی سے تین اجزاء حل کریں۔۳×۱۰=۳۰

(۱) حدیث مرفوع، مقطوع، متصل اور منقطع کی تعریفات تحریر کریں؟ ۱۰

(۲) شاذ، منکر، محفوظ اور معروف کی وضاحت کریں؟ ۱۰

(۳) حدیث وخبر اور سند ومتن میں کیا فرق ہے؟ ۱۰

(۴) حدیث غریب، عزیز، مشہور اور متواتر کی تعریفات قلمبند کریں؟ ۱۰

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال اوّل) برائے طالبات سال 2022ء

دوسرا پرچہ: حدیث واصول حدیث

حصہ اوّل: حدیث

سوال نمبر 1:-عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَلَّمَا خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَالَ: لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَّا اَمَانَۃَ لَہٗ وَلَا دِیْنَ لِمَنْ لَّا عَھْدَ لَہٗ۔

(الف) حدیث پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) امانت اور ایفائے عہد پر کم از کم پندرہ سطری مضمون تحریر کریں؟

(ج) مشکوٰۃ المصابیح کی حدیث کے مطابق وہ تین کون لوگ ہیں جنہیں دوگنا ثواب ملتا ہے؟

جواب: (الف) اعراب: اعراب اوپر لگا دیئے گئے ہیں۔

ترجمہ حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: بہت کم ایسا ہوا ہوگا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مجلس پند ونصائح میں یہ نہ فرمایا ہو: جو شخص امانتدار نہیں وہ ایمان دار نہیں اور جو وعدہ پورا نہیں کرتا اس کا دین نہیں ہے۔

(ب) امانت وایفائے عہد پر مضمون:

قرآن وسنت میں امانتداری اور ایفاء وعدہ پر زور دیا گیا ہے اور ان صفات کو مسلمان کی علامات قرار دیا گیا ہے جبکہ ان کی مخالفت کو منافقت قرار دیا گیا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حوالے سے اپنی امت کو عملی پیغام دیا ہے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت فرمائی اس

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

وقت آپ کے پاس کفار و مشرکین کی کثیر امانتیں موجود تھیں، آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ان کی فہرست عطا کی اور امانتیں مالکوں کو واپس کر کے ہجرت کرنے کا حکم صادر فرمایا، چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا۔ نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے کسی چیز کے بارے میں معاملہ طے کیا، اس نے عرض کیا: آپ یہاں ٹھہریئے میں رقم لیکر ابھی حاضر ہوتا ہوں، وہ اپنا وعدہ بھول گیا، آپ وہاں تین دن تک اس کے انتظار میں تشریف فرما رہے۔ کفار و مشرکین بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو امانتدار اور ایفاء وعدہ کا علمبردار قرار دیتے تھے بلکہ وہ آپ کو صادق و امین کے معزز و محترم القاب سے یاد کرتے تھے۔

ان تاریخی واقعات اور نا قابل فراموش حقائق سے امانتداری اور ایفاء وعدہ کی اہمیت و فضیلت واضح ہو جاتی ہے۔

(ج) دوگنا اجر پانے والے لوگ:

حدیث مبارکہ کے مطابق دوگنا اجر پانے والے لوگ یہ ہیں:

۱- وہ شخص جو دوسرے نبیوں پر ایمان لائے (یعنی اپنا مذہب بدل کر مسلمان ہونا)

۲- وہ غلام جو اللہ اور اپنے آقا کا حق ادا کرتا رہے۔

۳- وہ شخص جس نے اپنی لونڈی کو آزاد کر کے اس سے نکاح کر لیا۔

سوال نمبر 2:- فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهُدٰى هُدٰى مُحَمَّدٍ وَشَرُّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ .

(الف) حدیث پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں اور بتائیں "كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ" سے کیا مراد ہے؟

(ب) بدعت کے لغوی و شرعی معنی اور اقسام تحریر کریں؟

جواب: (الف) اعراب: اعراب اوپر لگا دیئے گئے ہیں۔

ترجمہ حدیث: پس بے شک بہترین کلام اللہ کی کتاب ہے اور بہترین ہدایت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت ہے۔ اور برے امور بے اصل نئی ایجاد کردہ چیزیں ہیں اور ہر بدعت ضلالت ہے۔

كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ سے مراد ہر وہ کام ہے، جس کا ثبوت قرآن و سنت میں نہ ہو۔

"كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ" کی وضاحت: "بدعت گمراہی ہے" سے مراد بدعت سیئہ ہیں، جو قرآن و سنت کے خلاف ہوں جیسے نماز جمعہ کا خطبہ عربی زبان کے علاوہ کسی اور زبان میں پڑھنا۔ ورنہ کتب احادیث، مساجد کی تعمیر، مدارس کا قیام وغیرہ امور بھی بدعت ہوتے۔

(ب) بدعت کا لغوی معنیٰ: بدعت کا لغوی معنی ہے: "نئی چیز"

شرعی معنی: اس نئی چیز کو بدعت کہتے ہیں، جو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد ایجاد کی گئی ہو۔

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

اقسام بدعت: بدعت کی دو قسمیں ہیں:

۱- بدعت حسنہ، ۲- بدعت سیئہ

بدعت حسنہ: اگر نئی چیز قرآن و حدیث کے خلاف نہ ہو جیسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا باجماعت نماز تراویح پڑھنے کا حکم دینا۔

بدعت سیئہ: اگر نئی چیز قرآن و حدیث کے خلاف ہو جیسے اذان عربی زبان کی بجائے فارسی زبان میں دینا۔

سوال نمبر 3:- اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَعٰی لِلنَّاسِ النَّجَاشِی الْیَوْمَ الَّذِیْ مَاتَ فِیْہِ وَخَرَجَ بِھِمْ اِلَی الْمُصَلّٰی فَصَفَّ بِھِمْ وَکَبَّرَ اَرْبَعَ تَکْبِیْرَاتٍ ۔

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں اور بتائیں نجاشی کا نام کیا ہے؟

(ب) غائبانہ نماز جنازہ کے بارے میں ائمہ اربعہ کا موقف مع دلائل تحریر کریں؟

جواب: (الف) اعراب: اعراب اوپر لگا دیئے گئے ہیں۔

ترجمہ حدیث: جس دن نجاشی فوت ہوا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی موت کی خبر دی، آپ عیدگاہ کی طرف گئے، مسلمانوں نے صفیں باندھیں اور آپ نے چار تکبیریں پڑھیں۔

نجاشی کا نام: نجاشی کا نام ''اصحمہ'' تھا۔

(ب) غائبانہ نماز جنازہ سے متعلق آئمہ اربعہ:

آئمہ احناف اور مالکیہ کے نزدیک یہ نماز نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مخصوص ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہیں یہ ثابت نہیں کہ آپ نے نجاشی کے سوا کسی کی نماز جنازہ غائبانہ پڑھی ہو۔ نجاشی کی یہ خصوصیت ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ بطور معجزہ نجاشی کا جنازہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حاضر کر دیا گیا۔ اسی وجہ سے امام ابوحنیفہ اور امام مالک رحمہما اللہ غائبانہ نماز جنازہ کے قائل نہیں۔ بعض فقہاء نے اس کی اجازت دی ہے۔ امام احمد بن حنبل اور امام شافعی رحمہما اللہ غائبانہ نماز جنازہ کی پرزور تائید کرتے تھے۔

(ج) عیادت مریض کی فضیلت:

حدیث نمبر 1: وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من عاد مریضاً نادی مناد فی السماء: طبت وطاب ممشاك وتبوات من الجنۃ منزلاً ۔

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مریض کی عیادت کرتا ہے، تو آسمان سے آواز دینے والا اعلان کرتا ہے: آپ اچھے رہے اور آپ کا چلنا بھی اچھا رہا

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

اور آپ نے جنت میں گھر بنالیا۔

حدیث نمبر2: وعن ثوبان رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان المسلم اذا عاد اخاه المسلم لم يزل في خرفة الجنة حتى يرجع .

ترجمہ: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے، تو وہ واپس آنے تک جنت کے میوے کھانے میں مصروف رہتا ہے۔

حصہ دوم.....اصول حدیث

سوال نمبر4:- درج ذیل اجزاء حل کریں۔

(۱) حدیث مرفوع، مقطوع، متصل اور منقطع کی تعریفات تحریر کریں؟

(۲) شاذ، محفوظ اور معروف کی وضاحت کریں؟

(۳) حدیث وخبر اور سند ومتن میں کیا فرق ہے؟

(۴) حدیث غریب، عزیز، مشہور اور متواتر کی تعریفات قلمبند کریں؟

جواب: اصطلاحات کی تعریفات:

(۱) حدیث مرفوع: وہ حدیث جس کی سند کی انتہاء نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ہو۔

حدیث مقطوع: اگر سند کی انتہاء تابعی تک ہو، تو اسے مقطوع کہا جاتا ہے۔

حدیث متصل: وہ مرفوع یا موقوف حدیث جس کی سند متصل ہو۔

حدیث منقطع: جس کی سند متصل نہ ہو خواہ انقطاع کسی بھی وجہ سے ہو۔

(۲) اصطلاحات کی تعریفات:

شاذ: جس حدیث میں ثقہ راوی اپنے سے زیادہ ثقہ راوی کی مخالفت کرے۔

منکر: وہ حدیث جسے ضعیف راوی، ثقہ راوی کے خلاف روایت کرے۔

محفوظ: وہ حدیث جسے ثقہ راوی کے مقابلے میں زیادہ ثقہ روایت کرے۔

معروف: وہ حدیث جسے ثقہ راوی، ضعیف راوی کی روایت کے خلاف روایت کرے۔

(۳) حدیث وخبر میں فرق:

۱-خبر، حدیث کا غیر ہوتی ہے۔ ۲-خبر، حدیث سے عام ہوتی ہے۔

سند ومتن میں فرق: راویان حدیث کو سند کہتے ہیں جبکہ متن وہ کلام ہے، جو سند کے بعد واقع ہو/ وہ کلام

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

جس تک سند پہنچتی ہے۔

(۴) اصطلاحات کی تعریفات:

غریب: وہ حدیث جس کی سند میں صرف ایک ہی راوی ہو۔

عزیز: جس حدیث کے دو راوی ہوں۔

مشہور: وہ حدیث جو دو سے زائد طرق سے مروی ہو اور یہ زیادتی حد تواتر سے کم ہو۔

متواتر: وہ حدیث جو اتنے کثیر طرق سے مروی ہو کہ ان کا توافق علی الکذب عادۃً محال ہو۔

☆☆☆☆☆

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) باکستان

الشهادة العالية السنة الاولٰی للطالبات

الموافق سنة 1443ھ/2022ء

الورقة الثالثة: العقائد

الوقت المحدد: ثلاث ساعات مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: صرف چار سوالات حل کریں۔

سوال نمبر 1:- (الف) قضاء قدر کی کتنی اور کون کونسی اقسام ہیں؟ وضاحت کریں؟ (۱۵)

(ب) اللہ تعالیٰ کا دیدار ممکن ہے یا نہیں؟ اگر ممکن ہے تو کس کے لیے اور اس کی کیفیت کیا ہوگی؟ وضاحت کے ساتھ لکھیں؟ (۱۰)

سوال نمبر 2:- (الف) اہانت، ارہاص، کرامت، معونت اور استدراج کی تعریفات بیان کریں؟ (۳×۵=۱۵)

(ب) مرنے کے بعد مسلمانوں کی روحیں کہاں رہتی ہیں؟ وضاحت کریں؟ (۱۰)

سوال نمبر 3:- (الف) اللہ تعالیٰ کی صفات ذاتیہ کونسی ہیں؟ کوئی پانچ وضاحت کے ساتھ لکھیں؟ (۳×۵=۱۵)

(ب) عصمتِ انبیاء کے متعلق عقیدہ مفصلاً تحریر کریں؟ (۱۰)

سوال نمبر 4:- (الف) قیامت کے دن مرتبہ شفاعتِ کبریٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص میں سے ہے۔ اس عقیدہ کی وضاحت کریں؟ (۱۵)

(ب) منصب شفاعت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا جا چکا ہے یا قیامت کے دن دیا جائے گا؟ مفصل لکھیں۔ (۱۰)

سوال نمبر 5:- (الف) عالمِ برزخ سے مراد کیا ہے؟ اس کے متعلق دو عقیدے وضاحت کے ساتھ لکھیں؟ (۵+۵+۵=۱۵)

(ب) ایمان زیادتی اور نقصان کے قابل ہے یا نہیں؟ اس کے متعلق عقیدہ کی وضاحت کریں؟ (۱۰)

☆☆☆

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

درجہ عالیہ (سال اوّل) برائے طالبات سال 2022ء

سوال نمبر 1:- (الف) قضاء قدر کی کتنی اور کون کونسی اقسام ہیں؟ وضاحت کریں؟
(ب) اللہ تعالیٰ کا دیدار ممکن ہے یا نہیں؟ اگر ممکن ہے تو کس کے لیے اور اس کی کیفیت کیا ہوگی؟ وضاحت کے ساتھ لکھیں؟

جواب: (الف): قضاء کی تین اقسام ہیں:

(i) مبرم حقیقی: وہ علم الٰہی میں کسی شے پر معلق نہیں ہوتی۔

(ii) معلق محض: صحف ملائکہ میں کسی شے پر اس کا معلق ہونا ظاہر فرما دیا گیا ہے۔

(iii) معلق شبیہ بہ مبرم: صحف ملائکہ میں اس کی تعلیق مذکور نہیں اور علم الٰہی میں تعلیق ہے۔ جو مبرم حقیقی ہے اس کی تبدیلی ناممکن ہے۔ اکابر محبوبان خدا اگر اتفاقاً اس بارے میں کچھ عرض کریں تو انہیں اس خیال سے واپس کر دیا جاتا ہے کہ ملائکہ قوم لوط پر عذاب لے کر آئے۔ سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیٰ نبینا الکریم وعلیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم اللہ کی رحمت محضہ تھے۔ ان کا نام ہی ابراہیم ہے یعنی مہربان باپ۔ ان کافروں کے بارے میں اتنی ساعی ہوئے کہ اپنے رب سے جھگڑنے لگے۔ ان کا ربّ فرماتا ہے: وہ ہم سے قوم لوط کے بارے میں جھگڑنے لگے۔ (ھود ۷۴)

(ب) دیدار الٰہی کا ممکن ہونا:

دنیا کی زندگی میں دیدار الٰہی صرف نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے خاص ہے۔ آخرت میں ہر سنی مسلمان کے لیے ممکن ہوگا۔ قلبی دیدار یا خواب میں دیدار انبیاء کرام اور اولیاء کرام کے لیے بھی ممکن رہا۔ امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کو سو بار خواب میں زیارت ہوئی۔

دیدارِ الٰہی کی کیفیت:

اس کا دیدار بلا کیف ہوگا یعنی دیکھیں گے اور کہہ نہ سکیں گے کہ کیسے دیکھیں گے۔ جس چیز کو دیکھتے ہیں اس سے کچھ فاصلہ مسافت کا ہوتا ہے، نزدیک یا دور، دیکھنے والے سے کسی جہت میں ہوتی ہے دائیں یا بائیں، آگے یا پیچھے، اوپر یا نیچے۔ اس کا دیکھنا ان تمام باتوں سے پاک ہوگا۔

سوال نمبر 2:- (الف) اہانت، ارہاص، کرامت، معونت اور استدراج کی تعریفات بیان کریں؟
(ب) مرنے کے بعد مسلمانوں کی روحیں کہاں رہتی ہیں؟ وضاحت کریں؟

جواب: (الف) تعریفاتِ اصطلاحات:

اہانت: بے باک فجار یا کفار سے وہ بات جو ان کے خلاف ظاہر ہو، اسے اہانت کہتے ہیں۔

H_M_Hasnain_Asadi
Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

ارہاص: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو بات خلاف عادت قبل از نبوت ظاہر ہو، اس کو ارہاص کہتے ہیں۔

کرامت: ولی اللہ سے جو بات خلاف عادت ظاہر ہو، اسے کرامت کہتے ہیں۔

معونت: وہ بات جو عام مومنین سے خلاف عادت ظاہر ہو، اسے معونت کہتے ہیں۔

استدراج: بے باک فجار یا کفار سے وہ بات جو ان کے موافق ظاہر ہو، اسے استدراج کہتے ہیں۔

(ب) مقام ارواح:

مرنے کے بعد مسلمانوں کی روحیں حسب مرتبہ مختلف مقامات میں رہتی ہیں۔ بعض لوگوں کی قبر میں، بعض کی چاہ زمزم میں، بعض کی آسمانوں سے بلند، بعض کی عرش کی قندیلوں میں اور بعض کی اعلیٰ علیین میں۔ روحیں کہیں بھی رہیں، مگر جسم کے ساتھ ان کا تعلق بدستور باقی رہتا ہے۔ جو لوگ زیارت قبر کے لیے آتے ہیں، مردے انہیں دیکھتے اور پہچانتے ہیں، ان کی بات کو سنتے ہیں۔

سوال نمبر ۵۔ (الف) اللہ تعالیٰ کی صفاتِ ذاتیہ کونسی ہیں؟ کوئی پانچ وضاحت کے ساتھ لکھیں؟

(ب) عصمتِ انبیاء کے متعلق عقیدہ مفصلاً تحریر کریں؟

جواب: (الف) صفاتِ ذاتیہ:

اللہ تعالیٰ کی صفات ذاتیہ یہ ہیں:

۱۔ حیات، ۲۔ قدرت، ۳۔ سننا، ۴۔ دیکھنا، ۵۔ کلام، ۶۔ علم، ۷۔ ارادہ

وضاحت:

علم: اس کا علم ہر شے کو محیط ہے، وہ سب کو ازل سے جانتا ہے اور ابد تک جانے گا۔

کلام: اس کا کلام آواز سے پاک ہے۔ قرآن عظیم اس کو ہم اپنی زبان میں پڑھتے ہیں، مصاحف میں لکھتے ہیں کہ ہمارا پڑھنا حادث اور جو ہم نے پڑھا قدیم یعنی اس کا کلام قدیم بلا صورت ہے۔

ارادہ: اس کی مشیت و ارادہ کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا، مگر اچھے کام پر وہ خوش ہوتا ہے اور برے کام پر ناراض ہوتا ہے۔

قدرت: وہ ہر ممکن پر قادر ہے کوئی ممکن اس کی قدرت سے باہر نہیں ہے۔

سننا: سننا اجسام سے متعلق ہے اور اللہ اجسام سے پاک ہے۔

(ب) عصمت انبیاء علیہم السلام:

سب سے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام ہوئے اور سب سے پہلے جو کفار پر بھیجے گئے حضرت نوح علیہ السلام ہیں، انہوں نے ساڑھے نو سو برس تبلیغ فرمائی، ان کے زمانہ کے کفار بہت سخت تھے، ہر قسم کی

H_M_Hasnain_Asadi
Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

تکلیفیں پہنچاتے، استہزاء کرتے، اتنے عرصہ میں گنتی کے کچھ لوگ مسلمان ہوئے، باقیوں کو جب ملاحظہ فرمایا کہ ہرگز اصلاح پذیر نہیں ہٹ دھرمی اور کفر سے باز نہ آئیں گے۔ مجبور ہو کر اپنے رب کے حضور ان کی ہلاکت کے لیے دعا کی۔ طوفان آیا اور تمام زمین ڈوب گئی، صرف وہ گنتی کے مسلمان اور ہر جانور کا ایک ایک جوڑا جو کشتی میں لے لیا گیا تھا، بچ گئے۔

سوال نمبر 4:- (الف) قیامت کے دن مرتبہ شفاعتِ کبریٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص میں سے ہے۔ اس عقیدہ کی وضاحت کریں؟

(ب) منصب شفاعت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا جا چکا ہے یا قیامت کے دن دیا جائے گا؟ مفصل لکھیں۔

جواب: (الف) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کبریٰ:

شفاعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم: خصائص حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں سے ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ شفاعت کبریٰ کا جھنڈا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے یدِ اقدس میں ہوگا۔ جب تک شفاعت کا دروازہ آپ نہ کھولیں گے کسی کو کوئی مجال نہ ہوگی کہ وہ شفاعت کر جائے۔

شفاعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی کئی اقسام ہیں۔ ایک قسم یہ ہے کہ جس کو شفاعت کبریٰ کہتے ہیں، یہ شفاعت تمام کے لیے ہوگی خواہ مومن ہو یا کافر، مطیع ہو یا عاصی، موافق ہو یا مخالف۔ انتظار حساب کی گھڑی جو سخت جانگزا ہوگی جس کے لیے لوگ تمنا کریں گے کہ کاش ہم جہنم میں ڈال دیے جائیں تاکہ اس انتظار سے نجات پا جائیں، اس مصیبت سے چھٹکارا کفار کو بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل ہی ہوگا جس پر سب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حمد کریں گے، اسی کو مقام محمود کہتے ہیں۔

اس کے علاوہ شفاعت کی اور اقسام بھی ہیں مثلاً:

☆- کچھ کو بغیر حساب کے جنت میں داخل فرمائیں گے۔

☆- کچھ وہ ہوں گے جو عذاب کے حق دار ہو چکے ہوں بعد از حساب آپ صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت کر کے ان کو جہنم سے نجات دلائیں گے۔

☆- کچھ کے درجات بلند فرمائیں گے۔

☆- کچھ کے عذاب میں تخفیف کروائیں گے۔

ہر قسم کی شفاعت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ثابت ہے۔ شفاعت کا انکار وہی کرے گا جو گمراہ ہے۔

منصب شفاعت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا جا چکا ہے۔ جیسا کہ فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے: "اعطیت الشفاعة"۔ اللہ کا فرمان ہے: "وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ" مغفرت چاہو اپنے خاصوں کے گناہوں اور عام مؤمنین و مؤمنات کے گناہوں کی۔ شفاعت اور کس کا نام ہے؟

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

(ب) منصب شفاعت سے متعلق عقیدہ:

منصب شفاعت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا جا چکا ہے۔ آپ کا فرمان ہے: اعطیت الشفاعة ۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ترجمہ: ''جس دن نہ مال کام آئے گا اور نہ بیٹے مگر جو اللہ کے حضور سلامت دل لیکر حاضر ہوا۔ (اللّٰھم ارزقنا شفاعة حبیبك الکریم)

سوال نمبر 5:- (الف) عالمِ برزخ سے مراد کیا ہے؟ اس کے متعلق دو عقیدے وضاحت کے ساتھ لکھیں؟

(ب) ایمان زیادتی اور نقصان کے قابل ہے یا نہیں؟ اس کے متعلق عقیدہ کی وضاحت کریں؟

جواب: (الف) برزخ کا تعارف:

لفظ برزخ کا معنی ہے: پردہ۔ عالم برزخ بھی دنیا و آخرت میں ایک پردہ کی حیثیت رکھتا ہے۔

برزخ سے متعلق دو عقائد:

۱- عالم برزخ حق ہے، مسلمان اس کا انکار نہیں کر سکتا اور عالم عتاب و ثواب کا مظہر ہے۔ اس کا انکار گمراہی و بے دینی ہے۔

۲- اس کے وجود کی وجہ سے انسان میں اپنے تمام کام دیانتداری اور نتیجہ کو سامنے رکھتے ہوئے کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اور انسان آخرت کی تیاری میں لگا رہتا ہے۔

(ب) ایمان میں کمی و زیادتی کے بارے میں عقیدہ:

ایمان میں کمی و نقصان نہیں ہو سکتی، کیونکہ زیادتی اس چیز میں ہوتی ہے جو قابل ابعاد ثلاثہ ہو جبکہ ایمان تو تصدیق قلبی کا نام ہے، جس کا تعلق کیف سے ہے اور تقسیم کے قابل نہیں۔

☆☆☆

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) باکستان

الشهادة العالية السنة الاولٰی للطالبات

الموافق سنة 1443ھ/2022ء

الورقة الرابعة: الفقه وأصوله

الوقت المحدد: ثلاث ساعات مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: دونوں قسموں سے کوئی دو، دو سوال حل کریں۔

قسم اول.....فقہ

سوال نمبر 1:- لَا يَجُوْزُ اَنْ يَّبِيْعَ ثَمَرَةً وَّيَسْتَثْنِىْ مِنْهَا اَرْطَالًا مَّعْلُوْمَةً وَّيَجُوْزُ بَيْعُ الْحِنْطَلَةِ فِىْ سُنْبُلِهَا وَالْبَاقِلَاءِ فِىْ قِشْرِهَا وَمَنْ بَاعَ دَارًا دَخَلَ فِى الْبَيْعِ مَفَاتِيْحُ اَغْلَاقِهَا وَاُجْرَةُ الْكَيَّالِ وَنَاقِدِ الثَّمَنِ عَلَى الْبَائِعِ وَاُجْرَةُ وَزَّانِ الثَّمَنِ عَلَى الْمُشْتَرِىْ .

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) عیب کسے کہتے ہیں؟ اس کے احکام [illegible] کی روشنی میں تحریر کریں؟ ۱۰

سوال نمبر 2:- نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّجْشِ وَعَنِ السَّوْمِ عَلٰى سَوْمِ غَيْرِهٖ وَعَنْ تَلَقِّى الْجَلَبِ وَعَنْ بَيْعِ الْحَاضِرِ لِلْبَادِىْ وَالْبَيْعِ عِنْدَ اَذَانِ الْجُمُعَةِ .

(الف) اعراب لگا کر مذکورہ تمام بیوع کی وضاحت کریں اور حکم فقہی تحریر کریں؟ ۵+۱۵=۲۰

(ب) مرابحہ وتولیہ کی تعریف واحکام سپرد قلم کریں؟ ۱۰

سوال نمبر 3:- (الف) درج ذیل اصطلاحات کی تعریف کریں؟ ۱۵

ربوٰ، بیع، خیار شرط

(ب) باب السلم میں بیان کردہ پانچ فقہی احکام تحریر کریں؟ ۱۵

حصہ دوم.....اصول فقہ

سوال نمبر 4:- حکم خاص لکھ کر کتاب میں بیان کردہ تینوں مثالیں وضاحت سے لکھیں؟ ۲۰

سوال نمبر 5:- مطلق ومقید کی تعریفات وامثلہ لکھیں نیز حقیقت کی اقسام ثلاثہ مع تعریفات وامثلہ تحریر کریں؟ ۸+۱۲=۲۰

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

سوال نمبر 6:- درج ذیل اصطلاحات کی تعریفات وامثلہ سپردِ قلم کریں؟ ۵×۴=۲۰

اداء کامل، حسن بنفسہ، نھی، عبارۃ النص

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال اوّل) برائے طالبات سال 2022ء

چوتھا پرچہ: فقہ واصول فقہ

قسم اول.....فقہ

سوال نمبر 1:- وَلَا يَجُوْزُ اَنْ يَّبِيْعَ ثَمَرَةً وَّيَسْتَثْنِيَ مِنْهَا اَرْطَالًا مَّعْلُوْمَةً وَّيَجُوْزُ بَيْعُ الْحِنْطَةِ فِيْ سُنْبُلِهَا وَالْبَاقِلَاءِ فِيْ قِشْرِهَا وَمَنْ بَاعَ دَارًا دَخَلَ فِي الْبَيْعِ مَفَاتِيْحُ اَغْلَاقِهَا وَاُجْرَةُ الْكَيَّالِ وَنَقْدُ الثَّمَنِ عَلَى الْبَائِعِ وَاُجْرَةُ وَزَّانِ الثَّمَنِ عَلَى الْمُشْتَرِيْ .

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) عیب کسے کہتے ہیں؟ اس کے احکام تشریح کی روشنی میں تحریر کریں؟

جواب: (الف) اعراب: اعراب اوپر لکھ دیئے گئے ہیں۔

ترجمہ: پھل بیچنا اور معین رطل کو مستثنیٰ کرنا جائز نہیں۔ گندم کی بیع اس کے خوشے میں اور لوبیا، مونگ پھلی کے چھلکے کے ساتھ بیع جائز ہے۔ جس نے گھر فروخت کیا تو اس کی بیع میں گھر کے تالے اس کی چابیاں، داخل ہیں۔ مبیعہ کو کیل کرنے والے کی اجرت اور ثمن کی پڑتال کرنے والے کی اجرت بائع پر لازم ہے اور ثمن کو وزن کرنے والے کی اجرت مشتری کے ذمہ ہے۔

(ب) عیب:

مبیع میں وہ نقص جو اس کے ثمن کو کم کر دے اسے عیب کہتے ہیں۔

اصطلاح میں عیب یہ ہے، جس کی وجہ سے مبیع کو واپس کر سکتے ہیں اور جس کی وجہ سے تاجروں کی نظر میں قیمت کم ہو جائے۔

احکام: مبیع میں عیب ہو، تو اس کا ظاہر کرنا بائع پر واجب ہے، چھپانا گناہ کبیرہ ہے۔ خریدار کے ہاں نیا عیب مبیع کے پاس آنے کے بعد پیدا ہوا پھر وہ اس عیب پر آگاہ ہوا، جو بائع کے پاس تھا تو اس کے لیے جائز ہے کہ وہ نقصان کے عیب کے بدلے رجوع کرے اور مبیع کو نہ لوٹائے مگر اس صورت میں جب بائع اس کو بعینہ واپس لینے پر رضامند ہو۔

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

سوال نمبر2:-نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّجْشِ وَعَنِ السَّوْمِ عَلٰى سَوْمِ غَيْرِهٖ وَعَنْ تَلَقِّي الْجَلَبِ وَعَنْ بَيْعِ الْحَاضِرِ لِلْبَادِيْ وَالْبَيْعِ عِنْدَ اَذَانِ الْجُمُعَةِ .

(الف) اعراب لگا کر مذکورہ تمام بیوع کی وضاحت کریں اور حکم فقہی تحریر کریں؟

(ب) مرابحہ وتولیہ کی تعریف واحکام سپرد قلم کریں؟

جواب: (الف) اعراب: اعراب اوپر لگا دیئے گئے ہیں۔

مذکورہ تمام بیوع کی وضاحت:

(۱) بیع نجش: قیمت خرید بڑھا کر کوئی چیز فروخت کرنا، اس میں دھوکہ کا امکان ہے۔

(۲) بیع سوم: دوسروں کے ریٹ پر ریٹ لگا کر کوئی چیز خریدنا، یہ بیع علی البیع ہے' جو درست نہیں۔

(۳) بیع تلقی الجلب: تاجروں سے میل ملاپ کر کے کوئی چیز سستے داموں خریدنا یا فروخت کرنا، اس میں دھوکہ کا امکان ہے۔

(۴) بیع الحاضر للبادی: دیہاتی کا سامان شہری کے ہاتھوں فروخت ہونا، اس میں دھوکہ کا امکان ہے۔

(۵) بیع اذان جمعہ کے وقت: اذان جمعہ کے وقت خرید وفروخت کرنا۔

حکم: یاد رہے بیع کی یہ صورتیں امکان دھوکہ کی وجہ سے ناپسند ہیں مگر بیع منعقد ہو جائے گی۔

(ب) بیع تولیہ اور بیع مرابحہ کی تعریف وحکم:

(۱) بیع تولیہ: مشتری جس چیز کا عقد اوّل میں پہلی قیمت کے ساتھ مالک ہوا تھا اسی قیمت پر بطور نفع زیادتی سے بغیر بیع کو نقل کر دینا' تولیہ کہلاتا ہے۔

(۲) بیع مرابحہ: بازار کی قیمت سے کچھ زیادہ قیمت سے فروخت کرنا۔ حکم: یہ بیع جائز ہے۔

سوال نمبر3:-(الف) درج ذیل اصطلاحات کی تعریف کریں؟

ربوٰ، بیع، خیار شرط

(ب) باب السلم میں بیان کردہ پانچ فقہی احکام تحریر کریں؟

جواب: (الف) اصطلاحات کی تعریفات:

ربوٰ: ربوٰ کا لغوی معنی ہے زیادتی۔ اس کی دو قسمیں ہیں:

(1) ادھار کی میعاد پر معین شرح کے ساتھ اصل رقم سے زیادہ وصول کرنا۔

(۲) ایک جنس کی چیزوں میں دست بدست زیادتی کے عوض بیع ہو مثلاً ایک کلو چینی کو نقد ڈیڑھ کلو چینی کے عوض بیچنا۔

بیع: دو اشخاص کا باہم مال کو مال سے ایک مخصوص صورت کے ساتھ تبادلہ کرنا بیع کہلاتا ہے۔

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

خیار شرط: بائع اور مشتری دونوں کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ قطعی طور پر بیع نہ کریں بلکہ عقد میں یہ شرط رکھ لیں کہ اگر منظور نہ ہوا یا چیز پسند نہ آئی تو بیع باقی نہ رہے گی۔ اسے خیار شرط کہتے ہیں۔ اس کی زیادہ سے زیادہ مدت تین دن ہے۔

(ب) بیع سلم کے احکام:

1- جو شخص کسی چیز کے بارے میں بیع سلم کرے، تو وہ اس پر قبضہ کرنے سے پہلے اسے کسی اور کو نہ دے۔

2- جب چیز کی جنس معلوم ہو۔

3- جب چیز کی مقدار کی پہچان ممکن ہو۔

4- جب ثمن کی مقدار معلوم ہو۔

5- کپڑا میں تب درست ہوگی جب لمبائی، چوڑائی اور اصل جوہر ذکر کیا جائے۔

حصہ دوم.....اصول فقہ

سوال نمبر 4:- حکم خاص لکھ کر کتاب میں بیان کردہ تینوں مثالیں وضاحت سے لکھیں؟

جواب: خاص کا حکم:

قرآن پاک کے خاص پر قطعی طور پر عمل واجب ہوتا ہے۔ اس کے مقابلے میں خبر واحد یا قیاس آ جائے تو ان کو اس طرح جمع کرنے کی کوشش کی جائے گی کہ دونوں پر عمل ہو سکے۔ اگر یہ ممکن ہو تو ٹھیک ہے ورنہ خبر واحد اور قیاس کو چھوڑ دیا جائے گا اور کتاب اللہ پر عمل کیا جائے گا۔

پہلی مثال کی وضاحت:

يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ؕ

اس مثال میں لفظ "ثَلٰثَةَ" خاص ہے یعنی طلاق والی عورتیں تین قروء عدت گزاریں۔ لہٰذا لفظ ثَلٰثَةَ پر عمل کرنا ضروری ہے۔ احناف کے نزدیک قروء سے مراد "حیض" ہے کیونکہ طہر سے مراد لینے کی صورت میں لفظ ثَلٰثَةَ پر عمل نہ ہو سکے گا۔ جب کہ امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک قروء سے مراد "طہر" ہے۔ تو تین طہر پورے نہیں ہوتے کم یا زیادہ ہو جاتے ہیں۔

دوسری مثال کی وضاحت:

قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِيْٓ اَزْوَاجِهِمْ اس مثال میں لفظ "فَرَضْنَا" خاص ہے۔ اس سے مراد حق مہر کی کم از کم مقدار مقرر ہے۔ لہٰذا اگر نکاح کو عقد مالی سمجھتے ہوئے میاں بیوی کی رائے کا اعتبار کیا

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

جائے، تو قرآن پاک کے خاص پر عمل نہیں ہوگا۔

تیسری مثال کی وضاحت:

فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ ؕ اس مثال میں "تَنْكِحَ" خاص ہے یعنی مطلقہ عورت اپنا نکاح کرنے کا اختیار رکھتی ہے، کیونکہ اگر اسے اختیار نہ دیا جائے اور ولی کی اجازت لازم قرار دی جائے تو "تَنْكِحَ" پر عمل نہ ہو سکے گا۔ جبکہ یہ مؤنث کا صیغہ ہے اور اس میں نکاح کا اختیار عورت کو دیا گیا ہے۔

سوال نمبر 5:- مطلق و مقید کی تعریفات و امثلہ لکھیں نیز حقیقت کی اقسام ثلاثہ مع تعریفات و امثلہ تحریر کریں؟

جواب: مطلق کی تعریف:

وہ اسم جنس یا صفت ہے، جس میں محض ذات کا اعتبار ہو، کسی زائد کی قید ملحوظ نہ ہو مثلاً فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ (تم اپنے چہروں کو دھوؤ) یہاں ترتیب وغیرہ کی قید ملحوظ نہیں ہے، محض دھونے کا حکم ہے۔ لہٰذا وضو میں ترتیب وغیرہ امور فرض نہیں ہے۔

مقید: اسم جنس یا صفت میں جب کسی زائد وصف کی قید ملحوظ ہو، تو اسے مقید کہا جاتا ہے مثلاً کسی مومن کو غلطی سے قتل کرنے کی صورت میں بطور کفارہ مومن غلام آزاد کرنے کا حکم ہے، چنانچہ ارشاد ربانی ہے: وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَأً فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ یعنی جو شخص کسی مومن کو غلطی سے قتل کر بیٹھے، تو وہ ایک مومن غلام آزاد کرے۔ یہاں "رقبہ" کے ساتھ "مومنہ" کی قید موجود ہے۔

حقیقت کی اقسام:

۱۔ معتذرہ، ۲۔ مہجورہ، ۳۔ مستعملہ

معتذرہ: ایسی حقیقت جس کے حقیقی معنیٰ پر عمل معتذر اور مشکل ہو جیسے کسی شخص نے قسم کھائی کہ وہ اس درخت یا ہنڈیا سے نہیں کھائے گا، تو چونکہ درخت اور ہنڈیا کا کھانا مشکل ہے۔ لہٰذا اس سے مراد مجازی معنیٰ لیا جائے گا یعنی اس درخت کا پھل یا اس ہنڈیا میں پکی ہوئی چیز نہ کھائے گا۔

مہجورہ: وہ حقیقت کہلاتی ہے، جس پر عمل کرنا لوگوں نے ترک کر دیا ہو اگرچہ اس کی رسائی آسان ہو، جیسے: وضع قدم فی الدار ۔ گھر میں قدم رکھنے کے حقیقی معنیٰ پاؤں رکھنے کی بجائے شخص مراد لینا۔

مستعملہ: ایسی حقیقت جس پر عمل کرنا زیادہ بہتر ہو جبکہ اس کے لیے مجاز متعارف نہ ہو جیسے اگر کسی شخص نے قسم کھائی کہ وہ اس گندم سے نہیں کھائے گا تو امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک عین گندم کھانے سے حانث ہوگا لیکن اس گندم سے بنی اور چیزیں مثلاً روٹی اور ستو وغیرہ کھانے سے حانث نہ ہوگا۔

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

سوال نمبر 6:- درج ذیل اصطلاحات کی تعریفات وامثلہ سپرد قلم کریں؟

اداء کامل، حسن بنفسه، نهی، عبارة النص

جواب: تعریفات اصطلاحات:

اداء کامل: اداء کامل سے مراد مامور بہ کو بعینہ تمام حقوق کے ساتھ ادا کیا جائے جیسے باوضو طواف کرنا۔

حسن بنفسه: جس میں حُسن، ذات کے اعتبار سے پایا جائے اور حَسَن بنفسه کہتے ہیں جیسے سچ بولنا۔

نهی: اپنے سے چھوٹے کو کسی کام کو چھوڑنے کے لیے کہنا نہی کہلاتا ہے جیسے جھوٹ بولنے سے روکنا۔

عبارة النص: جو معنیٰ نص سے مقصود ہو، نص کی عبارت ہی اس کی واضح الفاظ میں صراحت کردے، جیسے وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ؕ میں اسبات کی دلالت کہ بیع حلال اور سود حرام ہے۔

☆☆☆

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) باکستان

الشهادة العالية السنة الاولٰی للطالبات

الموافق سنة 1443ھ/2022ء

الورقة الخامسة: الأدب العربی

الوقت المحدد: ثلاث ساعات مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: تمام سوالات حل کریں جزوی رعایت ہر سوال میں موجود ہے۔

پہلا حصہ.....قصیدہ بردہ شریف

سوال نمبر 1: (الف) مندرجہ ذیل میں سے صرف چھ اشعار کا سلیس اردو میں ترجمہ کریں؟ (۴۲=۶×۷)

(ب) خط کشیدہ میں سے چار صیغے حل کریں؟ (۸=۴×۲)

۱- هو الحبيب الذى ترجٰى شفاعته لكل هول من الأهوال مقتحم

۲- فمبلغ العلم فيه أنه بشر وأنه خير خلق الله كلهم

۳- فما لعينيك إن قلت اكففاهمتا وما لقلبك إن قلت استفق يهم

۴- وأثبت الوجد خطى عبرة وضنى مثل البهار على خديك والعنم

۵- أم هبت الريح من تلقاء كاظمة وأومض البرق فى الظلماء من إضم

۶- نعم سرى طيف من أهوى فأرقنى والحب يعترض اللذات بالألم

۷- لو كنت أعلم أنى ما أوقره كتمت سرا بدا لى منه بالكتم

۸- استغفرا الله من قول بلاعمل لقد نسبت به نسلا لذى عقم

دوسرا حصہ.....مقامات حریری

سوال نمبر 2:- درج ذیل اجزاء میں سے کوئی دو جز حل کریں۔

فَرَأَيْتَ فِيْ بَهْرَةِ الْحَلْقَةِ شَخْصًا شَخْتَ الْخَلْقَةِ عَلَيْهِ اُهْبَةُ السَّيَاحَةِ وَلَهُ رَنَّةُ النِّيَاحَةِ وَهُوَ يَطْبَعُ الْاَسْجَاعَ بِجَوَاهِرِ لَفْظِهٖ وَيَقْرَعُ الْاَسْمَاعَ بِزَوَاجِرِ وَعْظِهٖ وَقَدْ اَحَاطَتْ بِهٖ اَخْلَاطُ الزُّمَرِ اَحَاطَةَ الْهَالَةِ بِالْقَمَرِ وَالْاِكْمَامِ بِالثَّمَرِ قَدْ لَفَّتْ

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

إِلَيْهِ لِاَقْتَبِسَ مِنْ فَوَائِدِهِ .

(الف) اعراب لگائیں نیز سلیس اردو میں ترجمہ کریں؟ (۱۰+۱۵=۲۵)

ولبثنا على ذلك برهة ينشىء لى كل يوم نزهة ويدرأ عن قلبى شبهة إلى أن جدحت له يد الإملاق كأس الفراق وأغراه عدم الفراق بتطليق الغراق ولفظته معاوز الإرفاق إلى مفاوز الآفاق ونظمه فى سلك الرفاق خفوق رأية الإخفاق .

(ب) عبارت کا سلیس اردو میں ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ صیغے حل کریں؟ (۱۶+۹=۲۵)

(ج) درج ذیل عبارت کا سلیس اردو میں ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ کے مفردات لکھیں؟ (۱۰+۹=۲۵)

ترغب عن هاد تسهديه إلى زاد تستهديه وتغلب حب ثوب تشتهيه على ثوابٍ تستزيده واقيت الصلات أعلق بقلبك من مواقيت الصلاة ومغالاة الصدقات آثر عندك من موالات الصدقات وصحاف الألوان أشهى إليك من صحائف الأديان .

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال اوّل) برائے طالبات سال 2022ء

پانچواں پرچہ: الادب العربی

پہلا حصہ..... قصیدہ بردہ شریف

سوال نمبر 1:- (الف) مندرجہ ذیل اشعار کا سلیس اردو میں ترجمہ کریں؟

(ب) خط کشیدہ صیغے حل کریں؟

۱- هو الحبيب الذى ترجى شفاعته ... لكل هول من الأهوال مقتحم

۲- فمبلغ العلم فيه أنه بشر ... وأنه خير خلق الله كلهم

۳- فما لعينيك إن قلت اكففاهمتا ... وما لقلبك إن قلت استفق يهم

۴- وأثبت الوجد خطى عبرة وضنى ... مثل البهار على خديك والعنم

۵- أم هبت الريح من تلقاء كاظمة ... وأومض البرق فى الظلماء من إضم

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

٦- نعم سری طیف من أهوی فأرقنی والحب یعترض اللذات بالألم

٧- لو کنت أعلم أنی ما أوقره کتمت سرا بدا لی منه بالکتم

٨- استغفرا الله من قول بلاعمل لقد نسبت به نسلا لذی عقم

جواب: (الف) ترجمہ اشعار:

۱- وہی محبوب ہیں جن کی سفارش/ شفاعت کی امید کی جاتی ہے مصیبتوں اور بلاؤں کے وقت جو یکا یک آپڑتی ہیں۔

۲- پس ہمارے علم کی انتہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق یہی ہے کہ آپ بشر ہیں حالانکہ آپ بہتر ہیں اللہ کی تمام مخلوق سے۔

۳- پس کیا ہوا تیری آنکھوں کو اگر تو کہے ٹھہرو، تو بہنے لگتی ہیں اور کیا ہوا تیرے دل کو اگر تو کہے ہوش میں آ، وہ بے خود ہو جاتا ہے۔

۴- [illegible] ہیں غم محبت نے دو خط (لکیریں) آنسوؤں اور کمزوری کے۔ تیرے چہرے پر نرم و سرخ شاخوں والے درخت اور زرد گلاب کی طرح۔

۵- یا کاظمہ (شہر مدینہ) کی طرف سے ہوا چلی یا بجلی چمکی اضم پہاڑ سے اندھیری رات میں۔

۶- ہاں! رات کو محبوب کے خیال نے مجھے بے خواب کر دیا اور محبت دکھ درد سے لذتوں کو مٹا دیتی ہے۔

۷- اگر میں جانتا کہ اس (معزز مہمان) کی تعظیم نہ کر سکوں گا، تو چھپا لیتا میں اس راز کو جو ظاہر ہو گیا خضاب سے۔

۸- میں بخشش طلب کرتا ہوں اللہ سے ایسی بات سے جس پر [illegible] کروں۔ اس طرح تو میں نے بانجھ عورت کی طرف اولاد کی نسبت کر دی۔

(ب) خط کشیدہ کے صیغے:

تُرْجٰی: صیغہ واحد مؤنث غائب فعل مضارع مجہول از باب ضَرَبَ یَضْرِبُ۔

مُقْتَحِم: صیغہ واحد مذکر اسم فاعل ثلاثی مزید فیہ از باب اِفْتِعَال۔

اُکْفُفَا: صیغہ تثنیہ مذکر فعل امر حاضر معروف از باب نَصَرَ یَنْصُرُ۔

اِسْتَفِقْ: صیغہ واحد مذکر فعل امر حاضر معروف ثلاثی مزید فیہ از باب اِفْتِعَال۔

أَثْبَتَ: صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف ثلاثی مزید فیہ از باب اِفْعَال۔

کَتَمْتُ: صیغہ واحد متکلم فعل ماضی معروف از باب نَصَرَ یَنْصُرُ/ ضَرَبَ یَضْرِبُ۔

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

دوسرا حصہ.....مقامات حریری

سوال نمبر2:-درج ذیل اجزاء حل کریں۔

فَرَأَيْتُ فِيْ بَهْرَةِ الْحَلْقَةِ شَخْصًا شَخْتَ الْخَلْقَةِ عَلَيْهِ أُهْبَةُ السَّيَاحَةِ وَلَهُ رَنَّةُ النِّيَاحَةِ وَهُوَ يَطْبَعُ الْأَسْجَاعَ بِجَوَاهِرِ لَفْظِهٖ وَيَقْرَعُ الْأَسْمَاعَ بِزَوَاجِرِ وَعْظِهٖ وَقَدْ اَحَاطَتْ بِهٖ اَخْلَاطُ الزُّمُرِ اَحَاطَةَ الْهَالَةِ بِالْقَمَرِ وَالْإِكْمَامِ بِالثَّمَرِ قَدْ لَفَتْ اِلَيْهِ لَاقْتَبِسَ مِنْ فَوَائِدِهٖ .

(الف) اعراب لگائیں نیز سلیس اردو میں ترجمہ کریں؟

ولبثنا على ذلك برهة ينشىء لي كل يوم نزهة ويدرأ عن قلبي شبهة إلى أن جدحت له يد الإملاق كأس الفراق وأغراه عدم الفراق بتطليق العراق ولفظته معاوز الإرفاق إلى مفاوز الآفاق ونظمه في سلك الرفاق خفوق راية الإخفاق .

(ب) عبارت کا سلیس اردو میں ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ صیغے حل کریں؟

(ج) درج ذیل عبارت کا سلیس اردو میں ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ کے مفردات لکھیں؟

وترغب عن هاد تسهديه إلى زاد تستهديه وتغلب حب ثوب تشتهيه على ثواب تشتريه يواقيت الصلات أعلق بقلبك من مواقيت الصلاة ومغالاة الصدقات آثر عندك من موالات الصدقات وصحائف الألوان أشهى إليك من صحائف الأديان .

جواب: (الف) اعراب: اعراب اوپر لگا دیئے گئے ہیں۔

ترجمہ: پس میں نے ایک کمزور الخلقت شخص کو حلقہ کے درمیان دیکھا کہ اس پر سفر کے آثار ہیں۔ اس کی آواز توجہ کرنے کی سی ہے اور وہ الفاظ کے موتیوں سے بجعوں کو ڈھال رہا ہے اور اپنے وعظ کی بیخ کنی سے کانوں کی کھڑکیوں/ساعتوں کو کھٹکھٹا رہا ہے۔ مخلوط جماعتوں نے اسے گھیرا ہوا ہے۔ جیسے ہالہ چاند کو یا چھلکا پھل کو گھیرتا ہے۔ پس میں اس کی طرف بڑھا تا کہ اس کی مفید باتوں سے استفادہ حاصل کروں۔

(ب) ترجمہ: ہم ایک عرصہ تک اس پر ٹھہرے اور ہر دن پیدا کرتا میرے لیے سامان تفریح اور میرے دل سے شکوک وشبہات دور کرتا۔ یہاں تک کہ محتاجی نے جدائی کا پیالہ اس کے لیے گھولا اور گوشت نوچی ہوئی ہڈیوں کے نہ ہونے نے اسے عراق چھوڑنے پر مجبور کر دیا۔ نفع نہ ہونے نے اُسے دور دراز صحراؤں میں پھینک دیا۔ ناکامیوں کے جھنڈوں کی پھڑ پھڑاہٹ نے اسے دوستوں کی لڑی میں پرو دیا۔

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

خط کشیدہ الفاظ کے صیغے:

لَبَّيْنَا: جمع متکلم ماضی معروف از باب سَمِعَ يَسْمَعُ۔

يَدْرَأُ: واحد مذکر غائب فعل مضارع معروف از باب فَتَحَ يَفْتَحُ۔

لَفَظْتُهُ: واحد متکلم فعل ماضی معلوم از باب ضَرَبَ يَضْرِبُ۔

(ج) ترجمہ: تو اس راہنما سے اعراض کرتا ہے، جس سے تجھے ہدایت ملتی ہے، اس زادِ راہ کی طرف جس کے تو ہدیے طلب کرتا ہے۔ اور تو غالب کرتا ہے اپنی چاہت کے محبت کے کپڑے کو اس ثواب پر، جسے تو نے خریدنا ہے۔ عمدہ انعامات تجھے زیادہ مرغوب ہیں نماز کے اوقات سے اور لگاتار صدقات کرنے سے تجھے مہروں کی گرانی زیادہ اچھی لگتی ہے اور رنگ برنگی ڈشیں تجھے زیادہ مرغوب ہیں دینی صحیفوں سے۔

خط کشیدہ کے مفردات:

مَوَاقِيْتُ:	مِيْقَاتٌ
صَحَائِفُ:	صَحِيْفَةٌ
اَلْاَدْيَانُ:	دِيْنٌ

☆☆☆

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) باکستان

الشهادة العالية السنة الاولٰی للطالبات

الموافق سنة 1443ھ/2022ء

الورقة السادسة: البلاغة

الوقت المحدد: ثلاث ساعات مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: صرف تین سوالات کا حل مطلوب ہے۔

سوال نمبر 1:- درج ذیل میں سے تین کی تعریفات وامثلہ لکھیں؟ ۳۳

(۱) فصاحت کلمہ، (۲) بلاغت کلام، (۳) تنافر کلام، (۴) مقتضی حال، (۵) غرابت

سوال نمبر 2:- (الف) بلاغت کے لیے ضروری امور کونسے ہیں؟ کوئی سے تین تحریر کریں؟ ۲۴

(ب) صدق خبر اور کذب خبر سے کیا مراد ہے؟ وضاحت کریں؟ ۱۰

سوال نمبر 3:- (الف) فائدۃ الخبر اور لازم فائدۃ الخبر کے علاوہ خبر کی دوسری اغراض کونسی ہیں؟ کوئی سی تین تحریر کریں؟ ۲۴

(ب) هل بسیطه اور هل مرکبه میں فرق بیان کریں؟ ۹

سوال نمبر 4:- (الف) حذف مسند الیہ کی کوئی سی تین وجوہ بلاغت مع امثلہ لکھیں؟ ۲۴

(ب) اسباب تقدیم وتاخیر میں سے کوئی سے دو سبب مع امثلہ لکھیں؟ ۹

سوال نمبر 5:- (الف) قصر کی تعریف کریں نیز طرق قصر میں سے کوئی سے تین طریقے مع امثلہ لکھیں؟ ۲۴

(ب) وصل کی تعریف کریں نیز اس کے کسی ایک مقام کی مثال کے ساتھ وضاحت کریں؟ ۹

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال اوّل) برائے طالبات سال 2022ء

چھٹا پرچہ: بلاغت

سوال نمبر 1:- درج ذیل کی تعریفات وامثلہ لکھیں؟

(۱) فصاحت کلمہ، (۲) بلاغت کلام، (۳) تنافر کلام، (۴) مقتضی حال، (۵) غرابت

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

جواب: اصطلاحات کی تعریفات مع امثلہ:

۱-فصاحت کلمہ: کلمہ کا تنافر حروف، مخالفت قیاس اور غرابت سے خالی ہونا ہے۔

۲-بلاغت کلام: کلام کا مقتضائے حال کے مطابق ہونا، بلاغت کلام ہے جبکہ وہ کلام فصیح بھی ہو۔

۳-تنافر کلام: کلام میں ایسا وصف جو کلام کو زبان پر بھاری کر دے اور اس کی ادائیگی مشکل ہو جائے جیسے

فی رفع عرش الشرع مثلك يشرع

وليس قرب قبر حرب قبر

۴-مقتضی حال: یہ اس مخصوص صورت کو کہتے ہیں جس کے مطابق عبارت لائی جاتی ہے، اسے مقتضی حال بھی کہتے ہیں اور اعتبار مناسب بھی۔ مثلاً تعریف ایک حال (حالت) ہے جو طویل کلام کا تقاضا کرتی ہے اور مخاطب کا سمجھدار ہونا ایک حال ہے جو کلام کے مختصر ہونے کا تقاضا کرتا ہے۔ پس مدح اور سمجھداری دونوں حال ہیں۔ طوالت اور اختصار مقتضی ہیں اور کلام کو طویل اور اختصار سے لانا مقتضائے حال کی مطابقت ہے۔

۵-غرابت: کلمہ کی غرابت یہ ہے کہ اس کا معنی ظاہر نہ ہو تکأکأ اس کا معنی اِجْتَمَعَ (جمع ہوا ہے) اور افرنقع اس کا معنی اِنْصَرَفَ (پھرایا) ہے۔

سوال نمبر 2:-(الف) بلاغت کے لیے ضروری امور کو کسی میں کوئی سے تین تحریر کریں؟

(ب) صدق خبر اور کذب خبر سے کیا مراد ہے؟ وضاحت کریں؟

جواب: (الف) امور ضروریہ کا بیان:

جو شخص علم بلاغت حاصل کرنے کا خواہاں ہو اس کے لیے ضروری ہے کہ علم لغت، علم صرف، علم نحو، علم معانی اور علم بیان حاصل کرے۔ علاوہ ازیں سلیم ذوق کا ہونا بھی ضروری ہے اور عربی کلام پر واقفیت بھی ضروری ہے۔

(ب) صدق خبر: خبر اگر واقعہ کے مطابق ہو، تو اس کو صدق خبر کہتے ہیں جیسے زَيْدٌ عَالِمٌ۔ اگر زید واقعی عالم ہے، تو یہ صدق خبر ہے۔

کذب خبر: اگر خبر واقعہ کے مطابق نہ ہو، تو اسے کذب خبر کہتے ہیں جیسے زَيْدٌ قَائِمٌ وغیرہ۔

سوال نمبر 3:-(الف) فائدۃ الخبر اور لازم فائدۃ الخبر کے علاوہ خبر کی دوسری اغراض کونسی ہیں؟ کوئی سی تین تحریر کریں؟

(ب) ھل بسیطہ اور ھل مرکبہ میں فرق بیان کریں؟

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

جواب: (الف) خبر کی دیگر اغراض:

۱-اظہار عاجزی کرنا: جیسے حضرت زکریا علیہ السلام کا قول "رَبِّ اِنِّیْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّیْ"

۲-اظہار توبیخ کے لیے: جیسے ایسے شخص سے کہنا جو ٹھوکر لگنے سے گر جائے اَلشَّمْسُ طَالِعَةٌ۔

(ب) هل بسیطه اور هل مرکبه میں فرق:

هل بسیطه کے ذریعے کسی شیء کے وجود فی نفسہ کو سمجھنا مقصود ہوتا ہے جیسے هل العنقاء موجود؟ جبکہ هل مرکبه کے ذریعے کسی چیز کا دوسری چیز کے لیے وجود معلوم کرنا مقصود ہوتا ہے جیسے هل تبیض العنقاء وتفرخ؟

سوال نمبر 4:-(الف) حذفِ مسندالیہ کی کوئی سی تین وجوہِ بلاغت مع امثلہ لکھیں؟

(ب) اسباب تقدیم وتاخیر میں سے کوئی سے دو سبب مع امثلہ لکھیں؟

جواب: (الف) حذفِ مسندالیہ کی وجوہ:

1-کلام کو مختصر کرکے عمومیت پیدا کرنے کے لیے: یعنی مسندالیہ کو حذف کرکے کلام کو مختصر کیا جاتا ہے۔ اور فعل میں تعمیم پیدا ہو جائے گی جیسے واللہ یدعوآ الیٰ دار السلم۔

2-تنگی مقام کی وجہ سے: مقام طوالت یا تنگی وقتِ فرصت کے ہونے کی وجہ سے ہو جیسے شکاری صرف یوں کہے غزال۔

3-بوقت ضرورت انکار کے لیے: کسی کے بارے ملامت یا نامناسب کلمات کہتے وقت مسندالیہ کو حذف کر دینا، تاکہ اگر وہ بھڑک اُٹھے تو متکلم کہہ سکے کہ تمہارے متعلق نہیں کہا تھا جیسے کسی خاص شخص کا ذکر کرکے اس کے بعد یوں کہنا لئیم خسیس۔

(ب) اسباب تقدیم وتاخیر:

کوئی دو اسباب تقدیم وتاخیر مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) ترتیب وجودی کی رعایت کرتے ہوئے: مسندالیہ کو ترتیب وجود کی رعایت کرتے ہوئے مقدم کیا جاتا ہے جیسے ارشاد ربانی ہے: لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ط (یعنی اللہ تعالیٰ کو نہ اونگھ آتی ہے اور نہ نیند)

(۲) ترقی کے راستہ پر چلنا: ترقی کے راستہ پر چلتے ہوئے مسندالیہ کو مقدم کیا جاتا ہے جیسے هٰذَا الْكَلَامُ صَحِيْحٌ فَصِيْحٌ بَلِيْغٌ .

سوال نمبر 5:-(الف) قصر کی تعریف کریں نیز طرق قصر میں سے کوئی سے تین طریقے مع امثلہ لکھیں؟

(ب) وصل کی تعریف کریں نیز اس کے کسی ایک مقام کی مثال کے ساتھ وضاحت کریں؟

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

جواب: (الف) قصر: ایک چیز کو دوسری چیز کے ساتھ مخصوص طریقہ سے خاص کرنا قصر کہلاتا ہے۔

طرق قصر: تین طرق قصر یہ ہیں:

1- حرف نفی واستثناء کے ساتھ جیسے: اِنْ هٰذَا اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ۔

2- کلمہ انما کے ساتھ جیسے: اِنَّمَا الْفَاهِمُ عَلِيٌّ۔

3- کسی ایسی شی ء کو مقدم کرنا جس کا حق تو یہ تھا کہ اسے مؤخر کیا جائے جیسے اِيَّاكَ نَعْبُدُ۔

(ب) وصل کی تعریف:

ایک جملہ کا دوسرے جملہ پر عطف کرنا وصل کہلاتا ہے۔

مقام وصل: جب عطف کو ترک کرنے سے خلاف مقصود کا وہم ہوتا ہو جیسے: لا و شفاه الله (نہیں اس کو شفا دی اللہ نے)

لہٰذا اگر یہاں عطف کو ترک کر دیا جائے تو بددعا کا وہم ہو جائے گا۔ لا شفاه الله (اللہ اسے کبھی شفا نہ دے)

☆☆☆

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

تنظیم المدارس اہلسنّت پاکستان

درجہ عالیہ (سال اوّل) برائے طالبات 2023ء/۱۴۴۴ھ

الورقة الثانية: الحديث و اصوله

نوٹ: آخری سوال لازمی ہے جبکہ باقی میں سے کوئی دو سوالات حل کریں۔

حصہ اوّل..... حدیث

سوال نمبر۱: عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ ۔

(الف) حدیث مذکور پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ ۵+۱۰=۱۵

(ب) حدیث میں اصل ایمان کی نفی ہے یا کمال ایمان کی؟ اپنا مؤقف دلائل کے ساتھ لکھیں؟ ۱۰

(ج) حدیث میں محبت سے مراد طبعی ہے یا اختیاری؟ توضیح کریں؟ ۱۰

سوال نمبر۲: عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل المنافق کالشاۃ العائرۃ بین الغنمین تعیر الی ھذہ مرۃ والی ھذہ مرۃ

(الف) حدیث مذکورہ کا ترجمہ کریں اور خط کشیدہ کی صرفی تحقیق بیان کریں؟ ۱۰+۵=۱۵

(ب) منافق کی نشانیاں حدیث کی روشنی میں تحریر کریں؟ ۱۰

(ج) علم کی فضیلت پر کوئی دو حدیثیں لکھیں؟ ۱۰

سوال نمبر۳: وعن انس رضی اللہ عنہ قال کان النبی صلی اللہ ..... وسلم لا یعود مریضا الا بعد ثلث

(الف) حدیث مذکور کی روشنی میں بتائیں کہ عیادت کا طریقہ کیا ہے؟ اور کیا تین دن ..... بعد سنت ہے؟ اگر نہیں تو پھر اس حدیث کی توضیح کریں؟ ۱۰

(ب) مسلمان کے مسلمان پر کتنے اور کون کون سے حقوق ہیں؟ ۱۰

(ج) مرد اور عورت کے لیے کتنے کپڑوں میں کفن سنت ہے؟ طریقہ سپرد قلم کریں ۵+۱۰=۱۵

حصہ دوم..... اصول حدیث

سوال نمبر۴: کوئی سے تین اجزا حل کریں؟ ۳×۱۰=۳۰

(الف) حدیث متصل، منقطع اور موقوف میں سے دو کی تعریفات کریں؟

(ب) خبر کا معنی بیان کریں نیز محدث اور اخباری میں فرق سپرد قلم کریں؟

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

(ج) صحیح لذاتہ اور صحیح لغیرہ کی تعریفات ضبط تحریر میں لائیں؟

(د) متفق علیہ کی تعریف کریں نیز متفق علیہ احادیث کی تعداد قلمبند کریں؟

☆☆☆☆

درجہ عالیہ (سال اوّل) برائے طالبات بابت ۲۰۲۳ء

دوسرا پرچہ: حدیث واصول حدیث

حصہ اوّل..... حدیث

سوال نمبر۱: عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ ۔

(الف) حدیث کو پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) حدیث میں ایمان کی نفی ہے یا کمال ایمان کی؟ اپنا مؤقف دلائل کے ساتھ لکھیں؟

(ج) حدیث میں محبت سے مراد طبعی ہے یا اختیاری؟ توضیح کریں؟

جوابات: (الف) اعراب:

اوپر عبارت پر اعراب لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمۃ الحدیث:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اسے اس کے والدین، اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

(ب) حدیث میں نفی ایمان کا مطلب:

اس حدیث مبارکہ میں اصل ایمان کی نفی مراد نہیں ہے کیونکہ اصل ایمان سے مراد اللہ تعالیٰ، اس کے رسولوں، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، یوم آخرت اور تقدیر پر ایمان لانا ہے۔ یہاں ایمان کے کامل ہونے کی نفی کی گئی ہے، کیونکہ جب تک آپ کی محبت ہر چیز سے بڑھ کر نہ ہو جائے تب تک ایمان کامل نہیں ہوتا۔

(ج) حدیث میں ذکر کردہ محبت کا مطلب:

محبت رسول ایمان کی اساس اور بنیاد ہے اور اس کے بغیر انسان مسلمان مومن نہیں ہوسکتا۔ محبت کی دو

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

اقسام ہیں: محبت طبعی: وہ محبت ہے، جو ہر انسان کے دل میں ہو سکتی ہے (۲) محبت اختیاری: وہ محبت ہے، جو عاشق کے دل میں محبوب کی محبت ہوتی ہے۔ یہاں محبت سے طبعی محبت مراد نہیں ہے، ورنہ کفار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت پر نہ اترتے، بلکہ اختیاری محبت مراد ہے، جو اعتقادی محبت کہلاتی ہے، جس عاشق کے دل میں محبت ترقی کرتی ہے اور وہ درجہ کمال و معراج حاصل کر لیتا ہے۔ اس طرح محب کا دل عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مسکن بن جاتا ہے اور اس کے اعضاء اتباع رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے حرکت کرتے ہیں۔

حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس آدمی نے ایمان کا ذائقہ چکھ لیا ہے، جو اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر، اسلام کے دین ہونے پر اور (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے رسول ہونے سے راضی ہو گیا۔

سوال نمبر۲: **عن ابن عمر رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم مثل المنافق کالشاۃ العائرۃ بین الغنمین تعیر الٰی هٰذه مرة والی هٰذه مرة**

(الف) حدیث مذکورہ کا ترجمہ کریں اور خط کشیدہ کی صرفی تحقیق بیان کریں؟

(ب) منافق کی نشانیاں حدیث نبوی کی روشنی میں تحریر کریں؟

(ج) علم کی فضیلت پر کوئی دو حدیثیں لکھیں؟

جوابات: (الف) ترجمۃ الحدیث:

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: منافق کی مثال دو ریوڑوں کے درمیان پریشان بکری کی طرح ہے جو ایک دفعہ ادھر گھومتی ہے اور ایک دفعہ ادھر گھومتی ہے۔

صرفی تحقیق:

العائرہ: واحد مونث اسم فاعل ثلاثی مجرد اجوف یائی۔

(ب) منافق کی نشانیاں:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: منافق کی تین علامتیں ہیں: جب وہ بات کرے، تو جھوٹ بولے، وعدہ کرے، تو اس کے خلاف کرے اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے، تو اس میں خیانت کرے۔

(ج) فضیلت علم سے متعلق احادیث:

علم کی فضیلت پر دو احادیث درج ذیل ہیں:

H_M_Hasnain_Asadi
Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

وعن انس قال قال رسول الله من خرج فی طلب العلم فهو فی سبیل الله حتی یرجع .

ترجمہ: حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو تلاش علم میں نکلا وہ واپسی تک اللہ کی راہ میں ہے۔

(۲) وعن سخبرہ الازدی قال قال رسول الله من طلب العلم کان کفارة لما مضی .

ترجمہ: حضرت سخبرہ ازدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے تلاش علم کیا تو یہ تلاش اس کے گزشتہ گناہوں کا کفارہ ہوگی۔

سوال نمبر۳: وعن انس رضی الله عنه قال کان النبی صلی الله علیه وسلم لا یعود مریضا الا بعد ثلث

(الف) حدیث مذکور کی روشنی میں بتائیں کہ عیادت کا طریقہ کیا ہے؟ اور کیا تین دن کے بعد [illegible] ہے؟ اگر نہیں تو پھر اس حدیث کی توضیح کریں؟

(ب) مسلمان کے مسلمان پر کتنے اور کون کون سے حقوق ہیں؟

(ج) مرد اور عورت کے لیے کتنے کپڑوں میں کفن دینا سنت ہے؟ طریقہ سپرد قلم کریں؟

جوابات: (الف) عبارت کا طریقہ:

مریض کی عیادت کا مسنون طریقہ روایات میں مذکور ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مریض کی عیادت کے لیے تشریف لے جاتے، آپ مریض سے فرماتے: "فکر نہ کرو اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو بہت جلد شفایاب ہو جاؤ گے اور یہ مرض طہارت کا سبب بنے گا۔" مریض کے پاس زیادہ دیر نہ ٹھہرنا چاہیے تاکہ مریض اور اہل خانہ کو دشواری پیش نہ آئے، مریض کو تسلی صحت دینی چاہیے اور اس کی صحت کے لیے دعائے خیر کرنا چاہیے۔

تشریح وتوضیح:

چونکہ تین دن سے پہلے طبیعت خود مرض کو دفع کرتی ہے۔ اسی لیے عام بیماریوں کا علاج پہلے دن سے نہیں بلکہ تین دن بعد شروع کرتے ہیں۔ حق یہ ہے کہ بیمار پرسی پہلے دن ہی کی جائے کیونکہ حدیث صحیح میں ہے۔ حضرت انس کی یہ روایت اگرچہ ضعیف ہے مگر دیگر روایات سے اسے تقویت مل گئی ہے۔ لہٰذا اس کے معنی یا تو یہ ہیں کہ آپ کبھی تیسرے دن بیمار پرسی کرتے تھے، یا یہ مطلب ہے کہ تین دن تک بیمار پرسی میں تاخیر کی اجازت ہے، اس سے پہلے عیادت کرنا مستحب عمل ہے یا یہ بیان جواز کے لیے ہے اور وہ فرمان

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

استحباب کے لیے ہے۔ مطلب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم معمولی بیماریوں میں تین دن بعد بیمار پرسی کرتے تھے اور سخت دنوں میں پہلے دن میں بیمار پرسی کرتے تھے۔

(ب) ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر حقوق:

ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حقوق وابستہ ہیں:

(۱) سلام کرنے پر اس کا جواب دینا (۲) بیمار ہونے کی صورت میں اس کی عیادت کرنا (۳) فوت ہونے پر اس کی نمازِ جنازہ میں شرکت کرنا (۴) دعوت دینے پر اسے قبول کرنا (۵) چھینکنے پر اس کا جواب دینا (۶) خیر خواہی کا طالب ہو تو اس کا خیر خواہ بننا۔

(ج) مرد کے لیے مسنون کفن:

مرد کے لیے مسنون کفن تین کپڑے ہیں:

(۱) لفافہ (۲) ازار (۳) قمیص

عورت کے لیے مسنون کفن:

عورت کے لیے مسنون کفن پانچ کپڑے ہیں۔

(۱) لفافہ (۲) ازار (۳) قمیص (۴) خمار (۵) خرقہ۔

کفن دینے کا طریقہ:

(۱) لفافہ:

سر سے پاؤں تک دونوں طرفوں سے ایک ایک بالشت کپڑا زائد ہوتا ہے اور یہ میت پر تمام کپڑوں کے بعد لپیٹا جاتا ہے۔

(۲) ازار:

سر سے پاؤں تک اور لفافہ سے پہلے استعمال کیا جاتا ہے۔

(۳) قمیص:

یہ کندھوں سے گھٹنوں تک لپیٹا جاتا ہے اور ازار سے پہلے استعمال ہوتا ہے۔

(۴) خمار:

خمار وہ کپڑا ہے جس سے عورت کا سر ڈھانپا جاتا ہے۔

(۵) خرقہ:

یہ سینہ سے ران تک ہوتا ہے، اس سے عورت کا سینہ مربوط کیا جاتا ہے۔ لہٰذا میت کو غسل دینے کے بعد

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

اسے کسی صاف کپڑے سے پونچھ لیں، پھر یوں کفن پہنایا جائے کہ سب سے پہلے چارپائی پر لفافہ بچھایا جائے پھر اس پر ازار بچھایا جائے۔ اس کے بعد میت کو قمیص پہنا کر ازار پر رکھا جائے۔ پھر میت کو اس طرح لپیٹیں کہ رکی بائیں طرف سے ابتداء کی جائے اور دائیں طرف سے میت کو لپیٹا جائے۔ ازار کے بعد لفافہ کو بھی اسی طرح لپیٹا جائے۔ پھر سر اور پاؤں کی طرف سے باندھا جائے، لیکن عورت کو قمیص پہنانے کے بعد اس کے بالوں کے دو حصے کر کے قمیص پر رکھے جائیں اور پھر خمار کو پشت کے نیچے بچھا کر سر پر لا کر منہ پر نقاب کی طرح ڈالا جائے۔ پھر سر ڈھانک کر لفافہ لپیٹ دیا جائے۔

حصہ دوم..... اصول حدیث

سوال نمبر۴: کوئی سے تین اجزا حل کریں؟

(الف) حدیث متصل، منقطع اور موقوف میں سے دو کی تعریفات کریں؟

(ب) خبر کا معنی بیان کریں نیز محدث اور اخباری میں فرق سپرد قلم کریں؟

(ج) صحیح لذاتہ اور صحیح لغیرہ کی تعریفات ضبط تحریر میں لائیں؟

(د) متفق علیہ کی تعریف کریں نیز متفق علیہ احادیث کی تعداد قلمبند کریں؟

جوابات: (الف) حدیث متصل، منقطع اور موقوف کی تعریفات:

متصل:

جس حدیث کی سند میں کوئی راوی ساقط نہ ہو اسے حدیث متصل کہتے ہیں۔

منقطع:

جس حدیث کی سند میں ایک سے زائد راوی ساقط ہوں، حدیث منقطع کہلاتی ہے۔

موقوف:

جس کی انتہا صحابی تک ہو، اسے موقوف حدیث کہتے ہیں۔

(ب) خبر کا معنی:

ملوک، سلاطین اور زمانہ ماضی کی حکایات کو خبر کہا جاتا ہے۔

محدث اور اخباری میں فرق:

سنت کے ساتھ مشغلہ رکھنے والے کو محدث جبکہ تاریخ کے ساتھ مشغلہ رکھنے والے کو اخباری کہا جاتا ہے۔

(ج) تعریفات اصطلاحات: صحیح لذاتہ:

وہ حدیث جس کی سند کے تمام راوی متصل، عادل اور تام الضبط ہوں۔

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

صحیح لغیرہ:

جس حدیث میں تام الضبط کے سوا صحیح لذاتہ کی تمام صفات پائی جائیں اور ضبط کی کمی تعدد طرق سے پوری ہو جائے۔

(د) متفق علیہ:

وہ احادیث جسے امام بخاری و مسلم نے اپنی صحیحین میں ایک ہی صحابی سے روایت کی ہوں۔

تعداد:

ان کی تعداد دو ہزار تین سو چھبیس (۳۲۳۶) ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

درجہ عالیہ (سال اوّل) برائے طالبات 2023ء/۱۴۴۴ھ

الورقة الثالثة: العقائد

نوٹ: صرف تین سوالات حل کریں۔

سوال نمبر۱: (الف) قضا کی تینوں اقسام کی تعریفات تحریر کریں؟ ۳×۸=۲۴

(ب) کیا دیدار الٰہی ممکن ہے یا نہیں اگر ممکن ہے تو بتائیں کہ اس کی کیفیت کیا ہوگی؟ ۱۰

سوال نمبر۲: درج ذیل میں سے تین صفات باری تعالیٰ کے بارے میں عقیدہ بیان کریں؟ ۴×۳=۱۲

(۱) کیا اللہ تعالیٰ واجب الوجود ہے؟ (۲) کیا اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات قدیم ازلی ابدی ہیں؟ (۳) کیا صفات باری تعالیٰ اللہ کی مخلوق ہیں؟ (۴) کیا اللہ تعالیٰ کا کلام آواز سے پاک ہے؟

سوال نمبر۳: (الف) نبی کی تعریف کریں اور بتائیں کہ نبی کے لیے بشر ہونا اور وحی کا نزول ضروری ہے یا نہیں؟ ۱۸

(ب) نبی کے لیے معصوم ہونا ضروری ہے یا نہیں؟ جو شخص نبی سے نبوت کا زوال جائز سمجھے اس کا حکم سپرد قلم کریں؟ ۱۵

سوال نمبر۴: (الف) قرآن پاک میں مذکورہ انبیاء کرام میں سے دس کے نام لکھیں؟ ۲×۱۰=۲۰

(ب) جن انبیاء پر کتابیں نازل ہوئیں ان کے اور کتابوں کے نام تحریر کریں؟ ۱۳

☆☆☆☆

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

درجہ عالیہ (سال اوّل) برائے طالبات ۲۰۲۳ء

راپرچہ: عقائد

سوال نمبر۱: (الف) قضا کی تینوں اقسام کی تعریفات تحریر کریں؟

(ب) کیا دیدار الٰہی ممکن ہے یا نہیں اگر ممکن ہے تو بتائیں کہ اس کی کیفیت کیا ہوگی؟

جوابات: (الف) قضاء کی اقسام:

قضاء کی تین اقسام ہیں:

(i) مبرم حقیقی: وہ علم الٰہی میں کسی شے پر معلق نہیں ہوتی۔

(ii) معلق محض: صحف ملائکہ میں کسی شے پر اس کا معلق ہونا ظاہر فرما دیا گیا ہے۔

(iii) معلق شبیہ بہ مبرم: صحف ملائکہ میں اس کی تعلیق مذکور نہیں اور علم الٰہی میں تعلیق ہے۔ جو مبرم حقیقی ہے اس کی تبدیل ناممکن ہے۔ اکابر اور محبوبانِ خدا اگر اتفاقاً اس بارے میں کچھ عرض کریں تو انہیں اس خیال سے واپس فرما دیا جاتا ہے کہ ملائکہ قوم لوط پر عذاب لے کر آئے۔ سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا الکریم وعلیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم اللہ کی رحمت مجسمہ تھے۔ ان کا نام ہی ابراہیم ہے یعنی مہربان باپ۔ ان کافروں کے بارے میں اتنی ساعی ہوئے کہ اپنے رب سے جھگڑنے لگے۔ ان کا رب فرماتا ہے: وہ ہم سے قوم لوط کے بارے میں جھگڑنے لگے۔ (ہود:۷۴)

(ب) دیدار الٰہی کا ممکن ہونا:

دنیا کی زندگی میں دیدار الٰہی صرف نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے خاص ہے۔ آخرت میں ہر سنی مسلمان کے لیے ممکن ہوگا۔ قلبی دیدار یا خواب میں دیدار انبیاء کرام اور اولیاء کرام کے لیے ممکن رہا۔ امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کو سو بار خواب میں زیارت ہوئی۔

دیدار الٰہی کی کیفیت:

اس کا دیدار بلا کیف ہوگا یعنی دیکھیں گے اور کہہ نہ سکیں گے کہ کیسے دیکھیں گے۔ جس چیز کو دیکھنے میں اس سے کچھ فاصلہ مسافت کا ہوتا ہے، نزدیک یا دور، دیکھنے والے سے کسی جہت میں ہوتی ہے دائیں یا بائیں، آگے یا پیچھے، اوپر یا نیچے۔ اس کا دیکھنا ان تمام باتوں سے پاک ہوگا۔

سوال نمبر۲: درج ذیل میں سے تین صفات باری تعالیٰ کے بارے میں عقیدہ بیان کریں؟

(۱) کیا اللہ تعالیٰ واجب الوجود ہے؟ (۲) کیا اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات قدیم ازلی ابدی ہیں؟

(۳) کیا صفات باری تعالیٰ اس کی مخلوق ہیں؟ (۴) کیا اللہ تعالیٰ کا کلام آواز سے پاک ہے؟

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

جوابات: (۱) اللہ کا واجب الوجود ہونا:

اللہ تعالیٰ واجب الوجود ہے یعنی اس کا وجود ضروری ہے اور عدم محال۔

(۲) ذات وصفات کا قدیم ازلی وابدی ہونا:

اللہ کی ذات قدیم اور ازلی وابدی ہے۔ اس کی صفات بھی قدیم، ازلی وابدی ہیں۔

(۳) صفات الٰہی اس کی مخلوق ہونے کا عقیدہ:

اللہ تعالیٰ کی صفات نہ مخلوق ہیں اور نہ ہی زیر قدرت داخل پر قدرت داخل۔ صفات الٰہی کو جو مخلوق کہے یا حادث بتائے گمراہ اور بد دین ہے۔

(۴) اللہ کا کلام آواز سے پاک ہے:

اس کا کلام آواز سے پاک ہے اور یہ قرآن عظیم جس کی ہم اپنی زبان سے تلاوت کرتے ہیں، مصاحف میں لکھتے ہیں، ذہن کا کلام قدیم بلا صورت ہے اور یہ ہمارا پڑھنا لکھنا حادث ہے۔ یہ آواز جو ہم نے پڑھا قدیم اور ہمارا لکھنا حادث ہے۔ جو لکھا قدیم، ہمارا سننا حادث ہے اور جو ہم نے سنا قدیم، ہمارا حفظ کرنا حادث۔ جو ہم نے حفظ کیا قدیم یعنی متجلی قدیم ہے اور تجلی حادث۔

سوال نمبر۳: (الف) نبی کی تعریف کریں اور بتائیں کہ نبی کے لیے بشر ہونا اور وحی کا نزول ضروری ہے یا نہیں؟

(ب) نبی کے لیے معصوم ہونا ضروری ہے یا نہیں؟ جو شخص نبی کے معصوم ہونے کا زوال جائز سمجھے اس کا حکم سپرد قلم کریں؟

جوابات: (الف) نبی:

نبی اس بشر کو کہتے ہیں جسے اللہ نے ہدایت کے لیے وحی بھیجا ہو۔ یہ اللہ کا پیغام لوگوں تک پہنچاتے ہیں۔

نبی کے لیے بشر ہونا:

انبیاء سب کے سب بشر ہیں اور مرد نہ کوئی جن نبی ہوا نہ عورت۔

نبی کے لیے وحی کا ضروری ہونا:

نبی ہونے کے لیے اس پر وحی ہونا ضروری ہے، خواہ فرشتہ کی معرفت ہو یا بلا واسطہ۔

(ب) نبی کا معصوم ہونا:

نبی کا معصوم ہونا ضروری ہے اور یہ عصمت نبی اور ملک کا خاصہ ہے۔ عصمت انبیاء کے معنی یہ ہیں: ان

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

کے لیے حفظ الٰہی کا وعدہ ہو لیا، جس کے سبب ان سے صدور گناہ شرعاً محال ہے۔

نبوت کا زوال سمجھنے والے سے متعلق حکم:

جو شخص نبی سے نبوت کا زوال جائز جانے وہ کافر ہے۔

سوال نمبر۴: (الف) قرآن پاک میں مذکورہ انبیاء کرام میں سے دس کے نام لکھیں؟

(ب) جن انبیاء پر کتابیں نازل ہوئیں ان کے اور کتابوں کے نام تحریر کریں؟

جوابات: (الف) قرآن میں مذکورہ انبیاء کے اسماء:

قرآن میں جن انبیاء کا ذکر کیا گیا ہے ان میں سے دس کے اسماء یہ ہیں:

(۱) حضرت آدم (۲) حضرت نوح (۳) حضرت ابراہیم

(۴) حضرت یوسف (۸) حضرت موسیٰ (۹) حضرت ہارون

(۱۰) حضرت شعیب۔

(ب) انبیاء پر نازل ہونے والی کتب:

اللہ نے نبیوں پر صحیفے اور آسمانی کتابیں نازل کیں، ان میں سے چار مشہور کتابیں یہ ہیں:

(۱) تورات، حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔

(۲) زبور، حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی۔

(۳) انجیل، حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔

(۴) سب سے افضل کتاب قرآن مجید سب سے افضل رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

درجہ عالیہ (سال اوّل) برائے طالبات 2023ء/۱۴۴۴ھ

الورقة الرابعة: الفقه و اصوله

نوٹ: دونوں قسموں سے کوئی دو دو سوالات حل کریں۔

قسم اول..... فقه

سوال نمبر۱: وَمَنْ بَاعَ دَارًا دَخَلَ بِنَاءُ هَا فِي الْبَيْعِ وَإِنْ لَّمْ يُسَمِّهِ وَمَنْ بَاعَ أَرْضًا دَخَلَ مَا فِيهَا مِنَ النَّخْلِ وَالشَّجَرِ فِي الْبَيْعِ وَإِنْ لَّمْ يُسَمِّهِ وَلَا يَدْخُلُ الزَّرْعُ فِي بَيْعِ الْأَرْضِ إِلَّا بِالتَّسْمِيَةِ

(الف) مذکور عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) بیع صحیح کی تعریف کریں اور بتائیں کہ بیع کن الفاظ سے منعقد ہوتی ہے؟ ۱۰

سوال نمبر۲: والبيع الى النيروز والمهرجان وصوم النصارى وفطر اليهود اذا لم يعرف المتبايعان ذلك فاسد ولا يجوز البيع الى الحصاد والدياس والقطاف وقدوم الحاج

(الف) عبارت کا ترجمہ کریں نیز عبارت کی تشریح اس انداز سے کریں کہ صورت مسئلہ واضح ہو جائے؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) اقالہ کی تعریف اور اس کا حکم تفصیلاً قلمبند کریں؟ ۱۰

سوال نمبر۳: درج ذیل اصطلاحات میں سے پانچ کی تعریفات تحریر کریں؟ ۶×۵=۳۰

(۱) بیع فاسد (۲) بیع باطل (۳) بیع صرف (۴) ربوا (۵) مرابحہ (۶) تولیہ

حصہ دوم..... اصول فقه

سوال نمبر۴: فَإِنْ أُصُوْلَ الْفِقْهِ أَرْبَعَةٌ كِتَابُ اللهِ وَسُنَّةُ رَسُوْلِهِ وَإِجْمَاعُ الْأُمَّةِ وَالْقِيَاسُ فَلَا بُدَّ مِنَ الْبَحْثِ فِي كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْ هٰذِهِ الْأَقْسَامِ لِيُعْلَمَ بِذٰلِكَ طَرِيْقُ تَخْرِيْجِ الْأَحْكَامِ

مذکورہ عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

سوال نمبر۵: (الف) حقیقت کی تعریف اور اس کی اقسام تحریر کریں؟ ۱۰

سوال نمبر۶: درج ذیل اصطلاحات میں سے چار کی تعریفات تحریر کریں؟ ۴×۵=۲۰

(۱) خاص (۲) عام (۳) ظاہر (۴) نص (۵) محکم

☆☆☆

H_M_Hasnain_Asadi
Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

درجہ عالیہ (سال اول) برائے طالبات ۲۰۲۳ء

چوتھا پرچہ: فقہ واصول فقہ

قسم اوّل: فقہ

سوال نمبر۱: وَمَنْ بَاعَ دَارًا دَخَلَ بِنَاءُ هَا فِي الْبَيْعِ وَإِنْ لَّمْ يُسَمِّهُ وَمَنْ بَاعَ أَرْضًا دَخَلَ مَا فِيهَا مِنَ النَّخْلِ وَالشَّجَرِ فِي الْبَيْعِ وَإِنْ لَّمْ يُسَمِّهُ وَلَا يَدْخُلُ الزَّرْعُ فِي بَيْعِ الْأَرْضِ إِلَّا بِالتَّسْمِيَةِ

(الف) مذکورہ عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) بیع کی تعریف کریں اور بتائیں کہ بیع کن الفاظ سے منعقد ہوتی ہے؟

جواب: (الف) اعراب:

اوپر لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمہ: "جس شخص نے گھر فروخت کیا تو بیع گھر کی عمارت بھی داخل ہوگی اگرچہ اکا نام نہ لیا ہو۔ جس شخص نے زمین بیچی تو زمین جو کچھ بھی ہے یعنی کھجور اور درخت سب بیع میں داخل ہوں گے اگرچہ اس کا نام نہ لے۔ زمین کی بیع میں کوئی بھی چیز داخل نہ ہوگی جب اس کا نام نہ لے۔

(ب) بیع کی تعریف:

رضامندی کے ساتھ مال کا تبادلہ مال کے ساتھ کرنا بیع کہلاتا ہے۔

بیع کے الفاظ:

بیع ایجاب وقبول کے ساتھ منعقد ہو جاتی ہے۔ بشرطیکہ دونوں لفظ فعل ماضی کے ہوں۔ جب ایجاب و قبول حاصل ہو جائے تو بیع لازم ہو جائے گی۔

سوال نمبر۲: والبيع الى النيروز والمهرجان وصوم النصارى وفطر اليهود اذا لم يعرف المتبايعان ذلك فاسد ولا يجوز البيع الى الحصاد والدياس والقطاف وقدوم الحاج

(الف) عبارت کا ترجمہ کریں نیز عبارت کی تشریح اس انداز سے کریں کہ صورت مسئلہ واضح ہو جائے؟

(ب) اقالہ کی تعریف اور اس کا حکم تفصیلاً قلمبند کریں؟

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

جواب (الف) ترجمۃ العبارۃ:

اور جس نے نیروز اور مہرجان کے دن تک کی بیع کی اور عیسائیوں کے روزے تک اور یہودی کے روزے توڑنے تک جب کہ بائع اور مشتری ان دونوں سے واقف تھے تو یہ بیع فاسد ہے۔ جائز نہیں بیع کھیتی کٹنے تک اور گانے تک اور پھل توڑنے تک اور حاجی کے گھر واپس پہنچنے تک۔

عبارت کی تشریح:

اس عبارت میں یہ مسئلہ بیان کیا جارہا ہے کہ غیر اسلامی تہواروں کو حد میں اجل مقرر کرنا جائز ہے یا نہیں؟ تو بتایا کہ عاقدین میں سے کسی کو مذکورہ ایام میں سے کسی دن کی صحیح مدت معلوم نہ ہو تو مذکورہ ایام کی مدت تک بیع کرنا فاسد ہے۔ کیونکہ ادائے ثمن کی مدت مجہول ہے اور یہ مدت مفضی الی النزاع ہوگی۔ عقد جو جھگڑے تک پہنچائے اور نزاع کا سبب بنے۔ اس سے عقد فاسد ہو جاتا ہے۔ اسی طرح حاجیوں کی آمد کھیتی کے کٹنے اور گانے وغیرہ تک بیع کی تو بیع فاسد ہو جائے گی کیونکہ موسم کی تبدیلی سے مذکورہ تمام چیزوں میں تقدم و تاخر کرتا رہتا ہے۔ لہٰذا اوقات کو ادائے ثمن کی میعاد بنانے سے عاقدین میں اختلاف اور نزاع پیدا ہو سکتا ہے اور باعث نزاع شی مفسد عقد ہوتی ہے۔ لہٰذا ان صورتوں میں عقد فاسد ہو جائے گا۔

(ب) اقالہ کی تعریف:

بیع منعقد ہو جانے کے بعد پھر کسی کا واپسی کا ارادہ ہو فسخ نہ ہو سکے اور دوسرا راضی ہو جائے تو اسے اقالہ کہتے ہیں۔

اقالہ کا حکم:

اقالہ جائز ہے کاروبار میں بیچنے والے اور خریدنے والے کے لیے پہلی ہی قیمت کی مثل پر۔ پھر اگر کسی نے پہلی قیمت سے زائد کی یا اقل کی قید لگائی تو شرط باطل شمار ہوگی اور بیع پہلی ہی قیمت کے ساتھ لگا دیا جائے گا۔

سوال نمبر۳: درج ذیل اصطلاحات میں سے پانچ کی تعریفات تحریر کریں؟

(۱) بیع فاسد (۲) بیع باطل (۳) بیع صرف (۴) ربوا (۵) مرابحہ (۶) تولیہ

جواب: بیع فاسد کی تعریف:

اس بیع کو کہتے ہیں جو اصل اور ذات کے اعتبار سے تو مشروع ہو لیکن وصف کے اعتبار سے مشروع نہ ہو جیسے غیر مقدور التسلیم چیز کی بیع۔

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

بیع باطل کی تعریف:

وہ بیع کہلاتی ہے جو اصل اور وصف دونوں اعتبار سے مشروع نہ ہو جیسے مردار کی بیع۔

بیع صرف کی تعریف:

لغوی معنی پھیرنا اور منتقل کرنا ہے چونکہ عقد میں ثمن اور مبیعہ کا پھیرنا اور تبادلہ ہوتا ہے۔اس لیے اسے بیع صرف کہتے ہیں۔

اصطلاحی معنی یہ ہیں: بیع صرف وہ ہے جس کے دونوں عوضوں میں سے ہر ایک ثمن کی جنس سے ہو مثلاً سونے کی بیع چاندی کے عوض۔

ربوٰ کی تعریف:

لغوی معنی زیادتی ہے اور اصطلاح میں اس کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) ادھار کی بیع پر معین شرح کے ساتھ اصل رقم سے زیادہ وصول کرنا۔

(۲) ایک جنس کی چیزوں میں دست بدست زیادتی کے عوض بیع ہو مثلاً ایک کلو چیزی کو نقد دو کلو چینی کے عوض بیچنا۔

مرابحہ کی تعریف:

بازار کی قیمت سے کچھ زائد قیمت سے فروخت کرنا۔

تولیہ کی تعریف:

مشتری جس چیز کا عقد اول میں پہلی قیمت کے ساتھ مالک ہوا تھا اسی قیمت پر بطور نفع وزیادتی کے بغیر بیع کو نقل کر دیتا۔

یا بازاری قیمت سے کچھ نفع پر فروخت کرنا مرابحہ ہے جیسے دس کی چیز بارہ میں بیچنا ہے۔تولیہ یہ ہے کہ جتنے کی چیز خریدی اتنے کی بیچنا۔

حصہ دوم..... اصول فقہ

سوال نمبر۴: فَاِنَّ اُصُوْلَ الْفِقْهِ اَرْبَعَةٌ كِتَابُ اللهِ وَسُنَّةُ رَسُوْلِهٖ وَاِجْمَاعُ الْاُمَّةِ وَالْقِيَاسُ فَلَا بُدَّ مِنَ الْبَحْثِ فِيْ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْ هٰذِهِ الْاَقْسَامِ لِيُعْلَمَ بِذٰلِكَ طَرِيْقُ تَخْرِيْجِ الْاَحْكَامِ

مذکورہ عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

سوال نمبر۵: (الف) حقیقت کی تعریف اور اس کی اقسام تحریر کریں؟

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

جواب: اعراب:

اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمہ: ''پس بے شک اصول فقہ چار ہیں: کتاب اللہ، سنت رسول، اجماع امت اور قیاس۔ پس ضروری ہے کہ ان میں سے ہر ایک کے بارے میں بحث کرنا تا کہ احکام کو نکالنے کا طریقہ معلوم ہو جائے۔

(الف) حقیقت کی تعریف:

ہر وہ لفظ جس کو لغت واضع نے کسی چیز کے مقابلہ میں وضع کیا، اس کو اسی میں استعمال کرنا حقیقت کہلاتا ہے۔

حقیقت کی اقسام:

(۱) معتذرہ (۲) مہجورہ (۳) مستعملہ۔

معتذرہ:

ایسی حقیقت جس کے حقیقی معنی پر عمل معتذر اور مشکل ہو جیسے کسی شخص نے قسم کھائی کہ وہ اس درخت یا ہنڈیا سے نہیں کھائے گا، تو چونکہ درخت اور ہنڈیا کا کھانا مشکل ہے۔ لہٰذا اس سے مراد مجازی معنی لیا جائے گا یعنی اس درخت کا پھل یا اس ہنڈیا میں پکی ہوئی چیز نہ کھائے گا۔

مہجورہ:

وہ حقیقت کہلاتی ہے جس پر عمل کرنا لوگوں نے ترک کر دیا اگرچہ اس کی رسائی آسان ہو جیسے: وضع قدم فی الدار ۔ گھر میں قدم رکھنے کے حقیقی معنی پاؤں رکھنے کی بجائے داخل ہونا مراد لینا۔

مستعملہ:

ایسی حقیقت جس پر عمل کرنا زیادہ بہتر ہو جبکہ اس کے لیے مجاز متعارف نہ ہو جیسے اگر کسی شخص نے قسم کھائی کہ وہ اس گندم سے نہیں کھائے گا تو امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک عین گندم کھانے سے حانث ہوگا لیکن اس گندم سے بنی اور چیزیں مثلاً روٹی اور ستو وغیرہ کھانے سے حانث نہ ہوگا۔

(ب) تعریفات واصطلاحات

(۱) مطلق:

وہ اسم جنس یا صفت ہے، جس میں محض ذات کا اعتبار ہو، کسی زائد کی قید ملحوظ نہ ہو مثلاً فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ (تم اپنے چہروں کو دھوؤ) یہاں ترتیب وغیرہ کی قید ملحوظ نہیں ہے، محض دھونے کا حکم ہے۔ لہٰذا وضو میں ترتیب وغیرہ امور فرض نہیں ہے۔

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

(۴) مقید:

اسم جنس یا صفت میں جب کسی زائد وصف کی قید ملحوظ ہو تو اسے مقید کہا جاتا ہے۔ مثلاً کسی مومن کو غلطی سے قتل کرنے کی صورت میں بطور کفارہ مومن غلام آزاد کرنے کا حکم ہے۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے: وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَأً فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ یعنی جو شخص کسی مومن کو غلطی سے قتل کر بیٹھے تو وہ ایک مومن غلام آزاد کرے۔ یہاں "رقبہ" کے ساتھ "مومنہ" کی قید موجود ہے۔

سوال نمبر۶: درج ذیل اصطلاحات میں سے چار کی تعریفات تحریر کریں؟

(۱) خاص (۲) عام (۳) ظاہر (۴) نص (۵) محکم

جواب: خاص کی تعریف:

وہ لفظ جو معلوم معنی یا معلوم مسمّٰی کے لیے انفرادی طور پر موضوع ہو جیسے زید۔

عام کی تعریف:

وہ افراد جو غیر متناہی ایک جماعت کو لفظاً یا معناً حاصل ہو جیسے مُسْلِمُوْنَ۔

ظاہر کی تعریف:

وہ لفظ جس کا مفہوم واضح ہو۔

نص کی تعریف:

وہ معنی جس کے لیے کلام کو لایا جائے۔

محکم کی تعریف:

وہ ہے جس میں مفسر کے مقابلہ میں قوت زیادہ ہو اس طرح کہ اس کے خلاف بالکل جائز نہ ہو۔

☆☆☆☆

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

درجہ عالیہ (سال اوّل) برائے طالبات 2023ء/۱۴۴۴ھ

الورقة الخامسة: الادب العربی

نوٹ: تمام سوالات حل کریں، جزوی رعایت ہر سوال میں موجود ہے۔

پہلا حصہ قصیدہ بردہ شریف

سوال نمبر۱: (الف) مندرجہ ذیل میں سے صرف پانچ اشعار کا سلیس اُردو میں ترجمہ کریں؟

(۱) فاق النبیین فی خلق وفی خلق ولم یدانوہ فی علم ولا کرم

(۲) کالبحر من رسول اللہ ملتمس غرفا من البحر او رشفا من الدیم

(۳) ھو الذی تم معناہ و صورتہ ثم اصطفاہ حبیبا بارئ النسم

(۴) فان فضل رسول اللہ لیس لہ حد فیعرب عنہ ناطق بفم

(۵) فانہ شمس فضل ھم کواکبھا یظھرن انوارھا للناس فی الظلم

(۶) کالزھر فی ترف والبدم فی شرف والبحر فی کرم والدھر فی ھمم

(۷) جاءت لدعوتہ الاشجار ساجدۃ تمشی الیہ علی ساق بلا قدم

(۸) ھو الحبیب الذی ترجی شفاعتہ لکل ھول من الاھوال مقتحم

حصہ دوم..... مقامات حریری

سوال نمبر۲: درج ذیل اجزاء میں سے کوئی دو جز حل کریں؟

تَبَارَزَ بِمَعْصِيَتِكَ مَالِكَ نَاصِيَتِكَ وَ تَجْتَرِئُ بِقُبْحِ سِيْرَتِكَ عَلٰى عَالِمِ سَرِيْرَتِكَ وَتَتَوَارٰى عَنْ قَرِيْبِكَ وَاَنْتَ بِمَرْاٰى رَقِيْبِكَ وَتَسْتَخْفِيْ مِنْ مَمْلُوْكِكَ وَمَا تُخْفِيْ خَافِيَةٌ عَلٰى مَلِيْكِكَ

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ ۱۵+۱۰=۲۵

(۱) تبا لطالب دنیا ثنی الیھا الصبابہ

(۲) ما یستفیق غراما بھا وفرط صبابہ

(۳) ولو دری لکفاہ مما یروم صبابہ

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

(ب) تینوں اشعار کا ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ کی صرفی تحقیق کریں؟ ۱۵+۱۰=۲۵

واستسر عنی حینًا لا اعرف عرینا ولا اجد عنه مبینا فلما أیت من غربتی الی منبت شعبتی حضرت دار کتبها التی هی منتدی المتادبین وملتقی القاطنین منهم والمتغربین .

(ج) عبارت کا ترجمہ کریں اور خط کشیدہ جموع کے مفردات تحریر کریں؟ ۱۵+۱۰=۲۵

☆☆☆☆

درجہ عالیہ (سال اوّل) برائے طالبات ۲۰۲۳ء

پانچواں پرچہ: عربی ادب

پہلا حصہ..... قصیدہ بردہ شریف

سوال نمبر ۱: (الف) درجہ ذیل میں سے صرف پانچ اشعار کا سلیس اُردو میں ترجمہ کریں؟

(ب) خط کشیدہ صیغے حل کریں؟

(۱) فاق النبیین فی خلق وفی خلق ولم یدانوه فی علم ولا کرم

(۲) وکلهم من رسول الله ملتمس غرفا من البحر او رشفا من الدیم

(۳) فهو الذی تم معناه و صورته ثم اصطفاه حبیبا بارئ النسم

(۴) فان فضل رسول الله لیس له حد فیعرب عنه ناطق بفم

(۵) فانه شمس فضل هم کواکبها یظهرن انوارها للناس فی الظلم

(۶) کالزهر فی ترف والبدم فی شرف والبحر فی کرم والدهر فی هممم

(۷) جاءت لدعوته الاشجار ساجدة تمشی الیه علی ساق بلا قدم

(۸) هو الحبیب الذی ترجی شفاعته لکل هول من الاهوال مقتحم

جوابات: (الف) اشعار کا اُردو ترجمہ:

(۱) آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء پر ظاہری صورت اور باطنی خلق پر برتری لے گئے۔ انبیاء کرام آپ کے علم وکرم کے مرتبہ کے قریب بھی نہ پہنچ سکے۔

(۲) اور تمام انبیاء آپ کی بارگاہ میں درخواست کرنے والے ہیں، آپ کے دریائے کرم سے ایک چلو کا یا ایک قطرہ کا آپ کی مسلسل برسنے والی باران رحمت ہے۔

(۳) پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں جو ظاہر و باطنی کمالات میں مکمل ہیں۔ آپ کو تمام عالم کی ارواح

H_M_Hasnain_Asadi
Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

کے پیدا فرمانے والے نے محبوبیت کے لیے چن لیا۔

(۴) پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت کی کوئی انتہا نہیں جس کو بیان کر سکے کوئی بھی بات کرنے والا/کوئی بولنے والا۔

(۵) آپ صلی اللہ علیہ وسلم فضل الٰہی کے آفتاب اور انبیاء کرام اس آفتاب کے ستارے ہیں، جو لوگوں کے لیے اپنی روشنیاں تاریکیوں میں ظاہر فرماتے رہے۔

(۶) آپ صلی اللہ علیہ وسلم گلاب کے پھول کی کلی کی طرح ہیں تازگی میں اور چودھویں کے چاند کی طرح ہیں بزرگی میں، بخشش میں دریا کی مانند ہیں اور بلند ہمتی میں مثل زمانہ ہیں۔

(۷) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بلانے پر درخت سجدہ کرتے ہوئے آتے قدموں کے بغیر پنڈلیوں کے بل آپ کی طرف چلتے ہوئے۔

(۸) وہ محبوب ہیں جن سے سفارش کی امید کی جاتی ہے مصیبتوں اور بلاؤں کے وقت جو یکا یک/ اچانک آپڑتی ہے۔

(ب) خط کشیدہ صیغے:

فاق: صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف ثلاثی مجرد اجوف واوی ارباب نَصَرَ یَنْصُرُ

تم: صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف ثلاثی مجرد مضاعف ثلاثی از باب ضَرَبَ یَضْرِبُ

حصہ دوم..... مقامات حریری

سوال نمبر۲: درج ذیل اجزاء میں سے کوئی دو جز حل کریں؟

تُبَارِزُ بِمَعْصِيَتِكَ مَالِكَ نَاصِيَتِكَ وَ تَجْتَرِئُ بِقُبْحِ سِيْرَتِكَ عَلٰى عَالِمِ سَرِيْرَتِكَ وَتَتَوَارٰى عَنْ قَرِيْبِكَ وَاَنْتَ بِمَرْاٰى رَقِيْبِكَ وَتَسْتَخْفِيْ مِنْ مَمْلُوْكِكَ بِمَا تُخْفِيْ خَافِيَةٌ عَلٰى مَلِيْكِكَ

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ ۱۵+۱۰=۲۵

(۱) تبا لطالب دنیا — ثنی الیها الصبابه

(۲) ما یستفیق غراما — بها وفرط صبابه

(۳) ولو تری لکفاه — مما یروم صبابه

(ب) تینوں اشعار کا ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ کی صرفی تحقیق کریں؟ ۱۵+۱۰=۲۵

وَاسْتَسَرَّ عَنِّيْ حِيْنًا لَا اَعْرِفُ عَرِيْنًا وَّلَا اَجِدُ عَنْهُ مُبِيْنًا فَلَمَّا اٰبَتْ مِنْ غُرْبَتِيْ اِلٰى مَنْبَتِ شَعْبَتِيْ حَضَرْتُ دَارَ كُتُبِهَا الَّتِيْ هِيَ مُنْتَدَى الْمُتَاَدِّبِيْنَ وَمُلْتَقَى

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

الْقَاطِنِيْنَ مِنْهُمْ وَالْمُتَغَرِّبِيْنَ ۔

(ج) عبارت کا ترجمہ کریں اور خط کشیدہ جموع کے مفردات تحریر کریں؟

جوابات: (الف) اعراب:

اعراب سوالیہ حصہ میں لگا دیے گئے ہیں۔

عبارت کا ترجمہ:

تو اپنی نافرمانی کا مقابلہ کرتا ہے، اپنی پیشانی کے مالک سے، تو اپنے کردار کی قباحت کے ساتھ اپنے رازوں کے جاننے والے پر جرأت کرتا ہے، تو اپنے قریب (ضمیر) سے چھپتا ہے حالانکہ تو اپنے محافظ و نگہبان کی نظروں میں ہے، تو اپنے مملوک سے چھپتا ہے حالانکہ تیرے مالک سے کوئی مخفی چیز بھی چھپی ہوئی نہیں ہے۔

(ب) اشعار کا ترجمہ:

(۱) ہلاکت و بربادی دنیا کے طالب کے لیے جس نے اپنی توجہ اس طرف مائل کر لی۔

(۲) جو اس سے شدت محبت اور کثرت محبت کی وجہ سے افاقہ حاصل نہیں کر سکتا۔

(۳) اگر وہ جانتا (دنیا کی حقیقت) تو اس کے لیے کافی ہوتی اس کی مراد کی تلچھٹ۔

خط کشیدہ صرفی تحقیق:

یشفیق: صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع معلوم ثلاثی مزید اجوف واوی از باب استفعال۔

یروم: صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع معلوم ثلاثی مجرد اجوف واوی از باب نَصَرَ یَنْصُرُ۔

(ج) عبارت کا ترجمہ:

وہ ایک لمبا عرصہ مجھ سے پوشیدہ رہا اور میں اس کے بارے میں نہ جانتا تھا اور نہ ہی اس کے بتانے والے کو پاتا، پس جب میں اپنے سفر سے اپنے اصل وطن کی طرف پلٹا تو اس گھر کی لائبریری میں گیا، جو ادباء کے جمع ہونے اور مسافروں اور مقیم لوگوں کی ملاقات کی جگہ تھی۔

جموع کے مفردات:

جموع	مفردات
المتأدبين	متأدب
القاطنين	قاطن
المتغربين	متغرب

☆☆☆☆

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

تنظیم المدارس اہلسنّت پاکستان

درجہ عالیہ (سال اوّل) برائے طالبات 2023ء/۱۴۴۴ھ

الورقة السادسة: البلاغة

نوٹ: صرف چار سوالات کا حل مطلوب ہے

سوال نمبر۱: (الف) درج ذیل میں سے تین کی تعریفات لکھیں؟ ۳×۵=۱۵

(۱) فصاحت کلام (۲) تنافر کلمہ (۳) تعقید لفظی (۴) مخالفت قیاس (۵) ضعف تالیف

(ب) فصاحت کا لغوی معنی لکھنے کے بعد اس کی اقسام تحریر کریں؟ ۱۰

سوال نمبر۲: (الف) وہ کون سے امور ہیں جو بلاغت کے لیے ضروری ہیں؟ ۱۵

(ب) بلاغت کا لغوی معنی لکھنے کے بعد اس کی اقسام تحریر کریں؟ ۱۰

سوال نمبر۳: (الف) امر، نہی اور استفہام کی تعریفات لکھیں؟ ۳×۵=۱۵

(ب) علم معانی کی تعریف بیان کریں؟ ۱۰

سوال نمبر۴: (الف) انشاء، صدق خبر اور کذب خبر کی تعریفات تحریر کریں؟ ۳×۵=۱۵

(ب) خبر کی تعریف کرنے کے بعد اس کی اقسام بیان کریں؟ ۵+۵=۱۰

سوال نمبر۵: (الف) انشاء طلبی کی تعریف کرکے اس کی اقسام تحریر کریں؟ ۱۰

(ب) امر کے مجازی معانی میں سے تین مثالوں سمیت تحریر کریں؟ ۳×۵=۱۵

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

درجہ عالیہ (سال اوّل) برائے طالبات ۲۰۲۳ء

چھٹا پرچہ: البلاغت

سوال نمبر۱: (الف) درج ذیل میں سے تین کی تعریفات لکھیں؟

(۱) فصاحت کلام (۲) تنافر کلمہ (۳) تعقید لفظی

(۴) مخالفت قیاس (۵) ضعف تالیف

(ب) فصاحت کا لغوی معنی لکھنے کے بعد اس کی اقسام تحریر کریں؟

جواب: (الف) اصطلاحات کی تعریفات:

فصاحت کلام:

فصاحت کلام یہ ہے کہ کلام کا مختلف کلمات کے اجتماع سے ہونے والے کلمات کا تنافر، ضعف التالیف اور تعقید سے محفوظ ہونا اور اس کے کلمات بھی فصیح ہوں۔

تنافر کلمات:

کلمہ میں ایسے وصف کا ہونا جو زبان پر ثقل کو واجب کرے۔

تعقید لفظی:

تعقید میں پائے جانے والا اخفاء اگر الفاظ کی تقدیم و تاخیر یا کسی فصل کے سبب ہو تو اسے تعقید لفظی کہتے ہیں۔

مخالفت قیاس:

کسی کلمہ کا صرفی قانون کے موافق نہ ہونا۔

ضعف تالیف:

کسی کلام کا نحوی قانون کے موافق نہ ہونا۔

(ب) فصاحت کا لغوی معنی:

بیان کرنا، ظاہر ہونا، نمایاں، واضح۔

فصاحت کی اقسام:

فصاحت کی تین اقسام ہیں:

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

(۱) فصاحۃ فی الکلمہ (۲) فصاحت فی الکلام (۳) فصاحۃ فی المتکلم

سوال نمبر۲: (الف) وہ کون سے امور ہیں جو بلاغت کے لیے ضروری ہیں؟

(ب) بلاغت کا لغوی معنی لکھنے کے بعد اس کی اقسام تحریر کریں؟

جواب: (الف) بلاغت کے لیے ضروری امور:

بلاغت کو حاصل کرنے کے لیے درج ذیل چیزوں کو جاننا ضروری ہے: تنافر کی پہچان جن کا پتہ ذوق سلیم سے ہوتا ہے۔ مخالفت قیاس کا علم جس کا ادراک علم صرف سے ہوتا ہے۔ ضعف تالیف اور تعقید لفظی کا علم جس کا ادراک علم نحو سے ہوتا ہے اور غرابت کی معرفت جس کا ادراک کلام عرب میں تتبع و تلاش کرنے سے ہوتا ہے۔ لہٰذا حصول بلاغت کے لیے لغت، صرف، نحو، علم معانی و بیان کی معرفت کے ساتھ ساتھ ذوق سلیم ہونا اور کلام عرب میں خوب واقفیت ہونا ضروری ہے۔

خبر کی اقسام:

خبر دو قسم پر: (۱) جملہ اسمیہ (۲) جملہ فعلیہ

(ب) بلاغت کا لغوی معنی:

کسی جگہ پہنچ جانا، وصول، انتہاء

بلاغت کی اقسام:

بلاغت کی دو قسمیں ہیں: (۱) بلاغت فی الکلام (۲) بلاغت فی المتکلم

سوال نمبر۳: (الف) امر، نہی اور استفہام کی تعریفات لکھیں؟

(ب) علم معانی کی تعریف سپرد قلم کریں؟

جواب: (الف) امر کی تعریف:

اپنے آپ کو بلند تصور کرتے ہوئے کسی سے فعل کا مطالبہ کرنا۔

نہی کی تعریف:

خود کو بڑائی کی جگہ رکھتے ہوئے کسی سے فعل کے نہ کرنے کا مطالبہ کرنا۔

استفہام کی تعریف:

کسی چیز کے بارے میں علم کو طلب کرنا۔

(ب) علم معانی کی تعریف:

علم معانی ایسا علم ہے جس کے ساتھ لفظ عربی کے وہ احوال پہچانے جائیں جن کے ساتھ لفظ مقتضائے

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

حال کے مطابق ہو جاتا ہے۔

سوال نمبر۴: (الف) انشاء، صدق خبر اور کذب خبر کی تعریفات تحریر کریں؟

(ب) خبر کی تعریف کرنے کے بعد اس کی اقسام بیان کریں؟

جواب: (الف) انشاء کی تعریف:

وہ کلام جس کے قائل کے بارے میں ایسا نہ کہا جا سکے کہ وہ اپنی بات میں سچا ہے یا جھوٹا۔

صدق خبر کی تعریف:

صدق خبر یہ ہے کہ خبر واقع کے مطابق ہو۔

کذب خبر کی تعریف:

کذب خبر یہ ہے کہ خبر واقع کے مطابق نہ ہو۔

(ب) خبر کی تعریف:

خبر وہ کلام ہے کہ جس کے قائل کو سچا یا جھوٹا کہا جا سکے۔

سوال نمبر۵: (الف) انشاء طلبی کی تعریف کرتے ہوئے اس کی اقسام تحریر کریں؟

جواب: (الف) انشاء طلبی کی تعریف:

جن میں کسی مطلوبہ چیز کو طلب کیا جائے اور طلب کے وقت وہ مطلوبہ چیز حاصل نہ ہو۔

انشاء طلبی کی اقسام:

انشاء طلبی پانچ قسم پر ہے:

(۱) امر (۲) نہی (۳) استفہام (۴) تمنی (۵) نداء

(ب) امر کے مجازی معانی میں سے تین مثالوں سمیت تحریر کریں؟

امر کے تین مجازی معانی:

(۱) دعا جیسے: اَوْزِعْنِیْ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ

(۲) التماس کے لیے جیسے اپنے برابر والے کو کہنا: اَعْطِنِی الْکِتَابَ

(۳) تہدید کے لیے جیسے: اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ

☆☆☆☆

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) باکستان

الشهادة العالمية "السنة الثانية" لِلطالبات

الموافق سنة ۱۴۴۲ھ/ 2021ء

الوقت المحدد: ثلاث ساعات مجموع الارقام: ۱۰۰

الورقة الاولیٰ: الصحیح للبخاری

نوٹ: کوئی سے تین سوال حل کریں۔

سوال نمبر 1:-سألتك بما يأمركم فذكرت انه يأمركم ان تعبدوا الله ولاتشركوا به شيئا وينهاكم عن عبادة الأوثان ويأمركم بالصلوٰة والصدق والعفاف فان كان ماتقول حقا فسيملك موضع قدمي هاتين وقد كنت اعلم انه خارج ولم اكن اظن انه منكم .

(الف) اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) خط کشیدہ کلمات کی نحوی تحقیق کریں؟ ۳+۳+۳=۹

(ج) اس کلام کے متکلم اور مخاطب کا نام لکھیں؟ ۵

سوال نمبر 2:-عن عائشة رضی الله عنها انها ارادت ان تشترى بريرة وانهم اشترطوا ولاءها فذكر للنبى صلى الله عليه وسلم فقال النبى صلى الله عليه وسلم اشتريها فاعتقيها فانما الولاء لمن اعتق واهدى لها لحم فقيل للنبى صلى الله عليه وسلم هذا تصدق به على بريرة فقال لها النبى صلى الله عليه وسلم هو لها صدقة ولنا هدية .

(الف) حدیث مذکور کا ترجمہ لکھیں؟ ۱۰

(ب) خط کشیدہ کلمات کی صرفی تحقیق کریں؟ ۳+۳+۳=۹

(ج) ولاء کسے کہتے ہیں نیز "خیرت" میں کس بات کا خیار مراد ہے اور اس خیار کا فقہی نام کیا ہے؟ ۷+۷=۱۴

سوال نمبر 3:-عن همام قال سمعت عمارا يقول رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم وما معه إلا خمسة أعبدو امرأتان وأبوبكر .

(الف) حدیث مذکور پر حرکات وسکنات لگائیں؟ ۱۰

(ب) "خمسة اعبد" اور "امرأتان" سے کون لوگ مراد ہیں؟ ان کے اسماء تحریر کریں۔ ۱۴

(ج) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے کوئی سے تین مناقب بخاری شریف سے بیان کریں؟ ۹

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

سوال نمبر 4:- درج ذیل میں سے کوئی سی تین احادیث کا ترجمہ سپرد قلم کریں؟ ا

(الف) الفخر والخيلاء في الفدادين أهل الوبر والسكينة في أ
يمان والحكمة يمانية قال أبو عبدالله سميت اليمن لأنها عن يمين
عن يسار الكعبة والمشأمة الميسرة واليد اليسرى الشؤمى والجانـ

(ب) عن عائشة أن أبابكر رضى الله عنه دخل عليها وعندها
تغنيان وتدففان وتضربان والنبى صلى الله عليه وسلم متغش بثو
فكشف النبى صلى الله عليه وسلم وجهه فقال دعهما يا أبابكر
الأيام أيام منى .

(ج) عن أبى هريرة رضى الله عنه أن رسول الله صلى الله عل
ومثل الأنبياء من قبلى كمثل رجل بنى بيتا فأحسنه وأجمله إلا
فجعل الناس يطوفون به ويعجبون له ويقولون هلا وضعت هذه الل
خاتم النبيين .

(د) عن البراء بن عازب رضى الله عنهما قال كان النبى
مربوعا بعيد مابين المنكبين ضخم يبلغ شحمة أذنيه ر
أرشيئاقط أحسن منه قال يوسف بن أبى إسحاق عن أبيه إلى منكـ

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات سال

پہلا پرچہ: صحیح بخاری

سوال نمبر 1:- سَأَلْتُكَ بِمَا يَأْمُرُكُمْ فَذَكَرْتَ أَنَّهُ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَعْبُ
شَيْئًا وَيَنْهَاكُمْ عَنْ عِبَادَةِ الْأَوْثَانِ وَيَأْمُرُكُمْ بِالصَّلٰوةِ وَالصِّدْقِ وَالْ
حَقًّا فَسَيَمْلِكُ مَوْضِعَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ وَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ خَارِجٌ وَلَمْ

(الف) اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں؟

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

(ب) خط کشیدہ کلماتِ عبارت کی نحوی تحقیق کریں؟

(ج) اس کلام کے متکلم اور مخاطب کا نام لکھیں؟

جواب: (الف) اعراب بر عبارت اور ترجمہ عبارت:

نوٹ: اعراب لگا دیے گئے ہیں اور ترجمہ درج ذیل ہے:

اور میں نے تم سے سوال کیا کہ وہ تم کو کیا حکم دیتے ہیں، تو تم نے کہا: بے شک وہ تم کو حکم دیتا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ تم کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور وہ تمہیں بتوں کی عبادت سے روکتے ہیں اور تمہیں نماز، سچ بولنے اور پاک دامنی اختیار کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ اگر یہ تمام باتیں درست ہیں، تو وہ یقیناً نبی ہیں، پس وہ عنقریب میرے پاؤں کی نیچے والی زمین کے مالک ہو جائیں گے اور مجھے کامل بھروسہ تھا کہ وہ ظاہر ہونے والے ہیں اور میں نے کبھی بھی گمان نہیں کیا تھا کہ وہ تم سے ہوں گے۔

جواب: (ب) خط کشیدہ عبارت کی نحوی تحقیق:

الاوثان: یہ "وثن" سے جمع مکسر اور مضاف الیہ ہے، مضاف الیہ با مضاف مجرور، جار با مجرور متعلق ہو ظرف لغو "تنھا" کے۔

العفاف: یہ معطوف ہے، اس کا عطف الصدق پر ہے جبکہ اس کا عطف الصلوٰۃ پر ہے، یہ سب معطوف با معطوف علیہ مل کر ظرف لغو ہو متعلق "یأمر" کے۔

هاتين: یہ اسم اشارہ تثنیہ ہے، اشارالیہ ملکر مفعول بہ ہوا "سیملك" کا۔ اس طرح فعل مضارع اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

جواب: (ج) اس کلام کے متکلم اور مخاطب کا نام:

اس عبارت کے متکلم کا نام ہے: ہرقل (شاہ حبشہ) جبکہ مخاطب کا نام ہے: ابوسفیان۔

سوال نمبر 2:- عن عائشة رضی الله عنها انها ارادت ان تشتری بریرة فابی اهلها ان یشترطوا ولاءها فذکر للنبی صلی الله علیه وسلم فقال النبی صلی الله علیه وسلم اشتریها فاعتقیها فانما الولاء لمن اعتق واهدی لها لحم فقیل للنبی صلی الله علیه وسلم هذا تصدق به علی بریرة فقال لها النبی صلی الله علیه وسلم هو لها صدقة ولنا هدیة۔

(الف) حدیث مذکور کا ترجمہ لکھیں؟

(ب) خط کشیدہ کلمات کی صرفی تحقیق کریں؟

(ج) ولاء کسے کہتے ہیں نیز "خیرت" میں کس بات کا خیار مراد ہے اور اس خیار کا فقہی نام کیا ہے؟

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

جواب: (الف) ترجمہ حدیث:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو خریدنا چاہا، تو ان کے مالکوں نے ان کی ولاء کی شرط قرار دے دی، اس پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے خرید کر آزاد کر دو، کیونکہ ولاء آزاد کرنے والے کی ہوتی ہے۔ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے پاس بطور تحفہ گوشت پیش کیا گیا، تو آپ نے فرمایا: اس گوشت کو بریرہ پر صدقہ کیا گیا ہے، تو یہ اس کے واسطے صدقہ ہے اور ہمارے لیے ہدیہ ہے۔

جواب: (ب) خط کشیدہ کلمات کی صرفی تحقیق:

ارادت: یہ صیغہ واحد مؤنث غائب فعل ماضی معروف ثلاثی مزید فیہ با ہمزہ وصل ناقص یائی از باب افعال، ارادہ کرنا، قصد کرنا۔

اشتریھا: یہ صیغہ واحد مؤنث حاضر فعل امر حاضر معروف ثلاثی مزید فیہ با ہمزہ وصل ناقص یائی از باب افتعال، خریدنا۔

تصدق: صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی مجہول ثلاثی مزید فیہ بے ہمزہ وصل صحیح از باب تفعل، صدقہ کرنا، ہدیہ کرنا۔

جواب: (ج) ''ولاء'' کی تعریف، ''خیرت'' سے مراد اور ''خیار'' کا فقہی نام:

ولاء: وہ میراث جس کا کوئی شخص اپنی ملک سے کسی کو آزاد کرنے یا عقد موالات کے سبب حقدار ہوتا ہے۔

سوال نمبر 3: عَنْ هَمَّامٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمَّارًا يَقُوْلُ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا مَعَهُ اِلَّا خَمْسَةُ أَعْبُدٍ وَّامْرَأَتَانِ وَأَبُوْبَكْرٍ .

(الف) حدیث مذکور پر حرکات وسکنات لگائیں؟

(ب) ''خمسة اعبد'' اور ''امرأتان'' سے کون لوگ مراد ہیں؟ ان کے اسماء تحریر کریں؟

(ج) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے کوئی سے تین مناقب بخاری شریف سے بیان کریں؟

جواب: (الف) حدیث پر حرکات وسکنات:

حرکات وسکنات اوپر لگا دی گئی ہیں۔

جواب: (ب) ''خمسة اعبد'' اور ''امرأتان'' سے مراد لوگ اور ان کے نام:

پانچ غلاموں کے نام یہ ہیں: (i) حضرت عمار، (ii) حضرت زید بن حارثہ، (iii) حضرت بلال، (iv)

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

حضرت عامر بن فہیرہ، (۷) حضرت شقران رضی اللہ عنہم۔

دو عورتوں کے نام یہ ہیں: (۱) حضرت خدیجہ، (۲) حضرت ام الفضل یعنی حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی زوجہ رضی اللہ عنہما۔

جواب: (ج) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے تین مناقب:

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے تین مناقب درج ذیل ہیں:

(۱) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اپنے کپڑے کو تکبر سے زمین پر گھسیٹے گا، بروز حشر اللہ تعالیٰ اس کی جانب نظر رحمت نہ فرمائے گا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میرے کپڑے کا ایک کنارہ لٹک جاتا ہے، مگر یہ میں اس کا خیال رکھوں گا اس طرح نہ ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس طرح تکبر کی وجہ سے نہیں کرتے ہو۔

(۲) محمد بن حنفیہ کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والد محترم سے دریافت کیا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لوگوں میں سب سے افضل کون ہے؟ تو انہوں نے جواب میں کہا: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، میں نے پوچھا: اس کے بعد کون؟ انہوں نے کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ، مجھے خدشہ ہوا کہ اب فرمائیں گے: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ۔ اس پر میں نے دریافت کیا: تو آپ؟ تو آپ نے فرمایا: میں تو مسلمانوں میں سے ایک عام آدمی ہوں۔

(۳) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اُحد پہاڑ پر چڑھے، اور حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم بھی ساتھ تھے تو اُحد پہاڑ کانپنے لگا، اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اُحد! تو اپنی حرکت بند کردے، کیونکہ تیرے اوپر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔

سوال نمبر 4:- درج ذیل احادیث کا ترجمہ سپرد قلم کریں۔

(الف) الفخر والخيلاء في الفدادين أهل الوبر والسكينة في أهل الغنم والإيمان يمان والحكمة يمانية قال أبو عبدالله سميت اليمن لأنها عن يمين الكعبة والشأم لأنها عن يسار الكعبة والمشأمة الميسرة واليد اليسرى الشؤمى والجانب الأيسر الأشأم .

(ب) عن عائشة أن أبابكر رضي الله عنه دخل عليها وعندها جاريتان في أيام من تغنيان وتدففان وتضربان والنبي صلى الله عليه وسلم متغش بثوبه فانتهرهما أبوبكر فكشف النبي صلى الله عليه وسلم وجهه فقال دعهما يا أبابكر فإنها أيام عيد وتلك الأيام أيام منى .

(ج) عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إن مثلي

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

ومثل الأنبياء من قبلي كمثل رجل بنى بيتا فأحسنه وأجمله إلا موضع لبنة من زاوية فجعل الناس يطوفون به ويعجبون له ويقولون هلا وضعت هذه اللبنة قال فأنا اللبنة وأنا خاتم النبيين .

(د) عن البراء بن عازب رضي الله عنهما قال كان النبي صلى الله عليه وسلم مربوعا بعيد مابين المنكبين له شعر يبلغ شحمة أذنيه رأيته في حلة حمراء لم أر شيئاقط أحسن منه قال يوسف بن أبي إسحاق عن أبيه إلى منكبيه .

جواب: احادیث کا ترجمہ:

(الف) فخر، تکبر، چیخنے چلانے والے اونٹ چرانے والوں کے اندر ہیں۔ نرمی و ملائمت بکریاں چرانے والوں میں ہے۔ ایمان یمن میں ہے، حکمت بھی یمن میں ہے۔ ابوعبداللہ نے کہا: یمن کو یمن اس وجہ سے کہا جاتا ہے کہ وہ کعبہ معظمہ کی دائیں طرف ہے اور شام کو شام اس وجہ سے کہا جاتا ہے کہ وہ کعبہ معظمہ کی بائیں طرف ہے اور مشامہ الٹی چیز کو کہا جاتا ہے اور شومی بائیں ہاتھ کو کہا جاتا ہے اور شام الٹی طرف کو کہا جاتا ہے۔

(ب) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: بے شک حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ان کے پاس اس وقت تشریف لائے کہ ان کے پاس دو لونڈیاں منیٰ کے دنوں میں گا رہی تھیں اور دف بجا رہی تھیں جبکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کپڑے سے اپنے [illegible] کو چھپا رکھا تھا، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان لونڈیوں کو ڈانٹ پلائی، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کپڑے کو اپنے چہرے سے دور کیا اور فرمایا: اے ابوبکر! انہیں چھوڑ دو، کیونکہ یہ عید اور منیٰ کے دن ہیں۔

(ج) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کرام کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے ایک مکان بنایا، تو اسے حسین و جمیل بنایا، مگر اس نے ایک کونے کے اندر ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی، لوگ اس کے گرد گھومتے اور اظہار تعجب کرتے کہ اس میں اینٹ کو کیوں نہ رکھا گیا، وہ اینٹ میں ہی ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔

(د) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم درمیانہ قد کے تھے، آپ کا سینہ بہت کشادہ اور کھلا ہوا تھا۔ آپ کے (سر کے) بال کانوں کی لو تک لٹکتے رہتے تھے۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک مرتبہ سرخ لباس میں دیکھا، میں نے آپ سے بڑھ کر حسین کسی کو نہیں دیکھا تھا۔ یوسف بن ابی اسحاق نے اپنے والد کے حوالے سے بیان کیا یعنی آپ کے بال کندھوں تک پہنچتے تھے۔

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) باکستان

الشهادة العالمية "السنة الثانية" للطالبات

الموافق سنة ۱۴۴۲ھ/ 2021ء

الورقة الثانية: الصحيح لمسلم

الوقت المحدد: ثلاث ساعات مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: سوال نمبر 1 لازمی ہے باقی میں سے کوئی دو سوال حل کریں۔

سوال نمبر 1:-عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سلونی فهابوه ان يسئلوه قال فجاء رجل فجلس عند رکبتيه فقال يا رسول الله صلى الله عليه وسلم ما الاسلام قال لا تشرك بالله شيئا وتقيم الصلوٰة وتوتی الزکوٰة وتصوم رمضان قال صدقت قال يا رسول الله ما الايمان قال ان تؤمن بالله وملائكته وكتابه ولقائه ورسله وتؤمن بالبعث وتؤمن بالقدر كله قال صدقت قال يا رسول الله ما الاحسان.....

(الف) مذکورہ بالا حدیث پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ (۲۰=۱۰+۱۰)

(ب) مذکورہ بالا حدیث شریف کی روشنی میں علامات قیامت لکھیں؟ ۱۰

(ج) شرک کسے کہتے ہیں؟ تعریف لکھیں۔ ۴

سوال نمبر 2:-عن ابی هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليقل خيرا اوليصمت ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم جاره ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم ضيفه .

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ (۲۰=۱۰+۱۰)

(ب) ہمسائے اور مہمان کے حقوق لکھیں؟ ۱۳

سوال نمبر 3:-عن عائشة قالت طيبت رسول الله صلى الله عليه وسلم بيدی لحرمه حين احرم ولحله حين حل قبل ان يطوف بالبيت .

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ ۲۰

(ب) احرام کی حالت میں کونسی چیزیں منع ہیں؟ ۱۰

(ج) مرد اور عورت کے احرام میں کیا فرق ہے؟ ۳

سوال نمبر 4:-عن ابن عباس ان ضباعة بنت الزبير بن عبدالمطلب اتت رسول الله

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

صلی اللہ علیہ وسلم فقالت انی امراءۃ ثقیلۃ وانی ارید الحج فما تأمرنی قال اهلی بالحج واشترطی ان محلی حیث تحبسنی قال فادرکت ۔

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں؟ ۱۰

(ب) خط کشیدہ کی وضاحت کریں اور بتائیں کہ یہ حکم حضرت ضباعۃ کے لیے خاص ہے یا ہر بیمار عورت کے لیے ہے؟ ۱۰

(ج) عمرہ ادا کرنے کا طریقہ لکھیں؟ ۱۳

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات سال 2021ء

دوسرا پرچہ: صحیح مسلم

سوال نمبر ۱: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَلُوْنِیْ فَهَابُوْهُ اَنْ یَّسْئَلُوْهُ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَجَلَسَ عِنْدَ رُکْبَتَیْهِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا الْاِسْلَامُ قَالَ لَا تُشْرِکْ بِاللهِ شَیْئًا وَّتُقِیْمُ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِی الزَّکٰوةَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللهِ مَا الْاِیْمَانُ قَالَ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ وَمَلَائِکَتِهٖ وَکِتَابِهٖ وَلِقَائِهٖ وَرُسُلِهٖ وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ کُلِّهٖ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللهِ مَا الْاِحْسَانُ.....

(الف) مذکورہ بالا حدیث پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) مذکورہ بالا حدیث شریف کی روشنی میں علامات قیامت لکھیں؟

(ج) شرک کسے کہتے ہیں؟ تعریف لکھیں۔

جواب: (الف) اعراب برحدیث اور ترجمہ حدیث:

نوٹ: اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں اور ترجمہ حدیث درج ذیل ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم مجھ سے سوال کیا کرو، مگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سوال کرنے سے جھجک جاتے تھے، راوی کا بیان ہے: پھر ایک روز ایک آدمی حاضر ہوا، وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں دوزانوں ہو کر بیٹھ گیا، اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اسلام کیا ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، نماز ادا کرو، زکوٰۃ دو اور رمضان المبارک کے روزے رکھو، وہ آدمی عرض گزار ہوا: آپ نے سچ فرمایا ہے، پھر اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ایمان کیا ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں، اس

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

کی کتابوں، اس سے ملاقات، اس کے رسولوں، مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے اور تقدیر سے تعلق رکھنے والے تمام امور پر ایمان لانا، اس نے عرض کیا: آپ نے سچ فرمایا۔ پھر اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! احسان کیا ہے؟

جواب: (ب) حدیث بالا کی روشنی میں علامات قیامت:

اس حدیث میں تین علامات قیامت بیان کی گئی ہیں:

(۱) لونڈی اپنے مالک کو جنم دے گی، (۲) ننگے پاؤں، ننگے جسم اور بکریوں کے چرواہے عالیشان محلات پر فخر کریں گے، (۳) ننگے پاؤں، ننگے جسم، بہرے اور گونگے زمین کے بادشاہ بنیں گے۔

جواب: (ج) شرک کی تعریف:

شرک کا لغوی معنیٰ ہے: ساتھی بنانا، یا ساتھی ٹھہرانا۔ شرک کا اصطلاحی معنیٰ ہے: کسی کو اللہ تعالیٰ کی ذات، صفات اور صفات کے تقاضوں میں برابر ٹھہرانا ہے۔

شریک ٹھہرانے والے کو مشرک کہا جاتا ہے، شرک ایسا گناہ ہے، جو اللہ تعالیٰ کبھی معاف نہیں کرے گا۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے بڑا گناہ کیا ہے؟ تو آپ نے جواب میں فرمایا: وہ یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراؤ، حالانکہ اس نے تمہیں پیدا کیا ہے۔

سوال نمبر 2:- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیَقُلْ خَیْرًا اَوْ لِیَصْمُتْ وَمَنْ كَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیُكْرِمْ جَارَهٗ وَمَنْ كَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیُكْرِمْ ضَیْفَهٗ .

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) ہمسائے اور مہمان کے حقوق لکھیں؟

جواب: (الف) اعراب بر حدیث اور ترجمہ حدیث:

نوٹ: حدیث پر اعراب لگا دیے گئے ہیں اور ترجمہ حدیث درج ذیل ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، تو اسے چاہیے کہ وہ اچھی بات کہے، یا پھر خاموشی اختیار کرلے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے پڑوسی کی عزت کرے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے مہمان کی تکریم کرے۔

H_M_Hasnain_Asadi
Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

جواب: (ب) ہمسائے اور مہمان کے حقوق:

ہمسائے کے حقوق:

اسلام میں تمام انسانوں بلکہ حیوانات کے حقوق بیان کیے گئے ہیں۔ ہمسائے کے حقوق کے حوالے سے قرآن وسنت میں حقوق تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ چنانچہ ہمسائے کے حقوق کے حوالے سے کثیر احادیث مبارکہ موجود ہیں، ان میں سے ایک جامع حدیث یہاں بیان کی جاتی ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جانتے ہو کہ ہمسائے کا کیا حق ہے؟ پھر آپ نے فرمایا: (۱) جب وہ تجھ سے مدد کا طالب ہو، تو اس کی مدد کر۔ (۲) اگر اسے قرض کی ضرورت ہو، تو اسے قرض فراہم کر۔ (۳) اگر وہ تنگدست ہو جائے، اس کی ضرورت پوری کر۔ (۴) اگر وہ بیمار ہو جائے، اس کی عیادت کر۔ (۵) اگر وہ مر جائے، تو اس کا جنازہ اٹھاؤ۔ (۶) اگر اسے خوشی حاصل ہو، تو اسے مبارک باد دو۔ (۷) اگر اسے کسی مصیبت کا سامنا کرنا پڑے، تو اسے صبر کی تلقین کرو۔ (۸) اس کے مکان سے اپنا مکان اونچا نہ بناتا کہ اس کی ہوا روک دے۔ (۹) جب میوہ لیکر آؤ، تو اس کے گھر میں دو، ورنہ خفیہ لیکر آؤ۔ (۱۰) ہنڈیا کی خوشبو سے اپنے ہمسائے کو ایذاء نہ دو مگر یہ کہ شوربا اسے بھی بھیج دو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جانتے ہو کہ ہمسائے کا کیا حق ہے؟ بخدا کوئی بھی ہمسائے کے حقوق پورے نہیں کر سکتا مگر جس پر اللہ تعالیٰ نے رحمت کی ہو۔

مہمان کے حقوق:

ہمسائے وغیرہ کے حقوق کی طرح اسلام نے مہمان کے حقوق پر بھی زور دیا ہے۔ چنانچہ مہمان کے حقوق کے حوالے سے چند ارشادات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ذیل میں پیش کیے جاتے ہیں:

(۱) حضرت ابوشریح العدوی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میرے کانوں نے سنا اور میری آنکھوں نے دیکھا جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، وہ مہمان کی تکریم کرے اور اسے جائزہ دے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا: یارسول اللہ! جائزہ کیا ہے؟ فرمایا: ایک دن اور ایک رات اس کی خاطر مدارت کرے اور تین دن اس کی ضیافت کرے اور اس سے زیادہ دن اس کی طرف سے صدقہ ہے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، اسے چاہیے کہ اچھی بات کہے یا پھر خاموش رہے۔

(۲) حضرت ابوشریح الخزاعی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مہمان نوازی تین دن ہے اور جائزہ ایک دن ہے۔ کسی مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی

H_M_Hasnain_Asadi
Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

کے پاس اتنے دن قیام کرے کہ اسے گناہ میں مبتلا کرے، صحابہ کرام نے دریافت کیا: یارسول اللہ! وہ اس کو گناہ میں کیسے مبتلا کرے گا؟ آپ نے جواب میں فرمایا: وہ اس کے پاس ایسی حالت میں قیام کرے کہ اس کے پاس مہمان نوازی کے لیے کچھ نہ ہو۔

سوال نمبر 3:- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِيْ لِحُرْمِهٖ حِيْنَ اَحْرَمَ وَلِحِلِّهٖ حِيْنَ حَلَّ قَبْلَ اَنْ يَّطُوْفَ بِالْبَيْتِ ۔

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) احرام کی حالت میں کونسی چیزیں منع ہیں؟

(ج) مرد اور عورت کے احرام میں کیا فرق ہے؟

جواب: (الف) اعراب بر حدیث اور ترجمہ حدیث:

نوٹ: اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں اور ترجمہ حدیث درج ذیل ہے:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حالت احرام میں اپنے ہاتھ سے خوشبو لگائی، جب آپ نے احرام باندھا، اور جس وقت آپ نے بیت اللہ کا طواف کرنے سے پہلے احرام کو کھول دیا۔

جواب: (ب) حالت احرام میں ممنوع امور:

حالت احرام میں بہت سے امور حرام و ممنوع ہو جاتے ہیں، ان میں سے چند ایک مشہور درج ذیل ہیں:

(۱) عورت سے جماع کرنا، (۲) بوس و کنار کرنا، (۳) گلے لگانا، (۴) اس کی اندام نہانی پر نگاہ کرنا، (۵) حرکت فحش کا ارتکاب کرنا، (۶) کسی سے لڑائی جھگڑا کرنا، (۷) جنگل کا شکار کرنا، (۸) کسی جانور کو ذبح کرنے کے لیے معاونت کرنا، (۹) اپنے یا غیر کا ناخن کاٹنا، (۱۰) اپنے جسم کے کسی حصہ سے بال جدا کرنا، (۱۱) اپنا منہ یا سر کسی کپڑے سے چھپانا، (۱۲) عمامہ زیب سر کرنا، (۱۳) برقع یا دستانے پہننا، (۱۴) سلا ہوا کپڑا پہننا، (۱۵) خوشبو لگانا، (۱۶) سر یا داڑھی کو خطمی یا کسی خوشبو وغیرہ سے دھونا، (۱۷) مہندی کا خضاب لگانا، (۱۸) گوند وغیرہ سے بال جمانا، (۱۹) جوں مارنا یا پھینکنا، (۲۰) کسی کا سر مونڈنا، (۲۱) زیتون یا تل کا تیل خواہ بے خوشبو ہو کا بالوں یا جسم پر لگانا وغیرہ۔

جواب: (ج) مرد اور عورت کے احرام میں فرق:

جب حج یا عمرہ یا دونوں کی نیت کر کے تلبیہ پڑھتے ہیں تو بعض حلال چیزیں بھی حرام ہو جاتی ہیں، اس

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

لیے اس کو احرام کہتے ہیں۔ مجازاً ان سلی چادروں کو بھی احرام کہا جاتا ہے، جن کو حالت احرام میں استعمال کیا جاتا ہے۔

مرد کے احرام میں دو کپڑے (ان سلے) ہوتے ہیں جبکہ عورت کا احرام سکارف کی شکل میں ہوتا ہے۔

سوال نمبر 4:- عن ابن عباس ان ضباعة بنت الزبير بن عبدالمطلب اتت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت انى امراء ة ثقيلة وانى اريد الحج فما تأمرنى قال اهلى بالحج واشترطى ان محلى حيث تحبسنى قال فادركت .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں؟

(ب) خط کشیدہ کی وضاحت کریں اور بتائیں کہ یہ حکم حضرت ضباعة کے لیے خاص ہے یا ہر بیمار عورت کے لیے ہے؟

(ج) عمرہ ادا کرنے کا طریقہ لکھیں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: حضرت ضباعة بنت زبیر بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: میں ایک مریض عورت ہوں جبکہ میں حج کا بھی ارادہ رکھتی ہوں، آپ اس بارے میں کیا ارشاد فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا: تم حج کا احرام باندھ لو اور اس شرط کو عائد کر دو کہ میرے احرام کھول دینے کی جگہ وہی ہے، جس جگہ تو مجھے روک لے گا۔ فرمایا: اس نے حج کو پالیا۔

جواب: (ب) خط کشیدہ کی وضاحت اور اس حکم کی نوعیت:

حضرت ضباعة رضی اللہ عنہا زبیر بن عبدالمطلب کی بیٹی تھیں یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی چچازاد ہمشیرہ، زبیر مسلمان نہ ہوئے تھے، ضباعہ صحابیہ ہیں، مہاجرات میں شمار ہوتی ہیں اور حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کی زوجہ ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حجۃ الوداع میں تم بھی ہمارے ساتھ حج کرنے کا ارادہ رکھتی ہو، تو یہ واقعہ حجۃ الوداع کی تیاری کے وقت کا ہے۔ انہوں نے عرض کیا: ابھی بیماری سے اٹھی ہوں، کمزور ہوں، اندیشہ ہے کہ سفر کی وجہ سے پھر مرض عود کر آئے، میں احرام کے بعد حج کے احکام مکمل نہ کر سکوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: احرام باندھتے وقت تم یہ کہہ لینا کہ خدایا اگر میں بعد احرام اداء حج سے قاصر رہوں، علالت کا شکار ہو جاؤں، تو جہاں بھی بیمار ہوں گی وہاں ہی احرام کھول دوں گی۔

اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ احصار مرض سے بھی ہو سکتا ہے، اس طرح یہ روایت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی دلیل ہے کہ احصار دشمن سے ہی نہیں ہوتا بلکہ مرض سے بھی ہو جاتا ہے۔ خیال رہے کہ

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

زبان سے یہ شرط عائد کرنا مستحب ہے، اگر شرط نہ بھی لگائی جائے، تب بھی مریض محرم احرام کھول سکتا ہے۔ بعض نے کہا: اس شرط عائد کرنے کا فائدہ یہ ہوگا کہ مریض فوراً حج کر سکتا ہے۔ اگر شرط لگائے بغیر ایسا حادثہ پیش آیا، تو دوسرے حجاج کے ساتھ ہدی بھیجے گا اور ہدی حرم شریف میں ذبح ہو جانے کے بعد احرام کھولے گا۔

جواب: (ج) عمرہ ادا کرنے کا طریقہ:

غیر مکی میقات سے عمرہ کا احرام باندھ لے، پاکستان کے رہنے والے ہوائی جہاز سے سفر کرتے ہیں، اس لیے وہ اپنے گھر میں غسل کر کے احرام باندھ لیں اور ایئر پورٹ کے لاؤنج میں دو رکعت نوافل پڑھ کر عمرہ کی نیت سے احرام باندھ لے، پھر یوں کہے: اے اللہ! میں عمرہ کے لیے حاضر ہوں، اس کو میرے لیے آسان کر دے اور میری طرف سے اسے قبول فرما۔ پھر راستہ میں بکثرت تلبیہ پڑھے اور تلبیہ کے الفاظ یہ ہیں: لَبَّیْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ، لَبَّیْكَ لَاشَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَاشَرِیْكَ لَكَ۔ پھر مکہ معظمہ پہنچ کر عمرہ ادا کرے یعنی بیت اللہ کا سات بار طواف کرے، اس طواف میں اضطباع کرے، پہلے تین چکروں میں رمل کرے، جب بھی حجر اسود کے سامنے سے گزرے تو اگر ممکن ہو تو اسے بوسہ دے، جب رکن یمانی کے پاس سے گزرے تو اس کو بھی چھو کر اس کی تعظیم کرے، اس کو بوسہ دینے کے بارے میں احناف کے دو قول ہیں ایک قول ممانعت کا ہے اور ایک جواز کا ہے۔ اگر اس کی تعظیم نہ کر سکے تو پھر اس کے قائمقام ہاتھ سے اشارہ کرنا مشروع نہیں ہے۔ حجر اسود کی تعظیم کے ساتھ طواف ختم کرے، پھر مقام ابراہیم کے پاس دو رکعت نوافل ادا کرے، اس کے بعد صفا کے سات چکر لگائے، سعی کوہ صفا سے شروع کرے اور مروہ پر ختم کرے، صفا پر چڑھ کر کعبہ شریف کی طرف منہ کرے اور یہ پڑھے: اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام پڑھے، پھر اپنے دونوں ہاتھ بلند کر کے مروہ کی طرف روانہ ہو، راستہ میں دو سبز نشانوں کے درمیان سے دوڑتا ہوا گزرے، طواف اور سعی کے دوران اس کو جو دعائیں اور اذکار یاد ہوں ان کو خشوع و خضوع کے ساتھ پڑھتا رہے۔ صفا اور مروہ میں سعی مکمل کرنے کے بعد محرم سر کے بال کٹوا لے یا منڈوا لے۔ اب اس کا عمرہ مکمل ہو گیا اور وہ احرام کی پابندیوں سے آزاد ہو گیا لیکن پھر بھی کسی گناہ کا ارتکاب نہ کرے اور کسی سے لڑائی جھگڑا نہ کرے اور فحش باتوں سے مکمل طور پر پرہیز کرے۔

☆☆☆

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) باکستان

الشهادة العالمية "السنة الثانية" للطالبات

الموافق سنة ۱۴۴۲ھ/ 2021ء

الورقة الثالثة: الجامع للترمذی

الوقت المحدد: ثلاث ساعات مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: پہلا سوال لازمی ہے باقی میں سے کوئی دو سوال حل کریں۔

سوال نمبر 1:-(۱)عن انس رضی الله عنه أن النبی صلی الله علیه وسلم نهی أن یشرب الرجل قائما فقیل الأكل قال ذاك أشد .

(۲)عن عمرو بن شعیب عن أبیه عن جده قال رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم یشرب قائما وقاعدا .

(الف) دونوں حدیثوں کا ترجمہ کریں؟ (۲۰=۱۰+۱۰)

(ب) دونوں حدیثوں کے پیش نظر کھڑے ہو کر مشروب پینے کے حکم کی اچھی طرح وضاحت کریں؟ (۲۰)

سوال نمبر 2:-عن عبدالله بن عمر أن النبی صلی الله علیه وسلم قال لایأكل أحدكم بشماله ولایشرب بشماله فإن الشیطن یأكل بشماله ویشرب بشماله .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں اور شیطان کے بائیں ہاتھ سے کھانے، پینے کے ذکر کی وضاحت کریں؟ (۲۰=۱۰+۱۰)

(ب) کھانا کھالینے کے بعد انگلیاں چاٹنے کی دو حکمتیں بیان کریں؟ (۱۰=۵+۵)

سوال نمبر 3:-عن ابن عمر رضی الله عنهما عن النبی صلی الله علیه وسلم قال الكافر یأكل فی سبعة امعاء والمؤمن یأكل فی معی واحد .

(الف) حدیث مبارک کا ترجمہ کریں نیز بتائیں کہ حضرت "عمر" رضی اللہ عنہ کے بیٹے کا کیا نام ہے؟ (۱۰=۲+۸)

(ب) حدیث مبارک میں "کافر" اور "مومن" کے کھانے کے بیان کی پانچ وجوہ بیان کریں؟ (۲۰=۵×۴)

سوال نمبر 4:-عن أنس بن مالك أن النبی صلی الله علیه وسلم قال إن الله لیرضی عن

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

العبد أن يأكل الأكلة أو يشرب الشربة فيحمده عليها .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں اور بتائیں کہ خط کشیدہ الفاظ سے کیا مراد ہے؟ (۶+۲+۲=۱۰)

(ب) کھانے اور پینے کے اسلامی آداب تفصیل سے بیان کریں؟ (۲۰)

☆☆☆

درجہ عالمیہ (سال دوم) برائے طالبات سال 2021ء

تیسرا پرچہ: جامع ترمذی

سوال نمبر 1:-(۱)عن انس رضی الله عنه أن النبی صلی الله علیه وسلم نهی أن یشرب الرجل قائما فقیل الأكل قال ذاك أشد .

(۲)عن عمرو بن شعیب عن أبیه عن جده قال رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم یشرب قائما وقاعدا .

(الف) دونوں حدیثوں کا ترجمہ کریں؟

(ب) دونوں حدیثوں کے پیش نظر کھڑے ہو کر مشروب پینے کے حکم کی اچھی طرح وضاحت کریں؟

جواب: (الف) دونوں احادیث کا ترجمہ:

(۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: بے شک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ کوئی آدمی کھڑا ہو کر پانی وغیرہ پیے، عرض کیا گیا: کھانے کے بارے میں کیا ارشاد ہے؟ تو آپ نے فرمایا: یہ تو اس سے بھی زیادہ سخت حکم رکھتا ہے۔

(۲) حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی اور اپنے دادا جان کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: انہوں نے کہا: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر (پانی وغیرہ) نوش کرتے ہوئے ملاحظہ کیا ہے۔

جواب: (ب) دونوں حدیثوں کے پیش نظر مشروب پینے کا حکم:

دونوں روایات میں بظاہر تعارض ہے یعنی حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے کھڑے ہو کر مشروب پینے کی ممانعت اور حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے اس کا جواز ثابت ہوتا ہے۔ دونوں روایات میں تطبیق کی کئی صورتیں ہیں:

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

(i) پہلی روایت حالت صحت پر اور دوسری روایت حالت مرض پر محمول ہے۔

(ii) پہلی روایت ممانعت پر محمول ہے اور دوسری مجبوری کی وجہ سے جواز پر محمول ہے۔

(iii) پہلی روایت عام مشروب پر محمول ہے اور دوسری روایت آب زمزم نوش کرنے پر محمول ہے۔

اس کی تائید اس روایت سے بھی ہوتی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آب زمزم کھڑے ہو کر نوش فرمایا۔

سوال نمبر 2:- عن عبداللہ بن عمر أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لایأکل أحدکم بشمالہ ولایشرب بشمالہ فإن الشیطن یأکل بشمالہ ویشرب بشمالہ ۔

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں اور شیطان کے بائیں ہاتھ سے کھانے، پینے کے ذکر کی وضاحت کریں؟

(ب) کھانا کھا لینے کے بعد انگلیاں چاٹنے کی دو حکمتیں بیان کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث اور شیطان کے بائیں ہاتھ سے کھانے پینے کی وضاحت:

ترجمہ حدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: بے شک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی بھی شخص اپنے بائیں ہاتھ سے نہ کھائے اور نہ اس سے پیے، کیونکہ شیطان بائیں سے کھاتا ہے اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے۔

شیطان کے بائیں ہاتھ سے کھانے اور پینے کا مطلب:

جس طرح ہر کام دائیں ہاتھ سے کرنا سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے اسی طرح کھانا کھانا اور پانی نوش کرنا بھی دائیں ہاتھ سے مسنون ہے۔ چونکہ شیطان اللہ تعالیٰ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن ہے، وہ مخالفت میں ہر کام الٹا کرتا ہے، اس طرح اس کا کھانا پینا بھی بائیں ہاتھ سے ہوا۔ لہٰذا مسلمانوں کو چاہیے کہ اپنے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ و سنت اختیار کرتے ہوئے دائیں ہاتھ سے کھانا کھائیں اور دائیں ہاتھ سے پانی نوش کریں بائیں ہاتھ کو اس مقصد کے لیے ہرگز استعمال نہ کریں۔

جواب: (ب) کھانا کھانے کے بعد انگلیاں چاٹنے میں دو حکمتیں:

(ا) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص کھانا کھانے سے فراغت حاصل کرے، تو وہ اپنی انگلیاں چاٹ لے، کیونکہ وہ نہیں جانتا کس انگلی میں برکت ہے۔

H_M_Hasnain_Asadi
Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

(۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا تناول کرتے، تو اپنی انگلیوں کو چاٹ لیا کرتے تھے، اور آپ نے فرمایا: جس وقت تم میں سے کسی کا لقمہ (زمین پر) گر جائے، تو وہ اس کو لگنے والی چیز کو جھاڑے، پھر اسے کھالے، اسے شیطان کے لیے نہ چھوڑے، آپ نے برتن صاف کرنے کا حکم دیا، پھر آپ نے فرمایا: تمہیں نہیں علم کہ کھانے کے کون سے حصہ میں برکت ہے۔ پھر کھانے کے بعد انگلیوں کو چاٹ لے اور برتن کو بھی خوب صاف کرلے۔

سوال نمبر 3:-عن ابن عمر رضی اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الکافر یأکل فی سبعة امعاء والمؤمن یأکل فی معی واحد .

(الف) حدیث مبارک کا ترجمہ کریں نیز بتائیں کہ حضرت ''عمر'' رضی اللہ عنہ کے بیٹے کا کیا نام ہے؟

(ب) حدیث مبارک میں ''کافر'' اور ''مومن'' کے کھانے کے بیان کی پانچ وجوہ بیان کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بیٹے کا نام:

ترجمہ حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کافر سات آنتوں کے اندر کھایا کرتا ہے اور مومن ایک آنت میں کھایا کرتا ہے۔

ابن عمر کا نام: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بیٹے کا نام حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہے۔

جواب: (ب) حدیث مبارکہ میں بیان کردہ ''کافر'' اور ''مومن'' کے کھانے کی پانچ وجوہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک کافر شخص مہمان ہوگیا، آپ نے اس کے لیے ایک بکری کے دودھ کو دوہنے کا حکم دیا، چنانچہ اسے دوہا گیا، اس نے تمام دودھ پی لیا، اس کے بعد دوسری بکری کا دودھ دوہنے کا حکم دیا، اسے دوہا گیا، تو اس نے اس کا بھی سارا دودھ پی لیا، اس کے بعد تیسری بکری کا دودھ دوہا گیا، تو وہ یہ دودھ بھی پی گیا حتیٰ کہ اس طرح وہ سات بکریوں کے دودھ کو پی گیا۔ پھر اس نے صبح کے وقت اسلام قبول کرلیا۔ چنانچہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے بکری کا دودھ دوہنے کا حکم دیا، چنانچہ دودھ دوہا گیا، تو وہ اس تمام دودھ کو نوش نہ کرسکا، پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن ایک ہی آنت کے اندر پیا کرتا ہے اور کافر سات آنتوں میں پیتا ہے۔ نیز مسلمان اپنے ہاتھ دھوکر، بسم اللہ پڑھ کر، دسترخوان پر بیٹھ کر، اپنے دائیں ہاتھ سے اور اپنے سامنے سے کھانا کھاتا ہے جبکہ کافر ان تمام امور کی مخالفت کرکے شیطان کا راستہ اختیار کرتا ہے۔

سوال نمبر 4:-عن أنس بن مالك أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال إن اللہ لیرضی عن

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

العبد أن يأكل الأكلة أو يشرب الشربة فيحمده عليها .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں اور بتائیں کہ خط کشیدہ الفاظ سے کیا مراد ہے؟

(ب) کھانے اور پینے کے اسلامی آداب تفصیل سے بیان کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث اور خط کشیدہ الفاظ سے مراد:

ترجمہ حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بندے پر راضی ہوتا ہے، جو رب تعالیٰ کا کوئی چیز کھانے یا پینے کے بعد شکر ادا کرے۔

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:

الأكلة: ہر کھائی جانے والی چیز، ہر ختم کی جانے والی چیز۔

الشربة: ہر پی جانے والی چیز۔

جواب: (ب) کھانے پینے کے اسلامی آداب:

(۱) کھانا کھانے سے پہلے اور بعد میں دونوں ہاتھوں کو گٹوں تک دھوئے۔ فقط انگلیوں کو نہ دھوئے، اس سے سنت ادا نہ ہوگی، کھانے سے پہلے ہاتھوں کو دھو کر پونچھنا نہیں چاہیے اور کھانے کے بعد دھو کر رومال سے پونچھ لے۔

(۲) کھانے کے شروع میں بسم اللہ شریف پڑھے، اگر بھول جائے تو یاد آنے پر کہے: بسم الله اوله و آخره .

(۳) اونچی آواز میں بسم اللہ پڑھے تاکہ بھولا ہوا شخص بھی اسے پڑھ لے۔

(۴) کھانے کو دائیں ہاتھ سے کھائے، کیونکہ بائیں ہاتھ سے کھانا شیطان کا کام ہے۔

(۵) پانی کو تین سانس میں پیئے اور پانی میں سانس نہ لے۔

(۶) کھانا کھاتے وقت بایاں پاؤں بچھا دے اور دایاں پاؤں کھڑا رکھے، یا سرین پر بیٹھ جائے اور دونوں گھٹنے کھڑے رکھے، اگر بھاری جسم یا بیمار ہونے کی وجہ سے پالتی مار کر بیٹھ جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۷) کھانا کھاتے وقت بالکل چپ نہ رہے بلکہ اچھی باتیں کرتا رہے اور بے ہودہ باتوں سے اجتناب کرے۔

(۸) کھانا کھانے کی ابتداء نمک سے کرے اور نمک پر ہی ختم کرے، اس میں بہت سی بیماریوں کی شفاء ہے۔

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

(۹) کسی کے ہاں دعوت پر جا کر بے صبری کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے۔

(۱۰) کھانا سامنے آئے تو اطمینان سے تناول کرنا چاہیے۔

(۱۱) کھانا کھاتے وقت کسی کے برتن پر نظر نہیں رکھنی چاہیے۔

(۱۲) کھانے میں عیب نہیں نکالنا چاہیے، پسند ہو تو کھا لینا چاہیے اور اگر ناپسند ہو، تو خاموشی سے چھوڑ دینا چاہیے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقدس طریقہ تھا کہ کبھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا بلکہ دسترخوان پر جو کھانا آپ کو مرغوب ہوتا، اسے تناول فرماتے اور جو ناپسند ہوتا اسے نہ کھاتے۔

بعض مردوں اور عورتوں کی عادت ہے کہ دعوت سے لوٹ کر صاحب خانہ پر طرح طرح کے طعنے مارا کرتے ہیں، کبھی کھانوں میں عیب نکالتے ہیں، کبھی منتظمین کو کوستے ہیں۔ میرا تجربہ ہے کہ مردوں سے زیادہ عورتیں اس مرض میں مبتلا ہیں، لہٰذا ان بری باتوں کو چھوڑ دینا چاہیے، اور صاحب خانہ کی دلجوئی کے لیے چند تعریفی کلمات کہہ کر ان کا حوصلہ بڑھا دینا چاہیے، ایسا کرنے سے صاحب خانہ کے دل میں آپ کا وقار بڑھ جائے گا۔

☆☆☆

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) باکستان

الشهادة العالمية "السنة الثانية" للطالبات

الموافق سنة ۱۴۴۲ھ/ 2021ء

الورقة الرابعة: السنن لأبی داؤد

الوقت المحدد: ثلاث ساعات مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: پہلا سوال لازمی ہے باقی سوالات میں سے کوئی بھی دو سوال حل کریں۔

سوال نمبر 1:-عن عبدالله بن عمر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ماحق امرئ مسلم له شيء يوصى فيه يبيت ليلتين إلا ووصيته مكتوبة عنده .

(الف) حدیث مبارک کا ترجمہ کریں نیز بتائیں کہ "عنده" کی ضمیر کا مرجع کیا ہے؟ اور "ليلتين" تاکید کے لیے ہے یا تحدید کے لیے؟ (۱۰=۲+۲+۶)

(ب) وصیت کرنا واجب ہے یا مستحب اس میں جمہور اور اصحاب ظواہر کے مذاہب دلائل کے ساتھ تحریر کریں؟ (۲۰)

سوال نمبر 2:-عن ابن عباس أن رجلا قال يا رسول الله صلى الله عليه وسلم إن أمه توفيت أفينفعها أن تصدقت عنها قال نعم فإن لي مخرفا وإني أشهدك أني قد تصدقت به عنها .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں؟ (۱۰)

(ب) ایصال ثواب کے جواز پر قرآن وحدیث سے دلائل لکھیں؟ (۲۰)

سوال نمبر 3:-عن عمر بن الخطاب أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أدركه وهو في ركب وهو يحلف بأبيه فقال إن الله ينهاكم أن تحلفوا بآبائكم فمن كان حالفا فليحلف بالله أويسكت .

(الف) حدیث مبارک کا ترجمہ کریں؟ (۱۰)

(ب) خط کشیدہ لفظ کی تشریح کریں؟ (۵)

(ج) قسم کی اقسام بیان کرتے ہوئے، قسم شرعی توڑنے کا کفارہ بیان کریں؟ (۱۵)

سوال نمبر 4:-(ا) عن عبدالله بن عمر قال أخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهى عن النذر ويقول إنه لايرد شيئا وإنما يستخرج به من البخيل .

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

(۲)عن عائشة قالت من نذر أن يطيع الله فليطعه ومن نذر أن يعصي الله فلا يعصه .

(۳)عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لانذر في معصية وكفارته كفارة يمين .

(الف) تینوں احادیث کریمہ کا ترجمہ کریں؟ (۱۵=۵+۵+۵)

(ب) احادیث کریمہ میں نذر کی نہی، نذر کی نفی، نذر کے جواز اور کفارہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس طرح وضاحت کریں کہ ظاہری تعارض ختم ہو جائے؟ (۱۵=۵+۵+۵)

☆☆☆

درجہ عالمیہ (سال دوم) برائے طالبات سال 2021ء

چوتھا پرچہ: سنن ابی داؤد

سوال نمبر ۱: عن عبدالله بن عمر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ماحق امرئ مسلم له شيء يوصي فيه يبيت ليلتين إلا ووصيته مكتوبة عنده .

(الف) حدیث مبارک کا ترجمہ کریں نیز بتائیں کہ "عندہ" کی ضمیر کا مرجع کیا ہے؟ اور "لیلتین" تاکید کے لیے ہے یا تحدید کے لیے؟

(ب) وصیت کرنا واجب ہے یا مستحب اس میں جمہور اور اصحاب ظواہر کے مذاہب دلائل کے ساتھ تحریر کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث، "عندہ" کی ضمیر کا مرجع اور "لیلتین" کی حالت:

ترجمہ حدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی مسلمان شخص کے لیے جائز نہیں ہے کہ اس کے پاس کوئی ایسی چیز ہو، جس کی وہ وصیت کرنا چاہتا ہو اور وہ اس کے لیے وصیت لکھے بغیر دو راتیں گزارے۔

"عندہ" ضمیر کا مرجع: اس ضمیر کا مرجع امرئ مسلم (یعنی مسلمان شخص) ہے۔

"لیلتین" کی حالت: اس روایت میں لفظ "لیلتین" کا استعمال ہوا ہے، جو تحدید کے لیے نہیں بلکہ تکمیل وصیت کی تاکید کے لیے ہے۔

جواب: (ب) وصیت کی شرعی حیثیت میں مذاہب آئمہ:

وصیت کے وجوب یا استحباب ہونے میں اختلاف ہے، جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

۱- داؤد ظاہری اور دیگر اصحاب ظواہر کے نزدیک اگر میت کے پاس مال ہو تو وصیت کرنا واجب ہے۔ ان کی دلیل یہ ارشاد ربانی ہے: كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِنْ تَرَكَ خَيْرًا ۚ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ (تم پر فرض کیا گیا ہے کہ اپنی موت کے وقت اپنے والدین اور رشتہ داروں کے حق میں اچھی وصیت کرو)

۲- جمہور آئمہ فقہ کے نزدیک وصیت کرنا مستحب عمل ہے، مگر اگر اس پر قرض یا دوسرے کا کوئی اور حق ہو، تو وصیت نہ کرنے کی صورت میں اس حق واجب کے فوت ہونے کا خوف ہو، تو اس صورت میں جمہور کے نزدیک بھی وصیت کرنا واجب ہے۔ ان کی دلیل یہ حدیث ہے کہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع کے سال اپنے خطبہ میں یہ فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ نے ہر حق والے کو اس کا حق دے دیا ہے، لہٰذا کسی وارث کو کوئی وصیت کا حق حاصل نہیں۔

جمہور کی طرف سے اصحاب ظواہر کی دلیل کا جواب یوں دیا جاتا ہے کہ آیت وصیت جس سے اصحاب ظواہر نے استدلال کیا ہے، وہ آیت آیت میراث سے منسوخ ہے۔

سوال نمبر 2:- عن ابن عباس أن رجلا قال يا رسول الله صلى الله عليه وسلم إن أمه توفيت أفينفعها أن تصدقت عنها قال نعم فإن لي مخرما وإني أشهدك أني قد تصدقت به عنها .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں؟

(ب) ایصال ثواب کے جواز پر قرآن وحدیث سے دلائل بیان کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: بے شک ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! میری والدہ محترمہ کا انتقال ہو گیا ہے، اگر میں ان کی جانب سے صدقہ کروں، تو کیا انہیں مفید ثابت ہوگا؟ آپ نے جواب میں فرمایا: ہاں، عرض کیا: میرا ایک باغ ہے، میں آپ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے وہ ان کی جانب سے صدقہ کر دیا۔

جواب: (ب) ایصال ثواب کے جواز پر قرآن وسنت سے دلائل:

قرآن کریم سے دلیل:

اللہ تبارک وتعالیٰ کا فرمان ہے: ”اور وہ لوگ جو ان کے بعد آئے وہ کہتے ہیں: اے ہمارے پروردگار ہماری مغفرت کر دے اور ہمارے ان بھائیوں کی بھی جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں۔“

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو اپنے فوت شدہ بھائیوں کے لیے ایصال ثواب و استغفار کا حکم فرمایا ہے۔ اس آیت سے یہ بھی مسئلہ ثابت ہو گیا کہ پچھلوں کو پہلوں کے لیے مغفرت کی دعا کرنی چاہیے۔ اس سے ان کے گناہ بخشے جاتے ہیں اور ان کے مدارج بلند ہوتے ہیں۔

احادیث مبارکہ سے دلائل:

(i) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب انسان مر جاتا ہے تو اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے، مگر تین قسم کا عمل (اس سے منقطع نہیں ہوتا) (۱) صدقہ جاریہ، (۲) ایسا عمل جس سے لوگ فائدہ حاصل کر رہے ہوں اور (۳) نیک بیٹا جو اس کے لیے دعا کرے۔

(ii) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا: ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: بے شک میری ماں کو اچانک موت آ گئی ہے اور اس کی نیت یہ تھی کہ اگر وہ بات کرتی تو صدقہ کرتی، اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں، تو کیا ان کو اس کا ثواب ملے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں!

ایصال ثواب کی برکات:

حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ ایک جگہ دعوت میں تشریف لے گئے، آپ نے دیکھا کہ ایک لڑکا کھانا کھا رہا ہے، کھانا کھاتے وقت وہ اچانک رونے لگا، وجہ دریافت کرنے پر اس نے کہا: میری ماں کو جہنم کا حکم ہوا ہے اور فرشتے اسے لیے جا رہے ہیں، اس شہر میں یہ لڑکا کشف میں مشہور تھا۔ حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پہلا کلمہ ستر ہزار مرتبہ پڑھا ہوا محفوظ تھا، آپ نے اس کی ماں کو دل میں ایصال ثواب کر دیا۔ فوراً وہ لڑکا ہنسا، آپ نے اس کے ہنسنے کا سبب دریافت فرمایا، لڑکے نے جواب دیا: حضور میں نے ابھی دیکھا میری ماں کو فرشتے جنت کی طرف لے کر جا رہے ہیں۔ شیخ فرماتے ہیں: اس حدیث کی تصدیق مجھے اس لڑکے کے کشف سے ہوئی اور اس کے کشف کی تصدیق اس حدیث سے۔

سوال نمبر 3:- عن عمر بن الخطاب أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أدركه وهو في ركب وهو يحلف بأبيه فقال إن الله ينهاكم أن تحلفوا بآبائكم فمن كان حالفا فليحلف بالله أو ليصمت .

(الف) حدیث مبارک کا ترجمہ کریں؟

(ب) خط کشیدہ لفظ کی تشریح کریں؟

(ج) قسم کی اقسام بیان کرتے ہوئے، قسم شرعی توڑنے کا کفارہ بیان کریں؟

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

جواب: (الف) ترجمہ حدیث:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: بے شک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ان سے ملاقات ہوئی، اس حال میں کہ وہ سواروں کے معیت میں، وہ اپنے آباء کی قسم اٹھا رہے تھے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنے آباء کی قسمیں اٹھانے سے منع کیا ہے، پس جو آدمی بھی قسم اٹھانا چاہے، وہ صرف اللہ تعالیٰ کی قسم اٹھائے، یا خاموشی اختیار کرے۔

جواب: (ب) خط کشیدہ الفاظ کی وضاحت:

ادرکہ: صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف ثلاثی مزید فیہ باب افعال۔ پانا، حاصل کرنا، ملنا۔

ینہاکم: صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع معروف ثلاثی مجرد ناقص یائی از باب فَتَحَ یَفْتَحُ ۔ منع کرنا، روکنا۔

فلیحلف: صیغہ واحد مذکر فعل امر غائب معروف ثلاثی مجرد صحیح از باب ضَرَبَ یَضْرِبُ ۔ قسم اٹھانا، حلف اٹھانا۔

لیسکت: صیغہ واحد مذکر غائب فعل امر معروف ثلاثی مجرد صحیح از باب نَصَرَ یَنْصُرُ (فلیحلف اس کا عطف ہے) خاموشی اختیار کرنا۔

جواب: (ج) قسم کی اقسام اور شرعی قسم توڑنے کا کفارہ:

قسم کی اقسام: قسم کی مشہور تین اقسام ہیں:

۱۔ یمین لغو: لغو کے دو معانی ہیں: (i) بے فائدہ اور باطل کلام جس سے کوئی تعلق نہ کیا جائے۔ (ii) فحش اور بے ہودہ کلام جو گناہ کا سبب بنے۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے: وہ جنت میں کوئی فضول اور گناہ کی بات نہیں کریں گے بجز سلام کے۔

فضول اور بات بات پر قسم اٹھانے کو بھی یمین لغو کہا جاتا ہے۔ اس قسم کی گرفت نہیں ہوگی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا قول ہے: اس سے مراد ہے کہ کوئی شخص یوں کہے: خدا کی قسم! ہاں خدا کی قسم اور جو بات زبان پر بلا قصد آجائے، تو اس کا مؤاخذہ نہیں ہوگا۔

۲۔ یمین منعقدہ: زمانہ مستقبل میں کسی کام کے کرنے کے لیے قسم اٹھانا، یہ یمین منعقدہ ہوگی۔ یہ یمین شرعی ہوگی، جس کا پورا کرنا ضروری ہے۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے: تم اپنی قسموں کی حفاظت کرو۔ اس قسم کو توڑنے کی وجہ سے کفارہ لازم آئے گا۔ یہ قسم ہر لحاظ سے منعقد ہو جاتی ہے خواہ کسی خیر کے معاملہ میں ہو یا معصیت کے بارے میں۔ اگر معصیت کے بارے میں ہو، تو اسے پورا نہ کرے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے گناہ

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

کرنے سے منع کیا ہے، مگر اس کا کفارہ ادا کردے۔

۳- یمین غموس: زمانہ ماضی یا حال کے کسی واقعہ کے بارے میں جھوٹی قسم اٹھانا، یمین غموس کہلاتی ہے۔ اس کا مرتکب جھوٹ کی وجہ سے گناہگار ہوگا اور عذاب کا حقدار ہوگا۔ یہ گناہ کبیرہ کی حیثیت رکھتی ہے، جس سے توبہ ضروری ہے۔ امام اعظم ابوحنیفہ، امام مالک، امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ تعالیٰ کا یہ مؤقف ہے۔ ان کی دلیل دو روایات ہیں:

۱- حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے قسم اٹھائی اور وہ اس میں جھوٹا تھا تاکہ وہ کسی مسلمان شخص کے مال کو حاصل کرے، تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت کو حرام کردے گا اور اسے دوزخ میں داخل کردے گا۔

۲- حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے جھوٹی قسم اٹھا کر کوئی فیصلہ کروایا، وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

شرعی قسم توڑنے کا کفارہ:

قرآن مجید سے ثابت ہے کہ کفارہ قسم میں دس مسکینوں کو کھانا کھلانا، یا انہیں کپڑے پہنانا اور یا غلام آزاد کرنا ہے۔ اگر ان میں سے کسی چیز پر قادر نہ ہو، وہ تین دن کے روزے رکھے۔ فقہاء احناف کے نزدیک کھانا کھلانے سے مراد یہ ہے کہ دس مسکینوں کو کھانا پیش کردیا جائے اور ان کو کھانے کی اجازت دی جائے، اس کو اصطلاح میں اباحت کہا جاتا ہے اس سے مراد ان کو اس کھانے کا مالک بنانا نہیں ہے۔ باقی فقہاء کے نزدیک اس طعام کا مالک بنانا ضروری ہے۔ امام شافعی، امام مالک اور امام احمد رحمہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہر مسکین کو ایک کلوگرام گندم دی جائے، یا ان کی قیمت دی جائے، تو جائز ہے۔

سوال نمبر 4:- (۱) عن عبداللہ بن عمر قال أخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینھی عن النذر ویقول إنه لایرد شیئا وإنما یستخرج به من البخیل .

(۲) عن عائشة قالت من نذر أن یطیع اللہ فلیطعه ومن نذر أن یعصی اللہ فلا یعصه .

(۳) عن عائشة قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لانذر فی معصیة وکفارته کفارة یمین .

(الف) تینوں احادیث کریمہ کا ترجمہ کریں؟

(ب) احادیث کریمہ میں نذر کی نہی، نذر کی نفی، نذر کے جواز اور کفارہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس طرح وضاحت کریں کہ ظاہری تعارض ختم ہوجائے۔

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

جواب: (الف) احادیث ثلاثہ کا ترجمہ:

(۱) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نذر سے منع فرماتے تھے اور فرمایا کرتے تھے: نذر کسی چیز کو نہیں ٹالتی، مگر بخیل کا مال نکل جاتا ہے۔

(۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے نذر مانی کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرے، تو اسے چاہیے کہ وہ اسے پورا کرے۔ جس نے نذر مانی کہ وہ اللہ تعالیٰ کی معصیت کرے گا، تو وہ اسے پورا نہ کرے۔

(۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ معصیت میں کوئی نذر نہیں ہے اور اس کا کفارہ قسم کے کفارے کی مثل ہے۔

جواب: (ب) احادیث مبارکہ میں نذر کی نفی، نذر کی نہی، نذر کے جواز اور کفارہ کے حوالے سے تعارض کا ارتفاع:

حضرت مسدد بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نذر کسی چیز کو رد نہیں کرتی۔ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ جو واقعہ پیش آیا، اسے اپنی مسند میں روایت کیا ہے۔ حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ اصحاب نے خبر دی کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کی ایک لونڈی تھی، جو ان کی بکریاں چرایا کرتی تھی، اور حضرت عبداللہ بن رواحہ نے اس لونڈی سے بکریاں چرانے کا معاہدہ کیا ہوا تھا، لونڈی نے معاہدہ نبھایا حتیٰ کہ بکریاں خوب موٹی تازی ہوگئیں، ایک دن لونڈی کچھ بکریوں کے ساتھ مشغول ہوگئی کہ ایک بھیڑیا آیا اور ایک بکری اچک کر لے گیا اور اسے مار دیا۔ جب حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ آئے اور ایک بکری کو مفقود پایا۔ بکریاں چرانے والی نے ان کو اس بکری کی بابت خبر دی، تو انہوں نے اس لونڈی کو طمانچہ رسید کیا، پھر خود ہی اس پر نادم ہوئے۔ آپ نے اس کا ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ امر ناگوار گزرا، اور فرمایا: تو نے ایک مومنہ کے چہرے پر مارا؟ عرض کیا: اس کالی کو ایمان کا کوئی علم نہیں ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لونڈی کو بلا بھیجا، جب وہ آئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا: اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟ اس نے جواب دیا: آسمانوں میں۔ پھر فرمایا: میں کون ہوں؟ اس نے جواب دیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ مومنہ ہے، اس کو آزاد کردو۔ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے اسے آزاد کردیا۔

یاد رہے! اللہ تعالیٰ مکان و زمان اور تمام جہانوں کے حوادث سے منزہ ہے۔ آسمان کی طرف اس طرح

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

نسبت کی گئی جس طرح خود اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ان روایات ثلاثہ کا خلاصہ یہ ہے کہ امور خیر کے بارے میں نذر مانی جائے، تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں، مگر اسے پورا کرنا ضروری ہے۔ امور معصیت کے حوالے سے نذر نہ مانی جائے، اس سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے، تاہم معصیت کی نذر ماننے کی صورت میں اسے پورا نہ کیا جائے، بلکہ اس کا کفارہ ادا کر دیا جائے۔ اس کا کفارہ، کفارہ یمین ہے یعنی ایک غلام آزاد کرنا، یا دس مسکینوں کو کھانا کھلانا، یا انہیں کپڑے فراہم کرنا اور یا تین روزے رکھنا۔

☆☆☆

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) باکستان

الشهادة العالمية "السنة الثانية" للطالبات

الموافق سنة ۱۴۴۲ھ/ 2021ء

الورقة الخامسة: سنن النسائی وابن ماجة

الوقت المحدد: ثلاث ساعات مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: ہر حصہ سے دو، دو سوال حل کریں۔

حصہ اول..... سنن النسائی

سوال نمبر 1:-عن سعد بن أبی وقاص قال لقد ردّ رسول الله صلى الله عليه وسلم على عثمان التبتل ولو أذن له لاختصينا.

(الف) حدیث پاک کا ترجمہ کریں نیز اعراب لگائیں؟ (۱۵=۷+۸)

(ب) "التبتل" کے لغوی اور اصطلاحی معنی لکھیں نیز بتائیں کہ "عثمان" کے والد کا نام کیا ہے؟ جن کا ذکر اس حدیث میں آیا ہے۔ (۱۰=۴+۶)

سوال نمبر 2:-عن أبی هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: ثلثة حق على الله عزوجل عونهم المكاتب الذی يريد الأداء والناكح الذی يريد العفاف والمجاهد فی سبيل الله.

(الف) حدیث مبارک کا ترجمہ کریں نیز بتائیں کہ خط کشیدہ لفظ سے کیا مراد ہے؟ (۱۵=۵+۱۰)

(ب) "حق على الله" کی مفصل وضاحت تحریر کریں؟ (۱۰)

سوال نمبر 3:-عن علقمة أن عثمان قال لابن مسعود هل لك فی فتاة أزوّجكها فدعا عبدالله علقمة فحدثه أن النبی صلى الله عليه وسلم قال من استطاع منكم الباءة فليتزوج فإن أغض للبصر وأحصن للفرج ومن لم يستطع فليصم فإنه له وجاء.

(الف) حدیث مبارک کا ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ لفظ کی تشریح کریں؟ (۱۵=۵+۱۰)

(ب) کیا حدیث میں دونوں جگہ امر وجوب کے لیے ہے؟ اپنا مؤقف بیان کریں؟ (۱۰)

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

حصہ دوم.....سنن ابن ماجہ

سوال نمبر 4:-عن عثمان بن عفان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أفضلكم من تعلم القرآن وعلمه .

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگائیں نیز ترجمہ کریں؟ (۱۵=۷+۸)

(ب) قرآن پاک کی تعلیم و تعلم میں مشغول افراد کو افضل قرار دینے کی وجہ تحریر کریں؟ (۱۰)

سوال نمبر 5:-عن سهل بن معاذ بن أنس عن أبيه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال من علم علما فله أجر من عمل به لا ينقص من أجر العامل .

(الف) حدیث مبارک کا ترجمہ کریں؟ (۱۰)

(ب) طلب علم کی فضیلت میں کوئی سی تین حدیثوں کا اردو ترجمہ لکھیں؟ (۱۵=۵+۵+۵)

سوال نمبر 6:-عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم مامن رجل يحفظ علما فيكتمه إلا أتى به يوم القيمة ملجما بلجام من النار .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں؟ (۱۰)

(ب) علم چھپانے پر وعید کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس کے نقصانات اور چھپانے کی خواہش پر آنے والے وسوسوں کو تحریر کریں؟ (۱۵)

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات سال 2021ء

پانچواں پرچہ: سنن نسائی وابن ماجہ

حصہ اول.....سنن النسائی

سوال نمبر 1:-عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ لَقَدْ رَدَّ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عُثْمَانَ التَّبَتُّلَ وَلَوْ أَذِنَ لَهُ لَاخْتَصَيْنَا .

(الف) حدیث پاک کا ترجمہ کریں نیز اعراب لگائیں؟

(ب) "التبتل" کے لغوی اور اصطلاحی معنیٰ لکھیں نیز بتائیں کہ "عثمان" کے والد کا نام کیا ہے؟ جن کا ذکر اس حدیث میں آیا ہے۔

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

جواب: (الف) اعراب برحدیث اور ترجمہ حدیث:

نوٹ: اعراب لگا دیے گئے ہیں اور ترجمہ حدیث درج ذیل ہے:

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ترک نکاح کی اجازت نہ دی، اگر آپ انہیں اجازت دیتے، تو ہم خصی ہو جاتے۔

جواب: (ب) "التبتّل" کے لغوی و اصطلاحی معانی اور "حضرت عثمان رضی اللہ عنہ" کے والد کا نام:

لفظ "التبتّل" کا لغوی معنیٰ ہے: الگ ہونا، جدا ہونا، کٹ جانا۔ اس کا اصطلاحی معنیٰ ہے: ترک نکاح، نکاح میں رغبت نہ کرنا۔

یہ آیت ترغیب نکاح پر دلالت کرتی ہے جبکہ تبتل سے مراد ہے: ترک نکاح سے روکتی ہے۔ اس آیت کے مطابق نکاح کرنا سنت انبیاء ہے۔ چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نکاح کرو، میں تمہاری وجہ سے دوسری امتوں پر کثرت دکھانے والا ہوں گا۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے نکاح کیا، اس نے اپنا نصف دین محفوظ کر لیا، پس باقی نصف کے بارے میں اسے اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہیے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ نکاح زنا سے بچاتا ہے اور پاکدامنی ان خصلتوں میں سے ایک ہے، جن کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی ضمانت دی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جس کو دو شر سے محفوظ رکھا، وہ جنت میں داخل ہو گیا:

(i) جو دو جبڑوں کے درمیان (زبان) ہے۔ (ii) جو دو ٹانگوں کے درمیان (شرمگاہ) ہے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مذکور کے والد کا نام:

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے والد گرامی کا نام "مظعون" تھا، جو جلیل القدر صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔

سوال نمبر 2:- عن أبی هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: ثلثة حق على الله عزوجل عونهم المكاتب الذى يريد الأداء والناكح الذى يريد العفاف والمجاهد فى سبيل الله .

(الف) حدیث مبارک کا ترجمہ کریں نیز بتائیں کہ خط کشیدہ لفظ سے کیا مراد ہے؟

(ب) "حق على الله" کی مفصل وضاحت تحریر کریں؟

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

جواب: (الف) ترجمہ حدیث اور خط کشیدہ لفظ کی وضاحت:

ترجمہ حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین قسم کے لوگ ایسے ہیں، جن کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم میں ہے: (i) وہ مکاتب (غلام) جس کا ارادہ ادائیگی کرنے کا ہو۔ (ii) گناہ سے بچنے کے لیے نکاح کرنے والا اور وہ پاکدامنی کو پسند کرے۔ (iii) اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والا۔

خط کشیدہ سے مراد: خط کشیدہ لفظ "العفاف" ہے، اس سے مراد وہ پاک دامن شخص ہے، جو جھوٹ سے احتراز کرنے والا ہو، گناہوں سے دور رہنے والا ہو اور اللہ تعالیٰ کی معصیت و نافرمانی سے بچنے والا ہو۔

جواب: (ب) "حق علی اللہ" کی وضاحت:

"حق علی اللہ" کی تفصیل درج ذیل ہے:

حضرت جابر بن یسار رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ایک شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! عزت و منصب اور اہل ثروت عورت میسر آ رہی ہے، مگر اس کے ہاں بچہ پیدا نہیں ہوتا، تو کیا میں اس سے نکاح کر سکتا ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں منع کر دیا، وہ دوبارہ حاضر خدمت ہوا، اس بار بھی عرض گزار ہوا، تو آپ نے پھر اسے منع کر دیا اور تیسری بار حاضر ہو کر عرض کرنے پر آپ نے فرمایا: تم ایسی عورت سے نکاح کرو، جو محبت کرنے والی اور بچے پیدا کرنے والی ہو، کیونکہ میں تمہاری کثرت کی وجہ سے دوسری امتوں پر فخر کروں گا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: ایک جہاد سے واپسی پر میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں واپس آ رہا تھا، میرا اونٹ تھک گیا اور سست ہو گیا (تو میں نے پیدل سفر شروع کر دیا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے قریب ہوئے اور مجھے فرمایا: اے جابر! میں نے عرض کیا: ہاں یا رسول اللہ! آپ نے دریافت کیا: کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا: میرا اونٹ تھک گیا اور سست ہو گیا ہے، جس کی وجہ سے میں دوسرے لوگوں سے پیچھے رہ گیا ہوں، آپ میری بات سن کر اپنی سواری سے نیچے اترے، لاٹھی کے ساتھ میرے اونٹ کو ہانکنے لگے، پھر آپ نے مجھے فرمایا: اب تم سوار ہو جاؤ، تو میں اس پر سوار ہوا، اب تو یہ حال ہوا کہ مجھے اس کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر پہنچنے پر اسے روکنا پڑ جاتا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: کیا آپ نے نکاح کر لیا ہے؟ میں نے عرض کیا: ہاں، آپ نے دریافت کیا: کنواری سے یا بیوہ سے؟ میں نے عرض کیا: بیوہ سے، آپ نے فرمایا: کسی کنواری لڑکی سے نکاح کیوں نہیں کیا کہ تم اس کے ساتھ کھیلتے اور وہ تمہارے ساتھ کھیلتی؟ میں نے جواب میں عرض کیا: میری بہنیں زیادہ ہیں (والدہ کا انتقال ہو گیا ہے) لہٰذا میں نے سوچا کہ ایسی خاتون سے نکاح کروں جو ان کو باہم جوڑے رکھے، ان کی کنگھی کرے اور ان پر پوری

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

پوری نگرانی کرے۔اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھا! اب تم گھر پہنچنے والے ہو، وہاں خوب مزے اڑانا۔ پھر فرمایا: کیا آپ اپنا اونٹ فروخت کرو گے؟ میں نے عرض کیا: ہاں، پھر آپ نے ایک اوقیہ چاندی کے عوض وہ مجھ سے خرید لیا۔ مجھ سے پہلے آپ مدینہ طیبہ میں پہنچ گئے، میں آئندہ دن صبح کے وقت پہنچا' پھر ہم مسجد آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسجد کے دروازے کے پاس ملاقات ہوئی، آپ نے مجھ سے دریافت کیا: ابھی پہنچے ہو؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنا اونٹ چھوڑ دو، مسجد میں داخل ہو جاؤ اور دو رکعت (نوافل) ادا کرو۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ مجھے ایک اوقیہ چاندی تول دے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے چاندی تولی، تو جھکتی ہوئی تول کر دی۔ اب میں چاندی لیکر چل پڑا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جابر کو میرے پاس لاؤ، میں نے خیال کیا شاید اب میرا اونٹ مجھے واپس ہوگا اور یہ واپسی میرے لیے سخت ناگوار تھی، چنانچہ جب میں آپ کے قریب ہوا تو آپ نے فرمایا: تم اپنا اونٹ لے جاؤ اور اس کی قیمت بھی رکھو۔

سوال نمبر ۲:- عن علقمة أن عثمان قال لابن مسعود هل لك فى فتاة أزوّجكها فدعا عبدالله علقمة فحدثه أن النبى صلى الله عليه وسلم قال من استطاع منكم الباءة فليتزوج فإن أغض للبصر وأحصن للفرج ومن لم يستطع فليصم فإنه له وجاء .

(الف) حدیث مبارک کا ترجمہ کریں نیز مرکزی خط کشیدہ لفظ کی تشریح کریں؟

(ب) کیا حدیث میں دونوں جگہ امر وجوب کے لیے ہے؟ اپنا مؤقف بیان کریں۔

جواب: (الف) ترجمہ حدیث اور خط کشیدہ کی وضاحت:

ترجمہ حدیث: حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو فرمایا: کیا تمہیں کسی نوجوان خاتون سے نکاح کی خواہش ہے، تو میں تمہارا نکاح کروا دیتا ہوں؟ اس پر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ کو طلب فرمایا اور انہیں حدیث بیان فرمائی کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس آدمی کو استطاعت ہو، تو اسے چاہیے کہ نکاح کرے، اس لیے نکاح نظر کو جھکا دیتا ہے اور فرج کی اچھی طرح سے حفاظت کا سبب ہے۔ اگر نکاح کی استطاعت نہ رکھے، تو پھر اسے چاہیے کہ روزہ رکھ لے، اس لیے کہ روزہ شہوت کو ختم کر دیتا ہے۔

خط کشیدہ کی وضاحت:

شرعی طور پر دو قسم کی عورتوں سے اپنی خواہش کو پورا کرنا جائز ہے:

(i) زوجہ اور (ii) کنیز شرعی۔ قرآن کریم میں ہے کہ مگر اپنی بیویوں یا شرعی باندیوں پر جو ان کے ہاتھ کی ملک ہیں کہ ان پر کوئی ملامت نہیں۔

H_M_Hasnain_Asadi
Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

فی زمانہ کثیر شرعی میسر نہ ہونے کی بنا پر صرف زوجہ سے ہی مطلوبہ مقصد حاصل کرنا ممکن ہے۔ اس طریقہ کی جانب متوجہ کرنے کے لیے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی مقامات پر ترغیبی کلام کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نکاح میری سنت ہے، پس جو شخص میری سنت پر عمل نہ کرے، وہ مجھ سے نہیں۔ لہٰذا نکاح کرو، کیونکہ میں تمہاری کثرت کی بنا پر دیگر امتوں پر فخر کروں گا، جو طاقت رکھتا ہو وہ نکاح کرے اور جو طاقت نہ رکھتا ہو وہ روزہ رکھا کرے، کیونکہ روزہ شہوت کو ختم کر دیتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے نوجوانو! تم میں سے جو شخص گھر بسانے کی استطاعت رکھتا ہو، وہ نکاح کرے، کیونکہ یہ نگاہوں کو زیادہ جھکانے اور شرمگاہ کی زیادہ حفاظت کرنے والا ہے، جو نکاح کی استطاعت نہیں رکھتا، تو وہ روزے رکھے کیونکہ روزوں سے شہوت کا خاتمہ ہوتا ہے۔

جواب (ب) دونوں جگہ امر کی حیثیت:

یاد رہے کہ نکاح ہمیشہ سنت نہیں بلکہ کبھی فرض، کبھی واجب، کبھی مکروہ اور بعض اوقات حرام بھی ہوتا ہے۔ اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

اگر اس بات کا یقین ہو کہ نکاح نہ کرنے کی صورت میں زنا میں مبتلا ہو جائے گا، تو نکاح کرنا فرض ہے۔ ایسی صورت میں نکاح نہ کرنے پر گناہگار ہوگا۔

اگر مہر اور نان ونفقہ فراہم کرنے پر قدرت ہو اور غلبہ شہوت کے سبب زنا، یا بدنگاہی، یا مشت زنی کے مرتکب ہونے کا اندیشہ ہو تو اس صورت میں نکاح واجب ہوگا، اگر نہیں کرے گا تو گناہگار ہوگا۔

اگر مہر، نان ونفقہ اور ازدواجی حقوق پورے کرنے پر قادر ہو اور شہوت کا زیادہ غلبہ نہ ہو تو نکاح کرنا سنت مؤکدہ ہے۔ ایسی حالت میں نکاح نہ کرنے پر اڑے رہنا گناہ ہے۔ اگر حرام سے بچنا یا اتباع سنت یا اولاد کا حصول پیش نظر ہو تو ثواب بھی پائے گا۔ اگر محض حصول لذت یا قضاء شہوت مقصود ہو تو ثواب نہیں ملے گا، نکاح بہرحال منعقد ہو جائے گا۔ اگر یہ اندیشہ ہو کہ نکاح کرنے کی صورت میں نان ونفقہ یا دیگر ضروری باتوں کو پورا نہ کر سکے گا، تو نکاح کرنا مکروہ ہے۔ اگر یہ یقین ہو کہ نکاح کرنے کی صورت میں نان ونفقہ یا دیگر ضروری باتوں کو پورا نہ کر سکے گا، تو اس صورت میں نکاح کرنا حرام ہے اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ ایسی صورت میں شہوت توڑنے کے لیے روزے رکھنے کی ترکیب بنائے۔

یاد رہے کہ مرد پر لازم ہے کہ اپنی زوجہ سے قضاء شہوت کرنے میں بھی شریعت کی قائم کردہ حدود کی پاسداری کرے۔ لہٰذا اگر اس نے شرعی حدود کو قائم نہ رکھا تو وہ گناہگار ہوگا۔

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

حصہ دوم..... سنن ابن ماجہ

سوال نمبر 4: عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهُ .

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگائیں نیز ترجمہ کریں؟

(ب) قرآن پاک کی تعلیم وتعلم میں مشغول افراد کو افضل قرار دینے کی وجہ تحریر کریں؟

جواب: (الف) اعراب حدیث اور ترجمہ حدیث:

نوٹ: اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں اور ترجمہ حدیث درج ذیل ہے:

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے افضل وہ شخص ہے، جو قرآن کریم سیکھے اور اسے سکھائے۔

جواب: (ب) سلسلہ تعلیم وتعلم جاری رکھنے والے لوگوں کو افضل قرار دینے کی وجہ:

قرآن سیکھنے سکھانے میں بہت وسعت ہے بچوں کو قرآن کے ہجے روزانہ سکھانا، قاریوں کا تجوید سیکھنا سکھانا، علماء کرام کا قرآنی احکام بذریعہ حدیث وفقہ سیکھنا سکھانا صوفیائے کرام کا اسرار ورموز قرآن بسلسلہ طریقت سکھانا سب قرآن کی تعلیم ہے۔ صرف الفاظ قرآن کی تعلیم مراد نہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر اسے پڑھا کرو، کیونکہ جو قرآن سیکھے اور اس کی قرأت کرے اور رات کو عمل کرے، اس کی مثال اس چھلکے کی سی ہے جس میں مشک بھرا ہو، جس کی خوشبو ہر جگہ مہک رہی ہو۔ جو سیکھے پھر سویا رہے۔ تو اس کی مثال اس طرح کہ اس سینے میں قرآن ہو اور وہ اس تھیلے کی طرح ہے، جو مشک پر سر بند کر دیا گیا ہو۔

۱- ظاہر یہ ہے کہ قرآن سیکھنے سے مراد عام ہے۔ جس میں قرآن کے الفاظ، معنی، احکام سیکھنا سب ہی شامل ہے۔ فقہاء فرماتے ہیں: حفظ قرآن فرض کفایہ ہے۔ مختلف بستیوں میں اتنے حافظ قرآن ضرور ہوں، جن سے قرآن کا تواتر قائم رہے اور بے دین قرآن میں تبدیلی نہ کر سکیں۔ لہٰذا حفظ قرآن چھوڑ دیں، تو سب گنہگار ہیں اور اگر اتنے لوگ حفظ کر لیں تو سب کا فرض ادا ہو گیا۔ علم قرآن کا بھی یہی حال ہے۔ بقدر جواز نماز، قرآن حفظ کرنا فرض عین ہے جیسے بقدر ضرورت مسائل یاد کرنا، سیکھنا فرض عین ہے اور پورا علم دین فرض کفایہ۔

۲- قرآن شریف یاد کرنے اور سیکھنے کے بعد اس کا دوہرانا چھوڑ دینا اور اپنے حافظہ پر اعتماد نہ ہونا، یا بہت جلد ذہن سے اتر جاتا ہے۔ مطلب یہ کہ قرآن کریم یعنی بقدر جواز تجوید کا سیکھنا فرض عین ہے اور پورا

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

قاری بننا فرض کفایہ ہے۔اس لیے عرس، ختم شریف، میلاد اور گیارہویں شریف وغیرہ میں قرآنی رکوع، پنج سورہ پڑھتے ہیں تا کہ لوگوں میں قرأت کا پرچار رہے۔ یہ چیزیں خصوصاً نماز تراویح کی نماز بقائے قرآن کا بڑا ذریعہ ہے۔

لہٰذا ایسے عالم کا سینہ گویا تھیلا ہے اور اس میں قرآن کریم گویا تھیلے میں بھرا ہوا مشک ہے۔اس قاری کا تلاوت کرنا اس مشک کی مہک ہے، جس سے سننے والے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ جو قرآنی علم کی اشاعت کر جائے، اس کی مہک سے قیامت تک کے مسلمان فائدہ اٹھاتے ہیں۔ رب تعالیٰ خدمت قرآن کی توفیق بخشے۔ جس نے قرآن پاک سیکھ کر اس کی تلاوت نہ کی، تو اگرچہ اس کی مثال اس بند تھیلے کی مانند ہے اگرچہ اس میں مشک تو ہے اور اس مشک کی وجہ سے تھیلا قیمتی بھی ہے، مگر لوگ اس سے فائدہ نہیں اٹھاتے اور نہ خود اس سے فائدہ اٹھاتا ہے، کسی پنجابی شاعر نے کیا اچھا کہا:

علم ودھیرا پڑھ لیا عمل نہ کیتے نیک
آئی گھٹا اتر گئی، بوند پئی نہ ایک
احمد یار احمق ہوئیوں علم ودھیرا پڑھ کے
پڑھے لکھے دے مان نہ کریو پھٹ جاندا دودھ کڑھ کے

سوال نمبر5:-عن سهل بن معاذ بن أنس عن أبيه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال من علم علما فله أجر من عمل به لا ينقص من اجر العامل .

(الف) حدیث مبارک کا ترجمہ کریں؟

(ب) طلب علم کی فضیلت میں کوئی سی تین حدیثوں کا اُردو ترجمہ لکھیں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث:

حضرت سہل بن معاذ بن انس رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: بے شک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس آدمی نے لوگوں کو علم سکھایا، تو اسے اس پر عمل کرنے والوں کے برابر اجر و ثواب ملے گا اور عمل پیرا ہونے والے لوگوں کے ثواب میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔

جواب: (ب) فضیلت علم پر مشتمل تین احادیث کا ترجمہ:

۱-حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب تمہارے پاس علم کے طالب لوگ آئیں گے، جب تم انہیں دیکھو تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکم کے مطابق انہیں مرحبا مرحبا کہنا اور انہیں اچھی طرح سے علم سکھانا۔ راوی کا بیان ہے: میں نے حکم سے دریافت کیا: "اقنوهم" سے کیا مراد ہے؟ تو انہوں نے جواب میں کہا: علم سکھانا۔

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

۲-حضرت اسماعیل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے گئے، تو ان کا گھر عیادت کرنے والوں سے بھر گیا، اس پر انہوں نے اپنا پاؤں سمیٹ لیا اور فرمایا: ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، حتیٰ کہ آپ کا گھر بھر گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت کروٹ کے بل استراحت فرما تھے، جب آپ نے ہمیں ملاحظہ کیا، تو اپنے قدمین شریفین کو سمیٹ لیا اور فرمایا: میرے بعد تمہارے پاس لوگ حصول علم کے لیے آئیں گے، تو تم انہیں مبارک باد دینا اور انہیں علم سکھانا۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! ہم نے ان لوگوں کو بھی دیکھا، جو نہ تو ہمیں مرحبا کہتے ہیں اور نہ ہی مبارک دیتے ہیں، ماسوا اس کے کہ ہم ان کے پاس چلے جائیں، تو وہ لاپرواہی اختیار کرتے ہیں۔

۳-اطلبوا العلم ولو بالصين یعنی تم علم دین حاصل کرو، خواہ تمہیں چین جانا پڑے۔

سوال نمبر 6:-عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم مامن رجل يحفظ علما فيكتمه إلا أتي به يوم القيٰمة ملجما بلجام من النار .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں؟

(ب) علم چھپانے کی وعید کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس کے نقصانات اور چھپانے کی خواہش پر آنے والے وسوسوں کو تحریر کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص سے کوئی علمی بات دریافت کی گئی، جس کا اسے علم تھا، پھر اس نے اسے چھپایا تو قیامت کے دن اسے آگ کی لگام ڈالی جائے گی۔

جواب: (ب) کتمان علم، اس کے نقصانات اور اس حوالے سے پیش آنے والے وسوسات:

ایک دن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا اور مسلمانوں کے کچھ لوگوں کی تعریف کی پھر فرمایا: ان لوگوں کا کیا حال ہے، جو اپنے پڑوسیوں کو نہیں سمجھاتے نہ سکھاتے، نہ نیکی کی دعوت دیتے اور نہ ہی برائی سے منع کرتے ہیں۔ ان لوگوں کا کیا حال ہے، جو اپنے پڑوسیوں سے نہیں سیکھتے، نہ ان سے سمجھتے اور نہ ہی نصیحت طلب کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی قسم! چاہیے کہ ایک قوم اپنے پڑوسیوں کو ضرور دین سکھائے، سمجھائے، نصیحت کرے، نیکی کی دعوت دے۔ اسی طرح دوسری قوم کو چاہیے کہ اپنے پڑوسیوں سے دین سیکھے، نصیحت حاصل کرے، ورنہ جلد ہی انہیں ان کا انجام بھگتنا پڑے گا۔ پھر آپ منبر سے نیچے آئے، تو

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

صحابہ کرام نے دریافت کیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں سے کون لوگ مراد لیے ہیں؟ تو دوسرے لوگوں نے بتایا: ان سے مراد اشعری قبیلہ کے لوگ ہیں، کیونکہ وہ فقہاء کی قوم ہے اور ان کے پڑوسی جفا کار اعرابی ہیں۔

جب یہ بات اشعریوں تک پہنچی، تو وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے ایک قوم کی بھلائی اور ایک کی برائی کا ذکر کیا ہے، ہم ان دونوں گروہوں میں سے کس میں ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: ایک قوم کو چاہیے کہ اپنے پڑوسیوں کو ضرور دین سکھائے، سمجھائے اور انہیں نصیحت کرے، نیکی کی دعوت دے اور برائی سے منع کرے۔ اسی طرح دوسری جماعت کو چاہیے کہ اپنے پڑوسیوں سے دین سیکھے، سمجھے، ان سے نصیحت حاصل کرے ورنہ جلد دنیا میں اس کا انجام بھگتیں گے۔ انہوں نے دوبارہ عرض کیا: یارسول اللہ! ہم دوسرے لوگوں کو نصیحت کریں، تو آپ نے یہی بات دہرائی، انہوں نے پھر یہی عرض کیا: کیا ہم دوسروں کو نصیحت کریں؟ تو آپ نے فرمایا: ہاں ایسا ہی ہے۔ انہوں نے پھر عرض کیا: آپ ہمیں ایک سال کی مہلت عنایت فرمائیں؟ آپ نے انہیں ایک سال کی مہلت عطا کر دی، تاکہ یہ لوگوں کو دین سکھائیں اور نصیحت حاصل کریں، پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی: لعنت کیے گئے وہ جنہوں نے کفر کیا یعنی اسرائیل میں داؤد اور عیسیٰ بن مریم کی زبان پر، یہ بدلہ ہے ان کی نافرمانی اور سرکشی کا۔

☆☆☆

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) باکستان

الشهادة العالمية "السنة الثانية" للطالبات

الموافق سنة ۱۴۴۲ھ/ 2021ء

الورقة السادسة: شرح معانی الآثار

الوقت المحدد: ثلاث ساعات مجموع الارقام: ۱۰۰

کوئی سے تین سوالات کے جوابات مطلوب ہیں۔

سوال نمبر 1:-عن مجاهد قال صليت خلف ابن عمر رضی الله عنهما فلم يكن يرفع يديه إلا في التكبيرة الأولى من الصلوٰة .

(i) اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں؟ ۲۰=۱۰+۱۰

(ii) رفع یدین کے بارے احناف کا مؤقف اور نظر طحاوی لکھیں؟ ۱۴

سوال نمبر 2:-عن عائشة رضی الله عنها قالت كان رسول الله يُوتر بتسع فلما بلغ سنا وثقل أوتر بسبع .

(i) ترجمہ کریں؟ ۱۰

(ii) رکعاتِ وتر کی تعداد میں اختلاف ائمہ تحریر کریں؟ ۱۵

(iii) اس بارے نظر طحاوی کیا ہے وضاحت کریں؟ ۸

سوال نمبر 3:-عن ابن عمر رضی الله عنهما أنه طلق امرأته وهي حائض فسأل عمر رضی الله عنه النبی صلی الله علیه وسلم فقال مره فليراجعها ثم ليطلقها وهي طاهر أو حامل .

(i) اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں؟ ۲۰=۱۰+۱۰

(ii) حالت حیض میں دی گئی طلاق کا حکم مع الدلائل بیان کریں، آیا یہ طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟ ۱۳

سوال نمبر 4:-عن طاؤس أن أبا الصهباء قال لابن عباس رضی الله عنهما أتعلم أن الثلاث كانت تجعل واحدة على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبي بكر رضی الله عنه وثلاثا من امارة عمر رضی الله عنه قال ابن عباس رضی الله عنهما نعم .

(i) ترجمہ کریں؟

(ii) ائمہ اربعہ کے نزدیک اکٹھی تین طلاقوں کے وقوع یا عدم وقوع کے بارے میں کیا مؤقف ہے؟

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

(iii) حدیث مذکور کس کی مؤید ہے اور اس کا کیا جواب ہے؟ ۱۰

(iv) نظر طحاوی کی روشنی میں احناف کا نقطہ نظر واضح کریں؟ ۱۰

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات سال 2021ء

چھٹا پرچہ: شرح معانی الآثار

سوال نمبر 1:- عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَلَمْ يَكُنْ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِلَّا فِي التَّكْبِيرَةِ الْأُولٰى مِنَ الصَّلٰوةِ .

(i) اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں؟

(ii) رفع یدین کے بارے احناف کا مؤقف اور نظر طحاوی لکھیں؟

جواب: (i) اعراب برعبارت اور ترجمہ حدیث:

نوٹ: اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں اور ترجمہ عبارت درج ذیل ہے:

حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے منقول ہے، میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز پڑھی، تو وہ صرف پہلی تکبیر کے وقت نماز میں رفع یدین کرتے تھے۔

(ii) رفع یدین کے حوالے سے احناف کا موقف اور نظر طحاوی:

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جو نماز میں صرف پہلی تکبیر کے وقت رفع یدین فرمایا کرتے تھے، جس طرح اس روایت میں ہے اور یہ حدیث صحیح ہے۔ اس لیے کہ اس حدیث کا مدار حضرت حسن بن عیاش رضی اللہ عنہ پر ہے، مگر وہ ثقہ بھی ہیں اور حجت بھی۔ جس طرح یحییٰ بن معین اور دیگر نے یہ بات بیان کی ہے، آپ کا پھر کیا خیال ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے یہ بات چھپی رہ گئی ہوگی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجود میں جاتے ہوئے رفع یدین کرتے تھے یا نہیں؟ دیگر کو یہ بات معلوم ہوگی، پھر یوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے رفقاء نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ایسا عمل بجالاتے ہوئے دیکھا، جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کے خلاف تھا اور وہ اس پر انکاری بھی نہیں ہوئے۔ امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ہمارے ہاں یہ بات ممکن نہیں ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یوں کرنا اور اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کو اس طرح بجالانے دینا، یہ اس بات پر واضح دلیل ہے کہ یہی وہ حق ہے کہ جس کی مخالفت کرنا کسی بھی آدمی کے لیے مناسب نہیں ہے۔ پھر اگر

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

نظر وفکر کے لحاظ سے اس پر توجہ دیں کہ اس بات پر تو سب کا اجماع ہے کہ شروع کی تکبیر میں رفع یدین پایا جاتا ہے، پھر دونوں سجود کے مابین جو تکبیر ہے، اس میں رفع یدین نہیں ہے؟ اٹھنے اور رکوع کی تکبیر میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض نے کہا: اس کا حکم صرف شروع والی تکبیر جیسا ہے، جس طرح اس کے اندر ہاتھ بلند کیا کرتے ہیں، یونہی ان کے اندر بھی ہاتھوں کو بلند کریں گے۔ بعض دوسروں نے کہا: ان کا حکم دونوں سجدوں کے درمیان تکبیر تو وہ حکم نہیں رکھتی، اس لیے کہ اگر فرضی طور پر مان لیں کہ اس کو چھوڑ دے تو اس کی نماز فاسد نہ ہوگی جبکہ وہ دونوں نماز کے سنن سے تعلق رکھتے ہیں۔ چنانچہ جس وقت وہ نماز کی سنتوں میں سے ہے، جس طرح اٹھنے کی تکبیر نماز کے ارکان سے تعلق نہیں رکھتی، اس لیے کہ فرض مان لیں کہ اگر اس کو ترک کردے، تو نماز ٹوٹے گی نہیں۔ یہ دونوں تکبیریں نماز کی سنتوں سے تعلق رکھتی ہیں، تو نماز کی سنت کا جو حکم ہے، جس طرح کہ دونوں سجدوں کے مابین تکبیر کا جو حکم ہے، تو وہی حکم ان کا بھی ہے۔ لہٰذا دونوں کے اندر رفع یدین نہیں ہوگا، اس بارے میں نظر وفکر کا یہی تقاضا ہے کہ امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ تعالیٰ اسی بات کے قائل ہیں۔

ابوبکر بن عیاش کا بیان ہے کہ میں نے کسی بھی فقیہ کو کبھی بھی تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع یدین کرتے ہوئے نہ دیکھا۔

سوال نمبر 2:- عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت کان رسول اللہ یُوتر بتسع فلما بلغ سنا وثقل أوتر بسبع .

(i) ترجمہ کریں؟

(ii) رکعاتِ وتر کی تعداد میں اختلاف ائمہ تحریر کریں؟

(iii) اس بارے نظر طحاوی کیا ہے وضاحت کریں؟

جواب: (i) ترجمہ عبارت:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نو رکعت کے ساتھ وتر بنایا کرتے تھے، جس وقت بڑھاپے کے آثار نمایاں ہوگئے اور جسم مبارک بھاری سا ہوگیا، تو سات رکعت کے ساتھ وتر بنانے لگ گئے تھے۔

(ii) تعداد رکعات وتر میں مذاہب آئمہ:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: مکی مدنی آقا صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کے بعد تین رکعت وتر پڑھتے تھے۔ پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی ○، دوسری میں ''سورہ الْكٰفِرُوْن'' اور تیسری رکعت میں ''سورۃ الاخلاص'' کی تلاوت فرماتے تھے۔

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

حدیث پاک میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے بعد دو رکعتیں بیٹھ کر ادا کرتے اور کچھ حصہ چار زانوں پڑھتے تھے۔

بعض احادیث مبارکہ میں ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بستر پر تشریف لے جانے کا ارادہ فرماتے، تو گھٹنوں کے بل اس کی طرف بڑھنے اور سونے سے پہلے دو رکعت نماز ادا فرماتے اور ان میں ''سورہ زلزال'' اور ''سورہ التکاثر'' پڑھتے تھے۔

ایک روایت میں ہے کہ ''سورہ التکاثر'' کی جگہ ''سورہ الکافرون'' پڑھتے تھے۔

وتر موصولاً یعنی ایک سلام کے ساتھ اور مفصولاً یعنی دو سلام کے ساتھ بھی جائز ہے۔

احناف کے نزدیک وتر:

نماز وتر واجب ہے اور نماز وتر تین رکعت ہیں اور اس میں قعدہ اولیٰ واجب ہے اور قعدہ اولیٰ میں صرف التحیات پڑھ کر کھڑا ہو جائے، نہ درود پڑھے اور نہ سلام پھیرے جیسے نماز مغرب میں کرتے ہیں۔ اگر قعدہ اولیٰ بھول گیا، تو لوٹنے کی اجازت نہیں بلکہ سجدہ سہو کرے۔ وتر کی تینوں رکعتوں میں مطلقاً قرأت فرض ہے اور ہر رکعت میں بعد سورہ فاتحہ ملانا واجب ہے۔

نیز حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایک، تین، پانچ اور اسی طرح گیارہ رکعت سے وتر بناتے تھے۔

تین رکعت والی روایت مضطرب ہے۔

ایک غیر معروف روایت میں سترہ (۱۷) رکعت وتر کا ذکر ہے۔

تمام رکعتیں جنہیں ہم نے وتر کا نام دیا ہے، یہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شب کی نماز یعنی تہجد تھی۔

سوال نمبر 3:- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَسَأَلَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا وَهِيَ طَاهِرٌ أَوْ حَامِلٌ۔

(i) اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں؟

(ii) حالت حیض میں دی گئی طلاق کا حکم مع الدلائل بیان کریں، آیا یہ طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟

جواب: (i) اعراب برحدیث اور ترجمہ حدیث:

نوٹ: اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں اور ترجمہ حدیث درج ذیل ہے:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: انہوں نے حیض کی حالت میں اپنی بیوی کو طلاق دے ڈالی، پس اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

جواب میں فرمایا: آپ انہیں حکم دیں کہ وہ رجوع کریں، پھر طہر یا حمل کی حالت میں اسے طلاق دے۔

(ii) حالت حیض میں دی گئی طلاق کا حکم مع الدلائل:

ابن ابی حاتم سے منقول ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو طلاق دی، وہ اپنے میکے چلی گئیں، اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا گیا: آپ ان سے رجوع کر لیں، وہ بکثرت روزے رکھنے والی اور زیادہ نماز ادا کرنے والی ہیں۔ یہ یہاں (دنیا میں) بھی آپ کی بیوی ہیں اور جنت میں بھی آپ کی زوجہ ہوں گی۔

صحیح بخاری میں موجود ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حیض کی حالت میں اپنی بیوی کو طلاق دے دی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس بارے میں دریافت کیا، تو آپ نے ناراضگی کا اظہار کیا، پھر فرمایا: اب اسے چاہیے کہ رجوع کرے، پھر حیض سے پاک ہونے تک روکے رکھے، پھر دوسرا حیض آئے اور اس سے پاک ہو جائیں، تو پھر اگر چاہے تو طلاق دے یعنی حالت طہارت میں ہاتھ لگانے سے پہلے، یہی وہ عدت ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا۔

حضرت عبدالرحمن بن ایمن رضی اللہ عنہ، جو عزہ کے مولیٰ ہیں، حضرت ابوالزبیر رضی اللہ عنہ سے سنتے ہوئے یہ سوال کیا: اس شخص کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں، جس نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دی ہو؟ تو انہوں نے جواب میں فرمایا: سنو! حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں طلاق دے دی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا: وہ طلاق سے رجوع کرے، چنانچہ ابن عمر نے رجوع کر لیا، پھر آپ نے فرمایا: حیض سے پاک ہو جانے کے بعد اسے اختیار ہوگا، خواہ وہ طلاق دے، خواہ اسے بسا لے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تلاوت فرمائی۔

الحاصل شوہر اپنی بیوی کو جب بھی طلاق دے گا، وہ واقع ہو جائے گی خواہ وہ حالت حیض میں ہو، یا طہر میں ہو، یا نفاس میں ہو، یا حمل میں ہو۔ تاہم حالت حیض میں طلاق دینا خلاف سنت ہے، مسنون طریقہ طلاق حالت طہر میں اور وقفہ سے یعنی ہر مہینہ میں ایک طلاق دینا ہے۔

سوال نمبر 4:- عن طاؤس أن أبا الصهباء قال لابن عباس رضی الله عنهما أتعلم أن الثلاث كانت تجعل واحدة على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبى بكر رضى الله عنه وثلاثا من أمارة عمر رضى الله عنه قال ابن عباس رضى الله عنهما نعم .

(i) ترجمہ کریں؟

(ii) ائمہ اربعہ کے نزدیک اکٹھی تین طلاقوں کے وقوع یا عدم وقوع کے بارے میں کیا موقف ہے؟

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

(iii) حدیث مذکور کس کی مؤید ہے اور اس کا کیا جواب ہے؟

(iv) نظر طحاوی کی روشنی میں احناف کا نقطہ نظر واضح کریں؟

جواب: (i) ترجمہ حدیث:

طاؤس اپنے والد گرامی کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ ابوصہباء نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا: کیا آپ کو علم ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تین طلاقوں کو ایک شمار کیا جاتا تھا، یونہی حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی خلافت کے پہلے تین سالوں میں معاملہ تھا؟ تو اس پر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہاں!

(ii) تین طلاقوں کے وقوع کے حوالے سے آئمہ اربعہ کا مؤقف:

ایک وقت تین طلاقیں دینے سے ان کے وقوع یا عدم وقوع کے حوالے سے آئمہ اربعہ کا متفقہ مؤقف یہ ہے کہ اس صورت میں تین طلاقیں واقع ہو جائیں گی۔ چنانچہ امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں:

ایک بار تین طلاق دینے سے نہ صرف نزد حنفیہ بلکہ اجماع مذاہب اربع تین طلاقیں مغلظہ ہو جاتی ہیں۔ امام شافعی، امام مالک اور امام احمد رحمہم اللہ تعالیٰ آئمہ متبوعین سے کوئی امام اس باب میں اصلاً ہوا اور عورت اس کے نکاح سے ایسی خارج ہوئی کہ اب بے حلالہ ہرگز اس کے نکاح میں نہیں آسکتی، اگر یونہی رجوع کر لیا جائے بلا حلالہ نکاح جدید باہم کر لیا، تو دونوں مبتلائے حرامکاری ہوں گے اور عمر بھر حرام کاری کریں گے، چنانچہ ارشاد خداوندی ہے:

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا یعنی ''جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے راستہ بنا دیتا ہے۔''

اس نے تقویٰ نہ کیا بلکہ خلاف خدا و رسول تین طلاقیں لگاتار دینے کا مرتکب ہوا، اللہ عزوجل نے اس کے لیے مخرج نہ رکھا، اب حلالہ کے سخت تازیانے سے اسے ہرگز مضر نہیں، یہاں تک کہ آئمہ دین نے فرمایا: اگر قاضی شرع حاکم اسلام ایسے مسئلہ میں ایک طلاق پڑنے کا حکم دے، تو وہ حکم باطل و مردود ہے۔

جمہور صحابہ، تابعین اور ان کے بعد والے مسلمانوں کے آئمہ کرام کا مسلک ہے بیک لفظ تین طلاقیں تین ہوں گی۔ امام مجاہد سے سنن ابوداؤد میں مروی ہے کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا، تو ایک شخص آیا اور کہا: میں نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دی ہیں، مجاہد کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کچھ دیر خاموش رہے، تو میں نے خیال کیا کہ شاید ابن عباس سائل کو بیوی واپس کر دیں گے، تو کچھ دیر بعد آپ نے فرمایا: تم میں سے بعض لوگ بیوی کو طلاق دیتے ہوئے حماقت سے کام لیتے

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

ہیں، اے ابن عباس کہتے ہیں، تو یاد رکھو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے کوئی سبیل پیدا فرما دیتا ہے، جبکہ تو نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی ہے اور تیری بیوی تجھ سے لاتعلق ہو چکی ہے۔

(iii) حدیث مذکور کن کی مؤید اور اس کا جواب:

حدیث مذکور ان لوگوں کی مؤید ہے، جن کے نزدیک تین طلاقیں دینا، ایک شمار ہوتی ہے۔ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ اس کے جواب میں فرماتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کا جواب اس طرح سے ذکر کیا گیا ہے کہ اس کے مابعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس قول کو ذکر کیا گیا ہے، جو ہم نے بیان کیا ہے۔ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تمام لوگوں کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا اور ان کے اندر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی موجود تھے، جنہیں اس سے قبل والی بات کا علم تھا، جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کی تھی، مگر ان میں سے کسی نے بھی نکیر نہ فرمائی اور نہ ہی کسی رد کرنے والے نے رد کیا۔ چنانچہ یہ بات پہلی والی بات کے نسخ کی بہت بڑی دلیل ہوگی۔ اس لیے کہ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا فعل اس طرح کا فعل ہے کہ جس سے دلیل پکڑی جائے، تو ان کا کسی بات پر اتفاق بھی قابل استدلال اجماع ہے جیسا کہ ان کا کسی روایت کے نقل پر اجماع وہم ولغزش سے بری الذمہ ہے۔ یونہی ان کا ایک رائے پر اتفاق لغزش ووہم سے بری الذمہ ہے۔ دوسری دلیل یہ بھی ہے کہ ہم نے ان سابقہ باتوں کو ملاحظہ کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مقدس میں ان کا کچھ اور مفہوم تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ کرام نے اس سے کوئی دوسرا مفہوم مراد لے لیا۔ اس لیے کہ انہوں نے ان میں ان باتوں کو ملاحظہ کیا، جو بعد والوں پر مخفی تھیں، تو یہ پہلے قول کے منسوخ ہونے کی دلیل ہے۔ ان میں دفاتر کا نظام، ام ولد کی بیع کی ممانعت حالانکہ اس میں قبل ان کی بیع ہوا کرتی تھی، حد شراب میں کوڑوں کی تعداد کی تعیین جبکہ اس سے قبل اس کی تعداد متعین تھی۔ تو جس وقت وہ اس پر عمل پیرا ہوئے، تو ہم کو بھی اس سے آگاہی حاصل ہوئی۔ چنانچہ ہمارے لیے بھی ان کے اس پہلے فعل کو دیکھ کر دوسرے حکم کی خلاف ورزی جائز نہیں۔ یونہی تین طلاقیں جو بیک وقت دی جائیں، تو وہ لازم قرار پائیں گی۔ ہمارے اسے چھوڑ کر مخالفت جائز نہیں اسے دیکھ کر جو کہ روایت ہے کہ اس سے قبل وہ حکم تھا پھر یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں، جن کی روایت مذکور ہو چکی ہے۔

(iv) نظر امام طحاوی کی روشنی میں احناف کے مؤقف کی وضاحت:

امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بعض لوگوں کے نزدیک جب کوئی شخص اپنی بیوی کو بیک وقت تین طلاق دے دے، تو اس پر ایک ہی طلاق واقع ہوگی بشرطیکہ اس نے اس طلاق کو اس وقت دیا ہو،

H_M_Hasnain_Asadi
Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

جس وقت طلاق دینا سنت ہے۔ ایسے طہر میں ہو، جس کے اندر ہم بستری نہ کی گئی ہو۔ انہوں نے مذکورہ روایت سے یوں استدلال کیا ہے کہ جس وقت اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ وہ طلاق وقت میں دیں اور ایک طریقہ پر دیں تو ایسا وقت طہر ہی ہے، جس کے اندر ہم بستری نہ کی ہو۔ بطور دلیل یہ روایت لائی گئی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو اس حکم کو فرمایا کہ وہ خاص وقت میں ایک خاص اندازہ سے دیں، تو پھر انہوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف طلاق دے ڈالی۔ پس ان کی تو اب طلاق ہی نہ ہوئی۔ دوسرا یہ کہ معاملات میں اگر ایک آدمی کسی دوسرے شخص کو کہے کہ وہ اسے اس وقت میں اس طور پر اندازے سے طلاق دے کہ اس نے اس کی شرط کے بغیر طلاق دی، یا اسے کہا گیا کہ وہ اس شرط پر طلاق دے، تو اس سے اس نے کسی دوسری شرط پر طلاق دے ڈالی، تو وہ طلاق ہوگی ہی نہیں، کیونکہ اس نے مامور کی مخالفت اپنائی ہے۔ یونہی طلاق کا حکم بھی ہے کہ بندوں کو جس طرح طلاق دینے کا حکم فرمایا ہے، اگر وہ اس طرح دیں تو طلاق پڑ جائے گی ورنہ نہیں۔

☆☆☆

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) باکستان

الشهادة العالمية "السنة الثانية" للطالبات

الموافق سنة 1443ھ/2022ء

الورقة الأولیٰ: الصحیح للبخاری

الوقت المحدد: ثلاث ساعات مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: پہلا سوال لازمی ہے باقی میں سے کوئی دو سوال حل کریں۔

سوال نمبر 1:-درج ذیل دونوں احادیث مبارکہ پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ ۴۰=۲۰+۲۰

(الف)عن عائشة ام المؤمنين رضی الله عنها ان الحارث بن هشام رضی الله عنه سأل رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال: یا رسول الله صلی الله علیه وسلم کیف یاتیك الوحی؟ فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم احیانا یتمثل لی الملك رجلا فیکلمنی فاعی مایقول، قالت عائشة رضی الله عنها: ولقد رایته ینزل علیه الوحی فی الیوم الشدید البرد فیفصم عنه وان جبینه لیتفصد عرقا .

(ب)عن ابن عباس رضی الله عنهما قال: کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اجود الناس وکان اجود مایکون فی رمضان حین یلقاه جبریل وکان یلقاه فی کل لیلة من رمضان فیدارسه القرآن فلرسول الله صلی الله علیه وسلم اجود بالخیر من الریح المرسلة .

سوال نمبر2:-عن ابی هریرة رضی الله عنه قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا اتی بطعام سال عنه إهدیة ام صدقة؟ فان قیل صدقة قال لاصحابه کلوا ولم یاکل وان قیل هدیة ضرب بیده صلی الله علیه وسلم فاکل معهم .

(الف) حدیث مذکور پر اعراب لگا کر اس کا ترجمہ کریں؟ ۲۰=۱۰+۱۰

(ب) خط کشیدہ صیغے بتائیں۔ ۶=۳×۲

(ج) کیا فقیر صدقہ کے طور پر ملنے والی چیز کسی کو ہدیہ کر سکتا ہے؟ مختصر جواب دیں۔ ۴

سوال نمبر3:-عن محمد بن جبیر مطعم عن أبیه رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لی خمسة أسماء أنا محمد وأنا أحمد وأنا الماحی الذی یمحوالله بی الکفرو أنا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی وأنا العاقب .

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

(الف) حدیث کا ترجمہ کریں؟ ۱۲

(ب) خط کشیدہ کلمات کی نحوی تحلیل کریں؟ ۶=۲×۳

(ج) کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء مبارکہ پانچ میں منحصر ہیں یا اور بھی ہیں؟ وضاحت کریں؟ ۱۲

سوال نمبر 4:- درج ذیل میں سے کوئی سی تین احادیث کا ترجمہ سپرد قلم کریں؟ ۳۰=۱۰+۱۰+۱۰

(الف) عن أبی ذر رضی الله عنه أنه سمع النبی صلی الله علیه وسلم یقول لیس من رجل ادعی لغیر أبیه وهو یعلمه إلا کفرو من ادعی قوما لیس له فیهم نسب فلیتبوأ مقعده من النار .

(ب) قال النبی صلی الله علیه وسلم مثلی ومثل الأنبیاء کرجل بنی دار أفا حسنها وأجملها إلا موضع لبنة فجعل الناس یدخلونها ویتعجبون ویقولون لولا موضع اللبنة .

(ج) عن أبی هریرة رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لو دعیت إلی ذراع أو کراع لأجبت ولو أهدی إلی ذراع أو کراع لقبلت .

(د) عن أم عطیة قالت: دخل النبی صلی الله علیه وسلم علی عائشة رضی الله عنها فقال أعندکم شیء؟ قالت لا إلاشیء بعثت به أم عطیة من الشاة التی بعثت إلیها من الصدقة قال إنها قد بلغت محلها .

☆☆☆

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات سال 2022ء

پہلا پرچہ: صحیح بخاری

سوال نمبر 1:- درج ذیل دونوں احادیث مبارکہ پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ ۴۰=۲۰+۲۰

(الف) عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَاْتِيْكَ الْوَحْيُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِيْ فَاَعِيْ مَا يَقُوْلُ، قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: وَلَقَدْ رَاَيْتُهُ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيْدِ الْبَرْدِ فَيَفْصِمُ عَنْهُ وَاِنَّ جَبِيْنَهُ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا ۔

(ب) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ النَّاسِ وَكَانَ اَجْوَدَ مَا يَكُوْنُ فِيْ رَمَضَانَ حِيْنَ يَلْقَاهُ جِبْرِيْلُ وَكَانَ يَلْقَاهُ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ مِّنْ رَّمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْاٰنَ فَلَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ ۔

جواب: (الف) اعراب: اعراب اوپر لگا دیئے گئے ہیں۔

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: آپ پر وحی کس طرح نازل ہوتی ہے؟ رسول اللہ نے فرمایا: کبھی آتا ہے فرشتہ میرے سامنے ایک مرد کی صورت میں، پھر مجھ سے کلام کرتا ہے، پس میں اسے یاد کر لیتا ہوں (کلام کو) حضرت عائشہ فرماتی ہیں: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتے بھی ہے سخت سردی دن میں، جب وحی کا سلسلہ تھم جاتا، تو آپ کی پیشانی مبارک پر پسینے کے قطرے ہوتے تھے (یعنی پسینے سے بھیگی ہوتی تھی)

(ب) اعراب: اعراب اوپر لگا دیئے گئے ہیں۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آپ سب سے زیادہ سخی تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت میں ماہ رمضان میں مزید اضافہ ہو جاتا تھا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے تھے، تو آپ حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ساتھ مل کر ماہ رمضان کی ہر رات میں قرآن پاک دہراتے۔ بھلائی میں آپ چلتی ہوئی ہوا سے بھی زیادہ سخاوت کیا کرتے تھے۔

سوال نمبر 2:- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

إِذَا أُتِيَ بِطَعَامٍ سَأَلَ عَنْهُ أَهَدِيَّةٌ أَمْ صَدَقَةٌ؟ فَإِنْ قِيلَ صَدَقَةٌ قَالَ لِأَصْحَابِهِ كُلُوا وَلَمْ يَأْكُلْ وَإِنْ قِيلَ هَدِيَّةٌ ضَرَبَ بِيَدِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَ مَعَهُمْ .

(الف) حدیث مذکور پر اعراب لگا کر اس کا ترجمہ کریں؟

(ب) خط کشیدہ صیغے بتائیں۔

(ج) کیا فقیر صدقہ کے طور پر ملنے والی چیز کسی کو ہدیہ کر سکتا ہے؟ مختصر جواب دیں۔

جواب: (الف) اعراب: اعراب اوپر لگا دیئے گئے ہیں۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں کوئی کھانا پیش کیا جاتا، تو آپ دریافت کر لیتے کہ یہ ہدیہ ہے یا صدقہ؟ پس اگر کہا جاتا: صدقہ ہے، تو صحابہ سے فرماتے: تم کھاؤ اور خود نہ کھاتے۔ اگر کہا جاتا: ہدیہ ہے، تو اپنا ہاتھ آگے بڑھاتے، پس ان لوگوں کے ساتھ کھا لیتے تھے۔

(ب) خط کشیدہ صیغے:

كُلُوا: صیغہ جمع مذکر فعل امر حاضر معروف از باب نَصَرَ يَنْصُرُ۔

(ج) جی ہاں! فقیر بطور صدقہ ملنے والی چیز کو ہدیہ کر سکتا ہے، کیونکہ وہ اس کی ملکیت میں آ جاتی ہے اور قبضہ کرنے کے بعد مالک اپنی چیز میں جس طرح چاہے تصرف کر سکتا ہے۔

سوال نمبر 3: عن محمد بن جبير مطعم عن أبيه رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لي خمسة أسماء أنا محمد وأنا أحمد وأنا الماحي الذي يمحو الله بي الكفر وأنا الحاشر الذي يحشر الناس على قدمي وأنا العاقب .

(الف) حدیث کا ترجمہ کریں؟

(ب) خط کشیدہ کلمات کی نحوی تحلیل کریں؟

(ج) کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء مبارکہ پانچ میں منحصر ہیں یا اور بھی ہیں؟ وضاحت کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ: حضرت محمد بن جبیر مطعم رضی اللہ عنہ اپنے باپ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پانچ اسماءِ گرامی ہیں: میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں ماحی ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے ذریعے کفر مٹا دے گا۔ میں حاشر ہوں، میرے قدموں میں لوگوں کو جمع کیا جائے گا اور میں عاقب ہوں۔

(ب) خط کشیدہ کی نحوی ترکیب:

يحشر فعل، اس میں پوشیدہ فاعل هو ضمیر ہے اور الناس مفعول بہ ہے۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

سے ملکر جملہ خبریہ ہوا۔

(ج) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مزید اسماء گرامی:

آپ کے مذکورہ احادیث میں جو پانچ اسماء ذکر کیے گئے ہیں ان کے علاوہ اور بھی اسمائے گرامی ہیں جن کی تعداد ننانوے ہے لیکن ان پانچ کا ذکر اس لیے کیا گیا کہ یہ وہ خصائص ہیں جو صرف آپ کے لیے ہیں یعنی آپ کو عطاء کیے گئے ہیں، دیگر انبیاء کو نہیں دیئے گئے۔

سوال نمبر 4:- درج ذیل احادیث کا ترجمہ سپرد قلم کریں؟

(الف) عن أبی ذر رضی اللہ عنه أنه سمع النبی صلی اللہ علیه وسلم یقول لیس من رجل ادعی لغیر أبیه وهو یعلمه إلا کفرو من ادعی قوما لیس له فیهم نسب فلیتبوأ مقعده من النار۔

(ب) قال النبی صلی اللہ علیه وسلم مثلی ومثل الأنبیاء کرجل بنی دارا فأکملها وأحسنها إلا موضع لبنة فجعل الناس یدخلونها ویتعجبون ویقولون لولا موضع اللبنة۔

(ج) عن أبی هریرة رضی اللہ عنه عن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال لو دعیت إلی ذراع أو کراع لأجبت ولو أهدی إلی ذراع أو کراع لقبلت۔

(د) عن أم عطیة قالت: دخل النبی صلی اللہ علیه وسلم علی عائشة رضی اللہ عنها فقال أعندکم شیء؟ قالت لا إلاشیء بعثت به أم عطیة من الشاة التی بعثت إلیها من الصدقة قال إنها قد بلغت محلها۔

جواب: (الف) ترجمہ حدیث مبارکہ: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص قصداً اپنے باپ کے علاوہ اپنی کسی غیر کی طرف نسبت کرے، تو وہ کافر ہو جاتا ہے۔ جو ایسی قوم کی طرف اپنی نسبت کرے جس کے ساتھ اس کا کوئی واسطہ نہ ہو، پس وہ تیار رہے جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانے کے لیے۔

(ب) ترجمہ حدیث مبارکہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اور دوسرے انبیاء کی مثال اس آدمی کی مثل ہے، جو ایک گھر تعمیر کرے، اسے خوب اچھا بنائے اور اسے مزین کرے، لیکن ایک کونے میں

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دے۔ لوگ اس گھر میں داخل ہوں اور حیران ہو کر کہیں کہ اس ایک اینٹ کو کیوں چھوڑ دیا۔

(ج) ترجمہ حدیث مبارکہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر مجھے ایک دستی یا ایک پائے کی دعوت دی جائے، تو میں اسے (دعوت) قبول کرلوں گا۔ اگر مجھے ایک دستی یا ایک پایہ بطور ہدیہ بھیجا جائے، تو میں اسے (ہدیہ) قبول کرلوں گا۔

(د) ترجمہ حدیث مبارکہ: حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لائے اور کھانے کی بابت دریافت کیا؟ انہوں نے کہا: کھانے کو کچھ نہیں ہے، سوائے گوشت کے۔ ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے گوشت بھیجا ہے، جو اس کے پاس بطور صدقہ آیا تھا تو آپ نے فرمایا: وہ اپنی جگہ پہنچ چکا ہے۔

☆☆☆

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) باکستان

الشهادة العالمية "السنة الثانية" للطالبات

الموافق سنة 1443ھ/2022ء

الورقة الثانی: صحیح مسلم

الوقت المحدد: ثلاث ساعات مجموع الارقام: ۱۰۰

سوال نمبر 1:-عن ابی هريرة قال: أن أعرابيا جاء الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: يا رسول الله دلنی علی عمل اذا عملته دخلت الجنة قال: تعبد الله لاتشرك به شيئًا وتقيم الصلوٰة المكتوبة وتؤدی الزكوة المفروضة وتصوم رمضان قال والذی نفسی بيده لا اتيد علىٰ هذا شيئا ابدا ولا انقص منه فلما ولی قال النبی صلى الله عليه وسلم من سره ان ينظر الى رجل من اهل الجنة فلينظر الى هذا ۔

(الف) سلیس اردو میں ترجمہ کریں نیز بتائیں کہ حج کا ذکر کیوں نہیں کیا گیا؟

(ب) خط کشیدہ کی وضاحت کریں نیز "لا اتید" کی صرفی تحقیق کریں؟

سوال نمبر 2:-(الف) عن الصعب بن جثامة رضی الله عنه انه اهدیٰ لرسول الله صلى الله عليه وسلم حمارًا وحشا وهو بالابواء اوبودان فرده عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما ان رأی رسول الله صلى الله عليه وسلم ما فی وجهی قال انا لم نرده عليك الا انا حرم ۔

اعراب لگا کر سلیس اردو میں ترجمہ کریں؟

(ب) محرم شکار کیے ہوئے جانور کا گوشت کھا سکتا ہے یا نہیں؟ اپنا مؤقف مدلل بیان کریں نیز محرم بحالت احرام کن جانوروں کو مار سکتا ہے؟

سوال نمبر 3:-عن عبدالله بن عمرو ابن العاص رضی الله عنهما أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: من الكبائر شتم الرجل والديه قالوا: يا رسول الله صلى الله عليه وسلم وهل يشتم الرجل والديه؟ قال: نعم يسب أبا الرجل ۔ فيسب أباه ويسب امه فيسب امه ۔

(الف) سلیس اُردو میں ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ کی وضاحت کریں؟

(ب) گناہ کبیرہ اور صغیرہ کی تعریف لکھیں نیز اجتنبوا السبع الموبقات الخ کی روشنی میں

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

بتائیں کہ وہ سات گناہ کونسے جو ہلاک کر دیتے ہیں؟

سوال نمبر 4:-عن محمد بن المنتشر قال سمعت ابن عمر رضی اللہ عنهما یقول لان اصبح مطلیا بقطران احب الی من ان اصبح محرماً انضح طیباً قال فدخلت علی عائشة رضی اللہ عنها فاخبرتها بقوله فقالت طیبت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فطاف فی نسآئه ثم اصبح محرمًا .

(الف) اعراب لگا کر سلیس اردو میں ترجمہ کریں؟

(ب) احرام سے پہلے بدن یا کپڑوں پر خوشبو لگانا جائز ہے یا نہیں؟ احناف اور شوافع کا مؤقف مدلل لکھیں؟

☆☆☆

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات سال 2022ء

دوسرا پرچہ: صحیح مسلم

سوال نمبر 1:-عن ابی هريرة قال: أن أعرابيا جاء الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: يا رسول الله دلني على عمل اذا عملته دخلت الجنة قال: تعبد الله لاتشرك به شيئًا وتقيم الصلوٰة المكتوبة وتؤدى الزكوة المفروضة وتصوم رمضان قال والذى نفسى بيده لا ازيد على هذا شيئا ابدا ولا انقص منه فلما ولى قال النبى صلى الله عليه وسلم من سره ان ينظر الى رجل من اهل الجنة فلينظر الى هذا .

(الف) عبارت اردو میں ترجمہ کریں نیز بتائیں کہ حج کا ذکر کیوں نہیں کیا گیا؟

(ب) خط کشیدہ کی وضاحت کریں نیز "لَا اَزِيْدُ" کی صرفی تحقیق کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہا: یارسول اللہ! میری رہنمائی کریں کسی ایسے عمل کی طرف کہ میں اس پر عمل کر کے جنت میں داخل ہو جاؤں؟ فرمایا: اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی شیء کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ فرض نمازیں ادا کرو، فرض زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔ وہ کہنے لگا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں ان میں کسی چیز کا اضافہ نہیں کروں گا اور نہ ان میں کمی کروں گا۔ پس جب وہ چلا گیا تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر کسی نے کوئی جنتی آدمی دیکھنا ہو تو وہ اسے دیکھ لے۔

ذکر حج نہ کرنے کی وجہ:

اس میں دو احتمال ہو سکتے ہیں:

۱- ہو سکتا ہے اس وقت حج فرض نہ ہوا ہو۔

۲- ہو سکتا ہے اس شخص کا تعلق قبیلہ "ربیعہ" سے ہو۔

(ب) خط کشیدہ عبارت کی وضاحت:

۱- اس شخص نے کہا کہ میں مذکورہ احکام میں اپنی طرف سے نہ کوئی شیء زیادہ کروں گا اور نہ ہی کم۔ بعض کے نزدیک اس سے مراد ہے کہ میں اس سوال پر کوئی چیز زیادہ نہیں کروں گا، جو کچھ میں نے سنا ہے اس پر عمل کروں گا اور عمل کرنے میں کوئی کمی نہیں کروں گا۔

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

صرفی تحقیق:

"لا ازید" صیغہ ہے واحد متکلم فعل مضارع منفی معروف از باب ضَرَبَ یَضْرِبُ۔

سوال نمبر2:-(الف) عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهُ اَهْدٰى لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَّحْشِيًّا وَّهُوَ بِالْاَبْوَاءِ اَوْ بِوَدَّانَ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَنْ رَّاٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِيْ وَجْهِيْ قَالَ اِنَّا لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكَ اِلَّا اِنَّا حُرُمٌ ۔

اعراب لگا کر سلیس اردو میں ترجمہ کریں؟

(ب) محرم شکار کیے ہوئے جانور کا گوشت کھا سکتا ہے یا نہیں؟ اپنا مؤقف مدلل بیان کریں نیز محرم بحالت احرام کن جانوروں کو مار سکتا ہے؟

جواب: (الف) اعراب: اعراب اوپر لگا دیئے گئے ہیں۔

ترجمہ حدیث: حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں جنگلی گائے کا گوشت بھیجا/ پیش کیا۔ آپ اس وقت "ابواء" یا "ودان" کے مقام پر تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے میری طرف لوٹا دیا۔ میرے چہرے کی طرف دیکھ کر آپ نے فرمایا: بے شک میں نے یہ تیری طرف اس لیے لوٹایا ہے کہ میں محرم ہوں۔

(ب) محرم کا شکار کیا ہوا گوشت کھانے کا حکم:

جس طرح محرم پر شکار کرنا حرام ہے اسی طرح شکار کیا ہوا گوشت کھانا بھی ناجائز و ممنوع ہے اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شکار کا گوشت کھانے کی بجائے اسے واپس لوٹا دیا۔ اس کی دلیل احناف کے نزدیک یہ ہے کہ آپ کی بارگاہ میں گورخر پیش کیا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت مقام عرفات میں حالت احرام میں تھے۔ چنانچہ آپ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اسے فقراء میں تقسیم کرنے کا حکم دیا۔

محرم بحالت احرام جن جانوروں کو مار سکتا ہے:

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ جانور فاسق ہیں، محرم بحالت احرام بھی ان کو مارا جا سکتا ہے بچھو، چوہا، چیل، کوا اور کاٹنے والا کتا۔

سوال نمبر3:-عن عبداللہ بن عمرو ابن العاص رضی اللہ عنہما أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: من الکبائر شتم الرجل والدیہ قالوا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

وسلم وهل يشتم الرجل والديه؟ قال: نعم يسب أبا الرجل ۔ فيسب أباه ويسب امه فيسب امه ۔

(الف) سلیس اردو میں ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ کی وضاحت کریں؟

(ب) گناہ کبیرہ اور صغیرہ کی تعریف لکھیں نیز اجتنبوا السبع الموبقات الخ کی روشنی میں بتائیں کہ وہ سات گناہ کونسے جو ہلاک کر دیتے ہیں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کبیرہ گناہوں میں سے ہے کہ کوئی اپنے والدین کو گالی دے۔ صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا کوئی اپنے والدین کو بھی گالی دے سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں! جب کوئی شخص کسی کے باپ کو گالی دیتا ہے، تو دوسرا اس کے باپ کو گالی دیتا ہے اور جو کسی کی ماں کو گالی دیتا ہے تو دوسرا اس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔

خط کشیدہ کی وضاحت:

کوئی شخص بھی یہ پسند نہیں کرتا کہ اپنے والدین کو براہ راست گالی دے۔ مگر جب وہ کسی کے والدین کو گالی دیتا ہے تو بدلے میں اس کے والدین کو بھی گالی دی جاتی ہے۔ پس کسی کے والدین کو گالی دینا یا برا بھلا کہنا حقیقتاً اپنے والدین کو گالی دینے یا برا بھلا کہنے کے مترادف ہے۔

(ب) گناہ کبیرہ کی تعریف:

اصطلاح شریعت میں وہ بڑے فعل جس کا ارتکاب کرنے والا شریعت کی تعین کردہ سزا (حد) کا مستحق ہو جاتا ہے۔ ایسے فعل کو گناہ کبیرہ کہتے ہیں۔

گناہ صغیرہ کی تعریف:

اصطلاح میں گناہ صغیرہ وہ چھوٹی چھوٹی لغزشیں ہیں، جنہیں اللہ تعالیٰ بغیر توبہ کے از خود اپنی مہربانی سے معاف فرما دیتا ہے۔ بشرطیکہ انسان کبیرہ گناہ کرنے سے بچتا رہے اور نیک اعمال کرتا رہے۔

سات بڑے گناہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سات بڑے گناہ ہیں جو باعث ہلاکت یہ ہیں: شرک کرنا، جادو کرنا، ناحق قتل کرنا، یتیم کا مال کھانا، سود کھانا، جہاد سے بھاگنا، پاک دامن عورتوں پر زنا کاری کا الزام لگانا۔

سوال نمبر 4:- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ لِاَنْ

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

أُصْبِحَ مُطَلِّيًا بِقَطِرَانٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُصْبِحَ مُحْرِمًا أَنْضَحُ طِيبًا قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَأَخْبَرْتُهَا بِقَوْلِهِ فَقَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ فِيْ نِسَائِهِ ثُمَّ أَصْبَحَ مُحْرِمًا .

(الف) اعراب لگا کر سلیس اردو میں ترجمہ کریں؟

(ب) احرام سے پہلے بدن یا کپڑوں پر خوشبو لگانا جائز ہے یا نہیں؟ احناف اور شوافع کا مؤقف مدلل لکھیں؟

جواب: (الف) اعراب: اعراب اوپر لگا دیئے گئے ہیں۔

ترجمہ حدیث: محمد بن منتشر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میرے نزدیک ایک قطرہ مل لینا اس بات سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ حالت احرام میں مجھ سے خوشبو آ رہی ہو۔ پھر میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور انہیں اس بات کے بارے میں بتایا۔ تو انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگائی پھر آپ اپنی ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے گئے پھر آپ نے احرام باندھ لیا۔

(ب) قبل از احرام خوشبو لگانا:

بدن یا کپڑوں پر قبل از احرام خوشبو لگانا جائز ہے۔ لیکن احرام باندھنے کے بعد ممنوع و ناجائز ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اس کو ناپسند کرتے تھے۔

احناف و شوافع کا مؤقف:

احناف کا مذہب یہ ہے کہ احرام کا ارادہ کرتے وقت خوشبو لگانا مستحب ہے اور احرام باندھنے کی حالت میں خوشبو آتی رہے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ البتہ احرام باندھنے کے بعد خوشبو لگانا حرام ہے۔ ان کی دلیل یہ حدیث مبارکہ ہے: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا تو (کچھ دیر قبل) میں نے آپ کو اپنے ہاتھوں سے خوشبو لگائی اور طواف کعبہ سے جب آپ نے فارغ ہو کر احرام کھولا تب بھی خوشبو لگائی۔

امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ بھی مذکورہ مسئلہ میں احناف کی تائید کرتے ہیں۔

☆☆☆

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) باکستان

الشهادة العالمية "السنة الثانية" للطالبات

الموافق سنة 1443ھ/2022ء

الورقة الثالثة: الجامع للترمذی

الوقت المحدد: ثلاث ساعات مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: کوئی سے تین سوال حل کریں۔

سوال نمبر1:-عن جابر قال قال النبی صلی الله علیه وسلم اغلقوا الباب واوکئوا السقاء واکفئوا الاناء او خمروا الاناء واطفئوا المصباح فان الشیطان لایفتح غلقا ولایحل وکاء ولایکشف انیة وان الفویسقة تضرم علی الناس بیتهم .

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ ۵+۵=۱۰

(ب) حدیث شریف کی تشریح وتوضیح سپرد قلم کریں؟ ۱۵

(ج) امام ترمذی کے قول "هذا حدیث حسن صحیح" سے کیا مراد ہے؟ ۸

سوال نمبر2:-عن أبی ثعلبة الخشنی أنه قال یا رسول الله إنا بأرض أهل کتاب فنطبخ فی قدورهم ونشرب فی انیتهم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم إن لم تجدوا غیرها فارحضوها بالماء ثم قال یا رسول الله إنا بأرض صید فکیف نصنع قال إذا أرسلت کلبك المکلب وذکرت اسم الله فقتل فکل وإن کل غیر مکلب فذکی فکل وإذا رمیت بسهمك وذکرت اسم الله فقتل فکل .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ تحریر کریں؟ ۱۰

(ب) کلب مکلب سے کیا مراد ہے؟ نیز "مکلب" کی شرائط تحریر کریں؟ ۱۵

(ج) تیر وغیرہ مارنے سے جانور ذبح سے پہلے مرجائے تو کیا حکم ہے؟ تحریر کریں؟ ۸

سوال نمبر3:-عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم کل مسکر خمر وکل مسکر حرام ومن شرب الخمر فی الدنیا فمات وهو یدمنها لم یشربها فی الآخرة .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کرتے ہوئے خمر کی تعریف کریں؟ ۵+۸=۱۳

(ب) احکامات خمر تفصیلاً تحریر کریں؟ ۲۰

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

سوال نمبر 4:-عن عمرو بن مرة قال سمعت زاذان يقول سالت ابن عمر عما نهى عنه رسول الله صلى الله عليه وسلم من الأوعية وأخبرناه بلغتكم وفسره لنا بلغتنا فقال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الحنتمة ونهى عن الدباء ونهى عن النقير ونهى عن المزفت .

(الف) حنتمه، الدباء، النقير اور المزفت کی تشریح کریں؟ ۱۶

(ب) ان برتنوں کا حکم تفصیلاً تحریر کریں؟ ۱۲

(ج) امام ترمذی کے مختصر حالات زندگی تحریر کریں؟ ۶

☆☆☆

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات سال 2022ء

تیسرا پرچہ: جامع ترمذی

سوال نمبر 1:- عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَغْلِقُوا الْبَابَ وَاَوْكِئُوا السِّقَاءَ وَاَكْفِئُوا الْاِنَاءَ اَوْ خَمِّرُوا الْاِنَاءَ وَاَطْفِئُوا الْمِصْبَاحَ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ غَلَقًا وَّلَا يَحِلُّ وِكَاءً وَلَا يَكْشِفُ اِنِيَةً وَاِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلَى النَّاسِ بَيْتَهُمْ .

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) حدیث شریف کی تشریح وتوضیح سپرد قلم کریں؟

(ج) امام ترمذی کے قول "هذا حديث حسن صحيح" سے کیا مراد ہے؟

جواب نمبر 1 (الف) اعراب: اعراب اوپر لگا دیئے گئے ہیں۔

ترجمہ حدیث: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دروازہ بند کرلو، پانی کی مشک کا منہ ڈوری سے باندھ لو، برتن کو الٹا کر دو یا ڈھانک دو اور چراغ گل کر دو۔ اس لیے کہ شیطان کسی بھی بند چیز کو نہیں کھولتا اور برتنوں کو نہیں کھول سکتا۔ بے شک چوہیا بھڑکا دیتی ہے گھروں کو ان کے لوگوں پر۔

(ب) تشریح وتوضیح:

اس حدیث مبارکہ میں چار حکم مع وجوہ ہیں:

پہلا یہ کہ دروازہ بند کرلو یعنی رات کے وقت بسم اللہ پڑھ کر گھر کا دروازہ بند کرلو۔ اس لیے کہ شیطان کسی بھی بند چیز کو نہیں کھول سکتا۔ دوسرا یہ کہ مشکیزہ کا منہ باندھ دو تاکہ کوئی موذی جانور وغیرہ پانی میں نہ چلا جائے۔ تیسرا یہ کہ برتن کو الٹا کر دو یا ڈھانپ دو بسم اللہ پڑھ کر۔ تاکہ کوئی موذی جانور اس میں داخل نہ ہو۔ چوتھا یہ کہ چراغ گل کر دو یعنی اگر چولہے یا چراغ میں آگ جل رہی ہوگی، تو چوہیا کوئی چیز اس میں کھینچ کر لائے گی۔ پھر جب وہ جل جائے گی تو اسے گھسیٹ کر لے چلے گی اور سارا گھر جلا دے گی۔ یہی حکم بجلی کے بلب کا ہے۔

(ج) "هذا حسن صحيح" کی وضاحت:

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ اور اس سے کچھ پہلے بعض محدثین نے حسن کا لفظ استعمال کرنا شروع کیا تھا۔

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

مگروہ ''حسن'' صحیح کے لیے استعمال کرتے تھے۔ جامع ترمذی میں کئی جگہ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ سے کسی حدیث کے بارے میں پوچھا کہ یہ کیسی حدیث ہے؟ تو امام بخاری نے جواب دیا: حسن ہے۔ پھر امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس پر ''حسن صحیح'' کا حکم لگا دیا۔

بعض لوگوں کے نزدیک حدیث ایک سند کے اعتبار سے حسن ہے اور دوسری سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔ بایں اعتبار یہاں حرف عطف ''واؤ'' محذوف ہوگا۔

سوال نمبر2:-عن أبی ثعلبة الخشنی أنه قال یا رسول الله إنا بأرض أهل کتاب فنطبخ فی قدورهم ونشرب فی آنیتهم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم إن لم تجدوا غیرها فارحضوها بالماء ثم قال یا رسول الله إنا بأرض صید فکیف نصنع قال إذا أرسلت کلبك المکلب وذکرت اسم الله فقتل فکل وإن کان غیر مکلب فذکی فکل وإذا رمیت بسهمك وذکرت اسم الله فقتل فکل ۔

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ تحریر کریں؟

(ب) کلب مکلب سے کیا مراد ہے؟ نیز ''مکلب'' کی شرائط تحریر کریں؟

(ج) تیر وغیرہ مارنے سے جانور ذبح سے پہلے مر جائے تو کیا حکم ہے؟ تحریر کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث: حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: ہم اہل کتاب کی سرزمین پر رہتے ہیں اور ان کی ہنڈیوں میں پکاتے ہیں اور ان کے برتنوں میں پیتے ہیں (اس سے متعلق کیا حکم ہے؟) رسول اللہ نے فرمایا: اگر ان کے علاوہ تمہیں اور برتن نہ ملیں، تو تم انہیں بذریعہ پانی صاف کر لیا کرو۔ پھر عرض کیا یا رسول اللہ! ہم شکار کی سرزمین پر رہتے ہیں پھر ہم کیسے کریں؟ فرمایا: جب تم اپنا سدھایا ہوا کتا روانہ کرو اور اس پر بسم اللہ پڑھ لو، پھر وہ شکار مار ڈالے تو تم اسے کھاؤ۔ اگر کتا سدھایا ہوا نہ ہو اور شکار ذبح کر دیا جائے، تو اسے کھاؤ۔ جب تم تیر مارو اور اس پر ''بسم اللہ'' پڑھ لو، پھر اس سے شکار ہو جائے، تو اسے کھاؤ/کھا لو۔

(ب) کلب مکلب کی وضاحت: کلب مکلب سے مراد ہے: کتے کو سدھانا، شکاری بنانا۔

مکلب کی شرائط:

مکلب کا مطلب ہے ''سکھلایا ہوا''۔

اس کی دو شرائط ہیں:

☆ شکاری جانور کو بالقصد چھوڑنا تاکہ مشکل سے شکار کرنا محقق ہو جائے۔

☆ شکاری جانور شکار کو روکے رکھے خود نہ کھائے اور روکنے پر رک جائے۔

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

(ج) ذبح سے پہلے جانور کا مرجانا:

اگر شکاری کے پہنچنے سے پہلے شکار/ جانور مرجائے اور اسے ذبح کرنے کا موقع نہ ملا ہو، تو وہ حلال ہے بشرطیکہ دوسرا کتا اس کے ساتھ شامل نہ ہو۔ اس کو چھوڑتے وقت بسم اللہ پڑھی گئی ہو۔ یہی حکم تیر پھینکنے کا ہے یعنی جو جانور تمہارے ہی تیر سے مرے اسے کھاؤ۔

سوال نمبر3:-عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل مسكر خمر وكل مسكر حرام ومن شرب الخمر في الدنيا فمات وهويد منهالم يشربها في الآخرة .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کرتے ہوئے خمر کی تعریف کریں؟

(ب) احکامات خمر تفصیلاً تحریر کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نشہ آور چیز خمر ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے جو شخص دنیا میں شراب پیئے گا اور مرجائے گا جبکہ وہ اسے باقاعدگی سے پیتا ہے تو وہ آخرت میں نہ پی سکے گا۔

خمر کی تعریف:

انگور کا کچا شیرہ جب اس میں جوش آجائے اور وہ اُبلے اور اس پر جھاگ آئے، وہ خمر کہلاتا ہے۔

(ب) احکامات خمر:

خمر بالاجماع حرام ہے اور اس کی حرمت قرآن کریم سے ثابت ہے۔ قرآن کریم نے اسے نجس قرار دیا ہے۔ چنانچہ اس کے احکام حسب ذیل ہیں:

۱- یہ خود حرام ہے اس کی حرمت نشہ ہونے پر موقوف نہیں ہے۔

۲- وہ ناپاک بہ نجاست غلیظہ ہے۔

۳- اس کو حلال قرار دینے والا کافر ہے، کیونکہ وہ نص قطعی کا منکر ہے۔

۴- یہ مسلمان کے حق میں مال متقوم نہیں پس اگر کوئی اسے ضائع کردے، تو اس پر ضمان نہیں۔

۵- جو اس کو پیئے گا اس کو حد لگائی جائے گی، چاہے نشہ نہ چڑھا ہو۔

۶- اس کو پکایا جائے، تو پکانا اس میں مؤثر نہیں، وہ بدستور حرام ہے۔

سوال نمبر4:-عن عمرو بن مرة قال سمعت زاذان يقول سالت ابن عمر عما نهى عنه رسول الله صلى الله عليه وسلم من الأوعية وأخبرناه بلغتكم وفسره لنا بلغتنا فقال

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الحنتمة ونهى عن الدباء ونهى عن النقير ونهى عن المزفت .

(الف) حنتمه، الدباء، النقير اور المزفت کی تشریح کریں؟

(ب) ان برتنوں کا حکم تفصیلاً تحریر کریں؟

(ج) امام ترمذی کے مختصر حالات زندگی تحریر کریں؟

جواب: (الف) حنتمه کی تشریح: حنتمه کے معنی ہیں روغنی گھڑا۔ جب اس میں نبیذ بنائی جائے، تو اس میں جلدی نشہ پیدا ہو جاتا ہے۔

دباء کی تشریح: سوکھا کدو، جو برتن کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ اس میں بھی نبیذ بنائی جاتی ہے اور اس میں نبیذ بنانے سے جلد ہی اس میں شدت آ جاتی ہے۔ اردو میں اسے ''تونبی'' کہتے ہیں۔ یعنی ''تلخ کدو'' [illegible] کا چھلکا موٹا ہوتا ہے۔ اس کو فقیر سکھا کر کشکول بناتے ہیں۔

نقیر کی تشریح: اس کا معنی ہے کریدنا، کھودنا۔ لوگ درخت کے تنے کو کھود کر برتن بناتے تھے، اس میں جو نبیذ بنائی جائے اس میں جلدی نشہ پیدا ہو جاتا ہے۔

''مزفت'' کی تشریح: تارکول لگیرا ہوا گھڑا، اس میں بھی نبیذ بنانے سے جلدی نشہ پیدا ہو جاتا ہے۔

(ب) مذکورہ برتنوں کا حکم:

جمہور کے نزدیک ان برتنوں میں نبیذ بنانے کی ممانعت پہلے تھی، پھر منسوخ ہو گئی۔ پہلے اس لیے ممانعت تھی کہ شراب کے برتن دیکھ کر لوگوں کو شراب یاد نہ آئے اور جب شراب سے طبیعتیں ہٹ گئیں، تو ممانعت اٹھا دی گئی۔ اس حوالے سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث مبارکہ ہے کہ آپ نے فرمایا: میں نے لوگوں کو چند برتنوں سے روکا تھا، اب جان لو کہ کوئی برتن نہ کسی چیز کو حلال کرتا ہے [illegible] حرام کرتا ہے۔ البتہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

(ج) امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ کے حالات زندگی:

آپ کا نام ''محمد بن عیسیٰ'' اور کنیت ''ابو عیسیٰ'' ہے۔ اس کا اسم منسوب ''ترمذی'' ہے، جو دریائے جیحون کے قریبی شہر ''ترمذ'' کی نسبت سے ہے۔ آپ 209ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ نے علم حدیث سیکھنے کے لیے خراسان، عراق اور حجاز کا سفر کیا۔ وہاں کے جلیل القدر محدثین سے علمی استفادہ کیا۔ آپ کے اساتذہ میں صحاح ستہ کے مؤلفین، اور ان کے اساتذہ بھی شامل ہیں۔ آپ سے ایک خلق کثیر نے استفادہ کیا اور علم کے پیاسوں کی پیاس بجھائی۔ آپ کی تصانیف میں کتاب العلل، شمائل محمدیہ اور جامع ترمذی عام دستیاب ہیں۔ آپ کا انتقال 13 رجب المرجب 279ھ کو شہر ترمذ میں ہوا۔ وہیں آپ کو سپرد خاک کیا گیا۔

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) باکستان

الشهادة العالمية "السنة الثانية" للطالبات

الموافق سنة 1443ھ/2022ء

الورقة الرابعة: السنن لأبی دائود

الوقت المحدد: ثلاث ساعات مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: پہلا سوال لازمی ہے باقی سوالات میں سے کوئی سے دو سوال حل کریں۔

سوال نمبر1:-عن ابی هريرة قال قال رجل لرسول الله صلى الله عليه وسلم يا رسول الله اى الصدقه افضل قال ان تصدق وانت صحيح حريص تامل البقاء وتخشى الفقر ولا تمهل حتى اذا بلغت الحلقوم قلت لفلان كذا ولفلان كذا ولفلان كذا وقد كان لفلان .

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟۱۰+۱۰=۲۰

(ب) وصیت کی لغوی اور شرعی تعریف کریں؟۱۰

(ج) وارث کے لیے وصیت جائز ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو وجہ تحریر کریں؟۱۰

سوال نمبر2:-عن عائشة رضى الله عنها أن امرأة قالت يا رسول الله إن أمى افتلتت نفسها ولو لا ذلك لتصدقت وأعطت أفيجزى أن أتصدق عنها فقال النبى صلى الله عليه وسلم نعم فتصدقى عنها .

(الف) حدیث مبارکہ کا ترجمہ کریں؟۱۰

(ب) کیا متوفی تک عبادات مالیہ اور بدنیہ کا ثواب پہنچتا ہے؟ احادیث کی روشنی میں وضاحت کریں؟ ۱۰

(ج) منکرین کی دلیل "ليس للإنسان إلا ماسعى" کا جواب تحریر کریں؟۱۰

سوال نمبر3:-عن عقبة بن عامر الجهنى أنه قال نذرت أختى أن تمشى إلى بيت الله فأمرتنى أن أستفتى لها النبى صلى الله عليه وسلم فاستفتيت النبى صلى الله عليه وسلم فقال لتمش ولتركب .

(الف) حدیث مبارکہ کا ترجمہ کریں؟۱۰

(ب) نذر کی تعریف کرتے ہوئے اس کی اقسام مع الحکم تحریر کریں؟۵+۱۵=۲۰

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

سوال نمبر 4:- ان ابا هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يتقارب الزمان وينقص العلم وتظهر الفتن ويلقى الشح ويكثر الهرج قيل يا رسول الله اية هو قال القتل القتل .

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) حدیث شریف کے ہر جز کی اس طرح تشریح کریں کہ مکمل وضاحت ہو جائے؟ ۱۰

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات سال 2022ء

چوتھا پرچہ: سنن ابوداؤد

سوال نمبر ۱: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ اَنْ تَصَدَّقَ وَاَنْتَ صَحِيْحٌ حَرِيصٌ تَاْمُلُ الْبَقَاءَ وَتَخْشَى الْفَقْرَ وَلَا تُمْهِلَ حَتّٰى اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ .

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) وصیت کی لغوی اور شرعی تعریف کریں؟

(ج) وارث کے لیے وصیت جائز ہے یا نہیں؟ اور اس کی وجہ تحریر کریں؟

جواب: (الف) اعراب: اعراب اوپر لگا دیئے گئے ہیں۔

ترجمہ حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: یا رسول اللہ! کون سا صدقہ افضل ہے۔ فرمایا: تم صدقہ کرو جب تندرست ہو زندگی کی اُمید باقی ہو اور محتاجی کا خوف ہو۔ تم اسے اتنے عرصے تک مؤخر نہ کرو کہ جب جان حلق تک آجائے، تو تم کہو یہ فلاں کے لیے، یہ فلاں کے لیے اور یہ فلاں کے لیے، جبکہ فلاں کو ویسے ہی مل جائے گا۔

(ب) وصیت کا لغوی معنی: وصیت کا لغوی معنیٰ ہے "کسی کام کو کرنے کا عہد کرنا"

وصیت کی شرعی تعریف: اصطلاح شرع میں وصیت سے مراد یہ ہے: کسی پر احسان کرتے ہوئے مرنے کے بعد اسے اپنے مال یا منفعت کا مالک بنانا۔

(ج) ورثاء کے حق میں وصیت کرنا:

ورثاء کے حق میں وصیت کرنا جائز نہیں، کیونکہ وہ اصحاب الفرائض ہیں اور ان کا حصہ قرآن پاک میں طے شدہ ہے۔ دوسرا یہ کہ وصیت کرنے کی صورت میں کسی دوسرے وارث کی حق تلفی ہو سکتی ہے۔ حدیث

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

مبارکہ میں ہے کہ ''اللہ نے ہر حقدار کو اس کا حق دے دیا ہے اس لیے وارث کے لیے وصیت نہ ہوگی۔''

سوال نمبر 2:- عن عائشة رضی الله عنها أن امرأة قالت يا رسول الله إن أمی افتلتت نفسها ولو لا ذلك لتصدقت وأعطت أفيجزی أن أتصدق عنها فقال النبی صلی الله عليه وسلم نعم فتصدقی عنها .

(الف) حدیث مبارکہ کا ترجمہ کریں؟

(ب) کیا متوفی تک عبادات مالیہ اور بدنیہ کا ثواب پہنچتا ہے؟ احادیث کی روشنی میں وضاحت کریں؟

(ج) منکرین کی دلیل ''لیس للإنسان إلا ماسعی'' کا جواب تحریر کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے عرض کیا: یارسول اللہ! میری والدہ اچانک فوت ہوگئی ہیں، اگر ایسا نہ ہوتا تو وہ کچھ نہ کچھ صدقہ کرتیں اور خیرات کرتیں، اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں، تو یہ جائز ہوگا؟ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! تم صدقہ کرو ان کی طرف سے۔

(ب) عبادات مالیہ وبدنیہ کا ثواب:

مذکورہ حدیث سے ثابت ہے کہ متوفی تک ان تمام کاموں کا ثواب پہنچتا ہے، جو ان کے ایصال ثواب کے لیے کیے جاتے ہیں۔ اس حوالے سے دلائل مندرجہ ذیل ہیں:

1- ایک خاتون نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے اپنی والدہ کو ایک کنیز بھی بطور صدقہ دی، اب وہ وفات پا چکی ہیں، اور نے تو کہ میں وہی کنیز چھوڑی ہے؟ فرمایا: تیرا اجر واجب ہو چکا، میراث میں وہ کنیز تجھے مل جائے گی۔ اس خاتون نے عرض کیا: جب وہ فوت ہوئیں تو ان کے ذمہ ایک مہینے کے روزے واجب تھے، تو ایسا کرنا جائز ہوگا اگر میں ان کی طرف سے روزہ رکھ لوں، تو ادائیگی ہو جائے گی؟ فرمایا: ہاں! اگر ان کی طرف سے حج کروں، تو کیا ادا ہو جائے گا؟ فرمایا: ہاں!

2- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب انسان دنیا سے چلا جاتا ہے، تو ان کے اعمال منقطع ہو جاتے ہیں ان تین اعمال کے علاوہ: صدقہ جاریہ، وہ علم جس سے نفع حاصل ہو اور صالحہ اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی ہے۔

(ج) ''لیس للانسان الا ما سعی'' کا جواب:

☆ مفسرین نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ''لیس للانسان الا ما سعی'' کا حکم اس شریعت میں منسوخ ہے اور اس کا ناسخ یہ فرمان الٰہی ہے: (ترجمہ)

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

''اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور ان کی اولاد نے ایمان میں ان کی پیروی کی، ہم ان کی اولاد کو ان کے ساتھ ملا دیں گے۔ اللہ نے آباء کی نیکی کے سبب اولاد کو جنتی بنا دیا۔''

☆ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] ہونے کی خبر دی ہے نہ کہ حصول نفع کے منقطع ہو جانے کی۔ رہا دوسرے کا عمل تو وہ عمل [illegible] میت ہے، اگر وہ کسی مسلمان کو بخش دے تو اس مسلمان کو اس کے اپنے عمل کا ثواب نہیں بلکہ عمل کرنے والے کے عمل کا ثواب ملے گا۔

☆ بعض کے نزدیک یہ حکم کفار کے لیے ہے یعنی کافر کو کوئی بھلائی نہ ملے گی بجز اس کے جو اس نے کی ہو، دنیا میں ہی رزق کی فراوانی یا تندرستی وغیرہ سے اس کا عوض دیا جائے گا اور آخرت میں کوئی حصہ نہ ہوگا۔

سوال نمبر 3:- عن عقبة بن عامر الجهني أنه قال نذرت أختي أن تمشي إلى بيت الله وأمرتني أن أستفتي لها النبي صلى الله عليه وسلم فاستفتيت النبي صلى الله عليه وسلم فقال لتمش ولتركب .

(الف) حدیث مبارکہ کا ترجمہ کریں؟

(ب) نذر کی تعریف کرتے ہوئے اس کی اقسام مع الحکم تحریر کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث: حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میری بہن نے بیت اللہ (حج) کے لیے پیدل جانے کی نذر مانی، پس اس نے مجھے حکم دیا کہ میں اس سے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کروں۔ میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بابت دریافت کیا، تو آپ نے فرمایا: وہ پیدل چلے اور سوار بھی ہو جائے۔

(ب) اقسام نذر مع حکم:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نذر کی چار قسمیں ہیں:

1- جس شخص نے ایسی نذر مانی جس کو مستر د نہیں کیا، تو اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔

2- جس نے گناہ کی قسم کھائی، تو اس کا کفارہ بھی کفارہ قسم کی مثل ہے۔

3- جس کسی نے ایسی بات کی قسم کھائی جس کو پورا کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو، تو اس کا کفارہ، کفارہ قسم کی طرح ہے۔

4- جس نے ایسی بات کی نذر مانی جس کو پورا کرنے کی طاقت رکھتا ہو، تو اسے چاہیے کہ وہ اپنی نذر پوری کرے۔

سوال نمبر 4:- إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيَنْقُصُ الْعِلْمُ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ وَيُلْقَى الشُّحُّ وَيَكْثُرُ الْهَرَجُ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّهُ هُوَ قَالَ

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

اَلْقَتْلُ اَلْقَتْلُ ۔

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) حدیث شریف کے ہر جز کی اس طرح تشریح کریں کہ مکمل وضاحت ہو جائے؟

جواب: (الف) اعراب: اعراب اوپر لگا دیئے گئے ہیں۔

ترجمہ حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زمانہ سمٹ جائے گا، علم کم ہو جائے گا، بخل عام ہوگا اور ھرج زیادہ ہوگا۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! ھرج کیا ہے؟ فرمایا: قتل، قتل۔

(ب) حدیث مبارکہ کی تشریح:

اس حدیث مبارکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو علامتیں بیان کی ہیں، وہ قرب قیامت کی ہیں۔

1- یتقارب الزمان: قرب قیامت زمانہ سمٹ جائے گا۔ سال مہینوں، مہینہ ہفتے، ہفتہ دنوں اور دن گھنٹوں کے برابر ہو جائے گا۔

2- ینقص العلم: علماء کو اٹھا لیا جائے گا، علم کی کمی ہو جائے گی، پڑھنے پڑھانے والا کوئی نہ ہوگا، یہاں تک دو آدمیوں میں بصورت جھگڑا مسئلہ حل کرانے کے لیے کوئی نہ ملے گا۔

3- تظھر الفتن: فتنے ظاہر ہوں گے، بے حیائی عام ہوگی، دین کی نافرمانی کی جائے گی، احکام شرع کی پاسداری نہ کی جائے گی اور شعائر اسلام کی توہین کی جائے گی وغیرہ وغیرہ۔ ان سے بچنا دشوار ہو گا۔

4- یلقی الشح: بخل پھیل جائے گا، لوگ اس قدر کنجوسی کریں گے کہ صاحب نصاب ہونے کے باوجود زکوٰۃ ادا نہ کریں گے۔ مال کی محبت ان کے دلوں میں رچ بس گئی ہوگی کہ کوئی امیر، غریب پر رحم نہیں کھائے گا۔

5- یکثر الھرج: ہرج کثیر ہوگا۔ ہرج کے بارے میں پوچھا گیا کہ یہ کیا ہے؟ تو فرمایا: قتل، قتل۔ یعنی ہر طرف قتل عام ہوگا۔ بھائی بھائی کے خون کا پیاسا ہوگا۔ بیٹا باپ اور باپ بیٹے کو قتل کرنے سے گریز نہ کرے گا۔

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) باکستان

الشهادة العالمية "السنة الثانية" للطالبات

الموافق سنة 1443ھ/2022ء

الورقة الخامسة: سنن النسائی وابن ماجة

الوقت المحدد: ثلاث ساعات مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: ہر حصہ سے دو، دو سوال حل کریں۔

حصہ اول.....سنن النسائی

سوال نمبر1:-عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قيل لرسول الله صلى الله عليه وسلم اى النساء خير قال التی تسره اذا نظر وتطيعه اذا امر ولاتحالفه فی نفسها ومالها بما يكره .

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں؟ ۱۵=۷+۸

(ب) حدیث مبارکہ کی شرح کریں؟ ۱۰

سوال نمبر2:-عن أبی هريرة رضی الله عنه أن رجلا أراد أن يتزوج امرأة فقال النبی صلى الله عليه وسلم انظر إليها فإن فی أعين الأنصار شيئا

(الف) ترجمہ کریں نیز واضح کریں کہ "فی أعين الأنصار شيئا" سے کیا مراد ہے؟ ۱۵=۷+۸

(ب) قبل از نکاح عورت کو دیکھنے کے حوالے سے حکم شرعی کیا ہے؟ نیز یہ بھی واضح کریں اگر رشتہ طے کرنے کے لیے کسی سے مشورہ کیا جائے تو کیا خاطب (نکاح کا پیغام بھیجنے والا) کے عیب بیان کیے جا سکتے ہیں۔ ۱۰

سوال نمبر3:-عن أبی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم طيب الرجال ماظهر ريحه وخفی لونه وطيب النساء ماظهر لونه وخفی ريحه .

(الف) ترجمہ کریں نیز واضح کریں "ما ظهر لونه وخفی ريحه" سے کیا مراد ہے؟ ۱۵=۷+۸

(ب) خواتین کے لیے کیسی خوشبو استعمال کرنا ممنوع ہے اور مردوں کے لیے کون سے رنگ ناجائز ہیں؟ ۱۰

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

القسم الثانی.....سنن ابن ماجہ

سوال نمبر 4:-عن ابن عباس رضی الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا دعوت الله فادع ببطون كفيك ولا تدع بظهورهما فإذا فرغت فامسح بها وجهك .

(الف) حدیث مبارکہ کا ترجمہ کریں؟ ۱۰

(ب) احادیث مبارکہ کی روشنی میں آداب دعا پر جامع مضمون تحریر کریں؟ ۱۵ .

سوال نمبر 5:-عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم سيأتيكم أقوام يطلبون العلم فإذا رأيتموهم فقولوا لهم مرحبا مرحبا بوصية رسول الله صلى الله عليه وسلم وأقنوهم .

(الف) حدیث مبارکہ کا ترجمہ کریں؟ ۱۰

(ب) حدیث مبارکہ کی روشنی میں آداب علم اور متعلمین کے حقوق واضح کریں؟ ۱۵

سوال نمبر 6:-عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم طلب العلم فريضة على كل مسلم وواضع العلم عند غير أهله كمقلد الخنازير الجوهر واللؤلؤ والذهب .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں؟ ۱۰

(ب) کون سا اور کتنا علم حاصل کرنا فرض ہے؟ نیز حدیث شریف کے دوسرے حصہ کی وضاحت سپرد قلم کریں؟ ۱۵

☆☆☆

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

درجہ عالمیہ (سال دوم) برائے طالبات سال 2022ء

پانچواں پرچہ: سنن نسائی وابن ماجہ

حصہ اوّل..... سنن النسائی

سوال نمبر 1:- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قِیْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ- اَیُّ النِّسَآءِ خَیْرٌ قَالَ "اَلَّتِیْ تَسُرُّهُ اِذَا نَظَرَ وَتُطِیْعُهُ اِذَا اَمَرَ وَلَا تُخَالِفُهُ فِیْ نَفْسِهَا وَمَالِهَا بِمَا یَکْرَهُ"

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں؟

(ب) حدیث مبارکہ کی شرح کریں؟

جواب: (الف) اعراب: اعراب اوپر لگا دیئے گئے ہیں۔

ترجمہ حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: کونسی عورت بہتر ہے؟ فرمایا: وہ عورت کہ جب اُسے شوہر دیکھے تو اسے خوش کر دے، وہ حکم کرے تو اس کی فرمانبرداری کرے اور اپنی جان و مال میں اس کی مخالفت نہ کرے، جو اسے پسند نہ ہو۔

(ب) شرح حدیث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی عورت سے نکاح کرنے کے لیے چار چیزوں کو ملحوظ رکھا جاتا ہے: (۱) مالدار ہو، (۲) حسب ونسب والی ہو، (۳) حسین وجمیل، (۴) وہ دیندار ہو۔ لہٰذا دیندار عورت کو اپنا مطلوب قرار دیا جائے۔ حسب ونسب اور مالدار عورت کو ہرگز ترجیح نہ دی جائے۔ جو عورت اپنی ذات میں شرف و بلندی رکھتی ہو، وہ قبیلہ و خاندان اور ہر عزت بھی رکھتی ہو۔ انسان کی یہ فطری خواہش ہوتی ہے کہ وہ ایسی عورت سے نکاح کرے جو صاحب حیثیت، خاندان میں وقار رکھتی ہو۔ عام طور پر لوگ عورت سے نکاح کرنے کے سلسلہ میں مذکورہ چار چیزوں کو بطور خاص ملحوظ خاطر رکھتے ہیں کہ کوئی شخص تو مالدار عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہے، بعض لوگ اچھے حسب ونسب والی عورت کو بیوی بنانا پسند کرتے ہیں، بہت سے لوگوں کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ ایک حسین و جمیل عورت ان کی رفیقہ حیات بنے اور کچھ نیک بندے دین دار عورت کو ترجیح دیتے ہیں۔ لہٰذا دین و مذہب سے تعلق رکھنے والے شخص کو چاہیے کہ وہ دین دار عورت سے نکاح کرنے کی کوشش کرے، کیونکہ اس میں دارین کی بھلائی وفلاح ہے۔

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

سوال نمبر2:-عن أبی هریرة رضی الله عنه أن رجلا أرادأن يتزوج امرأة فقال النبی صلی الله عليه وسلم نظر إليها فإن فی أعين الأنصار شيئا .

(الف) ترجمہ کریں نیز واضح کریں کہ "فی أعين الأنصار شيئا" سے کیا مراد ہے؟

(ب) قبل از نکاح عورت کو دیکھنے کے حوالے سے حکم شرعی کیا ہے؟ نیز یہ بھی واضح کریں کہ رشتہ طے کرنے کے لیے کسی سے مشورہ کیا جائے تو کیا خاطب (نکاح کا پیغام بھیجنے والا) کے عیب بیان کیے جا سکتے ہیں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کرنے کا ارادہ کیا، پس نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے دیکھ لو، کیونکہ انصار کی آنکھوں میں کچھ ہوتا ہے۔

فی أعين الانصار شيئاً سے مراد:

اس سے مراد ہے کہ انصار کی لڑکیوں کی آنکھوں میں کوئی عیب ہوتا ہے کسی بیماری کے سبب یا قدرتی طور پر۔ ایسا آپ نے اس لیے فرمایا کہ اگر بعد میں پتہ چلنے پر ناپسند ہو اور عورت کو چھوڑ دیا جائے، تو یہ اچھی بات نہ ہوگی۔

(ب) مخطوبہ کو ایک نظر دیکھنا:

جمہور کے نزدیک صرف چہرہ اور ہتھیلیاں دیکھ سکتے ہیں اس بدن دیکھنا جائز نہیں۔ امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک لڑکی سے اجازت لینا ضروری ہے تاکہ وہ بے سنورے سامنے نہ آئے آئمہ ثلاثہ کے نزدیک میلان یا شہوت کا اندیشہ ہو، تو دیکھنا جائز نہیں جبکہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک جائز ہے کیونکہ یہی دیکھنے کا مقصد ہے۔

خاطب کے عیب ظاہر کرنا:

اگر کوئی رشتہ طے کرتے وقت کسی سے مشورہ کرے، تو اسے چاہیے کہ خاطب سے متعلق جو بات بھی وہ جانتا ہو ظاہر کر دے تاکہ آئندہ پیش آنے والی مشکلوں سے بچا جا سکے۔ اس کی دلیل مذکورہ بالا حدیث ہے۔

سوال نمبر3:-عن أبی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم طيب الرجال ماظهر ريحه وخفی لونه وطيب النساء ماظهر لونه وخفی ريحه .

(الف) ترجمہ کریں نیز واضح کریں "ما ظهر لونه وخفی ريحه" سے کیا مراد ہے؟

(ب) خواتین کے لیے کیسی خوشبو استعمال کرنا ممنوع ہے اور مردوں کے لیے کونسے رنگ ناجائز ہیں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

وسلم نے فرمایا: مردوں کی خوشبو وہ ہے، جس کا رنگ ظاہر نہ ہو مگر خوشبو ظاہر ہو جائے۔ عورتوں کی خوشبو وہ ہے، جس کا رنگ نمایاں ہو مگر خوشبو ظاہر/معلوم نہ ہو۔

"ما ظهر لونه وخفي ريحه" کی تشریح:

"ما ظهر لونه وخفي ريحه" سے مراد یہ ہے کہ ایسی خوشبو جس کا رنگ نمایاں اور خوشبو چھپی ہوئی ہو یعنی اس میں عورت کے لیے نمایاں و واضح حکم ہے کہ وہ تیز خوشبو استعمال نہ کرے تاکہ دائیں بائیں نہ پھیلے، گویا قریب سے گزرنے والے اس خوشبو کو محسوس نہ کر سکیں۔

(ب) خواتین کے لیے ممنوعہ خوشبو:

اگر کسی عورت نے ایسی تیز خوشبو استعمال کی کہ وہ جہاں سے گزرے قریب سے گزرنے والے لوگ اس کو محسوس کریں، تو وہ عورت زنا کرنے والی ہے۔ لہٰذا عورت کو چاہیے کہ ایسی خوشبو کا استعمال کرے جس کا رنگ تو ظاہر ہو مگر پھیلنے والی نہ ہو۔

مردوں کے لیے رنگوں کی ممانعت:

مردوں کے لیے کسم، زعفران اور خلوق کے رنگ ناجائز ہیں۔ ایک مرتبہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا، اس نے خلوق لگائی ہوئی تھی۔ آپ نے اسے بلا کر فرمایا: جاؤ اور دھو ڈالو اور آئندہ کبھی یہ استعمال نہ کرنا۔

حصہ دوم..... سنن ابن ماجہ

سوال نمبر 4:- عن ابن عباس رضی الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا دعوت الله فادع ببطون كفيك ولا تدع بظهورهما فإذا فرغت فامسح بها وجهك.

(الف) حدیث مبارکہ کا ترجمہ کریں؟

(ب) احادیث مبارکہ کی روشنی میں آداب دعا پر جامع مضمون تحریر کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم دعا کرو اللہ سے، تو اپنی ہتھیلیوں کے باطن سے اور ہاتھ الٹے کر کے دعا نہ کرو۔ پس جب فارغ ہو جاؤ، تو اپنے دونوں ہاتھوں کو چہرے پر مل لو۔

(ب) دعا کے آداب:

آداب دعا میں سے یہ ہے کہ دونوں ہاتھ سینہ کے مقابل اس طرح بلند کیے جائیں کہ انگلیوں کا کچھ

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

حصہ چہرہ کے سامنے ہو اور دونوں ہاتھوں کے درمیان چار انگلیوں کا فاصلہ ہو۔ پھر جب دعا کا اختتام ہو جائے، تو ہاتھوں کو چہرہ پر مل لیا جائے۔ دعا کرتے ہوئے منہ قبلہ شریف کی طرف ہو۔ دعا عاجزی اور خشوع خضوع سے مانگی جائے۔ دعا رغبت اور خوف سے مانگی جائے اور تین بار دعا کی جائے۔

سوال نمبر 5:-عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم سيأتيكم أقوام يطلبون العلم فإذا رأيتموهم فقولوا لهم مرحبا مرحبا بوصية رسول الله صلى الله عليه وسلم وأقنوهم .

(الف) حدیث مبارکہ کا ترجمہ کریں؟

(ب) حدیث مبارکہ کی روشنی میں آداب علم اور متعلمین کے حقوق واضح کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مشرق کی طرف سے لوگ تمہاری طرف آئیں گے، وہ علم حاصل کرنے کے خواہشمند ہوں گے۔ پس جب وہ تمہاری طرف آئیں، تو انہیں مرحبا کہنا۔ جن سے متعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت کی تھی ان کے بارے میں بھلائی کی تلقین کو قبول کرو۔

(ب) علم کے آداب:

علماء کرام نے اسلامی علم کو حاصل کرنے کے کچھ آداب بیان کیے ہیں، ان میں سے کچھ یہ ہیں:

☆ حصول علم کے لیے نیت خالص ہو۔ ☆ علم حاصل کرنے کی جستجو کی جائے۔ ☆ جو علم حاصل کیا جائے، اس پر عمل کیا جائے۔ ☆ علم کو صبر اور ہمیشگی سے حاصل کیا جائے۔ ☆ اساتذہ سے متنفر نہ ہو جائے۔ ☆ حق بات جاننے میں شرم اور ہچکچاہٹ نہ ہو۔ ☆ جو کچھ بھی سیکھیں، اسے اچھی طرح یاد رکھیں۔ ☆ اپنے لیے ایسی صحبت کا چناؤ کیا جائے، جو علم دوست ہو، وغیرہ۔

حقوق متعلمین:

متعلم یا علم حاصل کرنے کے شوقین جب علم حاصل کرنے آئیں، تو انہیں "مرحبا" کہا جائے۔ ☆ ان کے ساتھ بھلائی کی جائے۔ ☆ ان کی تعلیم و تربیت میں کمی و کوتاہی نہ کی جائے۔ ☆ ان کے ساتھ شفقت و محبت کا برتاؤ کرنا چاہیے۔ ☆ ان کے قلوب کو نور علم سے منور کیا جائے۔

سوال نمبر 6:-عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم طلب العلم فريضة على كل مسلم وواضع العلم عند غير أهله كمقلد الخنازير الجوهر واللؤلؤ والذهب .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں؟

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

(ب) کون سا اور کتنا علم حاصل کرنا فرض ہے؟ نیز حدیث شریف کے دوسرے حصہ کی وضاحت سپرد قلم کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے اور نا اہل کو علم سکھانا ایسا ہے جیسے خنزیر کے گلے میں جواہرات، موتیوں اور سونے کا ہار پہنایا جائے۔

(ب) کونسا اور کتنا علم حاصل کرنا فرض ہے؟

ضروریات زندگی کے مطابق علم دین حاصل کرنا فرض عین اور تمام علوم اسلامیہ کا حصول فرض کفایہ ہے یعنی محلہ یا گاؤں یا علاقہ میں سے ایک شخص بھی تمام علوم اسلامیہ حاصل کر لیتا ہے تو سب بری الذمہ ہوں گے ورنہ سب گناہگار ہوں گے۔ تاہم زندگی کے جس شعبہ میں کوئی کام کرتا ہو، اس حوالے سے تمام اسلامی احکام سے آگاہ ہونا فرض عین ہے۔

حدیث مبارکہ کے دوسرے حصہ کی وضاحت:

حدیث مبارکہ کے دوسرے حصے میں نا اہل لوگوں کا ذکر کیا گیا ہے، ان سے مراد یہ لوگ ہیں:

''نا اہل'' سے مراد:

باشعور، عمل کا ذوق رکھنے والے اور مذہبی ذہن رکھنے والے لوگوں کو علم دین کی تعلیم دینا چاہیے مگر نا اہل لوگوں کو ہرگز ہرگز تعلیم نہیں دینی چاہیے۔ نا اہل سے مراد مندرجہ ذیل لوگ ہو سکتے ہیں:

(۱) بد مذہب لوگ، (۲) دینی و مذہبی ذہن نہ رکھنے والے لوگ، (۳) وہ لوگ جن کی بے عملی یقینی ہو، (۴) مذہب و اسلام کی بدنامی کا سبب بننے والے لوگ۔

☆☆☆

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) باکستان

الشهادة العالمية "السنة الثانية" للطالبات

الموافق سنة 1443ھ/2022ء

الورقة السادسة: شرح معانی الآثار

الوقت المحدد: ثلاث ساعات مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: تین سوالات کا حل مطلوب ہے۔

سوال نمبر1:-عن علی بن أبی طالب رضی الله عنه عن رسول الله صلی الله علیه وسلم أنه کان إذا قام إلی الصلوة المکتوبة کبر ورفع یدیه حذو منکبیه ویصنع مثل ذلك إذا قضی قراءته إذا أراد أن یرکع ویصنعه إذا فرغ ورفع من الرکوع ولا یرفع یدیه فی شیء من صلوته وهو قاعدو إذا قام من السجدتین رفع یدیه کذلك کبر .

(الف) حدیث کا ترجمہ کریں اور ترجیح اس طرح کریں کہ مسئلہ کی وضاحت ہوجائے؟ ۲۰=۱۰+۱۰

(ب) مذکورہ مسئلہ میں احناف کا موقف مع الدلائل بیان کریں؟ ۱۴

سوال نمبر2:-قال أبو جعفر فعبد الله من أولئك الذین کانوا یقربون من النبی صلی الله علیه وسلم لیعلموا أفعاله فی الصلوٰة کیف هی؟ فعلموا الناس ذلك فما حکوا من ذلك أولی مما جاء به من کان أبعد منه منهم فی الصلوٰة إن قالوا ما ذکرتموه عن أبراهیم عن عبدالله غیر متصل .

(الف) مذکورہ عبارت کا ترجمہ کریں اور حضرت ابراہیم رحمہ اللہ تعالیٰ کی وہ روایت بیان کریں جس کی طرف اس عبارت میں اشارہ کیا گیا ہے؟ ۲۰=۱۰+۱۰

(ب) مذکورہ عبارت میں حضرت ابراہیم رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت پر جو اعتراض کیا گیا ہے آپ اس اعتراض کا جواب تحریر کریں؟ ۱۳

سوال نمبر3:-عن أبی مجلز قال سألت ابن عباس عن الوتر فقال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول رکعة من اٰخر اللیل .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں نیز بتائیں کہ یہ حدیث کس کے مذہب کی مؤید ہے؟ ۲۰=۱۰+۱۰

(ب) رکعات وتر کے بارے میں صرف احناف کا مذہب دلائل سے ثابت کریں؟ ۱۳

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

سوال نمبر 4:-عن جابر قال طلقت خالة لی فارادت ان تخرج فی عدتها الی نخل لها فقال لها رجل لیس ذٰلك لك فاتت النبی صلی الله علیه وسلم فقال اخرجی الی نخلك وجدیه فعسی ان تصدقی وتصنعی معروفا .

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ تحریر کریں؟ ۲۰=۱۰+۱۰

(ب) عدتِ وفات اور عدتِ طلاق کے دوران عورت کا گھر سے باہر جانا درست ہے یا نہیں؟ اپنا مؤقف دلائل سے ثابت کریں؟ ۱۳

☆☆☆

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات سال 2022ء

چھٹا پرچہ: شرح معانی الآثار

سوال نمبر 1:-عن علی بن أبی طالب رضی الله عنه عن رسول الله صلی الله علیه وسلم أنه کان إذا قام إلی الصلوة المکتوبة کبر ورفع یدیه حذو منکبیه ویصنع مثل ذٰلك إذا قضی قراءته إذا أراد أن یرکع ویصنعه إذا فرغ ورفع من الرکوع ولا یرفع یدیه فی شیء من صلٰوته وهو قاعدو إذا قام من السجدتین رفع یدیه کذٰلك کبر .

(الف) حدیث کا ترجمہ کریں اور تشریح اس طرح کریں کہ مسئلہ کی وضاحت ہو جائے۔

(ب) مذکورہ مسئلہ میں احناف کا مؤقف مع الدلائل بیان کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں کہ جب آپ فرض نماز کے لیے کھڑے ہوتے، تو تکبیر کہتے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو بلند کرتے اپنے کندھوں تک اور ایسا ہی آپ اس وقت کرتے جب اپنی قرأت مکمل کر لیتے اور رکوع کرنے کا ارادہ فرماتے۔ جب رکوع سے فارغ ہوتے، تو پھر بھی ایسا ہی کرتے۔ پھر اپنے ہاتھوں کو بلند نہ فرماتے بقیہ نماز کے دوران۔ جب آپ بیٹھے (قعدہ) لیکن جب دو سجدوں کے بعد کھڑے ہوتے، اپنے ہاتھوں کو بلند کرتے اور اسی طرح تکبیر کہتے۔

مذکورہ مسئلہ کی تشریح:

امام ابو جعفر رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ اہل علم میں سے ایک قوم ان آثار کی طرف گئی ہے۔ انہوں نے رکوع کرتے وقت، اس سے اوپر اٹھتے وقت اور پہلے قعدہ کے بعد دوبارہ کھڑے ہوتے وقت رفع یدین کرنے کو تمام نمازوں میں واجب قرار دیا ہے۔ وہ مذکورہ حدیث مبارکہ سے استدلال کرتے ہیں۔ امام طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک لوگ حدیث خطاء کو دلیل کے طور پر پیش کرتے ہیں حالانکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ وہ ہستی نہیں ہیں کہ اگر انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رفع یدین کرتے دیکھا ہو اور پھر بعد میں خود اس کو چھوڑ دیا ہو۔

(ب) احناف کا مؤقف مع الدلائل:

نماز میں رفع یدین کے حوالے سے احناف کا مؤقف یہ ہے کہ صرف تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین کیا جائے گا، یہی مسنون طریقہ ہے اور اس کے علاوہ ہرگز رفع یدین نہیں کیا جائے گا۔ حضرت براء بن عازب

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

رضی اللہ عنہ والی روایت احناف کی مؤید ہے۔

دلائل:

1 – قال ابن مسعود رضی الله عنه الا اصلی بکم صلوٰة رسول الله صلی الله علیه وسلم فصلی ولم یرفع الا فی اول مرة .(جامع ترمذی)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: کیا میں تمہیں ایسی نماز نہ پڑھاؤں جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے، پھر انہوں نے نماز پڑھائی جس میں آغاز (تکبیر تحریمہ) کے علاوہ رفع یدین نہ کیا تھا۔

2 – حضرت اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو صرف تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اٹھاتے دیکھا، اس کے بعد دوبارہ ایسا نہ کرتے۔

3 – حضرت کلیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ تکبیر اولیٰ میں اپنے ہاتھ بلند فرماتے، پھر دوبارہ بلند نہ فرماتے تھے۔

سوال نمبر 2: قال أبو جعفر فعبد الله من أولئك الذين كانوا يقربون من النبي صلى الله عليه وسلم ليعلموا أفعاله في الصلوٰة كيف هي؟ ليعلموا الناس ذلك فما حكوا من ذلك أولى مما جاء به من كان أبعد منهم في الصلوٰة فإن قالوا ما ذكرتموه عن أبراهيم عن عبدالله غير متصل .

(الف) مذکورہ عبارت کا ترجمہ کریں اور حضرت ابراہیم رحمہ اللہ تعالیٰ کی وہ روایت بیان کریں جس کی طرف اس عبارت میں اشارہ کیا گیا ہے۔

(ب) مذکورہ عبارت میں حضرت ابراہیم رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت پر جو اعتراض کیا گیا ہے آپ اس اعتراض کا جواب تحریر کریں؟

جواب: (الف) عبارت کا ترجمہ: امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے ایک ہیں، جو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے قریبی تھے، تاکہ وہ علم حاصل کرلیں نماز کے دوران آپ کے افعال کا کہ آپ کیسے نماز ادا کرتے تھے تاکہ وہ لوگوں کو اس کی تعلیم دے سکیں؟ تو ان حضرات نے اس سے متعلق جو بات بیان کی وہ اس سے زیادہ مستند ہوگی کہ اس صحابی کی نقل سے جو دوران نماز ان حضرات سے زیادہ دور ہوتے تھے۔ پس اگر وہ لوگ کہیں کہ تم ابراہیم نخعی رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہو، وہ غیر متصل سند رکھتی ہے۔

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

حضرت ابراہیم کی بیان کردہ روایت:

☆ عن ابراهيم قال: كان عبدالله لايرفع يديه فى شيءٍ من الصلوٰة الا فى الافتتاح .

☆ عن المغيرة قال قلت لابراهيم حديث وائل انه راى النبى يرفع يديه اذا افتتح الصلوٰة واذا ركع واذا رفع راسه من الركوع؟ فقال ان كان وائل راه مرة يفعل ذٰلك فقد راٰه عبدالله خمسين مرة لا يفعل ذٰلك .

(ب) حضرت ابراہیم کی روایت پر وارد اعتراض کا جواب:

حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت کو ترک رفع یدین سے متعلق بطور دلیل استدلال کیا ہے۔ جب کہ اعتراض یہ ہے کہ ان کی ملاقات حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے ہونا ثابت نہیں۔ لہٰذا ان کی حدیث غیر متصل اور نا قابل استدلال ہے۔

تو اس کا جواب یہ ہے کہ ابراہیم نخعی، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جب کوئی روایت ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کرتے ہیں اور اس وقت مرسل نقل کرتے ہیں جب وہ ان کے نزدیک زیادہ قوی ہو۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے تواتر کے ساتھ منقول ہو۔ اعمش نے ان سے کہا کہ جب آپ مجھے حدیث بیان کرتے ہیں، تو سند بھی بیان کیجئے؟ انہوں نے جواب دیا: جب میں کہوں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ بیان فرمایا، تو میں ایسا اس وقت کہوں گا جب کثیر تعداد میں وہ حدیث حضرت عبداللہ کے حوالے سے ایک جماعت نے بیان کی ہو۔ جب کہوں فلاں نے حضرت عبداللہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے، تو اس سے مراد صرف اس شخص نے مجھے حدیث سنائی ہے۔

سوال نمبر3:-عن ابى مجلز قال سألت ابن عباس عن الوتر فقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ركعة من اٰخر الليل .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں نیز بتائیں کہ یہ حدیث کس کے مذہب کی مؤید ہے؟

(ب) رکعات وتر کے بارے میں صرف احناف کا مذہب دلائل سے ثابت کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث: ابومجلز بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وتر سے متعلق دریافت کیا؟ انہوں نے کہا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: وتر رات کے آخری حصہ میں ایک رکعت ہے۔ میں نے سوال کیا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ رات کے آخری حصہ کی ایک رکعت ہے۔

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

مذکورہ حدیث کا مذہب:

مذکورہ حدیث امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمہما اللہ کے مذہب کی تائید کرتی ہے۔ ان کے نزدیک نماز وتر ایک ہی رکعت ہے۔

(ب) رکعات وتر سے متعلق احناف کا موقف مع الدلائل:

نماز وتر واجب ہے اور نماز وتر تین رکعت ہیں اور اس میں قعدہ اولیٰ واجب ہے اور قعدہ اولیٰ میں صرف التحیات پڑھ کر کھڑا ہو جائے، نہ درود پڑھے اور نہ سلام پھیرے جیسے نماز مغرب میں کرتے ہیں۔ اگر قعدہ اولیٰ بھول گیا، تو لوٹنے کی اجازت نہیں بلکہ سجدہ سہو کرے۔ وتر کی تینوں رکعتوں میں مطلقاً قرأت فرض ہے اور ہر رکعت میں بعد سورہ فاتحہ ملانا واجب ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایک، تین، پانچ اور اسی طرح گیارہ رکعت سے وتر بناتے تھے۔

تین رکعت والی روایت مضطرب ہے۔

ایک غیر معروف روایت میں سترہ (۱۷) رکعت وتر کا ذکر ہے۔

تمام رکعتیں جنہیں ہم نے وتر کا نام دیا ہے، یہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شب کی نماز یعنی تہجد تھی اور رات کو تہجد پڑھنا سنت مؤکدہ ہے۔

دلائل:

1- سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی ہے کہ وتر تین رکعات ہیں اور ان کے درمیان سلام نہ پھیرا جائے گا۔

2- سیدہ عائشہ فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى ○ دوسری رکعت میں سورۃ الکٰفِرُوْنَ اور تیسری رکعت میں سورہ اخلاص و معوذتین پڑھتے تھے۔

3- ایک روایت میں ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء سے لیکر فجر تک جو رکعات ادا کرتے ان کی تعداد گیارہ تھی۔

سوال نمبر 4:- عن جابر قال طلقت خالة لی فارادت ان تخرج فی عدتها الی نخل لها فقال لها رجل لیس ذلك لك فاتت النبی صلی الله علیه وسلم فقال اخرجی الی نخلك وجدیه فعسی ان تصدقی وتصنعی معروفا .

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ تحریر کریں؟

جواب: (الف) حدیث پر اعراب: عَنْ جَابِرٍ قَالَ طُلِّقَتْ خَالَةٌ لِّیْ فَاَرَادَتْ اَنْ تَخْرُجَ فِیْ

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

عِدَّتِهَا اِلٰى نَخْلٍ لَّهَا فَقَالَ لَهَا رَجُلٌ لَيْسَ ذٰلِكَ لَكِ فَاَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اُخْرُجِيْ اِلٰى نَخْلِكِ وَجُدِّيْهِ فَعَسٰى اَنْ تَصَدَّقِيْ وَتَصْنَعِيْ مَعْرُوْفًا .

(ب) عدتِ وفات اور عدتِ طلاق کے دوران عورت کا گھر سے باہر جانا درست ہے یا نہیں؟ اپنا مؤقف دلائل سے ثابت کریں؟

ترجمہ عبارت: حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری خالہ کو طلاق ہوگئی، پس انہوں نے عدت کے دوران باغ میں جانا چاہا، تو ایک شخص نے انہیں کہا: تمہیں اس کا حق حاصل نہیں۔ وہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں، تو آپ نے فرمایا: تم اپنے باغ میں جاؤ اور وہاں محنت مزدوری کرو۔ ہوسکتا ہے تم صدقہ کرو اور اس کو نیکی کے کاموں میں استعمال کرو۔

(ب) دورانِ عدت گھر سے باہر جانا:

کچھ حضرات کے نزدیک عدت وفات یا عدت طلاق میں عورت (اپنی عدت کے دوران) جہاں چاہے سفر کرسکتی ہے۔ اس سے متعلق انہوں نے مذکورہ حدیث سے استدلال کیا ہے۔

کچھ حضرات نے ان کی مخالفت کی ہے، وہ کہتے ہیں:

عدت وفات کے دوران عورت کو حق حاصل ہے کہ وہ اپنے گھر سے دن کے وقت نکل سکتی ہے لیکن رات اسے اپنے گھر میں ہی بسر کرنا ہوگی۔ البتہ عدت طلاق کے دوران عورت دن یا رات میں کسی بھی وقت گھر سے باہر نہیں نکل سکتی۔

دلائل:

1- سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب حضرت جعفر رضی اللہ عنہ شہید ہوگئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ہدایت کی کہ تم تین دن تک گھر میں رہو، اس کے بعد جو چاہو کرسکتی ہو۔ یہ حکم ایک مخصوص وقت کے لیے تھا بعد میں منسوخ ہوگیا اور عورتوں کو ہدایت کی گئی کہ وہ ایسی صورت میں چار ماہ دس دن تک عدت میں رہیں۔

2- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جس عورت کا شوہر فوت ہوجائے، وہ اپنے گھر کے علاوہ کہیں اور رات بسر نہیں کرسکتی۔

3- حضرت علقمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی عورت کو طلاق بتہ دے دی، پھر وہ عراق چلے گئے۔ اس عورت نے ابن مسیب، سالم، سلیمان بن یسار وغیرہ سے پوچھا: کیا وہ اپنے گھر سے باہر نکل سکتی ہے؟ تو ان سب نے جواب دیا: نہیں، تم اپنے گھر میں رہو۔

☆☆☆

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

درجہ عالمیہ (سال دوم) برائے طالبات 2023ء/۱۴۴۴ھ

الورقة الاولیٰ: لصحیح البخاری

الملاحظة: اجب عن ثلثة فقط .

سوال نمبر۱: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ النَّاسِ وَکَانَ اَجْوَدَ مَا یَکُوْنُ فِیْ رَمَضَانَ حِیْنَ یَلْقَاہُ جِبْرَئِیْلُ وَکَانَ یَلْقَاہُ فِیْ کُلِّ لَیْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فَیُدَارِسُہُ الْقُرْاٰنَ فَلَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَجْوَدُ بِالْخَیْرِ مِنَ الرِّیْحِ الْمُرْسَلَةِ

(الف) حدیث مذکور پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) وحی کی تعریف اور وحی کی مختلف صورتوں میں سے کوئی دو تحریر کریں؟ ۶+۸=۱۴

سوال نمبر۲: قال انس رضی اللہ عنہ اتانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی دارنا هذه فاستسقی فحلبنا شاة لنا، ثم شبتا من ماء بئرنا هذه فاعطیته و ابوبکر رضی اللہ عنہ عن یساره وعمر رضی اللہ عنہ تجاهه و اعرابی عن یمینه فلما فرغ قال عمر رضی اللہ عنہ هذا ابوبکر رضی اللہ عنہ فاعطی الاعرابی فضله ثم قال الأیمنون الأیمنون

(الف) حدیث مبارکہ کا ترجمہ اور خط کشیدہ کلمات کی صرفی تحقیق کریں؟ ۱۵+۱۰=۲۵

(ب) مختصر تشریح کرتے ہوئے بتائیں کہ اس حدیث مبارک سے ہماری کیا تربیت ہوتی ہے؟ ۸

سوال نمبر۳: اسعمل النبی رجلا من الازد علی الصدقة فلما قدم قال هذا لکم وهذا اهدی لی قال فهلا جلس فی بیته ابیه او بیت امه فینظر ایهدی له ام لا والذی نفسی بیده لایأخذ احد منه شیئا الا جاء به یوم القیامة یحمله علی رقبته ان کان بعیر اله رغاء او بقره لها خوار او شاة تیعر

(الف) حدیث مبارکہ پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ ۱۵+۱۰=۲۵

(ب) عمال و حکام کو ملنے والے تحائف کے بارے حکم شرعی کی وضاحت کریں؟ ۸

سوال نمبر۴: عن ابی هریرة رضی اللہ عنه قال ما عاب النبی صلی اللہ علیه وسلم طعاما قط ان اشتهاه اکله والاترکه

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

(الف) ترجمہ کریں اور کھانے کے کوئی سے تین آداب زینت قرطاس کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

سئل البراء رضی اللہ عنہ اکان وجہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثل السیف؟ قال لابل مثل القمر .

(ب) ترجمہ کریں اور رخ نبوی کو چاند کے مشابہ قرار دینے کی حکمت تحریر کریں؟ ۸+۵=۱۳

☆☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات بابت ۲۰۲۳ء

پہلا پرچہ: صحیح بخاری

سوال نمبر۱: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ النَّاسِ وَکَانَ اَجْوَدَ مَا یَکُوْنُ فِیْ رَمَضَانَ حِیْنَ یَلْقَاہُ جِبْرَئِیْلُ وَکَانَ یَلْقَاہُ فِیْ کُلِّ لَیْلَۃٍ مِّنْ رَّمَضَانَ فَیُدَارِسُہُ الْقُرْاٰنَ فَلَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَجْوَدُ بِالْخَیْرِ مِنَ الرِّیْحِ الْمُرْسَلَۃِ

(الف) حدیث مذکور پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) وحی کی تعریف اور وحی کی مختلف صورتوں میں سے کوئی سی تحریر کریں؟

جوابات: (الف) اعراب:

اعراب سوالیہ حصہ میں لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ سخی انسان تھے، رمضان المبارک کے مہینے میں آپ زیادہ سخاوت کیا کرتے تھے۔ جب حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام رمضان المبارک کے مہینے میں روزانہ رات کے وقت آپ کے پاس حاضر ہوتے تھے۔ اور آپ کے ساتھ قرآن مجید کا ورد کرتے تھے۔ بھلائی کے حوالے سے آپ ہوا سے بھی زیادہ سخاوت کا مظاہرہ فرماتے تھے۔

(ب) وحی کی تعریف:

وحی اس کلام کو کہتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ اپنے نبیوں کی طرف نازل فرماتا ہے۔

بالفاظ دیگر وحی کا اصطلاحی معنی یہ ہے: اللہ کے نبیوں میں سے کسی نبی پر جو کلام نازل کیا جاتا ہے وہ

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

وحی ہے۔

وحی کی صورتیں:

وحی کی متعدد صورتیں ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

(i) گھنٹی کی آواز کی صورت میں آپ کے پاس وحی آتی تھی۔

(ii) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب میں کوئی معنی القاء کیا جاتا تھا۔

(iii) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نیند میں کوئی واقعہ دکھا دیا جاتا تھا۔

(iv) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فرشتہ انسانی شکل میں آتا تھا۔

سوال نمبر۲: قال انس رضی الله عنه اتانا رسول الله صلى الله عليه وسلم فى دارنا هذه فاستسقى فحلبنا شاة لنا، ثم شبته من ماء بئرنا هذه فاعطيته و ابوبكر رضى الله عنه عن يساره وعمر رضى الله عنه تجاهه واعرابى عن يمينه فلما فرغ قال عمر رضى الله عنه هذا ابوبكر رضى الله عنه فاعطى الاعرابى فضله ثم قال الأيمنون الأيمنون

(الف) حدیث مبارکہ کا ترجمہ اور خط کشیدہ کلمات کی صرفی تحقیق کریں؟

(ب) مختصر تشریح کرتے ہوئے بتائیں کہ اس حدیث مبارک سے ہماری کیا تربیت ہوتی ہے؟

جوابات: (الف) ترجمۃ الحدیث:

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں ہمارے اس گھر میں تشریف لائے، آپ نے پینے کے لیے کچھ مانگا، ہم نے آپ کے لیے اپنی بکری کا دودھ دوہ لیا، پھر اپنے اس کنویں سے اس میں کچھ پانی ملایا، وہ آپ کی خدمت میں پیش کیا۔ حضرت ابوبکر آپ کے بائیں طرف موجود تھے، حضرت عمر آپ کے سامنے بیٹھے ہوئے تھے اور آپ کے دائیں طرف ایک دیہاتی بیٹھا ہوا تھا۔ جب آپ پی کر فارغ ہوئے، تو حضرت عمر نے عرض کیا: حضرت ابوبکر اس طرف بیٹھے ہوئے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا بچا ہوا اس دیہاتی کو دیا اور فرمایا: دائیں طرف والا پہلے ہوگا، دائیں طرف والا پہلے ہوگا۔

خط کشیدہ کی صرفی تحقیق:

اتانا: صیغہ مذکر غائب فعل ماضی معروف ثلاثی مجرد مہموز الفاء وناقص یائی از جیسے ضَرَبَ نَا يَضْرِبُ نَا ضمیر منصوب متصل مفعول بہ۔

فحلبنا: صیغہ جمع متکلم فعل ماضی معروف صحیح از باب ضَرَبَ يَضْرِبُ۔

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

(ب) حدیث مبارکہ کی تشریح:

اس حدیث مبارکہ میں چند امور کی طرف راہنمائی کی گئی ہے جو یہ ہیں:

(i) اگر کوئی دعوت دے تو اس کی دعوت کو قبول کیا جائے۔

(ii) پینے کے لیے دودھ میں پانی ملایا جا سکتا ہے لیکن بیچنے کے لیے ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔

(iii) دودھ پینا مسنون ہے۔

(iv) بغیر کسی شرعی مانع اور عذر کے ہدیہ قبول کیا جائے۔

(v) مجلس میں کسی مشروب یا کھانے پینے کی چیز کی تقسیم میں دائیں طرف سے ابتداء کی جائے گی اگرچہ بائیں جانب زیادہ اہل شرف لوگ موجود ہوں۔

سوال نمبر ۳: اسعمل النبی رجلا من الازد علی الصدقة فلما قدم قال هذا لکم وهذا اهدی لی فقال فهلا جلس فی بیته ابیه او بیت امه فینظر ایهدی له ام لا والذی نفسی بیده لایأخذ احد منکم شیئا الا جاء به یوم القیامة یحمله علی رقبة ان کان بعیر اله رغاء او بقره لها خوار او شاة تیعر

(الف) حدیث مبارکہ پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) عمال وحکام کو ملنے والے تحائف کے بارے حکم شرعی کی وضاحت کریں؟

جوابات: (الف) اعراب:

اعراب سوالیہ حصہ میں لگا دیے گئے ہیں؟

ترجمۃ الحدیث:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ ازد سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو صدقہ وصول کرنے پر مامور کیا، وہ آیا اور بولا: یہ مال آپ کے لیے ہے اور یہ مجھے تحفے کے طور پر دیا گیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اپنے باپ یا اپنی ماں کے گھر میں کیوں نہ بیٹھے رہے تاکہ پتہ چلتا کہ انہیں تحفہ ملتا ہے یا نہیں۔ اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، جو بھی شخص اس طرح کی کوئی بھی چیز وصول کرے گا تو قیامت کے دن وہ اسے اپنے کندھوں پر اٹھائے ہوئے آئے گا۔ اگر وہ اونٹ ہوگا تو وہ آواز نکال رہا ہوگا۔ اگر گائے ہوگی تو وہ بھی اپنی مخصوص آواز نکال رہی ہوگی۔ اگر بکری ہوگی تو وہ بھی منمنا رہی ہوگی۔

(ب) عمال وحکام کو ملنے والے تحائف کا شرعی حکم:

حکومت کا منصب دار ہوتے ہوئے معین حق سے زیادہ لینا خواہ لوگ اپنی مرضی سے کیوں نہ دیں اور

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

کہیں کہ یہ ہدیہ ہے، تو وہ مال بھی بیت المال کا حق ہے اور قومی امانت ہے۔ اسے ذاتی تصرف میں لانا جائز نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے، کیونکہ اگر یہ گھر بیٹھ جائیں تو یہ تحائف ان کو نہیں ملنے تھے اور جو ہدیہ کسی ناجائز یا غیر قانونی کام کرانے کے لیے دیا جائے وہ رشوت ہے لینے والے کے لیے ہر حال میں حرام ہے اور دینے والا اگر ظلم سے بچنے یا اپنا حق حاصل کرنے کے لیے دے تو اس کے حق میں رشوت نہیں ہے۔

سوال نمبر۴: عن ابی هريرة رضی الله عنه قال ما عاب النبی صلی الله علیه وسلم طعاماقط ان اشتهاه اكله والاتركه

(الف) ترجمہ کریں اور کھانے کے کوئی سے تین آداب زینت قرطاس کریں؟

سئل البراء رضی الله عنه اكان وجه النبی صلی الله علیه وسلم مثل السيف؟ قال لابل مثل القمر۔

(ب) ترجمہ کریں اور رخ نبوی کو چاند کے مشابہ قرار دینے کی حکمت تحریر کریں؟

جواب: ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی کھانے میں کوئی نقص نہیں نکالا، آپ کو کوئی چیز پسند ہوتی تھی تو اسے کھالیتے تھے اور اگر ناپسند ہوتی تو چھوڑ دیتے تھے۔

کھانے کے آداب:

کھانا کھانے کے آداب مندرجہ ذیل ہیں:

(i) کھانے پینے والی چیزوں میں عیب نہ نکالا جائے۔

(ii) کھانا سامنے آئے تو اطمینان سے کھایا جائے۔

(iii) کھانے کو دائیں ہاتھ سے کھائیں، کیونکہ بائیں ہاتھ سے شیطان کھاتا ہے۔

(ب) ترجمۃ الحدیث:

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا، کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ تلوار کی مانند تھا؟ فرمایا نہیں بلکہ چاند کی مانند تھا۔

رخ نبوی کو چاند سے تشبیہ دینے کی حکمت:

سائل نے اس حدیث مبارکہ میں آپ کے رخ انور کی بابت جاننا چاہا کہ آیا وہ کیسا تھا، تلوار کی طرح

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

لمبوترا اور چمکدار تھا یا پھر اور طرح کا تھا؟ حضرت براء نے جواب دیا کہ وہ تلوار کی مانند لمبوترا نہیں بلکہ چاند کی مانند گول تھا۔ تلوار سے زیادہ روشن و چمکدار تھا۔ چاند سے تشبیہ دے کر آپ کے چہرہ مبارک کی ملاحت واضح کر دی گئی۔ چاند سے تشبیہ دینے کا ایک مقصد یہ بھی ہے آپ کے چہرہ مبارک کو سب سے حسین چیز سے تشبیہ دی جائے ورنہ یہ سورج، چاند اور سب آپ کے نور سے پیدا اور روشن کیے گئے ہیں۔ سو یہ تمام چیزیں فروع اور آپ کا نور اصل ہے۔

☆☆☆☆

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

درجہ عالمیہ (سال دوم) برائے طالبات 2023ء/۱۴۴۴ھ

الورقة الثانية: لصحيح مسلم

نوٹ: صرف تین سوالات کا حل مطلوب ہے۔

سوال نمبر۱: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ، فَمَاتَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَكَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْهِ، وَلَا تُمَسُّوْهُ بِطِيْبٍ، وَلَا تُخَمِّرُوْا رَأْسَهُ، فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا .

(الف) اعراب اکر سلیس اُردو میں ترجمہ کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) احرام کی حالت میں جو شخص فوت ہوگیا اس کا سر اور چہرہ کفن میں ڈھانپا جائے گا یا نہیں؟ احناف اور شوافع کا مؤقف مدلل لکھیں؟ ۱۴

سوال نمبر۲: عن انس رضی اللہ عنہ قال: سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یلبی بالحج والعمرة جمیعا قال بکر: فحدثت بذلک ابن عمر، فقال، لبی بالحج وحدہ فلقیت انسا فحدثتہ بقول ابن عمر، فقال انس: ما تعدوننا الا صبیانا، سمعت رسول اللہ یقول: لبیک عمرة و حجا

(الف) حدیث مبارک کا ترجمہ کریں، نیز حج قران، حج تمتع اور حج افراد کی تعریفات لکھیں؟ ۱۰+۱۲=۲۲

(ب) حج قران ادا کرنے کا طریقہ تفصیل سے لکھیں؟ ۱۱

سوال نمبر۳: عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ، قَالَ لَمَّا ادُّعِيَ زِيَادٌ لَقِيْتُ اَبَا بَكْرَةَ، فَقُلْتُ لَهُ: مَا هٰذَا الَّذِيْ صَنَعْتُمْ؟ اِنِّيْ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ يَقُوْلُ سَمِعَ اُذُنَايَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُوْلُ مَنِ ادَّعٰى اَبًا فِي الْاِسْلَامِ غَيْرَ اَبِيْهِ، يَعْلَمُ اَنَّهُ غَيْرُ اَبِيْهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ فَقَالَ اَبُوْبَكْرَةَ وَاَنَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

(الف) حدیث مذکور کا سلیس اُردو میں ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ کی وضاحت کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) جان بوجھ کر اپنے باپ کے نسب سے انکار کرنا کفر ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو جنت کے حرام ہونے کا معنی کیا ہوگا؟ ۱۳

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

احناف وشوافع کا مذہب مع الدلائل درج ذیل ہے:

احناف کا مذہب:

احناف کے نزدیک محرم کی وفات کے بعد اس کا سر اور چہرہ کفن سے ڈھانپا جائے گا۔ ان کا نظریہ یہ ہے کہ محرم کی وفات کے بعد اس کا احرام قائم نہیں رہتا۔ اس کی تجہیز وتکفین عام اموات کی طرح کی جائے گی۔

آپ اس حدیث مبارکہ سے استدلال کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین کاموں (صدقہ جاری، وہ علم جس سے نفع حاصل ہو اور نیک وصالح اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی رہے) کے سوا موت سے ابن آدم کا ہر عمل منقطع ہو جاتا ہے۔

پس احرام بھی اس کے اعمال میں سے ایک عمل ہے، تو مرنے کے ساتھ احرام بھی باقی نہ رہا، کیونکہ اگر احرام باقی رہتا تو میت کی طرف سے طواف کیا جاتا اور اس کے باقی مناسک بھی پورے کیے جاتے۔

مصنف عبدالرزاق میں عطاء سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کے چہرے ڈھانپ دو اور ان کو یہود سے مشابہ مت کرو۔

آپ کے مؤقف کی تائید میں مؤطا میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر کے بیٹے حضرت واقد حالت احرام میں وفات پا گئے تو انہوں نے اسے کفن دیا۔ اس کا سر اور چہرہ ڈھانپا اور کہا: اگر ہم محرم نہ ہوتے تو تمہیں خوشبو بھی لگاتے۔

شوافع کا مذہب:

امام شافعی کے نزدیک محرم کی وفات کے بعد بھی اس کا احرام باقی رہتا ہے اور اس کی تجہیز وتکفین عام اموات کی طرح نہیں کی جائے گی۔ آپ فرماتے ہیں: جب محرم فوت ہو جائے تو اس کو خوشبو لگانا، سلے ہوئے کپڑے پہنانا اور اس کا سر ڈھانپنا جائز نہیں ہے۔ ان کے موافقین کے نزدیک محرم کا سر ڈھانپنا حرام ہے اور چہرہ ڈھانپنا حرام نہیں۔ آپ کی دلیل سوال میں مذکورہ حدیث ہے۔

احناف کی طرف سے جواب:

اس حدیث کا جواب یہ ہے کہ یہ حدیث عام قاعدہ کے خلاف ہے۔ یہ حکم اس شخص کی خصوصیت کی بناء پر تھا، کیونکہ حدیث میں عموم کا لفظ نہیں ہے۔ اس لیے دوسرے فوت ہونے والے محرمین پر اس کا حکم لاگو نہ ہوگا۔

لنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ مَنْ
سُؤْلُهُ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سَوَاهُمَا، وَاَنْ يُّحِبَّ
كُفْرِ بَعْدَ اَنْ اَنْقَذَهُ اللهُ مِنْهُ، كَمَا يَكْرَهُ اَنْ

=۲۰

ثاوت ایمان سے کیا مراد ہے؟ ۲+۳+۸=۱۳

ظالبات بابت ۲۰۲۳ء

سلم

اَنَّ رَجُلًا كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
سُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْهُ
ب، وَلَا تُخَمِّرُوْا رَأْسَهُ، فَاِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ

کفن میں ڈھانپا جائے گا یا نہیں؟ احناف اور

ں لگا دیے گئے ہیں۔

حالت احرام میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے پانی اور بیری
سے خوشبو نہ لگاؤ اور نہ اس کے سر کو ڈھانپو،

ف:

فن میں ڈھانپا جائے گا یا نہیں؟ اس میں

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

سوال نمبر۴: عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ مَنْ کُنَّ فِیْہِ وَجَدَ بِھِنَّ حَلَاوَۃَ الْاِیْمَانِ مَنْ کَانَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِمَّا سِوَاھُمَا، وَاَنْ یُّحِبَّ الْمَرْءَ لَا یُحِبُّہٗ اِلَّا اللّٰہُ، وَاَنْ یَّکْرَہَ اَنْ یَّعُوْدَ فِی الْکُفْرِ بَعْدَ اَنْ اَنْقَذَہُ اللّٰہُ مِنْہُ، کَمَا یَکْرَہُ اَنْ یُّقْذَفَ فِی النَّارِ۔

(الف) اعراب لگا کر سلیس اُردو میں ترجمہ کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) ایمان کا لغوی اور شرعی معنی بیان کریں نیز بتائیں کہ حلاوت ایمان سے کیا مراد ہے؟ ۲+۳+۸=۱۳

☆☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات بابت ۲۰۲۳ء

دوسرا پرچہ: صحیح مسلم

سوال نمبر۱: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَجُلًا کَانَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَوَقَصَتْہُ نَاقَتُہٗ وَھُوَ مُحْرِمٌ، فَمَاتَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْہُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَکَفِّنُوْہُ فِیْ ثَوْبَیْہِ وَلَا تَمَسُّوْہُ بِطِیْبٍ، وَلَا تُخَمِّرُوْا رَاْسَہٗ، فَاِنَّہٗ یُبْعَثُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مُلَبِّیًا۔

(الف) اعراب لگا کر سلیس اُردو میں ترجمہ کریں؟

(ب) احرام کی حالت میں جو شخص فوت ہو گیا اس کا سر اور چہرہ کفن میں ڈھانپا جائے گا یا نہیں؟ احناف اور شوافع کا موقف مدلل لکھیں؟

جوابات: (الف) اعراب: اعراب سوالیہ حصہ میں لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص حالت احرام میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا کہ وہ اپنی اونٹنی سے گر کر انتقال کر گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے غسل دو اور اسے دو کپڑوں میں کفن دو۔ اسے خوشبو نہ لگاؤ اور نہ اس کے سر کو ڈھانپو، کیونکہ یہ قیامت کے دن تلبیہ کہتے ہوئے زندہ ہوگا۔

(ب) محرم مردے کا سر اور چہرہ ڈھانپنے میں اختلاف:

احرام کی حالت میں جو شخص فوت ہو جائے اس کا سر اور چہرہ کفن میں ڈھانپا جائے گا یا نہیں؟ اس میں

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

احناف وشوافع کا مذہب مع الدلائل درج ذیل ہے:

احناف کا مذہب:

احناف کے نزدیک محرم کی وفات کے بعد اس کا سر اور چہرہ کفن سے ڈھانپا جائے گا۔ ان کا نظریہ یہ ہے کہ محرم کی وفات کے بعد اس کا احرام قائم نہیں رہتا۔ اس کی تجہیز وتکفین عام اموات کی طرح کی جائے گی۔

آپ اس حدیث مبارکہ سے استدلال کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین کاموں (صدقہ جاری، وہ علم جس سے نفع حاصل ہو اور نیک وصالح اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی رہے) کے سوا موت سے ابن آدم کا ہر عمل منقطع ہو جاتا ہے۔

پس احرام بھی اس کے اعمال میں سے ایک عمل ہے، تو مرنے کے ساتھ احرام بھی باقی نہ رہا، کیونکہ اگر احرام باقی رہتا تو میت کی طرف سے طواف کیا جاتا اور اس کے باقی مناسک بھی پورے کیے جاتے۔

مصنف عبدالرزاق میں عطاء سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کے چہرے ڈھانپ دو اور ان کو یہود سے مشابہ مت کرو۔

آپ کے مؤقف کی تائید میں مؤطا میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر کے بیٹے حضرت واقد حالت احرام میں وفات پا گئے، تو انہوں نے اسے کفن دیا۔ اس کا سر اور چہرہ ڈھانپا اور کہا: اگر ہم محرم نہ ہوتے تو تمہیں خوشبو بھی لگاتے۔

شوافع کا مذہب:

امام شافعی کے نزدیک محرم کی وفات کے بعد بھی اس کا احرام باقی رہتا ہے اور اس کی تجہیز وتکفین عام اموات کی طرح نہیں کی جائے گی۔ آپ فرماتے ہیں: جب محرم فوت ہو جائے، تو اس کو خوشبو لگانے سلے ہوئے کپڑے پہنانا اور اس کا سر ڈھانپنا جائز نہیں ہے۔ ان کے موافقین کے نزدیک محرم کا سر ڈھانپنا حرام ہے اور چہرہ ڈھانپنا حرام نہیں۔ آپ کی دلیل سوال میں مذکورہ حدیث ہے۔

احناف کی طرف سے جواب:

اس حدیث کا جواب یہ ہے کہ یہ حدیث عام قاعدہ کے خلاف ہے۔ یہ حکم اس شخص کی خصوصیت کی بناء پر تھا، کیونکہ حدیث میں عموم کا لفظ نہیں ہے۔ اس لیے دوسرے فوت ہونے والے محرمین پر اس کا حکم لاگو نہ ہوگا۔

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

سوال نمبر۲: عن انس رضی الله عنه عنه قال: سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یلبی بالحج والعمرة جمیعا قال بکر: فحدثت بذلك ابن عمر، فقال، لبی بالحج وحده فلقیت انسا فحدثته بقول ابن عمر، فقال انس: ما تعدوننا الا صبیانا، سمعت رسول الله یقول: لبیك عمرة و حجا

(الف) حدیث مبارک کا ترجمہ کریں، نیز حج قران، حج تمتع اور حج افراد کی تعریفات لکھیں؟

(ب) حج قران ادا کرنے کا طریقہ تفصیل سے لکھیں؟

جوابات: (الف) ترجمہ الحدیث:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حج وعمرہ کا ایک ساتھ تلبیہ کہتے ہوئے سنا ہے۔ (بکر کہتے ہیں:) میں نے اس کا ذکر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کیا: وہ بولے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کا تلبیہ کہا تھا، پھر میں حضرت انس سے دوبارہ ملا اور انہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بیان کے بارے میں بتایا، تو وہ کہنے لگے: تم ہمیں بچہ سمجھتے ہو، میں نے خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے سنا ہے: میں عمرے اور حج کے لیے حاضر ہوں۔

اصطلاحات کی تعریفات

حج قران:

قرآن کا لغوی معنی ہے: دو چیزوں کو جمع کرنا۔ اصطلاح میں حج قران سے مراد یہ ہے کہ میقات سے حج وعمرہ دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھا جائے۔

حج تمتع:

حج تمتع اس حج کو کہا جاتا ہے جس میں میقات سے اشہر حج میں عمرہ کی نیت سے احرام باندھا جائے اور مناسک عمرہ مکمل کرنے کے بعد احرام کھول دیا جائے۔ پھر جب حج کے دن شروع ہوں، تو دوبارہ حج کا احرام باندھا جائے اور حج ادا کیا جائے۔

حج افراد:

حج افراد یہ ہے کہ محرم صرف اکیلے حج کا احرام باندھے اور جب مکہ مکرمہ پہنچے تو طواف قدوم اور حج کی سعی کر لے، نہ تو سر منڈائے اور بال چھوٹے کروائے اور نہ ہی احرام کھولے بلکہ عید کے دن جمرہ عقبہ کو رمی کرنے تک اسی احرام میں رہے گا۔

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

(ب) حج قران ادا کرنے کا طریقہ:

حج قران کا طریقہ کار یہ ہے کہ محرم میقات سے حج وعمرہ دونوں کے لیے ایک ساتھ احرام باندھے اور نماز کے بعد کہے: ''اے اللہ میں حج اور عمرہ کا ارادہ رکھتا ہوں، پس تو انہیں میرے لیے آسان فرمادے اور انہیں میری طرف سے قبول فرمالے۔ پھر جب مکہ میں داخل ہو تو طواف عمرہ کرنے کے ساتھ آغاز کرے۔ پس بیت اللہ کا سات چکروں میں طواف کرے، پہلے تین چکروں میں رمل کرے اور باقی چار میں عام طریقے سے چلے۔ اس کے بعد صفا و مروہ کی سعی کرے۔ یہ عمرہ کے افعال ہیں۔ اس کے بعد پھر طواف قدوم اور سعی کرے۔ اب جب رمی کرے، تو ایک بکری، یا گائے اور یا اونٹ ذبح کرے یا اونٹ اور گائے کا ساتواں حصہ لے۔

سوال نمبر۳: عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ، قَالَ لَمَّا ادَّعٰی زِیَادٌ لَقِیْتُ اَبَا بَکْرَةَ، فَقُلْتُ لَهٗ: مَا هٰذَا الَّذِیْ صَنَعْتُمْ؟ اِنِّیْ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ یَقُوْلُ سَمِعَ اُذُنَایَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یَقُوْلُ مَنِ ادَّعٰی اَبًا فِی الْاِسْلَامِ غَیْرَ اَبِیْهِ، یَعْلَمُ اَنَّهٗ غَیْرُ اَبِیْهِ فَالْجَنَّةُ عَلَیْهِ حَرَامٌ فَقَالَ اَبُوْبَکْرَةَ وَاَنَا سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ۔

(الف) حدیث مذکور کا بلیس اردو میں ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ کی وضاحت کریں؟

(ب) جان بوجھ کر اپنے باپ کے نسب سے ہٹ کر دعویٰ کرنا کفر ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو جنت کے حرام ہونے کا معنی کیا ہوگا؟

جوابات: (الف) ترجمۃ الحدیث:

ابو عثمان بیان کرتے ہیں جب زیاد نے اپنے نسب (سے ہٹ کر دوسرے نسب) کا دعویٰ کیا، تو میں حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے کہا: یہ آپ نے کیا کیا ہے؟ میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ (وہ فرماتے ہیں) کہ میں نے اپنے کانوں سے رسول اللہ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو مسلمان جان بوجھ کر (اپنے نسبی تعلق کو) اپنے والد کی بجائے کسی اور کی طرف سے منسوب کرے، اس پر جنت حرام ہوگی۔ حضرت ابوبکرہ نے جواب دیا: میں نے بھی رسول اللہ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

خط کشیدہ کی وضاحت:

زیاد کی والدہ زمانہ جاہلیت میں حارث بن کلاہ کی باندی تھی اور وہ حضرت ابوبکرہ کے اخیافی بھائی تھے۔ حارث بن کلاہ اور سمیہ سے ہی ابوبکرہ کی پیدائش ہوئی۔ بعد ازاں حارث نے سمیہ کی شادی ایک آزاد غلام سے کردی۔

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

ابوسفیان نے بھی جب کہ وہ طائف گئے ہوگئے تھے نے سمیعہ سے زمانہ جاہلیت رائج نکاح جیسا نکاح کیا تھا۔ دونوں کی مباشرت سے زیاد پیدا ہوئے۔ اس طرح ابوبکرہ اور زیاد ماں شریک بھائی ہوئے۔ سمیعہ نے زیاد کو ابوسفیان کی طرف منسوب کیا کہ یہ اس کا بیٹا ہے۔ حضرت علی کی شہادت کے بعد حضرت زیاد نے حضرت معاویہ سے صلح کرلی اور ایک شخص کو حضرت معاویہ کے پاس بھیجا تا کہ وہ ابوسیان کے بارے بتلائیں۔ حضرت معاویہ بھی زیاد کو اپنے نسب کے ساتھ لاحق کرنے کی طرف مائل تھے۔ چنانچہ انہوں نے گواہ طلب کیے جو اس واقعہ میں واقف ہوں۔ چنانچہ بصرہ کے چند رہنے والوں نے اس بات کی گواہی دی کہ زیاد کا نسب ابوسفیان سے ملتا ہے۔ لیکن ان کے ماں شریک بھائی حضرت ابوبکرہ اس الحاق کو پسند نہیں کرتے تھے۔

(ب) نسب سے انکار کرنے والے کا حکم:

جو شخص جان بوجھ کر اپنے باپ کے نسب سے انکار کرے وہ کافر نہیں۔ حدیث پاک میں ہے کہ جو شخص جانتے ہوئے بھی اپنے نسب کو غیر باپ سے ملائے تو اس نے کفر کیا، اس کا مطلب ہے کہ اگر وہ حلال سمجھ کر ایسا کرے تو پھر اس پر جنت حرام ہے یا پھر اس کا مطلب ہے کہ اس نے رحمت کا انکار اور احسان فراموشی کی اور اللہ تعالیٰ اور اپنے باپ کے حق سے منہ پھیرا۔ اس کفر سے مراد وہ کفر نہیں جو ملت اسلام سے نکال دے۔

جنت کے حرام ہونے کا وہی مطلب ہے کہ وہ صرف بیان کرایسا کرے۔

سوال نمبر۴: عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ مَنْ کُنَّ فِیْہِ وَجَدَ بِھِنَّ حَلَاوَۃَ الْاِیْمَانِ مَنْ کَانَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِمَّا سِوَاھُمَا، وَاَنْ یُّحِبَّ الْمَرْءَ لَا یُحِبُّہٗ اِلَّا اللّٰہُ، وَاَنْ یَّکْرَہَ اَنْ یَّعُوْدَ فِی الْکُفْرِ بَعْدَ اَنْ اَنْقَذَہُ اللّٰہُ مِنْہُ، کَمَا یَکْرَہُ اَنْ یُّقْذَفَ فِی النَّارِ۔

(الف) اعراب لگا کر سلیس اُردو میں ترجمہ کریں؟

(ب) ایمان کا لغوی اور شرعی معنی بیان کریں نیز بتائیں کہ حلاوت ایمان سے کیا مراد ہے؟

جوابات: (الف) اعراب:

اعراب سوالیہ حصہ میں لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمۃ الحدیث:

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: آپ نے فرمایا:

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

جس شخص میں یہ تین خوبیاں موجود ہوں گی، وہ ان کی وجہ سے ایمان کی حلاوت (مٹھاس) کو پالے گا۔ ایک جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر چیز سے زیادہ محبوب رکھے، دوسرا ہر کسی سے محبت اللہ کے لیے کرے اور تیرا جب اللہ نے کفر سے نجات دی تو وہ کفر کی طرف لوٹنے کو اسی طرح ناپسند کرے جیسے آگ میں ڈالے جانے کو ناپسند کرتا ہو۔

(ب) ایمان کا لغوی معنی:

ایمان کا لغوی معنی ہے "تصدیق کرنا" کسی بات کو دل سے مان لینا۔

ایمان کا شرعی معنی:

ایمان کا شرعی معنی یہ ہے کہ تمام عقائد اسلامیہ کا دل سے مان لینا اور زبان سے اقرار کرنا یعنی اللہ کی وحدانیت، رسول اللہ کی رسالت کی گواہی، ملائکہ، آسمانی کتب، تقدیر وغیرہ کو دل سے مان لینا۔

حلاوت ایمان کا مطلب:

حلاوت ایمان سے مراد یہ ہے کہ انسان کو عبادت کرنے اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا کی خاطر مشقت برداشت کرنے میں لذت حاصل ہو۔ جس شخص میں مذکورہ بالا تین خوبیاں موجود ہوں گی، وہی شخص ایمان کا مزہ چکھ سکتا ہے۔ وہی ایمان کی مٹھاس کو محسوس کر سکتا ہے۔

☆☆☆☆

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

تنظیم المدارس اہلسنّت پاکستان

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات 2023ء/۱۴۴۴ھ

الورقة الثالثة: لجامع الترمذی

نوٹ: کوئی سے تین سوالات حل کریں۔

سوال نمبر۱: سُئِلَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا كَيْفَ كَانَ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَزِيْدَ فِيْ رَمَضَانَ وَلَا غَيْرِهٖ عَلٰى إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّيْ اَرْبَعًا لَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ اَرْبَعًا لَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ ثَلَاثًا قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَامُ قَبْلَ اَنْ تُوْتِرَ قَالَ يَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ۔

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) وتر کی کتنی رکعتیں ہیں؟ احادیث کی روشنی میں اختلاف احناف وغیر مقلدین مع دلائل تحریر کریں؟ ۱۴

سوال نمبر۲: عن النعمن بن بشير قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان من الحنطة خمرا ومن الشعير خمرا ومن التمر خمرا ومن الزبيب خمرا ومن العسل خمرا۔

(الف) ترجمہ تحریر کریں اور خمر کا لغوی وشرعی معنی لکھیں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) حدیث شریف میں مذکور خمر کی اقسام کا کیا حکم ہے؟ اختلاف فقہاء مع دلائل سپرد قلم کریں؟ ۱۳

سوال نمبر۳: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ وَلَا بِالْاَبْيَضِ الْاَمْهَقِ وَلَا بِالْاٰدَمِ وَلَا بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبْطِ

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک جامع الترمذی کی شمائل ترمذی کی روشنی میں تحریر کریں؟ ۱۳

سوال نمبر۴: عن انس ان ناسا من عرينة قدمو المدينة فاجتووها فبعثهم رسول الله صلى الله عليه وسلم فى ابل الصدقة وقال اشربوا من البانها ابو الها هذا حديث حسن صحيح غريب۔

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

(الف) ترجمہ تحریر کریں نیز حدیث کی وضاحت کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) حلال جانوروں کا پیشاب پاک ہے یا پلید؟ اس بارے میں فقہاء کرام کا اختلاف مع الدلائل تحریر کریں؟ ۱۳

☆☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات بابت ۲۰۲۳ء

الورقة الثالثة: لجامع الترمذی

سوال نمبر۱: سُئِلَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا كَيْفَ كَانَ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَزِيْدَ فِيْ رَمَضَانَ وَلَا غَيْرِهٖ عَلٰى إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّيْ أَرْبَعًا لَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ أَرْبَعًا لَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ ثَلَاثًا قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوْتِرَ قَالَ يَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ.

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) وتر کی کتنی رکعتیں ہیں؟ احادیث کی روشنی میں اختلاف احناف وغیر مقلدین مع دلائل تحریر کریں؟

جواب: (الف) تشکیل عبارت:

اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کیسی تھی؟ تو آپ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے، پہلے چار رکعت پڑھتے تم ان کے حسن اور طوالت کے بارے نہ پوچھو، پھر چار رکعت نماز ادا فرماتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے ہی سو جاتے ہیں؟ فرمایا: اے عائشہ میری آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں سوتا۔

(ب) وتر کی رکعات میں احناف اور غیر مقلدین کا اختلاف:

وتر کی کتنی رکعتیں ہیں؟ اس میں احناف اور غیر مقلدین کا اختلاف ہے۔

احناف کے نزدیک وتر کی تین رکعتیں ہیں اور ان کی دلیل اوپر والی حدیث ہے، جو سوال میں مذکور ہوئی۔ اس کے علاوہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے بیان کردہ حدیث ہے جس میں وہ بیان کرتے

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دم بریدہ نماز پڑھنے سے منع فرمایا یعنی ایک رکعت نماز پڑھنے سے۔ اسی طرح حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک رکعت وتر کو ہرگز کافی نہیں سمجھتا۔ غیر مقلدین کے نزدیک وتر کی ایک رکعت ہے۔ ان کی دلیل ام المومنین حضرت ام سلمہ کی بیان کردہ یہ حدیث ہے:

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلى من الليل احدى عشرة ركعة فلما كبر وضع اوتر.

اسی طرح صحیحین میں سیدنا عبداللہ عمر سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کے بارے سوال کیا تو آپ نے فرمایا: ''رات کی نماز'' دو دو رکعتیں ہیں اور جب تم سے کوئی صبح کا خوف کرے تو ایک رکعت پڑھے، تو یہی اس کے وتر ہو جائیں گے۔ (او کما قال علیہ السلام)

سوال نمبر ۲: عن النعمان بن بشير قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان من الحنطة خمرا ومن الشعير خمرا ومن التمر خمرا ومن الزبيب خمرا ومن العسل خمرا۔

(الف) ترجمہ تحریر کریں اور خمر کا لغوی و شرعی معنی لکھیں؟

(ب) حدیث شریف میں مذکور خمر کی اقسام کا کیا حکم ہے؟ اختلاف فقہاء مع دلائل سپرد قلم کریں؟

جواب: (الف) حدیث کا ترجمہ:

حضرت بشیر بن نعمان روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گندم سے شراب بنائی جاتی ہے، جو سے شراب بنائی جاتی ہے، کھجور سے شراب بنائی جاتی ہے، شہد سے شراب بنائی جاتی ہے۔

خمر کا لغوی معنی:

خمر کا لغوی معنی ہے ڈھانپنا، لیکن امام اعظم کے نزدیک لغت میں خمر انگور کے اس کچے شیرہ کو کہتے ہیں جو پڑے پڑے سڑ کر جھاگ چھوڑ دے۔

شرعی معنی:

اصطلاح شریعت میں ہر بہنے والی مسکر کو خمر کہتے ہیں چاہے انگور سے لی جائے یا کشمش یا کھجور وغیرہ سے۔

(ب) خمر کی اقسام کا حکم:

حرام شرابیں چار ہیں۔

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

13

(۱) خمر:

یعنی انگور کا کچا شیرہ جب اس میں جوش آئے اور اس پر جھاگ آئے۔ اس کا حکم یہ ہے کہ بالاتفاق حرام ہے، اس کو حلال جاننے والا کافر ہے اور یہ نجاست غلیظہ ہے۔ اس کا قلیل و کثیر مقدار حرام ہے۔ اس کے پینے والے پر حد لگائی جائے گی خواہ نشہ ہو یا نہ ہو۔

(۲) طلاء:

انگور کا شیرہ جب پکایا جائے، دو تہائی سے کم ہو جائے اور اس میں نشہ پیدا ہو جائے، تو اسے طلاء کہتے ہیں۔

(۳) مسکر:

یعنی چھوہارے یا کھجوریں پانی میں بھگو دی جائیں اور گل جائیں اور پانی میٹھا ہو جائے پھر اس میں جوش آئے اور اس میں نشہ پیدا ہو جائے۔

(۴) نقیع الزبیب:

یعنی خشک انگور یا منقعہ پانی میں بھگو دیا جائے اور اس میں جوش پیدا ہو اور نشہ آور ہو جائے۔

تینوں کا حکم:

آخری تینوں قسمیں بھی اول کی طرح بالاتفاق حرام ہیں مقدار قلیل ہو یا کثیر۔ ایک روایت میں آخری تینوں نجاست خفیفہ ہیں۔

سوال نمبر۳: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ وَلَا بِالْاَبْيَضِ الْاَمْهَقِ وَلَا بِالْاٰدَمِ وَلَا بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبْطِ

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک جامع الترمذی کی شمائل ترمذی کی روشنی میں تحریر کریں؟

جواب: (الف): حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو بہت زیادہ دراز قد تھے اور نہ ہی چھوٹے قد کے تھے، نہ ہی بہت زیادہ (چونے کی طرح) سفید تھے اور نہ ہی بالکل گندمی رنگ کے تھے اور نہ ہی گھنگھریالے بالوں والے تھے اور نہ بالکل سیدھے بالوں والے۔

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

(ب) حلیہ مبارک:

حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے اپنے ماموں حضرت ہند بن ہالہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک بڑی تفصیل سے بیان کرتے تھے، میری خواہش یہ تھی کہ وہ میرے سامنے کچھ بیان کریں تا کہ میں اسے یاد رکھوں، تو انہوں نے بتایا: حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم بڑی شان والے اور معزز تھے۔ آپ کا چہرۂ انور یوں چمکتا تھا جیسے چودھویں رات کا چاند چمکتا ہے۔ آپ کا سر مبارک بڑا تھا اور آپ کے بال مبارک ذرا سے بل کھائے ہوئے تھے۔ اگر آپ کے سر مبارک میں مانگ از خود نکل آتی تو آپ اسے ویسے ہی رہنے دیتے۔ البتہ خود اہتمام کے ساتھ نہیں نکالتے تھے۔ آپ بالوں کو بڑھایا کرتے تھے، وہ کانوں کی لو سے نیچے آجایا کرتے تھے۔ آپ چمکدار رنگت کے مالک تھے، آپ کی پیشانی کشادہ تھی، آپ کے ابرو خم والے تھے، باریک تھے، گھنے تھے اور ایک دوسرے سے ملے ہوئے تھے۔ آپ کے دونوں ابروؤں کے درمیان ایک رگ تھی جو غصہ کے وقت سرخ ہو جایا کرتی تھی۔ آپ کی ناک مبارک تھوڑی سی بلند تھی مگر بہت خوبصورت اور روشن تھی۔ جو شخص آپ کو غور سے دیکھتا تھا وہ یہی خیال کرتا تھا کہ آپ کی ناک مبارک اونچی ہے۔ آپ کی ریش مبارک گھنی تھی، آپ کے رخسار نرم تھے اور ہموار تھے۔ آپ کا منہ کشادہ تھا، آپ کے دانتوں کے درمیان ہلکا سا خلا تھا، آپ کا چہرہ گول نہیں تھا، تاہم کسی حد تک چہرہ انور میں گولائی کا عنصر موجود تھا۔ آپ سرخی مائل سفید رنگ کے مالک تھے۔ آپ کی آنکھیں انتہائی سیاہ تھیں، پلکیں گھنی تھیں۔ ایک شخص نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ انور تلوار کی طرح چمکتا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں، بلکہ چاند کی طرح چمکتا تھا۔

سوال نمبر۴: عن انس ان ناسا من عرينة قدمو المدينة فاجتووها فبعثهم رسول الله صلى الله عليه وسلم فى ابل الصدقة وقال اشربوا من البانها وابو الها هذا حديث حسن صحيح غريب .

(الف) ترجمہ تحریر کریں نیز حدیث کی وضاحت کریں؟

(ب) حلال جانوروں کا پیشاب پاک ہے یا پلید؟ اس بارے میں فقہاء کرام کا اختلاف مع الدلائل تحریر کریں؟

جواب: (الف) حدیث کا ترجمہ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اہل عرینہ سے کچھ لوگ مدینہ آئے، تو وہاں کی آب و ہوا انہیں موافق نہ آئی، پس انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کے اونٹوں کی طرف بھیجا اور فرمایا:

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

''اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پیو''۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

حدیث کی وضاحت:

قبیلہ عرینہ کے کچھ لوگ مدینہ آئے اور حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ مدینہ کی آب وہوا انہیں موافق نہ آئی اور ''جوئی'' بیماری نے انہیں پکڑ لیا۔ نبی علیہ السلام نے انہیں زکوٰۃ کے اونٹوں میں بھیج دیا اور اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پینے کا حکم دیا۔ وہ یہ چیزیں پی کر تندرست ہو گئے۔ پھر ان کی نیت بگڑ گئی تو انہوں نے چرواہوں کو قتل کر کے اونٹ چرا کر لے گئے۔ ایک چرواہے نے آ کر مدینہ خبر دی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دستہ بھیجا جو اونٹوں سمیت انہیں گرفتار کر کے لے آیا اور انہیں چوری کی سزا دی۔

''جوئی'' بیماری میں اونٹوں کا دودھ پیا جاتا ہے جبکہ پیشاب سونگھا جاتا ہے پیا نہیں جاتا۔ بخاری شریف کی روایت میں صرف دودھ پینے کا ذکر ہے، پیشاب کا نہیں۔ یہاں جو حدیث ہے اس کا مطلب یہ ہے اشربوا البانها و ابوالها'' یعنی اونٹوں کا دودھ پیو اور پیشاب سونگھو۔ پھر دوسرے فعل کو حذف کر کے اس کے صلہ کو پہلے فعل کے ساتھ جوڑ دیا تو اشربوا من البانها و ابوالها ہو گیا۔

(ب) حلال جانوروں کے پیشاب کا حکم:

امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام شافعی رحمہم اللہ کے نزدیک حلال جانوروں کا پیشاب ناپاک اور پلید ہے۔ امام محمد کے نزدیک حلال جانوروں کا پیشاب پاک ہے۔ امام مالک کے نزدیک بھی جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے، ان کا پیشاب پاک ہے سوائے ان جانوروں کے جو ناپاکی کھاتے ہیں۔

امام مالک اور امام محمد کی دلیل سوال میں مذکور حدیث مبارکہ ہے۔

جس میں اہل عرینہ کو اونٹوں کا پیشاب پینے کا حکم دیا گیا ہے۔ اگر حلال جانوروں کا پیشاب پلید ہوتا تو نبی کریم علیہ السلام پینے کا حکم صادر نہ فرماتے۔ یہی مؤقف اور دلیل حنابلہ کی ہے۔

احناف کی دلیل حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ حدیث ہے کہ کپڑے کو پانچ چیزوں سے دھویا جائے گا۔ انہوں نے ان پانچ میں ایک پیشاب کو شمار کیا (خواہ حلال جانور کا ہو یا حرام کا)۔

ایک حدیث پاک میں نبی علیہ السلام نے فرمایا: پیشاب سے بچو بے شک عام طور پر عذاب قبر اسی سے ہوتا ہے۔

قرآن کریم میں ہے: ''ویحرم علیهم الخبائث'' اور وہ نبی ان پر گندی چیزوں کو حرام قرار دیتے ہیں۔ یہ بات معلوم ہے کہ طبیعت سلیمہ پیشاب کو گندا سمجھتی ہے۔

☆☆☆☆

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات 2023ء/۱۴۴۴ھ

الورقة الرابعة: السنن لابی داؤد

نوٹ: کوئی سے تین سوالات حل کریں۔

سوال نمبر۱: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَا هُنَّ قَالَ الشرك بِاللهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِیْ حَرَّمَ اللهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَكْلُ الرِّبٰوا وَاَكْلُ مَالِ الْیَتِیْمِ وَالتَّوَلِّیْ یَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصِنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ ۔

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) حدیث شریف کی تشریح وتوضیح کریں؟ ۱۰

(ج) وصیت کا لغوی اور شرعی معنی تحریر کریں؟ ۱۰

سوال نمبر۲: عن جابر بن عبداللہ انه اخبره ان اباه توفی وترك علیه ثلاثین وسقالرجل من یهود فاستنظره جابر فابی فکلم جابر رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یشفع له الیه فجاء رسول الله صلی الله علیه وسلم فکلم الیهودی لیاخذ ثمر نخله بالذی له علیه فابی وکلمه رسول الله صلی الله علیه وسلم ان ینظره فابی ۔

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ تحریر کریں؟ ۱۳

(ب) حدیث شریف کی تشریح سپرد قلم کریں؟ ۱۰

(ج) آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر کے برکات پر جامع نوٹ قلمبند کریں؟ ۱۰

سوال نمبر۳: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلَیْنِ اخْتَصَمَا اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الطَّالِبَ الْبَیِّنَةَ فَلَمْ تَكُنْ لَهٗ بَیِّنَةٌ فَاسْتَحْلَفَ الْمَطْلُوْبَ فَحَلَفَ بِاللهِ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَلٰی قَدْ فَعَلْتَ وَلٰكِنْ غُفِرَ لَكَ بِاِخْلَاصِ قَوْلِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ ۔

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) حدیث شریف کی تشریح وتوضیح تحریر کریں؟ ۱۰

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

(ج) نذر کا مفہوم بیان کریں؟ ۳

سوال نمبر۴: عن ابی مالك رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله اجار کم من ثلث خلال ان لا یدعو علیکم نبیکم فتهلکوا جمیعا وان لا یظهر اهل الباطل علی اهل الحق وان لا تجتمعوا علی ضلالة

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں؟ ۱۰

(ب) اہل حق اور اہل باطل سے کون مراد ہیں؟ ۱۰

(ج) امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ کے حالات زندگی قلمبند کریں؟ ۱۳

☆☆☆☆

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات بابت ۲۰۲۳ء

چوتھا پرچہ: سنن ابی داؤد

سوال نمبر۱: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَا هُنَّ قَالَ الشِّرْكُ بِاللهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِیْ حَرَّمَ اللهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَكْلُ الرِّبٰوا وَاَكْلُ مَالِ الْیَتِیْمِ وَالتَّوَلِّیْ یَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصِنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ .

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) حدیث شریف کی تشریح وتوضیح کریں؟

(ج) وصیت کا لغوی اور شرعی معنی تحریر کریں؟

جوابات: (الف) اعراب:

اعراب سوالیہ حصہ میں لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی الرحم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سات ہلاک کر دینے والے اعمال سے بچو، عرض کی گئی یا رسول اللہ! وہ کون سے (اعمال) ہیں؟ فرمایا: اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، جادو کرنا، جس کے قتل کو اللہ نے حرام کیا ہے اس کو ناحق قتل کرنا، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، جنگ کے دن پیٹھ پھیر کر بھاگ جانا اور پاکدامن غافل عورتوں پر (زنا کا) الزام لگانا۔

(ب) حدیث کی تشریح وتوضیح:

اس حدیث مبارکہ میں سات ایسے اعمال بتائے گئے جن کو کرنے سے انسان تباہی و بربادی کے دہانے پر آ کھڑا ہوتا ہے۔ ان میں سب سے پہلا شرک ہے یعنی اللہ کی ذات وصفات میں کسی کو شریک ٹھہرانا، کیونکہ مشرک کی اللہ تعالیٰ کبھی بخشش نہ کرے گا۔ دوسری چیز یہ ہے جادو کرنا، کسی ایسی جان کو قتل کرنا جس کے قتل کرنے سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہو۔ بغیر اس صورت کے جب ایسا کرنے کا کوئی شرعی جواز موجود ہو۔ تیسری چیز ہے سود لینا چاہے اسے کھایا جائے یا کسی بھی انداز میں اس سے نفع حاصل کیا جائے۔ یتیم کے مال میں ناحق تصرف کیا جائے اور کفار کے ساتھ جنگ میں راہ فرار اختیار کرنا، اس سے اسلام کی عزت وحرمت متاثر ہو اور بے گناہ اور پاکدامن عورتوں پر زنا کا بہتان لگایا جائے۔ یہ سارے کبیرہ گناہ ہیں، تاہم

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

ان میں سب سے بڑا شرک ہے' کیونکہ یہ کبھی معاف نہیں ہوگا۔ مشرک ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔ اس کے برعکس دوسرے کبیرہ گناہوں کو اگر اللہ چاہے گا تو معاف فرمادے گا، بصورت دیگر اس کے مرتکب کو سزا ملے گی۔ اس کے بعد اسے جنت میں بھیج دیا جائے گا، اگر وہ مومن ہوگا۔

(ج) وصیت کا لغوی معنی:

وصیت کا لغوی معنی ہے "کسی کام کو کرنے کا عہد کرنا"۔

شرعی معنی:

کسی پر احسان کرتے ہوئے مرنے کے بعد اسے اپنے مال یا منفعت کا مالک بنانے کو وصیت کہا جاتا

وال نمبر ۲: عن جابر بن عبداللہ انہ اخبرہ ان ابـاہ توفی وترك علیہ ثلاثین وسقالرجل من یھود فاستنظرہ جابر فابی فکلم جابر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یشفع لہ الیہ فجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکلم الیھودی لیاخذ ثمر نخلہ بالذی لہ علیہ فابی وکلمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ینظرہ فابی .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ تحریر کریں؟

(ب) حدیث شریف کی تشریح سپرد قلم کریں؟

(ج) آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر کے برکات پر جامع نوٹ تحریر کریں؟

جوابات: (الف) ترجمۃ الحدیث:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے والد وفات پا گئے، ان کے ذمے ایک یہودی کا تیس وسق قرض تھا، حضرت جابر نے مہلت مانگی اور اس نے انکار کر دیا۔ حضرت جابر نے اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سفارش کر دیں نبی اکرم آئے اور آپ نے یہودی سے بات کی کہ وہ ان کے باغ کا پھل وصول کرے اس چیز کے عوض جو ان کے والد کے ذمہ تھی، تو اس نے اس سے انکار کر دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اس بارے میں بات کی کہ وہ حضرت جابر کو مہلت دیدے مگر اس نے یہ بات بھی نہ مانی۔

(ب) تشریح وتوضیح:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ ایک جلیل القدر صحابی ہیں۔ انہیں اپنے والد گرامی کی وفات کی جب خبر ملی تو ان پر تیس وسق قرض جو ایک یہودی کے دینے تھے۔ وسق ایک پیمانہ ہے جس سے اجناس معلوم

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

کرتے ہیں اور ساٹھ صاع کا ہوتا تھا۔ پہلے تو یہودی نے قرض کی مہلت دینے سے انکار کر دیا۔ جب دیکھا کہ اس نے مہلت نہیں دی تو نبی علیہ السلام باغ میں داخل ہوئے اور اس میں چلتے رہے۔ پھر حضرت جابر سے فرمایا: باغ کا پھل توڑ کر اس کا عوض ادا کرو' جب نبی علیہ السلام واپس تشریف لائے' تو انہوں نے یہودی کا تیس وسق قرض ادا کر دیا۔ اس حدیث سے یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ قرض ادا کرنا ضروری ہے۔ جس کا دینا ہو اسے معاف کرنے، مہلت دینے کا اختیار ہے، اور اس پر کسی قسم کا جبر نہیں کیا جائے گا۔

(ج) آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر کی برکات:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم اطہر برکات کا سرچشمہ ہے۔

(i) آپ کا چہرہ مبارک:

آپ کا چہرہ مبارک آپ کی صداقت کا گواہ تھا، جو آپ کے چہرے مبارک کی طرف دیکھتا وہ آپ کا بن جاتا۔

(ii) زبان مبارک:

اللہ نے آپ کی زبان مبارک میں بھی برکت رکھی تھی اور آپ کی زبان مبارک سے جب بھی کچھ نکلتا حق کے سوا نہ ہوتا یعنی حق ہی نکلتا۔

(iii) دل مبارک:

آپ کے دل کی یہ خصوصیت و برکت تھی کہ آپ کی آنکھ سو جاتی مگر دل بیدار رہتا۔

(iv) لعاب مبارک:

آپ کے لعاب کی برکت سے بیمار تندرست ہو جاتا۔ اگر کسی زخم پر لگایا جاتا تو وہ ٹھیک ہو جاتا۔

(v) پسینہ مبارک:

آپ کا پسینہ مبارک بھی برکت والا تھا یعنی خوشبو سے بھرا ہوا تھا اور لوگ اسے بطور خوشبو استعمال کرتے تھے۔

(vi) آپ کے ہاتھ مبارک:

آپ کے ہاتھوں میں اللہ نے اس قدر برکت رکھی کہ آپ کا ہاتھ لگتے ہی ایسی بکری بھی دودھ دینے

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

لگ جاتی جس سے نرنے جفتی ہی نہ کی ہوتی۔

(vii) انگلیاں مبارک:

آپ کی انگلیوں میں بھی اللہ نے بڑی برکت رکھی تھی کہ آپ کی انگلیوں سے پانی کے چشمے پھوٹ پڑتے۔

(viii) پاؤں مبارک:

اللہ نے آپ کے پاؤں میں بھی بڑی برکتیں رکھی تھیں۔ایک دفعہ آپ جبل احد پر چڑھے تو وہ ہلنے لگا۔ آپ نے اس پر پاؤں لگا کر اسے روکا تو وہ رُک گیا۔

(ix) جسم اطہر:

آپ کا جسم اطہر مٹی پر حرام کر دیا گیا۔غرض کہ آپ وفات کے بعد بھی محفوظ رہے۔

سوال نمبر ۱: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّالِبَ الْبَيِّنَةَ فَلَمْ تَكُنْ لَهُ بَيِّنَةٌ فَاسْتَحْلَفَ الْمَطْلُوْبَ فَحَلَفَ بِاللّٰهِ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلٰى قَدْ فَعَلْتَ وَلٰكِنْ غُفِرَ لَكَ بِاِخْلَاصِ قَوْلِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۔

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) حدیث شریف کی تشریح وتوضیح تحریر کریں؟

(ج) نذر کا مفہوم بیان کریں؟

جوابات: (الف) اعراب:

اعراب سوالیہ حصہ میں لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابن عباس بیان کرتے ہیں: دو آدمی اپنا مقدمہ لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ نے مدعی سے ثبوت طلب کیا، اس کے پاس کوئی ثبوت نہ تھا۔ پھر آپ نے مدعی علیہ سے قسم لی۔اس نے اللہ کے نام کی قسم اٹھائی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھیک ہے جو تم نے کیا، تمہارے اخلاص کے ساتھ لا الٰہ الا اللہ پڑھنے کی وجہ سے تمہاری مغفرت کر دی گئی ہے۔

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

(ب) تشریح وتوضیح:

اس حدیث مبارکہ میں بتایا گیا ہے ہے اگر کسی مسئلہ میں مدعی کے پاس گواہ موجود نہ ہوں یا کوئی ثبوت نہ ہو تو پھر مدعی علیہ کے ذمہ قسم واجب ہوگی۔ یعنی وہ قسم کھا کر کہے کہ یہ الزام مجھ پر غلط اور جھوٹا ہے دونوں کا شہادت۔

یہ تو اصول شرعی کے خلاف ہے۔ ہمارے نظام قضاء کی بہت حد تک بہتری اور آسانی اسی حدیث پر عمل کے ذریعے ممکن ہوسکتی ہے۔

(ج) نذر کا مفہوم:

اصطلاح شرع میں نذر سے وہ عبادت مقصود ہے جو جنس واجب سے ہو اور وہ خود بندے پر واجب نہ ہو مگر بندے نے اپنے قول سے اسے اپنے ذمہ واجب کرلیا ہو۔

سوال نمبر ۴: **عن ابی مالك رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله اجار کم من ثلث خلال ان لا یدعو علیکم نبیکم فتهلکوا جمیعا وان لا یظهر اهل الباطل علی اهل الحق وان لا تجتمعوا علی ضلالة۔**

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں؟

(ب) اہل حق اور اہل باطل سے کون مراد ہیں؟

(ج) امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ کے حالات زندگی قلمبند کریں؟

جوابات: (الف) ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی کری صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ نے تمہارے لیے تین چیزوں کو طے کردیا ہے: ایک یہ کہ تمہارا نبی تمہارے لیے دعائے ضرر نہیں کرے گا اس کے نتیجے میں تم ہلاکت کا شکار ہو جاؤ' اہل باطل، اہل حق پر مکمل طور پر غالب نہ آئیں گے۔ تم لوگ گمراہی پر متفق نہیں ہوگے۔

(ب) اہلِ حق:

اہل حق کا مصداق وہ لوگ ہیں جو صحابہ کرام اور تابعین کے مسلک پر ہوں اور اس پر عمل کریں جس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام ہیں۔

اہلِ باطل:

جو لوگ نبی علیہ السلام اور صحابہ کرام کے راستہ سے الگ ہو کر چلیں وہ اہل باطل ہیں۔ نبی علیہ السلام اور

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

صحابہ کرام کی اتباع نہ کریں؟

(ج) امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ کے حالاتِ زندگی:

آپ کا نام سلیمان بن اشعث اور کنیت "ابوداؤد" ہے۔ آپ کا اسم منسوب سجستانی ہے۔ آپ ۲۰۲ھ میں سجستان میں پیدا ہوئے۔ مشہور محدث حافظ ابن حجر عسقلانی نے اپنی تصنیف "تہذیب التہذیب" میں آپ کے اساتذہ کی طویل فہرست دی ہے جن میں "صحاح ستہ" کے دیگر مؤلفین کے اساتذہ بھی ہیں۔ آپ کے شاگردوں میں امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب نسائی اور امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی کے نام قابل ذکر ہیں۔ آپ نے بہت سی کتب لکھیں جن میں سب سے زیادہ مشہور سنن ابی داؤد ہے۔ ۱۶ شوال ۲۷۵ھ کو تہتر برس کی عمر میں آپ اپنے خالق حقیقی سے جاملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔

☆☆☆☆

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات 2023ء/۱۴۴۴ھ

الورقة الخامسة: سنن النسائي و ابن ماجه

نوٹ: ہر حصہ سے دو دو سوالات حل کریں۔

الجزء الاول..... سنن النسائي

السوال الاول: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اَتَتِ امْرَاَةٌ اِلَى الْقَوْمِ اِذْ قَالَتِ امْرَاَةٌ اِنِّيْ قَدْ وَهَبْتُ نَفْسِيْ لَكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاْيِكَ فَقَامَ رَجُلٌ زَوِّجْنِيْهَا فَقَالَ اِذْهَبْ فَاطْلُبْ وَلَوْ خَاتِمًا مِنْ حَدِيْدٍ فَذَهَبَ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا وَّلَا خَاتِمًا مِّنْ حَدِيْدٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَعَكَ مِنْ سُوْرِ الْقُرْاٰنِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ فَزَوَّجَهٗ بِمَا مَعَهٗ مِنْ سُوْرِ الْقُرْاٰنِ .

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) شرعی حق مہر کی کم از کم مقدار کیا ہے؟ نیز کیا عقد نکاح میں مہر کا ذکر ضروری ہے؟ وضاحت کریں؟

السوال الثاني: عن علي رضي الله عنه قال جهز رسول الله صلى الله عليه وسلم فاطمة رضي الله عنها في خميل وقربة و وسادة حشوها اذخر

(الف) ترجمہ کریں نیز بتائیں سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے جہیز میں کون سا سامان تھا؟

(ب) جہیز کا شرعی حکم تفصیلاً تحریر کریں؟

السؤال الثالث: عن علي رضي الله عنه نهى رسول الله ان تحلق المراة راسها

(الف) ترجمہ کریں نیز بتائیں کہ ابرو تراشنا، پلکیں بنانا اور چہرے کے بال نوچنا ان کا شرعی حکم کیا ہے؟

عن عائشة رضي الله عنها عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال عشرة من الفطرة

(ب) ''عشرة من الفطرة'' کی تفصیل بیان کریں؟

الجزء الثاني..... ابن ماجه

السوال الرابع: عن انس رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان من الناس مفاتيح للخير مغاليق للشر وان من الناس مفاتيح للشر مغاليق للخير فطوبى لمن

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

جعل الله مفاتيح الخير على يديه وويل لمن جعل الله مفاتيح الشر على يديه

(الف) ترجمہ کریں اور مفاتیح اور مغالیق کی لغوی اور صرفی وضاحت کریں؟

۱۰+۱۰=۲۰

(ب) فقیہ کی فضیلت حدیث کی روشنی میں بیان کریں؟ ۵

السوال الخامس: عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِخَیْرِ اَعْمَالِکُمْ وَاَرْضَاهَا عَنْ مَلِیْکِکُمْ وَاَرْفَعِهَا فِیْ دَرَجَاتِکُمْ وَخَیْرٌ لَّکُمْ مِنْ اِعْطَاءِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ وَمِنْ اَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّکُمْ فَتَضْرِبُوْا اَعْنَاقَهُمْ وَیَضْرِبُوْا اَعْنَاقَکُمْ قَالُوْا وَمَا ذَاکَ قَالَ ذِکْرُ اللّٰهِ۔

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ ۱۰+۵=۱۵

(ب) ذکر اللہ کی فضیلت پر جامع نوٹ لکھیں؟ ۱۰

السوال السادس: قام ابوبکر رضی الله عنه فحمد الله واثنی علیه ثم قال یا ایها الناس انکم تقرء ون هذه الایة یا ایها الذین امنوا علیکم انفسکم لا یضرکم من ضل اذا اهتدیتم وانا سمعنا رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان الناس اذا راوا المنکر فلا یغیرونه اوشک اَنْ یَعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابِهٖ۔

(الف) ترجمہ کریں نیز خط کیدہ کون سا صیغہ ہے؟ ۱۰+۵=۱۵

(ب) برائی کو ختم کرنے کے درجات حدیث کی روشنی میں بیان کریں؟ ۱۰

☆☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات بابت ۲۰۲۳ء

پانچواں پرچہ: سنن نسائی وابن ماجہ

الجزء الاول..... سنن النسائی

السوال الاول: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اَنَا فِی الْقَوْمِ اِذْ قَالَتِ امْرَءَةٌ اِنِّیْ قَدْ وَهَبْتُ نَفْسِیْ لَکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَرَاٰفِیَّ رَاَیْکَ فَقَامَ رَجُلٌ زَوِّجْنِیْهَا فَقَالَ اِذْهَبْ فَاطْلُبْ وَلَوْ خَاتِمًا مِنْ حَدِیْدٍ فَذَهَبَ فَلَمْ یَجِدْ شَیْئًا وَّلَا خَاتِمًا مِّنْ حَدِیْدٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَعَکَ مِنْ سُوْرِ الْقُرْاٰنِ شَیْءٌ قَالَ نَعَمْ فَزَوَّجَهٗ بِمَا مَعَهٗ مِنْ سُوْرِ الْقُرْاٰنِ۔

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) شرعی حق مہر کی کم از کم مقدار کیا ہے؟ نیز کیا عقد نکاح میں مہر کا ذکر ضروری ہے؟ وضاحت کریں؟

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

جوابات: (الف) اعراب:

اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمۃ الحدیث:

حضرت سہل بن سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ایک قوم میں تھا کہ ایک عورت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی اور کہنے لگی: یارسول اللہ! میں اپنا آپ آپ کو ہبہ کرتی ہوں، آپ نے نگاہ اٹھا کر اس کی طرف دیکھا اور نظر جھکالی۔ نبی اکرم کے اصحاب میں سے ایک شخص کھڑے ہوئے انہوں نے عرض کیا: آپ میرے ساتھ اس کی شادی کر دیں۔ آپ نے فرمایا: جاؤ اور جائزہ لو۔ اگرچہ لوہے کی انگوٹھی ہو۔ پس وہ گئے پس ان کو کوئی چیز نہ ملی اور نہ ہی لوہے کی انگوٹھی (واسطے حق مہر کے) تو رسول اللہ نے فرمایا: کیا تمہیں قرآن کی کچھ سورتیں یاد ہیں؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں۔ فرمایا: تمہیں جو قرآن آتا ہے، اس کے عوض میں نے اس کی شادی تم سے کر دی۔

(ب) شرعی حق مہر کی کم از کم مقدار:

مہر کی کم از کم مقدار دس درہم ہے۔ اگر کوئی اس سے کم مقرر کرے تو وہ مہر صحیح نہ ہوگا۔ احناف کا موقف یہی ہے۔ امام مالک کے نزدیک چوتھائی دینار ہے۔ امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک جو بھی چیز ثمن ہونے کی صلاحیت رکھے اس کا حق مہر باندھنا جائز ہے۔

عقد نکاح میں مہر کا ذکر کرنا یا نہ کرنا:

نکاح کے وقت مہر کا ذکر کرنا نکاح صحیح ہونے کے لیے شرط نہیں ہے۔ اگر مہر کا ذکر نہ بھی کیا جائے تو نکاح صحیح ہوگا اور شوہر پر مہر مثل واجب ہوگا۔

السوال الثانی: عن علی رضی اللہ عنہ قال جھز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاطمۃ رضی اللہ عنھا فی خمیل وقربۃ و وسادۃ حشوھا اذخر۔

(الف) ترجمہ کریں نیز بتائیں سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے جہیز میں کون سا سامان تھا؟

(ب) جہیز کا شرعی حکم تفصیلاً تحریر کریں؟

جوابات: (الف) ترجمہ:

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ فاطمہ کو ایک خمیل، ایک مشکیزہ اور ایک تکیہ جس میں اذخر بھری ہوئی تھی دیا۔

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

سیدہ فاطمہ الزہرا کے جہیز میں شامل سامان:

آپ کے جہیز میں ایک اور روایت کے مطابق چار چیزیں شامل تھیں۔ خمیل (چمڑی) مشکیزہ، تکیہ اور چادر۔

(ب) جہیز کا شرعی حکم:

اگر والدین بغیر جبر و اکراہ کے اور بغیر نمود و نمائش کے اپنی حیثیت کے مطابق بطیب خاطر لڑکی کو تحفہ دیتے ہیں، تو اس میں کوئی حرج نہیں اور لڑکی اس کی مالک ہوگی۔

اگر جہیز کے نام پر لڑکے والوں کی طرف سے مطالبہ کرنے پر یا معاشرتی دباؤ کی وجہ سے محض رسم پوری کرنے کے لیے لڑکے والوں کو سامان دینا پڑے اور مذکورہ سامان دینے میں بچی کے والدین کی رضامندی بھی نہ ہو، تو ایسی صورت میں لڑکے والوں کے لیے ایسا جہیز لینا جائز نہیں۔ اگر ایسا جہیز بچی کے حوالے کر بھی دیا گیا تو بچی ہی اس کی مالک ہوگی اور اس کی اجازت کے بغیر جہیز کا سامان لڑکے والوں کے لیے استعمال کرنا حلال نہیں ہوگا۔ لڑکے والوں کی طرف سے اس کا مطالبہ کرنا اور دینے کے لیے دباؤ ڈالنا شرعاً درست نہیں۔

السوال الثالث: عن علی رضی اللہ عنہ نھی رسول اللہ ان تحلق المراۃ راسھا

(الف) ترجمہ کریں نیز بتائیں کہ ابرو تراشنا، پلکیں بنانا اور چہرے کے بال نوچنا ان کا شرعی حکم کیا ہے؟

عن عائشۃ رضی اللہ عنھا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال عشرۃ من الفطرۃ

(ب) ''عشرۃ من الفطرۃ'' کی تفصیل بیان کریں؟

جوابات: (الف) ترجمہ:

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ عورت اپنے سر کو منڈوائے۔

ابرو تراشنے کا شرعی حکم:

عورت کے لیے ابرو کے اطراف سے بال اکھاڑ کر باریک دھاری بنانا جائز نہیں۔ اس پر حدیث میں لعنت وارد ہوئی ہے، اگر اس کا مقصد زیب و زینت ہو۔ البتہ اگر بال پھیلے ہوئے ہوں، تو ان کو درست کر کے عام حالت کے مطابق معتدل کرنے کی گنجائش ہے۔

پلکیں بنانے کا شرعی حکم:

پلکیں انسانی بالوں کی بنی ہوئی ہوں، تو ان کو لگانا جائز نہیں۔ اگر پلکیں مصنوعی یا کسی جانور وغیرہ کے بالوں سے بنی ہوں تو شوہر کی خاطر یا زیب و زینت کے لیے اس کا استعمال جائز ہے بشرطیکہ دھوکا یا فیشن مقصد نہ ہو۔ لہٰذا صورت مسؤلہ میں شوہر کی خاطر تزئین و آرائش کے لیے مصنوعی پلکیں لگانے کی گنجائش ہے۔

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

چہرے کے بال نوچنا:

اگر عورت کے چہرے پر بال گھنے ہیں یعنی داڑھی اور مونچھ وغیرہ تو ان کو صاف کر سکتی ہے۔ مقصد چہرے کی بدنمائی کو صاف کرنا ہے، تو جائز ہے۔

(ب) اشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم "عشرہ من الفطرۃ" کی تفصیل:

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے دس چیزوں کو "فطرہ" سے گنوایا وہ یہ ہیں: (۱) مونچھیں کم کرنا (۲) ناخن ترشوانا (۳) جوڑوں کو دھونا (۴) داڑھی کو بڑھانا (۵) مسواک کرنا (۶) ناک میں پانی ڈالنا (۷) زیر ناف بالوں کا مونڈنا (۸) زیر بغل بالوں کو مونڈنا (۹) پیشاب کے بعد پانی سے استنجاء کرنا۔ راوی کا بیان ہے: میں دسویں چیز بھول گیا ہوں، میرے خیال کے مطابق وہ کلی کرنا ہے۔

الجزء الثانی..... ابن ماجه

السؤال الرابع: عن انس رضی اللہ عنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ان من الناس مفاتیح للخیر مغالیق للشر وان من الناس مفاتیح للشر مغالیق للخیر فطوبی لمن جعل اللہ مفاتیح الخیر علی یدیه وویل لمن جعل اللہ مفاتیح الشر علی یدیه .

(الف) ترجمہ کریں اور مفاتیح اور مغالیق کی لغوی اور صرفی وضاحت کریں؟

(ب) فقیہ کی فضیلت حدیث کی روشنی میں بیان کریں؟

جوابات: (الف) ترجمہ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں میں سے کچھ لوگ بھلائی کے لیے چابی ہوتے ہیں اور برائی کے لیے تالہ ہوتے ہیں۔ لوگوں میں سے کچھ لوگ برائی کے لیے چابی ہوتے ہیں اور بھلائی کے لیے تالہ ہوتے ہیں، تو اس شخص کے لیے مبارک باد ہے جس کے ہاتھوں میں اللہ تعالیٰ بھلائی کی چابیاں رکھ دیتا ہے۔ اس شخص کے لیے بربادی ہے جس کے ہاتھوں میں اللہ تعالیٰ برائی کی چابیاں رکھ دیتا ہے۔

لغوی معنی: مفاتیح:

یہ مفتاح کی جمع ہے لغوی معنی ہے "کنجی یا چابی"۔

مغالیق:

یہ المغلق کی جمع ہے۔ لغوی معنی ہے بند، مسدود۔

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

صرفی تحقیق:

مفاتیح: صیغہ جمع منتہی الجموع ہے۔ مغالیق: صیغہ جمع منتہی الجموع۔

(ب) فقیہ کی فضیلت حدیث کی روشنی میں:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک فقیہ شیطان کے لیے ایک ہزار عبادت گزاروں سے زیادہ سخت ہوتا ہے۔

السؤال الخامس: عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِخَیْرِ اَعْمَالِکُمْ وَاَرْضَاھَا عَنْ مَلِیْکِکُمْ وَاَرْفَعُھَا فِیْ دَرَجَاتِکُمْ وَخَیْرٌ لَّکُمْ مِنْ اِعْطَاءِ الذَّھَبِ وَالْوَرَقِ وَمِنْ اَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّکُمْ فَتَضْرِبُوْا اَعْنَاقَھُمْ وَیَضْرِبُوْا اَعْنَاقَکُمْ قَالُوْا وَمَا ذَاکَ قَالَ ذِکْرُ اللّٰہِ۔

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) ذکر اللہ کی فضیلت پر جامع نوٹ لکھیں؟

جوابات: (الف) اعراب:

اعراب سوالیہ حصہ میں لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمہ: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں سب سے بہتر عمل کی خبر نہ دوں، جو (اللہ تعالیٰ کو) سب سے زیادہ راضی کرنے والا ہو، تمہارے درجوں میں سب سے زیادہ اضافہ کرنے والا ہو، تمہارے حق میں سونے اور چاندی کو خرچ کرنے سے زیادہ بہتر ہو اور دشمن کا سامنا کرنے سے زیادہ بہتر ہو جب تم ان کی گردنیں اڑاؤ اور وہ تمہاری گردنیں اڑائیں؟ لوگوں نے عرض کیا: ہاں یارسول اللہ! وہ کون سا (عمل) ہے، فرمایا: اللہ کا ذکر کرنا۔

(ب) ذکر الٰہی کی فضیلت پر نوٹ:

ذکر الٰہی کرنے سے اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ ذکر کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) ذکر بالقلب (۲) ذکر باللسان۔ یعنی ذکر دل سے بھی ہوتا ہے اور زبان سے بھی لیکن سب سے افضل ذکر وہ ہے جو دل اور زبان دونوں سے ہو۔

اللہ کا ذکر کرنے سے دل کو سکون و اطمینان ملتا ہے۔ اس کی وجہ سے دنیا کی لذتوں کی خواہش اور ماسوا اللہ کی لذت و طلب دل سے نکل جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات میں استغراق و استحضار اور اس کی طرف توجہ نصیب ہوتی ہے۔ سکینہ کا نازل ہونا قرآنی آیت سے ثابت ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ترجمہ: ”آگاہ رہو! اللہ کے ذکر سے دلوں کو اطمینان حاصل ہوتا ہے“۔ (الرعد: ۲۸)

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے اور اپنے ہونٹوں کو میری وجہ سے حرکت دیتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کتنے ہی فرشتے (مسلمانوں کے) راستے میں پھرتے ہیں اور ذکر کرنے والوں کو ڈھونڈتے ہیں تا کہ ان سے ملیں اور ان کا ذکر سنیں۔ چنانچہ جب وہ ان کو پالیتے ہیں جو ذکر الٰہی میں مشغول ہوتے ہیں، تو وہ آپس میں ایک دوسرے کو پکار کر کہتے ہیں کہ اپنے مطلوب کی طرف جلدی آجاؤ اور اس کے بعد وہ فرشتے ان لوگوں کو اپنے پروں سے آسمان دنیا تک گھیر لیتے ہیں۔

السؤال السادس: قام ابوبكر رضى الله عنه فحمد الله واثنى عليه ثم قال يا ايها الناس انكم تقرءون هذه الاية يا ايها الذين امنوا عليكم انفسكم لا يضركم من ضل اذا اهتديتم وانا سمعنا رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان الناس اذا راوا المنكر فلا يغيرونه اوشك ان يعمهم الله بعقابه .

(الف) ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ کون سا صیغہ ہے؟

(ب) برائی کو ختم کرنے کے درجات حدیث کی روشنی میں بیان کریں؟

جوابات: (الف) ترجمہ:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اٹھے، پس انہوں نے اللہ کی حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا: اے لوگو! تم یہ آیت جس کی تم تلاوت کرتے ہو: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۚ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ ؕ اور میں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جب لوگ برائی کو دیکھیں گے اور اس سے نہ روکیں تو قریب ہے کہ اللہ ان سب کو اپنے عذاب کی لپیٹ میں لے لے۔

خط کشیدہ صیغہ:

تقرءون: صیغہ جمع مذکر حاضر فعل مضارع معروف ثلاثی مجرد مہموز اللام از باب فَتَحَ يَفْتَحُ

(ب) برائی کو ختم کرنے کے درجات:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص کوئی برائی دیکھے تو اسے ہاتھ سے روکنے کی کوشش کرے، اگر اس کی استطاعت نہ ہو تو اسے زبان سے روکے اور اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو اسے دل میں برا جانے اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔

☆☆☆☆

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

صرفی تحقیق:

مفاتیح: صیغہ جمع منتہی الجموع ہے۔ مغالیق: صیغہ جمع منتہی الجموع۔

(ب) فقیہ کی فضیلت حدیث کی روشنی میں:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک فقیہ شیطان کے لیے ایک ہزار عبادت گزاروں سے زیادہ سخت ہوتا ہے۔

السؤال الخامس: عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِخَیْرِ اَعْمَالِکُمْ وَاَرْضَاھَا عَنْ مَلِیْکِکُمْ وَاَرْفَعِھَا فِیْ دَرَجَاتِکُمْ وَخَیْرٌ لَّکُمْ مِنْ اِعْطَاءِ الذَّھَبِ وَالْوَرِقِ وَمِنْ اَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّکُمْ فَتَضْرِبُوْا اَعْنَاقَھُمْ وَیَضْرِبُوْا اَعْنَاقَکُمْ قَالُوْا وَمَا ذَاکَ قَالَ ذِکْرُ اللّٰہِ۔

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) ذکر اللہ کی فضیلت پر جامع نوٹ لکھیں؟

جوابات: (الف) اعراب:

اعراب سوالیہ حصہ میں لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمہ: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں سب سے بہتر عمل کی خبر نہ دوں، جو (اللہ تعالیٰ کو) سب سے زیادہ راضی کرنے والا ہو، تمہارے درجوں میں سب سے زیادہ اضافہ کرنے والا ہو، تمہارے حق میں سونے اور چاندی کو خرچ کرنے سے زیادہ بہتر ہو اور دشمن کا سامنا کرنے سے زیادہ بہتر ہو جب تم ان کی گردنیں اڑاؤ اور وہ تمہاری گردنیں اڑائیں؟ لوگوں نے عرض کیا: ہاں یارسول اللہ! وہ کون سا (عمل) ہے، فرمایا: اللہ کا ذکر کرنا۔

(ب) ذکر الٰہی کی فضیلت پر نوٹ:

ذکر الٰہی کرنے سے اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ ذکر کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) ذکر بالقلب (۲) ذکر باللسان۔ یعنی ذکر دل سے بھی ہوتا ہے اور زبان سے بھی لیکن سب سے افضل ذکر وہ ہے جو دل اور زبان دنوں سے ہو۔

اللہ کا ذکر کرنے سے دل کو سکون و اطمینان ملتا ہے۔ اس کی وجہ سے دنیا کی لذتوں کی خواہش اور ماسوا اللہ کی لذت و طلب دل سے نکل جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات میں استغراق و استحضار اور اس کی طرف توجہ نصیب ہوتی ہے۔ سکینہ کا نازل ہونا قرآنی آیت سے ثابت ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ترجمہ: ”آگاہ رہو! اللہ کے ذکر سے دلوں کو اطمینان حاصل ہوتا ہے“۔ (الرعد: ۲۸)

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے اور اپنے ہونٹوں کو میری وجہ سے حرکت دیتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کتنے ہی فرشتے (مسلمانوں کے) راستے میں پھرتے ہیں اور ذکر کرنے والوں کو ڈھونڈتے ہیں تا کہ ان سے ملیں اور ان کا ذکر سنیں۔ چنانچہ جب وہ ان کو پالیتے ہیں جو ذکر الٰہی میں مشغول ہوتے ہیں، تو وہ آپس میں ایک دوسرے کو پکار کر کہتے ہیں کہ اپنے مطلوب کی طرف جلدی آجاؤ اور اس کے بعد وہ فرشتے ان لوگوں کو اپنے پروں سے آسمان دنیا تک گھیر لیتے ہیں۔

السؤال السادس: قام ابوبكر رضي الله عنه فحمد الله واثنى عليه ثم قال يا ايها الناس انكم تقرءون هذه الاية يا ايها الذين امنوا عليكم انفسكم لا يضركم من ضل اذا اهتديتم وانا سمعنا رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان الناس اذا راوا المنكر فلا يغيرونه اوشك ان يعمهم الله بعقابه .

(الف) ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ کون سا صیغہ ہے؟

(ب) برائی کو ختم کرنے کے درجات حدیث کی روشنی میں بیان کریں؟

جوابات: (الف) ترجمہ:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اٹھے، پس انہوں نے اللہ کی حمد و ثناء بیان کی پھر فرمایا: اے لوگو! تم یہ آیت جس کی تم تلاوت کرتے ہو: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۚ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ ؕ اور میں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جب لوگ برائی کو دیکھیں گے اور اس سے نہ روکیں، تو قریب ہے کہ اللہ ان سب کو اپنے عذاب کی لپیٹ میں لے لے۔

خط کشیدہ صیغہ:

تقرءون: صیغہ جمع مذکر حاضر فعل مضارع معروف ثلاثی مجرد مہموز اللام از باب فَتَحَ يَفْتَحُ

(ب) برائی کو ختم کرنے کے درجات:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص کوئی برائی دیکھے تو اسے ہاتھ سے روکنے کی کوشش کرے، اگر اس کی استطاعت نہ ہو تو اسے زبان سے روکے اور اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو اسے دل میں برا جانے اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔

☆☆☆☆

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

تنظیم المدارس اہلسنّت پاکستان

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات 2023ء/۱۴۴۴ھ

الورقة السادة: شرح معانی الاثار

نوٹ: تین سوالات کا حل مطلوب ہے۔

السوال الاوّل: عن البراء بن عازب رضی الله عنه قال کان النبی صلی الله علیه وسلم اذا کبر لا فتتاح الصلوٰة رفع یدیه حتی یکون ابهاما ه قریبا من شحمتی اذنیه ثم لا یعود ۔

(الف) حدیث ریف کا ترجمہ کرنے کے بعد یہ بتائیں کہ حدیث مذکور کس مذہب کی موید ہے؟

(ب) تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع یدین کرنے کے بارے میں آئمہ کا اختلاف تحریر کریں؟

(ج) رفع یدین کے بارے میں نظر طحاوی سپرد قلم کریں؟

السؤال الثانی: عن ابی عبیدالله قال رایت ابالدرداء وفضالة بن عبید و معاذبن جبل یدخلون المسجد والناس فی صلوٰة الغداة فیتنحون الی بعض السواری فیوتر کل واحد منهم برکعة ثم یدخلون مع الناس فی الصلوٰة

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) تعداد رکعات وتر کے بارے نظر طحاوی قلمبند کریں؟

(ج) صلوٰۃ الوتر کے حکم میں آئمہ احناف کا اختلاف تحریر کریں؟

السؤال الثالث: عن سعد بن جبیر ان رجلا سال ابن عباس ان رجلا طلق امرتہ مائة فقال ثلاث تحرمها علیه وسبعة وتسعون فی رقبته انه اتخذایات الله هزوا

(الف) حدیث مذکورہ کا ترجمہ وتشریح کریں؟

(ب) آئمہ اربعہ کے نزدیک اکٹھی تین طلاقوں کا حکم تحریر کریں؟

(ج) کیا دور رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ میں اکٹھی تین طلاقیں ایک شمار ہوتی تھیں؟

السوال الرابع: (الف) امام طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے حالات پر جامع نوٹ لکھیں؟ ۱۵

(ب) شرح معانی الاثار کی وجہ تصنیف تحریر کریں؟ ۱۰

(ج) ''معانی الاثار'' اور ''شرح معانی الاثار'' کا مفہوم بیان کریں؟ ۸

☆☆☆☆

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

درجہ عالمیہ (سال دوم) برائے طالبات بابت ۲۰۲۳ء

چھٹا پرچہ: شرح معنی الاثار

سوال نمبر۱: عن البراء بن عازب رضی اللہ عنہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا کبر لا فتتاح الصلوٰۃ رفع یدیہ حتی یکون ابھا ماہ قریبا من شحمتی اذنیہ ثم لا یعود ۔

(الف) حدیث ریف کا ترجمہ کرنے کے بعد یہ بتائیں کہ حدیث مذکور کس مذہب کی مؤید ہے؟

(ب) تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع یدین کرنے کے بارے میں آئمہ کا اختلاف تحریر کریں؟

(ج) رفع یدین کے بارے میں نظر طحاوی سپرد قلم کریں؟

جوابات: (الف) حدیث شریف کا ترجمہ:

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے آغاز میں جب تکبیر کہتے تو رفع یدین کرتے تھے یہاں تک کہ آپ اپنے دونوں انگوٹھوں کو کانوں کی لو کے قریب لے آتے تھے۔ پھر آپ دوبارہ ایسا نہیں کرتے تھے۔

حدیث مذکورہ کا مذہب:

یہ حدیث احناف کے مذہب کی تائید کرتی ہے۔ ان کے نزدیک صرف تکبیر تحریمہ کہتے وقت ہاتھ اٹھائے جائیں گے اور اس کے علاوہ نہیں۔

(ب) تکبیر تحریمہ کے سوا رفع یدین میں اختلاف آئمہ:

تکبیر تحریمہ کے سوا رفع یدین سے متعلق اختلاف آئمہ درج ذیل ہے:

امام محمد و امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا مؤقف:

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: سنت یہ ہے کہ آدمی اپنی نماز میں ہر اونچ نیچ پر اللہ اکبر کہے، جب سجدہ کرے اور دوسرے سجدے کے لیے جھکے تو تکبیر کہے۔ پس نماز میں رفع یدین کا مسئلہ تو یہ ہے کہ نمازی نماز کے شروع میں صرف ایک بار کانوں کے برابر ہاتھ کو اٹھاتا ہے، اس کے بعد نماز میں کسی مقام پر بھی رفع یدین نہیں کرے گا۔ یہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا مؤقف ہے اور اس بارے میں کثیر آثار ہیں۔

اس بات پر ان کا اتفاق ہے کہ پہلی تکبیر کے ساتھ رفع یدین ہے اور سجدوں کے درمیان تکبیر کے ساتھ رفع یدین نہیں ہے اور انہوں نے جھکنے کے لیے اور رکوع والی تکبیر کے وقت رفع یدین کرنے میں اختلاف

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

تنظیم المدارس اہلسنّت پاکستان

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات 2023ء/۱۴۴۴ھ

الورقة السادة: شرح معانی الآثار

نوٹ: تین سوالات کا حل مطلوب ہے۔

السوال الاوّل: عن البراء بن عازب رضی اللہ عنہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا کبر لا فتتاح الصلوٰۃ رفع یدیہ حتی یکون ابہا ماہ قریبا من شحمتي اذنیہ ثم لا یعود ۔

(الف) حدیث ریف کا ترجمہ کرنے کے بعد یہ بتائیں کہ حدیث مذکور کس مذہب کی موید ہے؟

(ب) تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع یدین کرنے کے بارے میں آئمہ کا اختلاف تحریر کریں؟

(ج) رفع یدین کے بارے مین نظر طحاوی سپرد قلم کریں؟

السؤال الثانی: عن ابن عبیداللہ قال رایت ابالدرداء وفضالة بن عبید و معاذبن جبل یدخلون المسجد والناس فی صلوٰۃ الغداۃ فیتحون الی بعض السواری فیوتر کل واحد منهم برکعة ثم یدخلون مع الناس فی الصلوٰۃ

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) تعداد رکعات وتر کے بارے نظر طحاوی قلمبند کریں؟

(ج) صلوٰۃ الوتر کے حکم میں آئمہ احناف کا اختلاف تحریر کریں؟

السؤال الثالث: عن سعد بن جبیر ان رجلا سال ابن عباس ان رجلا طلق امرته مائة فقال ثلاث تحرمها علیه وسبعة وتسعون فی رقبته انه اتخذایات اللہ هزوا

(الف) حدیث مذکورہ کا ترجمہ وتشریح کریں؟

(ب) آئمہ اربعہ کے نزدیک اکٹھی تین طلاقوں کا حکم تحریر کریں؟

(ج) کیا دور رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ میں اکٹھی تین طلاقیں ایک شمار ہوتی تھیں؟

السوال الرابع: (الف) امام طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے حالات پر جامع نوٹ لکھیں؟ ۱۵

(ب) شرح معانی الآثار کی وجہ تصنیف تحریر کریں؟ ۱۰

(ج) ''معانی الآثار'' اور ''شرح معانی الآثار'' کا مفہوم بیان کریں؟ ۸

☆☆☆☆

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات بابت ۲۰۲۳ء

چھٹا پرچہ: شرح معنی الاثار

سوال نمبر۱: عن البراء بن عازب رضی اللہ عنہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا کبر لا فتتاح الصلوۃ رفع یدیہ حتی یکون ابھا ماہ قریبا من شحمتی اذنیہ ثم لا یعود ۔

(الف) حدیث رفع کا ترجمہ کرنے کے بعد یہ بتائیں کہ حدیث مذکور کس مذہب کی مؤید ہے؟

(ب) تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع یدین کرنے کے بارے میں آئمہ کا اختلاف تحریر کریں؟

(ج) رفع یدین کے بارے میں نظر طحاوی سپرد قلم کریں؟

جوابات: (الف) حدیث شریف کا ترجمہ:

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے آغاز میں جب تکبیر کہتے تو رفع یدین کرتے تھے یہاں تک کہ آپ اپنے دونوں انگوٹھوں کو کانوں کی لو کے قریب لے آتے تھے۔ پھر آپ دوبارہ ایسا نہیں کرتے تھے۔

حدیث مذکورہ کا مذہب:

یہ حدیث احناف کے مذہب کی تائید کرتی ہے۔ ان کے نزدیک صرف تکبیر تحریمہ کہتے وقت ہاتھ اٹھائے جائیں گے اور اس کے علاوہ نہیں۔

(ب) تکبیر تحریمہ کے سوا رفع یدین میں اختلاف آئمہ:

تکبیر تحریمہ کے سوا رفع یدین سے متعلق اختلاف آئمہ درج ذیل ہے:

امام محمد و امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا موقف:

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: سنت یہ ہے کہ آدمی اپنی نماز میں ہر اونچ نیچ پر اللہ اکبر کہے، جب سجدہ کرے اور دوسرے سجدے کے لیے جھکے تو تکبیر کہے۔ پس نماز میں رفع یدین کا مسئلہ تو یہ ہے کہ نمازی نماز کے شروع میں صرف ایک بار کانوں کے برابر ہاتھ کو اٹھاتا ہے، اس کے بعد نماز میں کسی مقام پر بھی رفع یدین نہیں کرے گا۔ یہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا موقف ہے اور اس بارے میں کثیر آثار ہیں۔

اس بات پر ان کا اتفاق ہے کہ پہلی تکبیر کے ساتھ رفع یدین ہے اور سجدوں کے درمیان تکبیر کے ساتھ رفع یدین نہیں ہے اور انہوں نے جھکنے کے لیے اور رکوع والی تکبیر کے وقت رفع یدین کرنے میں اختلاف

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

کیا ہے۔ پس ایک قوم نے کہا: ان دونوں کا حکم افتتاح والی تکبیر کے حکم کی طرح ہے جس طرح وہاں رفع یدین ہے، تو ان دونوں مقامات پر بھی رفع یدین ہوگا۔ جبکہ دوسری جماعت نے کہا ہے کہ ان دونوں تکبیروں کا حکم سجدوں کے درمیان والی تکبیر کے حکم کی طرح ہے جس طرح دو سجدوں کے وقت رفع یدین نہیں ہے ایسے ہی رکوع کے وقت بھی رفع یدین نہیں کیا جائے گا۔ یہی قول امام اعظم ابو حنیفہ، قاضی ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ تعالیٰ تینوں کا ہے کہ رفع یدین صرف نماز کے شروع میں کیا جائے گا مگر رکوع اور سجدوں کے وقت نہیں۔

دلیل:

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ اور حضرت امام مالک رحمہما اللہ تعالیٰ کے نزدیک ترک رفع یدین افضل ہے۔ انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے۔ ایک دفعہ انہوں نے کہا: میں تمہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑھ کر دکھاتا ہوں۔ پھر انہوں نے نماز پڑھ کر دکھائی جس میں سوائے تکبیر تحریمہ کے رفع یدین نہ کیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ نماز میں رفع یدین نہیں ہے، ہاں تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین کیا جائے گا۔

امام شافعی و امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ تعالیٰ کا موقف:

حضرت امام شافعی اور حضرت امام احمد بن حنبل رحمہما اللہ تعالیٰ کا موقف ہے کہ نماز میں رفع یدین افضل ہے۔ انہوں نے حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے۔ جس میں صراحت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رفع یدین کیا کرتے تھے۔

شوافع کے نزدیک رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع یدین سنت ہے۔ حضرت امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب الام میں یہی تصریح موجود ہے۔

دلیل:

سالم اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے آغاز میں دونوں ہاتھ کندھوں تک بلند کرتے تھے، جب آپ رکوع میں جانے کے لیے تکبیر کہتے اس وقت اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تھے دونوں ہاتھوں کو بلند کرتے وقت سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ پڑھتے تھے۔ تاہم آپ دو سجدوں کے درمیان ایسا نہیں کرتے تھے۔

(ج) رفع یدین اور نظر طحاوی:

بالاتفاق تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین سنت ہے اور دونوں سجدوں کے درمیان تکبیر کے وقت سنت

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

نہیں ہے۔ رکوع اور سجدہ کی تکبیر کے وقت رفع یدین میں اختلاف ہے۔ تکبیر تحریمہ نماز کا رکن ہے اور دیگر تکبیرات نماز کے ارکان سے نہیں ہے۔ تو نظر کا تقاضا ہے کہ رکوع اور سجدہ کی تکبیرات کو دونوں سجدوں کے درمیان والی تکبیر کے ساتھ لاحق کیا جائے نہ کہ تکبیر تحریمہ کے ساتھ۔

سوال نمبر۲: عَنْ اَبِیْ عُبَیْدِ اللّٰہِ قَالَ رَاَیْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ وَفُضَالَۃَ بْنَ عُبَیْدٍ وَّ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ یَدْخُلُوْنَ الْمَسْجِدَ وَالنَّاسُ فِیْ صَلٰوۃِ الْغَدَاۃِ فَیَتَنَحَّوْنَ اِلٰی بَعْضِ السَّوَارِیْ فَیُوْتِرُ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْھُمْ بِرَکْعَۃٍ ثُمَّ یَدْخُلُوْنَ مَعَ النَّاسِ فِی الصَّلٰوۃِ

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) تعداد رکعات وتر کے بارے نظر طحاوی قلمبند کریں؟

(ج) صلوٰۃ الوتر کے حکم میں آئمہ احناف کا اختلاف تحریر کریں؟

جوابات: (الف) اعراب:

اعراب سوالیہ حصہ میں لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمۃ الحدیث:

ابو عبید اللہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابو درداء، حضرت فضالہ بن عبید اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہم کو دیکھا کہ یہ حضرات مسجد میں داخل ہوئے اور لوگ اس وقت فجر کی نماز پڑھ رہے تھے۔ یہ لوگ مسجد میں ایک ستون کے پاس کھڑے ہوئے تھے۔ ان میں سے ہر ایک نے ایک رکعت وتر ادا کیا' پھر لوگوں کے ساتھ نماز میں شامل ہو گئے۔

(ب) تعداد رکعات وتر اور نظر طحاوی:

امام طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: صلٰوۃ رکعۃ واحدۃ الخ کا مطلب یہ ہے کہ ایک رکعت اس طرح پڑھے کہ اس نے پہلے دو رکعات پڑھ لیں تا کہ یہ رکعت شفع یعنی اس ایک رکعت سے پہلے پڑھی گئی دونوں رکعتوں کو طاق کر دے۔ ایک رکعت علیحدہ نہ پڑھی جائے بلکہ دونوں رکعتوں کو طاق کر دے، گویا ایک رکعت علیحدہ نہ پڑھی جائے بلکہ دو رکعتوں کے ساتھ ملا کر پڑھی جائے۔

(ج) صلوٰۃ الوتر کے حکم میں آئمہ احناف کا اختلاف:

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک صلوٰۃ الوتر واجب ہے جبکہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ اور امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سنت موکدہ ہے۔

سوال نمبر۳: عن سعد بن جبیر ان رجلا سال ابن عباس ان رجلا طلق امرته مائة

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

کیا ہے۔ پس ایک قوم نے کہا: ان دونوں کا حکم افتتاح والی تکبیر کے حکم کی طرح ہے جس طرح وہاں رفع یدین ہے، تو ان دونوں مقامات پر بھی رفع یدین ہوگا۔ جبکہ دوسری جماعت نے کہا ہے کہ ان دونوں تکبیروں کا حکم سجدوں کے درمیان والی تکبیر کے حکم کی طرح ہے جس طرح دو سجدوں کے وقت رفع یدین نہیں ہے ایسے ہی رکوع کے وقت بھی رفع یدین نہیں کیا جائے گا۔ یہی قول امام اعظم ابو حنیفہ، قاضی ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ تعالیٰ تینوں کا ہے کہ رفع یدین صرف نماز کے شروع میں کیا جائے گا مگر رکوع اور سجدوں کے وقت نہیں۔

دلیل:

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ اور حضرت امام مالک رحمہما اللہ تعالیٰ کے نزدیک ترک رفع یدین افضل ہے۔ انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے۔ ایک دفعہ انہوں نے کہا: میں تمہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑھ کر دکھاتا ہوں۔ پھر انہوں نے نماز پڑھ کر دکھائی جس میں سوائے تکبیر تحریمہ کے رفع یدین نہ کیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ نماز میں رفع یدین نہیں ہے، ہاں تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین کیا جائے گا۔

امام شافعی و امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ تعالیٰ کا مؤقف:

حضرت امام شافعی اور حضرت امام احمد بن حنبل رحمہما اللہ تعالیٰ کا مؤقف ہے کہ نماز میں رفع یدین افضل ہے۔ انہوں نے حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے۔ جس میں صراحت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رفع یدین کیا کرتے تھے۔

شوافع کے نزدیک رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع یدین سنت ہے۔ حضرت امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب الام میں یہی تصریح موجود ہے۔

دلیل:

سالم اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے آغاز میں دونوں ہاتھ کندھوں تک بلند کرتے تھے، جب آپ رکوع میں جانے کے لیے تکبیر کہتے اس وقت اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تھے دونوں ہاتھوں کو بلند کرتے وقت سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ پڑھتے تھے۔ تاہم آپ دو سجدوں کے درمیان ایسا نہیں کرتے تھے۔

(ج) رفع یدین اور نظر طحاوی:

بالاتفاق تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین سنت ہے اور دونوں سجدوں کے درمیان تکبیر کے وقت سنت

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

نہیں ہے۔ رکوع اور سجدہ کی تکبیر کے وقت رفع یدین میں اختلاف ہے۔ تکبیر تحریمہ نماز کا رکن ہے اور دیگر تکبیرات نماز کے ارکان سے نہیں ہے۔ تو نظر کا تقاضا ہے کہ رکوع اور سجدہ کی تکبیرات کو دونوں سجدوں کے درمیان والی تکبیر کے ساتھ لاحق کیا جائے نہ کہ تکبیر تحریمہ کے ساتھ۔

سوال نمبر۲: عَنْ اَبِیْ عُبَیْدِ اللّٰہِ قَالَ رَاَیْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ وَفُضَالَۃَ بْنَ عُبَیْدٍ وَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ یَدْخُلُوْنَ الْمَسْجِدَ وَالنَّاسُ فِیْ صَلٰوۃِ الْغَدَاۃِ فَیَتَحَوَّنَ اِلٰی بَعْضِ السَّوَارِیْ فَیُوْتِرُ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْھُمْ بِرَکْعَۃٍ ثُمَّ یَدْخُلُوْنَ مَعَ النَّاسِ فِی الصَّلٰوۃِ

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) تعداد رکعات وتر کے بارے نظر طحاوی قلمبند کریں؟

(ج) صلوٰۃ الوتر کے حکم میں آئمہ احناف کا اختلاف تحریر کریں؟

جوابات: (الف) اعراب:

اعراب سوال نمبر۲ میں لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمۃ الحدیث:

ابو عبید اللہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابو درداء، حضرت فضالہ بن عبید اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہم کو دیکھا کہ یہ حضرات مسجد میں داخل ہوئے اور لوگ اس وقت فجر کی نماز پڑھ رہے تھے۔ یہ لوگ مسجد میں ایک ستون کے پاس کھڑے ہوئے تھے ان میں سے ہر ایک نے ایک رکعت وتر ادا کیا' پھر لوگوں کے ساتھ نماز میں شامل ہو گئے۔

(ب) تعداد رکعات وتر اور نظر طحاوی:

امام طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: صلوۃ رکعۃ واحدۃ الخ کا مطلب یہ ہے کہ ایک رکعت اس طرح پڑھے کہ اس نے پہلے دو رکعات پڑھ لیں تا کہ یہ رکعت شفع یعنی اس ایک رکعت سے پہلے پڑھی گئی دونوں رکعتوں کو طاق کر دے۔ ایک رکعت علیحدہ نہ پڑھی جائے بلکہ دونوں رکعتوں کو طاق کر دے، گویا ایک رکعت علیحدہ نہ پڑھی جائے بلکہ دو رکعتوں کے ساتھ ملا کر پڑھی جائے۔

(ج) صلوٰۃ الوتر کے حکم میں آئمہ احناف کا اختلاف:

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک صلوٰۃ الوتر واجب ہے جبکہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ اور امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سنت موکدہ ہے۔

سوال نمبر۳: عن سعید بن جبیر ان رجلا سال ابن عباس ان رجلا طلق امرته مائة

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

فقال ثلاث تحرمها عليه وسبعة وتسعون فی رقبته انه اتخذ ايات الله هزوا

(الف) حدیث مذکورہ کا ترجمہ وتشریح کریں؟

(ب) آئمہ اربعہ کے نزدیک اکٹھی تین طلاقوں کا حکم تحریر کریں؟

(ج) کیا دور رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ میں اکٹھی تین طلاقیں ایک شمار ہوتی تھیں؟

جوابات: (الف) ترجمۃ الحدیث:

سعد بن جبیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو سو طلاقیں دے دی ہیں۔ انہوں نے فرمایا: تین طلاقوں کے ذریعے وہ عورت اس پر حرام ہوگئی ہے اور ستانویں اس کی گردن پر ہیں۔ بیشک اس نے اللہ کی آیات کا مذاق اڑایا ہے۔

تشریح الحدیث:

اس حدیث مبارکہ میں فرمایا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص ایک ساتھ تین طلاقیں اپنی بیوی کو دیدے تو وہ اس پر حرام ہو جائے گی۔ یعنی دوبارہ سے اس وقت تک دوبارہ شادی نہیں کر سکتا جب تک وہ عورت دوسری شادی نہ کرلے۔ ایسا کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ ایک ساتھ تین طلاقیں دینا سنت کے خلاف ہے جو تین سے زائد طلاقیں دے تو اس شخص نے اللہ تعالیٰ کی آیات کا مذاق اڑایا ہے یعنی نافرمانی کی ہے، جس وجہ سے وہ گناہگار ہوگا۔

(ب) تین طلاقیں ایک ساتھ دینے کا حکم:

امام ابوحنیفہ کے نزدیک تین طلاق ایک ساتھ دینا بدعت اور حرام ہیں۔ امام شافعی کے نزدیک تین طلاق ایک ساتھ دینا حرام نہیں بلکہ خلاف اولیٰ ہے۔ امام احمد اور امام مالک کے نزدیک خلاف سنت ہے۔ سب اس پر متفق ہیں کہ تین اکٹھی طلاقیں تین ہی واقع ہوں گی ایک نہیں۔

(ج) عہد رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور میں تین طلاقوں کا حکم:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ایک آدمی نے اپنی بیوی کو اکٹھی تین طلاقیں دے دیں تو آپ نے اسے نافذ کر دیا اور اس کو ایک شمار نہیں کیا۔ اسی طرح حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی تین طلاقوں کو تین شمار کرتے تھے ایک نہیں۔

سوال نمبر۴: (الف) امام طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے حالات پر جامع نوٹ لکھیں؟

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

(ب) شرح معانی الاثار کی وجہ تصنیف تحریر کریں؟

(ج) ''معانی الاثار'' اور ''شرح معانی الاثار'' کا مفہوم بیان کریں؟

جوابات: (الف) امام طحاوی کے حالات زندگی:

آپ کا نام احمد بن محمد بن سلامہ بن عبدالملک ہے۔ آپ کی کنیت ''ابوجعفر'' ہے۔ ازدی مصری اور طحاوی آپ کے اسمائے منسوب ہیں۔ آپ کی پیدائش ۲۳۹ھ میں ہوئی۔ آپ نے فقہ شافعی پڑھنے کی ابتداء امام ابوابراہیم مزنی سے کی جو امام ابوعبداللہ محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کے جلیل القدر شاگرد تھے۔ پھر ۲۶۸ھ میں آپ نے مصر کے عظیم فقیہ احمد بن ابوعمران سے علمی استفادہ کیا اور ان سے فقہ حنفی کا درس لیا۔ پھر آپ شام تشریف لے گئے اور وہاں پر آپ نے قاضی القضاۃ ابوحازم سے علم فقہ میں استفادہ کیا۔ آپ کی زندگی میں جتنے بھی محدثین مصر آئے آپ نے ان سے بھرپور استفادہ کیا۔ بہت جلد آپ علم حدیث و فقہ کے ماہر کے طور پر معروف ہوگئے۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے استفادہ کیا۔ آپ کے شاگردوں میں ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، ابومحمد عبدالعزیز بن محمد الہیتمی الجوہری اور احمد بن قاسم بن عبداللہ بغدادی وغیرہم شامل ہیں۔

آپ نے تفسیر، حدیث، فقہ، اصول فقہ اور کلام وغیرہ کے موضوعات پر بہت سی یادگار تصانیف لکھیں؟ جن میں احکام القرآن، مشکل الاثار، شرح معانی الاثار اور اختلاف العلماء جیسی کتب کے علاوہ اور بھی بہت سی تصانیف ہیں۔ آپ کا انتقال ۳۲۱ھ، ۸۲ سال کی عمر میں ہوا۔

(ب) شرح معانی الاثار کی وجہ تصنیف:

شرح معانی الاثار لکھنے کا سبب یہ تھا کہ اس کتاب کے ذریعے احناف کے مؤقف کے دلائل فراہم کیے جائیں اور جو روایات بظاہر احناف کے مؤقف کے خلاف ہیں ان کی تاویل پیش کی جائے یا ان کے منسوخ ہونے کو واضح کیا جائے۔

(ج) معانی الاثار کا مفہوم:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ کے معانی و مطالب کی توضیحات کرنا۔

شرح معانی الآثار کا مفہوم:

احادیث مبارکہ کے معانی و مطالب کی تشریح کرنا اور روایتوں کے درمیان آنے والے ظاہری تعارض کو رفع کرنا اور ان میں تطبیق پیدا کرنا۔

☆☆☆☆

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

فقال ثلاث تحرمها عليه وسبعة وتسعون فى رقبته انه اتخذايات الله هزوا

(الف) حدیث مذکورہ کا ترجمہ وتشریح کریں؟

(ب) آئمہ اربعہ کے نزدیک اکٹھی تین طلاقوں کا حکم تحریر کریں؟

(ج) کیا دور رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ میں اکٹھی تین طلاقیں ایک شمار ہوتی تھیں؟

جوابات: (الف) ترجمۃ الحدیث:

سعد بن جبیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو سو طلاقیں دے دی ہیں۔ انہوں نے فرمایا: تین طلاقوں کے ذریعے وہ عورت اس پر حرام ہوگئی ہے اور ستانویں اس کی گردن پر ہیں۔ بیشک اس نے اللہ کی آیات کا مذاق اڑایا ہے۔

تشریح الحدیث:

اس حدیث مبارکہ میں فرمایا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص ایک ساتھ تین طلاقیں اپنی بیوی کو دیدے تو وہ اس پر حرام ہو جائے گی۔ یعنی وہ اس سے اس وقت تک دوبارہ شادی نہیں کر سکتا جب تک وہ عورت دوسری شادی نہ کر لے۔ ایسا کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ ایک ساتھ تین طلاقیں دینا سنت کے خلاف ہے جو تین سے زائد طلاقیں دے تو اس شخص نے اللہ تعالیٰ کے حکم کا مذاق اڑایا ہے یعنی نافرمانی کی ہے، جس وجہ سے وہ گناہگار ہوگا۔

(ب) تین طلاقیں ایک ساتھ دینے کا حکم:

امام ابوحنیفہ کے نزدیک تین طلاق ایک ساتھ دینا بدعت اور حرام ہیں۔ امام شافعی کے نزدیک تین طلاق ایک ساتھ دینا حرام نہیں بلکہ خلاف اولیٰ ہے۔ امام احمد اور امام مالک کے نزدیک خلاف سنت ہے۔ سب اس پر متفق ہیں کہ تین اکٹھی طلاقیں تین ہی واقع ہوں گی ایک نہیں۔

(ج) عہد رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور میں تین طلاقوں کا حکم:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ایک آدمی نے اپنی بیوی کو اکٹھی تین طلاقیں دے دیں تو آپ نے اسے نافذ کر دیا اور اس کو ایک شمار نہیں کیا۔ اسی طرح حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی تینوں کو تین شمار کرتے تھے ایک نہیں۔

سوال نمبر۴: (الف) امام طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے حالات پر جامع نوٹ لکھیں؟

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

(ب) شرح معانی الاثار کی وجہ تصنیف تحریر کریں؟

(ج) ''معانی الاثار'' اور ''شرح معانی الاثار'' کا مفہوم بیان کریں؟

جوابات: (الف) امام طحاوی کے حالات زندگی:

آپ کا نام احمد بن محمد بن سلامہ بن عبدالملک ہے۔ آپ کی کنیت ''ابوجعفر'' ہے۔ ازدی مصری اور طحاوی آپ کے اسمائے منسوب ہیں۔ آپ کی پیدائش ۲۳۹ھ میں ہوئی۔ آپ نے فقہ شافعی پڑھنے کی ابتداء امام ابوابراہیم مزنی سے کی جو امام ابوعبداللہ محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کے جلیل القدر شاگرد تھے۔ پھر ۲۶۸ھ میں آپ نے مصر کے عظیم فقیہ احمد بن ابوعمران سے علمی استفادہ کیا اور ان سے فقہ حنفی کا درس لیا۔ پھر آپ شام تشریف لے گئے اور وہاں پر آپ نے قاضی القضاۃ ابوحازم سے علم فقہ میں استفادہ کیا۔ آپ کی زندگی میں جتنے بھی محدثین مصر آئے آپ نے ان سے بھرپور استفادہ کیا۔ بہت جلد آپ علم حدیث و فقہ کے ماہر کے طور پر معروف ہوگئے۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے استفادہ کیا۔ آپ کے شاگردوں میں ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، ابومحمد عبدالعزیز بن محمد الکیتمی الجوہری اور احمد بن قاسم بن عبداللہ بغدادی وغیرہم شامل ہیں۔

آپ نے تفسیر، حدیث، فقہ، اصول فقہ، کلام وغیرہ کے موضوعات پر بہت سی یادگار تصانیف لکھیں؟ جن میں احکام القرآن، مشکل الاثار، شرح معانی الاثار اور اختلاف العلماء جیسی کتب کے علاوہ اور بھی بہت سی تصانیف ہیں۔ آپ کا انتقال ۳۲۱ھ، ۸۲ سال کی عمر میں ہوا۔

(ب) شرح معانی الاثار کی وجہ تصنیف:

شرح معانی الاثار لکھنے کا سبب یہ تھا کہ اس کتاب کے ذریعے احناف کے مؤقف کو دلائل فراہم کیے جائیں اور جو روایات بظاہر احناف کے مؤقف کے خلاف ہیں ان کی تاویل پیش کی جائے یا ان کے منسوخ ہونے کو واضح کیا جائے۔

(ج) معانی الاثار کا مفہوم:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ کے معانی و مطالب کی توضیحات کرنا۔

شرح معانی الآثار کا مفہوم:

احادیث مبارکہ کے معانی و مطالب کی تشریح کرنا اور روایتوں کے درمیان آنے والے ظاہری تعارض کو رفع کرنا اور ان میں تطبیق پیدا کرنا۔

☆☆☆☆

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات 2024ء/۱۴۴۵ھ

الوقت المحدد: ثلاث ساعات | الورقة الاولى: لصحيح البخاري | مجموع الارقام ۱۰۰

الملاحظة: اجب عن ثلثة اسئلة فقط .

السوال الاول: اوّل مابدء به رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من الوحي الرؤيا الصالحة في النوم فكان لايرى رؤيا الاجاءت مثل فلق الصبح ثم حبب اليه الخلاء وكان يخلو بغار حراء فيتحنث فيه .

(الف) حدیث مذکور پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) وحی کا لغوی و شرعی معنی اور انبیاء کرام کے حق میں وحی کی اقسام سپرد قلم کریں؟

السوال الثاني: ان ميمونة زوج النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعتقت وليدة لها فقال لها لو وصلت بعض اخوالك كان اعظم لاجرك .

(الف) ترجمہ کریں ورخط کشیدہ کلمات کی صرفی تحقیق کریں؟

(ب) العائد في هبته كالعائد في قيئه و قال ليس لنا مثل السوء الذي يعود في هبته كالكلب

عبارت کی وضاحت کرتے ہوئے رجوع کا حکم بیان کریں؟

(ج) عمری کا لغوی اور شرعی معنی بیان کرتے ہوئے حکم بیان کریں؟

السوال الثالث: خرج رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على قوم من اسلم يتناضلون بالسوق فقال ارموا بني اسماعيل فان اباكم كان راميا و انا مع بني فلان لاحد الفريقين فامسكوا بايديهم قال فقال ما لهم قالوا و كيف نرمي و انت مع بني فلان قال ارموا انا معكم كلكم .

(الف) حدیث مذکور پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے مناقب بخاری شریف کی احادیث کی روشنی میں لکھیں؟

(ج) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب لکھیں؟

السوال الرابع: (الف) فضائل صحابہ رضی اللہ عنہم احادیث صحیحہ کی روشنی میں تحریر کریں؟

(حل شدہ پرچہ جات)

ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کی تعداد اور اسماء لکھیں؟

اہل بیت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مصداق سپرد قلم کریں؟

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات بابت 2024ء

الورقة الاولیٰ: لصحیح البخاری

الملاحظة: اجب عن ثلثة اسئلة فقط .

سوال الاول: اَوَّلُ مَا بُدِءَ بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ فِي النَّوْمِ فَكَانَ لَا يَرٰى رُؤْيَا اِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ ثُمَّ حُبِّبَ اِلَيْهِ الْخَلَاءُ وَكَانَ يَخْلُوْ بِغَارِ حِرَاءَ فَيَتَحَنَّثُ فِيْهِ .

(الف) حدیث مذکور پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) وحی کا لغوی و شرعی معنی اور انبیاء کرام کے حق میں وحی کی اقسام سپرد قلم کریں؟

جوابات: (الف) مذکورہ حدیث مبارکہ پر اعراب:

اعراب سوالیہ حصہ میں لگا دیئے گئے ہیں۔

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کی ابتداء نیک (سچے) خوابوں سے ہوئی۔ آپ جو بھی رات کو دیکھتے صبح روشن کی طرح اس کی تعبیر ظاہر ہو جاتی۔ پھر آپ کے دل میں گوشہ نشینی/خلوت کی محبت ڈال دی گئی آپ خلوت کے لیے غار حرا چلے جاتے اور عبادت میں مشغول رہتے۔

(ب) وحی کا لغوی معنی:

وحی کا لغوی معنی "لکھنا" "اشارہ کرنا، الہام اور "کلام خفی" ہے۔

اصطلاحی معنی: وحی ان کلمات الٰہیہ کو کہتے ہیں جن کو اللہ اپنے انبیاء اور اولیاء کی طرف القاء فرماتا ہے یا القاء یا تو اس فرشتے کے واسطے سے ہوتا ہے، جو دکھائی دے اور اس کا کلام سنائی دے یا بغیر مشاہدہ کلام سنائی دے یا نبی کے دل میں کوئی بات ڈال دی جائے۔

انبیاء کے حق میں وحی کی اقسام:

انبیاء کرام کے حق میں وحی کی اقسام مندرجہ ذیل ہیں:

☆ قدیم کلام کا سننا بغیر کسی واسطے کے۔ ☆ بذریعہ فرشتہ اللہ کا پیغام آنا

☆ [illegible]

السوال الثانی: ان میمونة زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعتقت ولیدة لها فقال لها لو وصلت بعض اخوالك كان اعظم لاجرك.

(الف) ترجمہ کریں اور خط کشیدہ کلمات کی صرفی تحقیق کریں؟

(ب) العائد فی هبته كالعائد فی قیئه و قال لیس لنا مثل السوء الذی یعود فی هبته كالكلب

عبارت کی وضاحت کرتے ہوئے رجوع کا حکم بیان کریں؟

(ج) عمریٰ کا لغوی اور شرعی معنی بیان کرتے ہوئے حکم بیان کریں؟

جوابات: (الف) ترجمہ حدیث:

ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے اپنی لونڈی کو آزاد کر دیا تو انہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر تم یہ لونڈی اپنے کسی ماموں کو دے دیتیں تو تمہارے لیے زیادہ باعث اجر ہوتا۔

خط کشیدہ کلمات کی صرفی تحقیق:

اعتقت: صیغہ واحد مونث غائب فعل ماضی معلوم مثالی حرفیہ فیہ از باب افعال۔

وصلت: صیغہ واحد مونث حاضر فعل ماضی معلوم مثال واوی از باب ضَرَبَ یَضْرِبُ۔

اعظم: صیغہ واحد مذکر اسم تفضیل۔

(ب) مذکورہ عبارت کی وضاحت:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے "ہبہ میں رجوع کرنے والا اس کی مانند ہے جو قے کرے پھر چاٹ لے۔ ہبہ سے رجوع (واپس لینا) کرنے والا ہمارے لیے اس سے بری کوئی مثال نہیں جس طرح کتا اپنی قے چاٹ لیتا ہے"۔ ان احادیث میں ہبہ واپس لینے کی مذمت بیان کی گئی ہے کیونکہ ہبہ دینے کا اصل مقصد باہم محبت بڑھانا اور نیکی ہے۔ جبکہ واپس لینے یا رجوع کرنے کے سبب یہ مقصد فوت ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ایسا کرنے سے موہوب لہ کی دل آزاری ہوتی ہے۔

رجوع کا حکم:

ہبہ کی ہوئی چیز واپس نہ لینا بہتر ہے، اگر مجبوری لاحق ہو جائے تو واپس لینے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ وہ موہوب لہ کے پاس اسی حالت میں موجود ہو۔ ہبہ کی ہوئی چیز موہوب لہ کی ملک ہو جاتی ہے۔

(ج) عمریٰ:

...ی معنی:
...ونے کے لیے کسی کو اپنا مکان دے دینا۔

...ی معنی:
...ص کو اس کی عمر میں دینا۔ جب وہ مر جائے تو وہ گھر دوبارہ پہلے شخص یا
...ہ کی طرف لوٹ آئے گا۔

...ی جائز ہے، اس کی دلیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان مبارک ہے جو حضرت جابر رضی
...روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ
...سول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَفَرٍ مِنْ أَسْلَمَ يَنْتَضِلُونَ
...فَقَالَ ارْمُوا بَنِي إِسْمَاعِيلَ فَإِنَّ أَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا وَأَنَا مَعَ بَنِي فُلَانٍ لِأَحَدِ الْفَرِيقَيْنِ
...أَيُمْسِكُونَ فَقَالَ فَقَالَ مَا لَهُمْ قَالُوا وَكَيْفَ نَرْمِي وَأَنْتَ مَعَ بَنِي فُلَانٍ فَقَالَ ارْمُوا وَأَنَا
...كُمْ.

...ث مذکور پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

...ہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے مناقب بخاری شریف کی احادیث کی روشنی میں لکھیں؟

...ی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب لکھیں؟

...ت (الف) اعراب:

...اب حوالہ قلم میں لگا دیے گئے ہیں۔

...رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبیلہ اسلم کی جانب تشریف لے گئے۔ وہ بازار میں تیر اندازی
...آپ نے فرمایا: اے بنی اسماعیل! تیر چلاؤ کیونکہ تمہارے والد بھی تیر انداز تھے" اور میں دوسری
...لنے والوں میں سے ایک بنی فلاں کی معیت میں ہوں۔ اس پر انہوں نے اپنے ہاتھوں کو روک
...ہمیں کیا ہو گیا ہے؟ غرض کیسے تیر اندازی کریں جبکہ آپ بنو فلاں کی معیت میں ہیں۔
...ہم تیر اندازی کرو، میں تم سب کی معیت میں ہوں۔

...) سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے مناقب:

...ہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے چھوٹی اور لاڈلی بیٹی تھیں۔ آپ کا نام فاطمہ
...ہے۔ ایک روایت کے مطابق آپ اعلان نبوت کے پہلے سال پیدا ہوئیں، بعض

کے نزدیک نبوت کے اعلان سے ایک سال قبل اور ایک روایت کے مطابق پانچ سال قبل پیدا ہوئیں: آپ کی شادی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہوئی اور آپ کے شکم مبارک سے ان کے تین بیٹے اور تین بیٹیاں پیدا ہوئیں۔ آپ کا وصال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال سے چھ ماہ بعد 3 رمضان المبارک 11ھ میں ہوا۔

آپ کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت سے ارشادات ہیں جو درج ذیل ہیں:

۱- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فاطمہ جنتی عورتوں کی سردار ہیں۔

۲- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فاطمہ میرے گوشت (جگر) کا ٹکڑا ہے جس نے اسے ناراض کیا، اس نے مجھے ناراض کیا۔

۳- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فاطمہ سیدۃ نساء العالمین ہیں (تمام جہاں کی عورتوں کی سردار)۔

(ج) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب مبارک:

آپ کا نسب مبارک درج ذیل ہے: محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرۃ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان۔

السوال الرابع: (الف) فضائل صحابہ رضی اللہ عنہم احادیث صحیحہ کی روشنی میں تحریر کریں؟

(ب) ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کی تعداد اور اسماء لکھیں؟

(ج) اہل بیت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مصداق سپرد قلم کریں؟

جوابات: (الف) فضائل صحابہ کرام:

صحابہ کرام کے فضائل سے متعلق متعدد احادیث مروی ہیں:

۱- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو میرے صحابہ کو برا بھلا کہے اس پر اللہ کی لعنت ہے۔

۲- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے صحابہ کو برا بھلا نہ کہو، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری (محمد) جان ہے۔ اگر تم میں سے کوئی اُحد پہاڑ جتنا سونا خرچ کرے/خیرات کرے تو ان کے ایک مد (ایک سیر) خیرات کرنے کے برابر بلکہ آدھا مد خیرات کرنے کے برابر نہیں ہو سکتا۔

۳- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں، پس تم ان میں سے جس

کی پیروی کرو گے ہدایت پاؤ گے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہماری امت میں ہمارے صحابہ کی مثال ایسے ہے جیسے کھانے میں نمک، طعام نمک کے بغیر مزیدار نہیں ہوتا۔

حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس مسلمان کو آگ نہ چھوئے گی جس نے میری زیارت کی اور جس نے میری زیارت کرنے والوں کی زیارت کی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے صحابہ کی عزت کرو، وہ تمہارے نیک ترین لوگوں میں سے ہیں۔ پھر وہ جوان کے ساتھ متصل ہیں، پھر وہ جوان کے ساتھ متصل ہیں۔

ان کے علاوہ اور بہت سے فضائل احادیث میں وارد ہیں۔

(ب) ازواجِ مطہرات کی تعداد و اسمائے مبارک:

ازواج مطہرات کی تعداد اور ان کے نکاحوں کی ترتیب میں اختلاف پایا جاتا ہے لیکن گیارہ پر سب کا اتفاق ہے۔ ازواج مطہرات کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں:

۱۔ حضرت خدیجہ بنت خویلد
۲۔ حضرت عائشہ بنت ابوبکر صدیق
۳۔ حضرت حفصہ بنت عمر فاروق
۴۔ حضرت ام حبیبہ بنت ابوسفیان
۵۔ حضرت ام سلمہ بنت ابوامیہ
۶۔ حضرت سودہ بنت زمعہ
۷۔ حضرت زینب بنت جحش
۸۔ حضرت میمونہ بنت حارث
۹۔ حضرت زینب بنت خزیمہ
۱۰۔ حضرت صفیہ بنت حیی
۱۱۔ حضرت مایہ قبطیہ رضی اللہ عنہن۔

(ج) اہل بیت کا مصداق:

اہل بیت سے مراد نبی علیہ السلام کی ازواج مطہرات اور حضرت فاطمہ اور ان کی اولاد ہیں۔

☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات 2024ء/۱۴۴۵ھ

الوقت المحدد: ثلاث ساعات | الورقة الثانية: لصحيح مسلم | مجموع الارقام ۱۰۰

الملاحظة: اجب عن ثلثة اسئلة فقط .

السوال الاول: عن ابی هريرة رضی الله عنه قال: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سلونی، فهابوه ان يسالوه، قال فجاء رجل، فجلس عند رکبتيه، فقال: يا رسول الله، ما الاسلام؟ قال: لا تشرك بالله شيئا و تقيم الصلاة و توتی الزكاة، و تصوم رمضان، قال: صدقت، قال: يا رسول الله، ما الايمان؟ قال: ان تومن بالله، و ملائكته، و كتابه، و القائه، و رسله، و تومن بالبعث، و تومن بالقدر كله، قال: صدقت .

(الف) اعراب لگا کر سلیس اُردو میں ترجمہ کریں؟

(ب) آنے والے "رجل" کا نام بتائیں نیز مذکورہ حدیث کی روشنی میں پانچ علامات قیامت لکھیں؟

السوال الثانی: عن ابی سعيد الخدری، فی حدثيه هذا: ان انا سا من عبد القيس قدموا علی رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فقالو: مرنا بامر نامر به من وراء نا، وندخل به الجنة اذا نحن اخذنا به، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امر كم باربع، و انها كم عن اربع: اعبدوا الله ولا تشركو ابه شيئا، و اقيموا الصلاة، و اتوا الزكاة، و صوموا رمضان، و اعطوا الخمس من الغنائم، و انها كم عن اربع: عن الدباء، و الحنتم، و المزفت، و النقير .

(الف) اعراب لگا کر سلیس اُردو کا ترجمہ کریں؟

(ب) الدباء الحنتم، المزفت، النقير کی تشریح کریں؟

السوال الثالث: عن ابن عباس رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قال: وقت رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاهل الشام الجحفة، ولاهل نجد، قرن المنازل، ولاهل اليمن، يلملم، قال: فهن لهن، ولمن اتی عليهن من غير اهلهن، ممن اراد الحج و العمرة، فمن كان دونهن فمن اهله، و كذا فكذلك، حتی اهل مكة يهلون منها .

(حل شدہ پرچہ جات)

...ہ مذکور کا سلیس اُردو میں ترجمہ کریں؟

...ت کی تعریف کریں نیز اہل مدینہ اور پاکستانیوں کا میقات تحریر کریں؟

...ں گے حج کا اور عمرہ کا احرام کہاں سے باندھیں گے؟

...ع: عن كعب بن عجرة رضی الله عنه ان النبی صلی الله علیه وسلم مربه و ...
...ة، قبل ان يدخل مكة و هو محرم و هو يوقد تحت قدر، والقمل يتهافت ...
...قال: ابوذيك هو امك هذه؟ قال: نعم، قال: فاحلق راسك .

...س اُردو میں ترجمہ کریں؟

...رم عذر کی وجہ سے سر منڈوا لے تو قرآن وحدیث کی روشنی میں اس کا حکم تحریر کریں؟

...ن سے چھ جانور ہیں جنہیں حالتِ احرام میں بھی مارنا جائز ہے؟

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات بابت 2024ء

الورقة الثانية: لصحيح مسلم

الملاحظة: اجب عن ثلثة اسئلة فقط .

...الاول: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ... اَنْ يَّسْاَلُوْهُ، قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ، فَجَلَسَ عِنْدَ رُكْبَتَيْهِ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللهِ، مَا ... قَالَ: لَا تُشْرِكْ بِاللهِ شَيْئًا وَ تُقِيْمُ الصَّلَاةَ وَ تُؤْتِی الزَّكَاةَ، وَ تَصُوْمُ رَمَضَانَ، قَالَ: ... قَالَ: يَارَسُوْلَ اللهِ، مَا الْاِيْمَانُ؟ قَالَ: اَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ، وَ مَلَائِكَتِهٖ، وَ كِتَابِهٖ، وَلِقَائِهٖ، ... وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ، وَ تُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ كُلِّهٖ، قَالَ: صَدَقْتَ .

...اب لگا کر سلیس اُردو میں ترجمہ کریں؟

...نے والے "رجـــل" کا نام بتائیں نیز مذکورہ حدیث کی روشنی میں پانچ علامات قیامت ...

...ن نمبر) اعراب: سوالیہ حصہ میں اعراب لگا دیئے گئے ہیں۔

...ذکر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم مجھ ...
...لا کرو، مگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ...

روز ایک آدمی حاضر ہوا، وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں دوزانوں ہو کر بیٹھ گیا، اس نے عرض کیا: رسول اللہ! اسلام کیا ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، نماز ادا کر زکوٰۃ دو اور رمضان المبارک کے روزے رکھو، وہ آدمی عرض گزار ہوا: آپ نے سچ فرمایا ہے، پھر اس عرض کیا: یا رسول اللہ! ایمان کیا ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں، اس کتابوں، اس سے ملاقات، اس کے رسولوں، مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے اور تقدیر سے تعلق رکھ والے تمام امور پر ایمان لانا، اس نے عرض کیا: آپ نے سچ فرمایا۔

(ب) "رجل" کا نام:

اس آنے والے "رجل" کا نام حضرت جبرئیل علیہ السلام تھا۔ جو انسانی شکل میں آ کر لوگوں کو دی سکھانے آئے تھے۔

علامات قیامت:

علامات قیامت درج ذیل ہیں:

i- لونڈیاں اپنے آقا کو جنم دیں گی۔

ii- برہنہ بدن، ننگے پاؤں اور بہرے گونگے علاقوں کے سردار بن جائیں گے۔

iii- چرواہے بہت عالیشان عمارتیں تعمیر کرنے لگ جائیں گے۔

iv- یاجوج ماجوج کا خروج

v- سورج کا مغرب سے نکلنا۔

السوال الثانی: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ بْنِ الْخُدْرِیِّ، فِیْ حَدِیْثِہٖ ھٰذَا: اَنَّ اُنَاسًا مِّنْ عَبْدِ الْقَیْسِ قَدِمُوْا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوْا: مُرْنَا بِاَمْرٍ نَاْمُرُ بِہٖ مَنْ وَّرَآءَنَا وَنَدْخُلُ بِہِ الْجَنَّۃَ اِذَا نَحْنُ اَخَذْنَا بِہٖ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اٰمُرُکُمْ بِاَرْبَعٍ وَّاَنْھَاکُمْ عَنْ اَرْبَعٍ: اُعْبُدُوا اللّٰہَ وَلَا تُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا، وَاَقِیْمُوا الصَّلَاۃَ، وَاٰتُوا الزَّکَاۃَ وَصُوْمُوْا رَمَضَانَ، وَاَعْطُوا الْخُمُسَ مِنَ الْغَنَائِمِ، وَاَنْھَاکُمْ عَنْ اَرْبَعٍ: عَنِ الدُّبَّاءِ، وَ الْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ، وَالنَّقِیْرِ۔

(الف) اعراب لگا کر سلیس اُردو کا ترجمہ کریں؟

(ب) الدباء الحنتم، المزفت، النقیر کی تشریح کریں؟

(الف) اعراب:

حصہ میں اعراب لگا دیئے گئے ہیں۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبدالقیس کے کچھ لوگ رسول اللہ کی
نے اور عرض کیا: ہمیں آپ کوئی ایسا حکم دیں جسے ہم اپنے قبیلہ والوں کو پہنچا دیں اور اس پر ہم
ہو کر جنت میں داخل ہو جائیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں چار چیزوں
اور چار چیزوں سے منع کر رہا ہوں، اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ
ز قائم کرو، زکوۃ دو، رمضان کے روزے رکھو اور مال غنیمت کا پانچواں حصہ ادا کرو۔ میں چار
تم کرتا ہوں: دباء، حنتم، مزفت اور نقیر ہرگز استعمال نہ کرو۔

اصطلاحات کی تشریح:

کی تشریح: سوکھا کدو، جو برتن کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ اس میں بھی نبیذ بنائی جاتی ہے اور
بنانے سے جلدی اس میں شدت آ جاتی ہے۔ اُردو میں اسے "تونبی" کہتے ہیں۔ یعنی "تمخ
پھلا ہوا ہوتا ہے۔ اس کو فقیر سکھا کر کشکول بناتے ہیں۔

کی تشریح: حنتم کے معنی ہیں روغنی گھڑا۔ جب اس میں نبیذ بنائی جائے، تو اس میں جلدی
ہو جاتا ہے۔

کی تشریح: تارکول پھیرا ہوا گھڑا، اس میں بھی نبیذ بنانے سے جلدی نشہ پیدا ہو جاتا ہے۔
کے نزدیک ان برتنوں میں نبیذ بنانے کی ممانعت پہلے تھی، پھر منسوخ ہو گئی۔ پہلے اس لیے
شراب کے برتن دیکھ کر لوگوں کو شراب یاد نہ آئے۔ پھر جب شراب سے طبیعتیں ہٹ گئیں، تو
ہو گئی۔ اس حوالے سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث مبارکہ ہے کہ آپ نے فرمایا:
کو چند برتنوں سے روکا تھا، اب جان لو کہ کوئی برتن نہ کسی چیز کو حلال کرتا ہے اور نہ حرام کرتا
نشہ آور چیز حرام ہے۔

کی تشریح: اس کا معنی ہے کریدنا، کھودنا۔ لوگ درخت کے تنے کو کھود کر برتن بناتے تھے، اس
جائے اس میں جلدی نشہ پیدا ہو جاتا ہے۔

الثالث: عن ابن عباس رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قال: وقت رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
اهل الشام الجحفة، ولاهل نجد، قرن المنازل، ولاهل اليمن، يلملم، قال: فهن
لهن ولكل آتٍ اتى عليهن من غير اهلهن، ممن اراد الحج و العمرة، فمن كان دونهن فمن
كذلك، حتى اهل مكة يهلون منها.

(الف) حدیث مذکور کا سلیس اُردو میں ترجمہ کریں؟
(ب) میقات کی تعریف کریں نیز اہل مدینہ اور پاکستانیوں کا میقات تحریر کریں؟
(ج) مکی لوگ حج کا اور عمرہ کا احرام کہاں سے باندھیں گے؟

جوابات: (الف) ترجمہ:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ والوں کے لیے ذوالحلیفہ، اہل شام کے لیے جحفہ، اہل نجد کے لیے قرن، اہل یمن کے لیے یلملم کو میقات مقرر فرمایا۔ یہ مواقیت وہاں کے رہنے والوں کے لیے بھی اور جو دوسری جگہوں سے ان کی حدود میں آتے ہیں چاہے ان کا حج کا ارادہ ہو یا عمرہ کا۔ جو لوگ ان مواقیت کی حدود میں ہوں وہ اسی مقام پر سے احرام باندھیں۔ یہاں تک کہ مکہ والے مکہ مکرمہ سے احرام باندھیں۔

(ب) میقات کی تعریف:

میقات اس مقام کو کہتے ہیں جہاں سے حج وعمرہ کے لیے کہ مکہ جانے والے کو بغیر احرام وہاں سے آگے جانا جائز نہیں اگرچہ تجارت وغیرہ کسی اور غرض سے جانا ہو۔

اہل مدینہ کا میقات:

اہل مدینہ کا میقات ذوالحلیفہ (بئر علی) ہے۔

اہل پاکستان کا میقات:

پاکستان سے جانے والی کا میقات یلملم ہے۔

(ج) اہل مکہ کا میقات:

مکی لوگ حج کا اور عمرہ کا احرام مکہ مکرمہ سے باندھیں گے۔

السوال الرابع: عن كعب بن عجرة رضي الله عنه ان النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مربه و هو بالحديبية، قبل ان يدخل مكة و هو محرم و هو يوقد تحت قدر، والقمل يتهافت على وجهه، فقال: ايوذيك هو امك هذه؟ قال: نعم، قال: فاحلق راسك.

(الف) سلیس اُردو میں ترجمہ کریں؟
(ب) اگر محرم عذر کی وجہ سے سر منڈوالے تو قرآن وحدیث کی روشنی میں اس کا حکم تحریر کریں؟
(ج) وہ کون سے چھ جانور ہیں جنہیں حالتِ احرام میں بھی مارنا جائز ہے؟

(الف) ترجمہ:

...ب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقام حدیبیہ میں تھے۔
...ی کے مکرمہ میں داخل نہ ہوئے تھے، میں حالت احرام میں دیگچی کے نیچے آگ جلا رہا تھا اور
...ے اوپر جوؤں کا گرنا ہو رہا تھا، تو انہوں نے ارشاد فرمایا: کیا تم کو ان جوؤں نے تکلیف دے
...عرض کی: جی ہاں، ارشاد فرمایا: پھر سر کو منڈوالو۔

...بوجہ عذر محرم کو سر منڈوانے کا حکم:

...عذر کی وجہ سے سر منڈوالے، تو ایسا کرنا جائز ہے لیکن اس کا فدیہ ادا کرنا ہوگا۔ چھ مسکینوں کو
...ھانا یا تین دن روزے رکھنا یا قربانی کرنا۔ اس کی دلیل قرآن وسنت کے مطابق درج ذیل

...کی روشنی میں:

...مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖٓ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ
...پس جو تم میں مریض ہو یا اس کے سر میں تکلیف ہو، تو وہ اس (سر منڈوانے) کے بدلے میں
...کے یا صدقہ دے یا قربانی کرے۔

...بارکہ کی روشنی میں:

...ب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر حدیبیہ والے
...کے پاس سے ہوا، تو دریافت کیا ان جوؤں نے تم کو تکلیف دے رکھی ہے؟ عرض کیا: جی ہاں۔
...یا سر کو منڈوالو۔ ان کے بعد ایک بکری کو ذبح کر ڈالو یا تین روزے رکھ لو یا تین صاع
...مساکین کو کھلا ڈالو۔

...حالت احرام میں مارنے جانے والے جانوروں کے نام:

...۲- سفید اور کالا کوا ۳- کاٹنے والا کتا
...ی ۵- سانپ ۶- بچھو

☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات 2024ء/۱۴۴۵ھ

الوقت المحدد: ثلاث ساعات | الورقة الثالثة: لجامع الترمذی | مجموع الارقام ۱۰۰

الملاحظة: اجب عن ثلثة اسئلة فقط .

السوال الاول: جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ نزل رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ علی ابی ایوب رضی اللہ عنہ و کان اذا اکل طعاما بعث الیہ بفضلہ فبعث الیہ یوم طعام ولم یاکل منہ النَّبِیُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فلما اتی ایوب النبی علیہ السلام فذکر ذلک لہ فقال النَّبِیُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فیہ الثوم فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احرام ھو قال لا ولکنی اکرھہ من اجل ریحہ .

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) خط کشیدہ صیغے حل کریں نیز کچے اور پکے لہسن کے کھانے کا حکم ایک ہے یا مختلف؟

السوال الثانی: (۱) عن انس رضی اللہ عنہ ان النَّبِیُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نھی ان یشرب الرجل قائما فقیل الاکل قال ذاک اشد .

(۲) عن ابن عمر رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا قال کنانا کل علی عھد رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ و نحن نمشی و نشرب و نحن قیام .

(الف) دونوں حدیثوں کا ترجمہ کریں اور بظاہر تضاد کا جواب کیا ہے؟

(ب) آب زم زم کھڑے ہو کر پینے کی حکمت کیا ہے؟ جب کہ دیگر پانی کھڑے ہو کر پینا منع ہے۔

السوال الثالث: عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال اتی النَّبِیُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بلحم فدفع الیہ الذراع و کان یعجبہ فنھس منھا .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں نیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم جن چیزوں کو کھانا پسند فرماتے تھے ان میں سے پانچ کے نام لکھیں؟

(ب) کھانا کھاتے وقت بسم اللہ پڑھنے کے بارے میں کوئی دو احادیث مبارکہ تحریر کریں؟

السوال الرابع: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شمائل پر پندرہ سطروں پر مشتمل مضمون قلمبند کریں؟

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات بابت 2024ء

الورقة الثالثة: لجامع الترمذی

۱۔ جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ نزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی النبی صلی اللہ عنہ وکان اذا اکل طعاما بعث الیہ بفضلہ فبعث الیہ یوما بطعام ولم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما اتی ایوب النبی علیہ السلام فذکر ذلک لہ صلی اللہ علیہ وسلم فیہ الثوم فقال یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احرام اکرھہ من اجل ریحہ۔

۱۔ حدیث شریف پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

۲۔ حدیث میں صیغے حل کریں نیز کچے اور پکے لہسن کے کھانے کا حکم ایک ہے یا مختلف؟

(الف) اعراب:

حدیث پاک پر اعراب لگا دیئے گئے ہیں۔

ترجمہ: "حضرت جابر بن سمرۃ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایوب کے ہاں پڑاؤ کیا۔ اور جب نبی علیہ السلام کچھ کھا لیتے تو بچا ہوا (کھانا) ابوایوب کی طرف بھیجتے۔ ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا حضرت ابوایوب کو بھجوایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے کچھ بھی نہیں کھایا تھا، پس جب حضرت ابوایوب نبی علیہ السلام کے پاس آئے اور اس کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے تذکرہ کیا، تو نبی علیہ السلام نے فرمایا: اس میں لہسن موجود تھا۔ پس حضرت ابوایوب نے دریافت کیا: یارسول اللہ! کیا یہ حرام ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں، لیکن میں اسے اس کی بُو کی وجہ سے مکروہ سمجھتا ہوں"۔

صیغہ ہائے کشیدہ صیغے:

بھیجتے: صیغہ واحد مذکر غائب مجد بلم معروف ثلاثی مجرد مہموز الفاء از باب نَصَرَ یَنْصُرُ۔

میں اکل: صیغہ واحد متکلم فعل مضارع معروف ثلاثی مجرد صحیح از باب سَمِعَ یَسْمَعُ۔

نزل: واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف ثلاثی مجرد صحیح از باب فَتَحَ یَفْتَحُ۔

لہسن کھانے کا حکم:

کچے اور پکے لہسن کا حکم ایک نہیں بلکہ مختلف ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے "عن علی قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اکل الثوم الا مطبوخا" کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے لہسن کے کھانے سے منع فرمایا مگر یہ کہ پکا ہوا ہو"۔ (تو اس کا حکم مختلف ہے) کیونکہ پکنے کی وجہ سے اس کی بُو ختم ہو جاتی ہے۔

السوال الثانی: (۱) عن انس رضی اللہ عنہ ان النبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نھی ان یشرب الرجل قائما فقیل الاکل قال ذاک اشد۔

(۲) عن ابن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْھُمَا قال کنا نا کل علی عھد رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ و نحن نمشی و نشرب و نحن قیام۔

(الف) دونوں حدیثوں کا ترجمہ کریں اور بظاہر تضاد کا جواب کیا ہے؟

(ب) آب زم زم کھڑے ہو کر پینے کی حکمت کیا ہے؟ جب کہ دیگر پانی کھڑے ہو کر پینا منع ہے۔

جوابات: (الف) ۱-ترجمہ حدیث:

"حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پانی پینے سے منع فرمایا ہے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کھانے کا حکم دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یہ زیادہ شدید (بُرا) ہے"۔

۲-ترجمہ حدیث: حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں چلتے پھرتے کھالیا کرتے تھے اور کھڑے ہو کر پانی پی لیا کرتے تھے"۔

رفع تضاد: بظاہر تو دونوں حدیثیں متعارض ہیں لیکن صحیح یہ ہے کہ احادیث میں تعارض نہیں، کیونکہ نہی تنزیہی ہے۔ صحابہ کرام کا عمل بیان جواز کے لیے ہے۔ مختار یہ ہے کہ چلتے پھرتے اور کھڑے ہو کر کھانا پینا نہیں چاہیے اگرچہ جائز ہے۔

بعض محدثین کہتے ہیں کہ ممانعت کا تعلق اس شخص سے ہے جو اپنے ساتھیوں کے لیے پانی لائے اور جلدی کر کے کھڑے کھڑے ان سے پہلے ہی پی لے اور ان کی رعایت نہ کرے۔

کھڑے ہو کر پینے کی نہی جب تنزیہی ہے تو اولیٰ یہی ہے کہ کھڑا ہو کر نہ پیے۔

امام نووی فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں اس بات کی تصریح ہے کہ لہسن کا کھانا مباح ہے لیکن اس شخص کے لیے مکروہ ہے جو جماعت میں شریک ہونے کا ارادہ رکھتا ہو یعنی لہسن کھا کر نماز کے لیے مسجد میں جانا مکروہ ہے۔ اسی طرح بعض محدثین فرماتے ہیں کہ کچے پیاز اور لہسن کے کھانے سے ممانعت ہے پکے ہوئے سے نہیں۔ اصح یہ ہے کہ وہ نہی بھی تنزیہی ہے تحریمی نہیں۔ جو شخص یہ چیزیں کھائے وہ اس وقت تک گھر میں بیٹھے جب تک کہ بُو باقی ہو مسجد میں نہ جائے کہ ایسی حالت میں مسجد جانا مکروہ ہے۔ امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف، امام محمد کا یہی مختار ہے۔

) آب زم زم کھڑے ہو کر پینے میں حکمت:

بعض فقہی روایات میں ہے کہ زمزم اور وضو کا پانی کھڑے ہو کر پئیں اور باقی پانی بیٹھ کر۔ زمزم پانی کی وجہ یہ ہے کہ ماءِ زمزم میں مطلوب یہ ہے کہ اس کی برکت تمام اعضاء کو پہنچے اور ایسا کھڑے ہو کر ہی ہو سکتا ہے۔ اسی طرح وضو کا بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پینے میں بھی یہی حکمت ہے۔ دونوں پانی کھڑے ہو کر پینے میں طہارت ظاہری اور طہارت باطنی کو جمع کرنا بھی ہے۔

الثالث: عن ابی هريرة رضی الله عنه قال اتی النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بلحم الذراع و كان يعجبه فنهس منها .

) حدیث شریف کا ترجمہ کریں نیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم جن چیزوں کا کھانا پسند فرماتے تھے ان میں سے پانچ کے نام لکھیں؟

) کھانا کھاتے وقت بسم اللہ پڑھنے کے بارے میں کوئی دو احادیث مبارکہ تحریر کریں؟

ات: (الف) ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی علیہ السلام کی خدمت میں گوشت لایا گیا، پس آپ صلی زمانہ وسلم کے سامنے وہ گوشت رکھا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بہت پسند فرمایا اور آپ علیہ نے اس سے دانتوں کے ذریعے نوچ کر تناول فرمایا۔

پسندیدہ اشیاء کے نام:

۱- شہد ۲- میٹھی چیز ۳- کدو ۴- ران کا گوشت
۵- جو کی روٹی ۶- کھجور ۷- ثرید ۸- تلبینہ

ب) کھانے سے قبل تسمیہ کے بارے احادیث:

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں بچہ تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آغوشِ تربیت میں تھا اور میرا ہاتھ پیالہ میں گردش کرتا تھا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: ''اللہ کا نام لو اور دائیں ہاتھ سے اور اپنے سامنے سے کھاؤ''۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہو اور داخل ہوتے وقت اور کھانا کھاتے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے، تو شیطان کہتا ہے کہ تمہارے لیے (اس گھر میں) رات گزارنے کی جگہ ہے اور نہ ہی رات کا کھانا ہے۔

حضرت حذیفہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کھانے پر

نہ پڑھی جائے شیطان کے لیے وہ کھانا حلال ہو جاتا ہے۔

السوال الرابع: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شمائل پر پندرہ سطروں پر مشتمل مضمون قلمبند کریں؟

جواب: شمائل مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دس سال خدمت کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اف تک نہ کہا۔ یہ نہ کہا یہ کیوں کیا اور کیوں نہ کیا" خواہ ان کا تعلق امور دنیا سے تھا یا امور دین سے۔ اسی طرح حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سب سے اچھے اخلاق والے تھے۔ حضور نے مجھے ایک دفعہ کسی کام کے لیے بھیجا تو میں نے کہا کہ اللہ کی قسم میں نہ جاؤں گا۔ میرے دل میں یہ تھا کہ اس کام کے لیے جاؤں جس کا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا۔ چنانچہ میں روانہ ہو گیا حتیٰ کہ میں کچھ بچوں پر گزرا جو بازار میں کھیل رہے تھے۔ اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے پیچھے سے میری گردن پکڑ لی۔ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور کی طرف دیکھا تو آپ ہنس رہے تھے۔ فرمایا: اے انس! کیا تم وہاں جا رہے ہو جہاں جانے کا میں نے تم کو حکم دیا تھا؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں جا رہا ہوں۔ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کمال شفقت اور حسن اخلاق ہی ہے۔ اسی طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھ سے کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کے بارے میں پوچھا تو میں نے کہا کہ کیا تم قرآن نہیں پڑھتے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خلق قرآن تھا یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کریم کی عملی تفسیر ہیں۔ اسی طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی علیہ السلام کے خلق کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے سورۃ مومنون کی ایک سے دس تک کی آیتیں پڑھی اور کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خلق سب سے اچھا تھا۔ آپ کو صحابہ اور اہل بیت میں سے جو بھی بلاتا تو آپ فرماتے: "لبیک"۔

اسی طرح حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے میرے رب نے ادب سکھایا سو اچھا ادب سکھایا۔ یہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کمال و اعلیٰ اخلاق و عادت کی دلیل ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارکہ نہ طبعاً فحش گفتار تھی اور نہ تکلفاً۔ نہ ہی آپ بازار میں بلند آواز سے باتیں کرتے اور نہ برائی کا جواب برائی سے دیتے بلکہ معاف اور درگزر فرماتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کو اپنے ہاتھ مبارک سے نہیں مارا ماسوائے جہاد فی سبیل اللہ کے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی سائل کو لفظ "نہیں" سے جواب نہیں دیا۔

ع "نہیں" سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا"

آپ تحفہ قبول فرماتے اور جواباً تحفہ پیش بھی کرتے۔ اپنے گھر کا کام خود ہی کر لیتے۔ الغرض! نبی علیہ السلام کی ذات اخلاق و عادات میں اکمل تھی، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "وانك لعلى خُلُقٍ عظيم"۔

☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

سالانہ (سال دوم) امتحانات ۲۰۲۴ء/۱۴۴۵ھ

الوقت الرابعة — وقت چوتھا

السنن لابن ماجه — سنن ابن ماجہ

الملاحظة: اجب عن اللغة اسئلة فقط — نوٹ: اردو کے سوالات کے جوابات دیں

۱۰۰ — نمبر

س۱: (الف) عن ابن ماجه عبد الحميد عن ابيه سئل الله صلى الله عليه وسلم قال [illegible] على عياله بدراهم عيوله من ان يتصدق بماله عند موته [illegible] ابن عباس ان لو له عيو الوصية لباو الدين و الاقربين فكانت الوصية [illegible] ثم نسخها آية الميراث .

(ب) [illegible] النبي صلى الله عليه وسلم فقال اني فقير ليس لي شيء ولي يتيم [illegible] قال كل من مال يتيمك غير مسرف ولا مبادر ولا متأثل .

(ج) [illegible] اعادہ [illegible] تشریح کریں؟

[illegible] عن ابن عباس قال اتيتها النبي صلى الله عليه وسلم يخطب الناس وهو يرحل [illegible] الى الشمس ليسأل عنه فقالوا هذا ابو اسرائيل نذر ان يقوم ولا يقعد ولا يستظل [illegible] يصوم قال مروه فليتكلم و ليستظل و ليقعد و ليتم صومه .

[illegible] ترجمہ کریں؟

[illegible] تشریح کریں؟

[illegible] حل کریں؟

س۲: (الف) عن عمير بن هانى العنسي قال سمعت عبد الله بن عمر يقول كنا نعود [illegible] صلى الله عليه وسلم فذكر الفتن فاكثر في ذكرها حتى ذكر فتنة [illegible] فقال قائل يا رسول الله و ما فتنة الاحلاس؟ قال هرب و حرب ثم فتنة السراء [illegible] تحت قدمي رجل من اهل بيتي .

(ب) [illegible] ترجمہ تشریح کریں؟

[illegible] فتنة السراء، فتنة الدهيماء، فتنة الاحلاس کی تحقیق وضاحت کریں؟

[illegible] "كالعروق" کے "فيه" کا مرجع [illegible] کریں؟

السوال الرابع: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قالت قرا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هذه الآية هو الذي انزل عليك الكتب منه ايات محكمات الى "اولى الالباب" قالت قال رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فاذا رايتم الذين يتبعون ماتشابه منه فاولئك الذين سمى الله فاحذروهم .

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) حدیث شریف کی تشریح کرتے ہوئے بتائیں کہ محکمات اور متشابہات سے کیا مراد ہیں؟ تحریر کریں؟

(ج) خط کشیدہ صیغے شش اقسام اور ہفت اقسام میں کیا ہیں؟

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات بابت 2024ء

الورقة الرابعة: السنن لابی داؤد

السوال الاوّل: (الف) عن ابی سعید الخدری ان رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال لان يتصدق المرء فی حیوته بدرهم خير له من ان يتصدق بمائة عند موته .

(ب) عن ابن عباس ان ترك خير الوصية للو الدين و الاقربين فكانت الوصية كذلك حتّٰى نسختها اية الميراث .

(ج) ان رجلا اتى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فقال انی فقير ليس لی شیء ولی يتيم قال فكل من مال يتيمك غير مسرف ولا مبادر ولا متاثل .

مذکورہ تینوں احادیث مبارکہ کا ترجمہ وتشریح وتوضیح تحریر کریں؟

جوابات: (الف) حدیث کا ترجمہ:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر کوئی شخص اپنی حیات/زندگی میں صرف ایک درہم صدقہ کرتا ہے، تو اس سے بہتر ہے کہ اپنی موت کے قریب سو درہم صدقہ کرے۔

تشریح وتوضیح: مذکورہ حدیث مبارکہ میں بیان کیا گیا ہے کہ صدقہ دینے کا کون سا وقت بہتر ہے؟ اور صدقہ بلا کو ٹالتا ہے۔ اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صدقہ اس وقت دو جب تم تندرست، حریص اور بقائے حیات ہو اور تمہیں فقر کا خوف ہو، کیونکہ اپنا مال کسی کو دینا ایک مشکل امر ہوتا ہے۔ صدقہ و

(حل شدہ پرچہ جات)

وقت تک مؤخر نہ کرو کہ تمہاری جان حلق میں اٹکی ہو، کیونکہ مذکورہ بالا صورتوں میں دیا ہوا کم
ن صدقے سے افضل ہے جو تم حالت موت میں دیتے ہو۔

) حدیث کا ترجمہ:

عزت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اگر مال چھوڑتے تو وصیت والدین اور اقرباء کے
صیت ایسے ہی ہوتی تھی حتی کہ اسے آیت میراث نے منسوخ کر دیا۔

تشریح و توضیح: اس حدیث مبارکہ میں بیان کیا گیا ہے کہ پہلے وصیت اپنے والدین اور اقرباء کے
تھی۔ جس کا قرآن مجید میں بھی ذکر کیا گیا ہے لیکن بعد میں یہ آیت مبارکہ منسوخ ہو گئی جس کی
ت یہ تھی کہ والدین اور اقرباء کو اصحاب فرائض ہونے کی وجہ سے حصہ مل جاتا ہے۔ لہٰذا وصیت
وارث کے حق میں کرنی چاہیے جو وارث نہ ہو، تا کہ انہیں بھی مال کا کچھ حصہ مل سکے، جس سے ان
ی و بیماری اور غربت دور ہو جائے اور انہیں کسی کے سامنے ہاتھ نہ پھیلانا پڑے اور وہ ایک باعزت
زندگی گزار سکیں۔ اس کا فائدہ وصیت کرنے والے کو یہ ہو سکتا ہے کہ اس کے ذریعے اس کی مغفرت ہو جائے
سے تقویٰ و شہادت کا مقام مل جائے۔

) حدیث مبارکہ کا ترجمہ:

یک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا: میں فقیر ہوں میرے پاس کچھ نہیں ہے،
یک یتیم کا ولی ہوں فرمایا: تم یتیم کا مال کھا لیا کرو سوائے اسراف کے سوائے جلدی کرنے اور سوائے جمع
نے کے۔

تشریح و توضیح: پہلے لوگ یتیموں کا مال کھا لیا کرتے مگر جب یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی "جو لوگ
مال ظلماً کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹوں میں آگ بھر رہے ہیں۔ عنقریب وہ بھڑکتی ہوئی آگ میں
ں گے"۔ جس کی وجہ سے لوگوں نے یتیموں کے پاس جانا اور ان مال کے کھانے کو چھوڑ دیا۔ پھر
آیت مبارکہ نازل ہوئی کہ "وہ آپ سے یتیموں کے مال کے بارے میں سوال کرتے ہیں، تو فرما
ان کی اصلاح کرنا نیکی ہے ان کو اپنے ساتھ شامل کرو تو وہ تمہاری بھائی ہیں"۔
حدیث مبارکہ میں بیان کیا گیا ہے کہ اگر یتیم کی کفایت کرنے والا مفلس ہو اور یتیم مالدار ہو، تو وہ
ت کرنے والا) اس کے مال کو اس کی تعلیم و تربیت پر خرچ کر سکتا ہے۔ اس کی ضروریات کو پورا
ے ساتھ خود بھی اس میں شامل ہو سکتا ہے لیکن یہ مال خرچ کرتے وقت وہ ذہن میں رکھے کہ اس
ہ فضول کاموں میں خرچ نہ کرے اور نہ اس کی نیت اسے اپنے لیے جمع کرنا ہو اور نہ ہی اس کی
یتیم کے سن بلوغت تک پہنچنے سے پہلے پہلے اس کا مال ختم کر دے۔

السوال الثانی: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَائِمٍ فِي الشَّمْسِ فَسَأَلَ عَنْهُ فَقَالُوا هٰذَا أَبُو إِسْرَائِيلَ نَذَرَ أَنْ يَقُومَ وَلَا يَقْعُدَ وَلَا يَسْتَظِلَّ وَلَا يَتَكَلَّمَ وَيَصُومَ قَالَ مُرُوهُ فَلْيَتَكَلَّمْ وَلْيَسْتَظِلَّ وَلْيَقْعُدْ وَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ .

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) کفارۂ نذر و یمین تحریر کریں؟

(ج) خط کشیدہ صیغے حل کریں؟

جوابات: (الف) اعراب:

اعراب سوالیہ حصہ میں لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے کہ ایک شخص کو دھوپ میں کھڑا دیکھا تو اس کے بارے میں دریافت کیا، لوگوں نے عرض کیا: اس نے نذر مان رکھی ہے کہ کھڑا رہے گا نہ بیٹھے گا اور نہ سایہ میں جائے گا نہ کلام کرے گا اور روزہ رکھے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے کہو کلام کرے، سایہ میں جائے، بیٹھ جائے اور اپنے روزہ کو مکمل کرلے۔

(ب) کفارہ:

نذر: ''نذر کا کفارہ قسم کا ہی کفارہ ہے یعنی دس مسکینوں کو کھانا کھلانا درمیانی قسم کا، یا تین روزے رکھنا یا غلام آزاد کرنا ہے''۔ یہ حدیث مبارکہ ہے۔

قسم: قرآن مجید سے ثابت ہے کہ قسم کا کفارہ دس مسکینوں کو کھانا کھلانا، یا غلام آزاد کرنا یا تین روزی رکھنا ہے۔

(ج) خط کشیدہ صیغے:

يقوم: صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع معروف اجوف واوی از باب نَصَرَ يَنْصُرُ۔

لَا يَسْتَظِلُّ: صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع منفی معلوم ثلاثی مزید از باب استفعال۔

السوال الثالث: عن عمير بن هانى العنسى قال سمعت عبد الله بن عمر يَقُوْلُ كنا قعود اعند رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فذكر الفتن فاكثر فى ذكرها حتى ذكر فتنة الاحلاس فقال قائل يا رسول الله و ما فتنة الاحلاس؟ قال هرب وحرب ثم فتنة السراء دخنها من تحت قدمى رجل من اهل بيتى .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ و تشریح کریں؟

(ب) "فتنة السراء، فتنة الدهيماء، فتنة الاحلاس" کی مکمل وضاحت کریں؟
(ج) "کما فعوذا" کے "فعوذا" کے منصوب ہونے کی وجہ کیا ہے؟

جوابات: (الف) ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: ایک دفعہ ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھے، آپ نے فتنوں کا ذکر کیا۔ آپ نے تفصیل سے ان کا تذکرہ کیا۔ آپ نے "احلاس" کے فتنہ کا تذکرہ کیا۔ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! "احلاس" کا فتنہ کیا ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: (ان سے جان بچانے کے لیے) بھاگنا اور جنگ ہے۔ پھر فتنہ سراء کا ذکر ہوا۔ جن کا فساد میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کے قدموں کے نیچے ہوگا۔

توضیح وتشریح: اس روایت میں مختلف فتنوں کو بالتفصیل بیان کرنے کا تذکرہ ہے۔ آپ نے فتنوں کو تفصیل بیان کر کے ان سے محفوظ رہنے کا درس دیا ہے۔ تا قیامت فتنے برپا ہوتے رہیں گے۔ مسلمانوں کو بھی ان سے حفاظت کا التزام کرنا ہوگا۔ معاشرے میں اسلامی تعلیمات کے منافی ہر اٹھنے والی تحریک فتنہ ہے۔ اس کے اپنے گمراہ کن کچھ اغراض ومقاصد ہوتے ہیں مثلاً فتنہ خوارج جس کی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خوب سرکوبی کی تھی۔ متعدی بلا سے محفوظ رہنے کے لیے دوسرے مقام یا شہر کی طرف منتقل ہونا بھی فتنہ ہے اور جنگ بھی ایک متعدی مرض سے کم نہیں ہوتی۔ اس لیے اس کے نتیجہ میں بے شمار نفوس لقمہ اجل بن جاتے ہیں۔ عصر حاضر میں سب سے بڑا فتنہ قادیانیت ہے۔ جس کی علمی اور سیاسی سطح پر امام شاہ احمد نورانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے سرکوبی فرمائی۔ اس فتنہ کے خاتمہ کے لیے مزید کوشش کی ضرورت ہے، کیونکہ یہ فتنہ وطن، ایمان اور معاشرے کا دشمن ہے۔ اس فتنہ سے باخبر ہونا اور اسے دبانے کے جہاد میں شامل ہونا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

(ب) مذکورہ فتنوں کی وضاحت:

ایک روایت میں "فتنة السراء" اور "فتنة الدهيماء" کی تفصیل مذکور ہے۔ "آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے "فتنة السراء" کا ذکر کیا جو میرے اہل بیت سے تعلق رکھنے والے ایک شخص سے ظاہر ہوگا۔ وہ یہ سمجھے کہ اس کا مجھ سے تعلق ہے، حالانکہ اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہوگا، کیونکہ میرے ساتھی پرہیزگار لوگ ہیں۔ پھر لوگ ایسے شخص کو اپنا امیر مقرر کر لیں گے، جو پسلی پر سرین کی طرح ہو گا۔

پھر آپ نے "فتنة الدهيماء" کا ذکر کیا، جو اس امت کے کسی بھی فرد کو نہیں چھوڑے گا۔ اسے

کم از کم طمانچہ ضرور مارے گا۔ جب یہ کہا جائے گا کہ اب ختم ہونے لگا ہے، تو وہ مزید ابھرے گا۔ اس میں صبح کے وقت بندہ مومن کا ہوگا اور شام کے وقت کافر ہوگا۔ یہاں تک کہ لوگ دو گروہوں میں تقسیم ہو چکی ہوں گے۔ ایک گروہ میں صرف ایمان ہوگا اور اس میں کوئی نفاق نہیں ہوگا اور ایک گروہ میں صرف نفاق ہوگا اس میں کوئی ایمان نہیں ہوگا۔ جب ایسی صورت حال پیش آئے، تو اسی دن یا اس سے اگلے دن دجال کے آنے کا انتظار کرنا۔

۳- فتنۃ الاحلاس کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، آپ نے فتنوں کا تذکرہ کیا، آپ نے کثرت سے ان کا تذکرہ کیا۔ آپ نے "احلاس" کے فتنہ کا تذکرہ کیا، ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! احلاس کا فتنہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: جان بچانے کے لیے بھاگنا ہوگا اور جنگ ہوگی۔

(ج) کنا قعودًا میں قعودًا کے منصوب ہونے کی وجہ:

قعودًا اس لیے منصوب ہے، کیونکہ یہ کان کی خبر ہے۔

السوال الرابع: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَرَأَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْآيَةَ هُوَ الَّذِيْ أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيَاتٌ مُّحْكَمَاتٌ اِلٰى "أُولِي الْأَلْبَابِ" قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَأُولٰئِكَ الَّذِيْنَ سَمَّى اللهُ فَاحْذَرُوْهُمْ .

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) حدیث شریف کی تشریح کرتے ہوئے بتائیں کہ محکمات اور متشابہات سے کیا مراد ہیں؟ تحریر کریں۔

(ج) خط کشیدہ صیغے شش اقسام اور ہفت اقسام میں کیا ہیں؟

جوابات: (الف) اعراب:

سوالیہ حصہ میں لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت مبارکہ کی تلاوت فرمائی: "وہی ذات ہے جس نے تم پر کتاب نازل کی۔ جس میں محکمات آیات ہیں یہی کتاب کی اصل ہیں تاکہ عبرت حاصل کریں"۔ آپ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پس جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو متشابہ آیات کی پیروی کر رہے ہیں۔ پس یہی وہ لوگ ہیں جن کا نام اللہ

نے لیا ہے پس ان سے دور/الگ رہو۔

(ب) تشریح حدیث مبارکہ: اس حدیث مبارکہ میں اس بات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ
ت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں بدعتی لوگ پیدا ہوتے رہیں گے، جن سے بچنا ضروری ہے۔ محکمات و
تشابہات آیات اس لیے اتاری گئیں تا کہ دلوں کو ایمان کے لیے پرکھا جائے۔ پس جن لوگوں کے دلوں
میں کجی ہے وہ متشابہ آیتوں کی پیروی کرتے ہیں تا کہ اس سے زمین پر فتنہ وفساد پھیلائیں۔ لہٰذا ایسے لوگوں
سے بچنے میں ہی کامیابی ہے، کیونکہ محکمات آیات ہی قرآن کی اصل ہیں پس جو سچے مومن ہیں وہ یہ عقیدہ
رکھتے ہیں محکمات ومتشابہات سارے کا سارا قرآن اللہ تعالیٰ نے ہی نازل فرمایا ہے۔ اور وہ حق ہے۔

محکمات: محکمات ان آیات کو کہتے ہیں، جو ظاہر اور واضح ہوں اور اس میں کسی تاویل کی ضرورت نہ
ہو مثلاً عذاب وثواب، حلال وحرام اور امر ونہی کا حکم وغیرہ۔

متشابہات: متشابہات ان آیات کو کہا جاتا ہے جن میں مختلف معانی کا احتمال پایا جاتا ہو جیسا کہ
حروف مقطعات۔

یا

وہ آیات جن کے ظاہری معانی واضح نہ ہوں اور نہ ہی سمجھ میں آتے ہوں اور اگر سمجھ آ بھی جائیں تو وہ
معنی مراد نہیں ہوتے جیسے ید اللہ (اللہ کا ہاتھ) وغیرہ۔

(ج) خط کشیدہ کی صرفی تحقیق:

رایتم: جمع مذکر حاضر فعل ماضی معروف ثلاثی مجرد مہموز العین ناقص یائی از باب فَتَحَ یَفْتَحُ

سَمّٰی: واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف ثلاثی مزید فیہ ناقص یائی از باب تفعیل۔

☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات 2024ء/۱۴۴۵ھ

الوقت المحدد: ثلاث ساعات | الورقة الخامسة: سنن النسائی و ابن ماجة | مجموع الارقام ۱۰۰

نوٹ: ہر قسم سے دو دو سوالات حل کریں؟

القسم الاوّل ..... سنن النسائی

السوال الاول: عَنْ عَائِشَةَ ان فتاة دخلت عليها فقالت ان ابی زوجنی ابن اخيه ليرفع بی خسيسته و انا كارهة فقالت اجلسی حتّٰی ياتی النَّبِیُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فجاء رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فاخبرته فارسل الى ابيها فدعاه فجعل الامر اليها فقالت يا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قد اجزت ما صنع ابی و لكن اردت ان اعلم النساء من الامر شيء .

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) حدیث شریف کی تشریح کرتے ہوئے باکرہ کے نکاح "باذنها و بغير اذنها" کا حکم تحریر کریں؟

السوال الثانی :۔عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهَا قالت دخل على رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ و عندی رجل قاعدفا شتدذلك عليه و رايت الغضب فی وجهه فقلت يا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه اخی من الرضاعة فقال انظرن ما اخوانكن و مرة اخرى انظرن من اخوانكن من الرضاعة فان الرضاعة عن المجاعة .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں؟

(ب) حدیث شریف کی تشریح کرتے ہوئے مقدار رضاعت اور مدت رضاعت میں اختلاف ائمہ تحریر کریں؟

السوال الثالث: عن ابن عمر قال علن رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الواصلة و المستوصلة و الواشمة و الموتشمة . عن عبد الله قال لعن الله المتنمصات والمتفلجات الا العن من لعن رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

(الف) مذکورہ دونوں حدیثوں کا ترجمہ کریں؟

(ب) خط کشیدہ کی صرفی تحقیق کریں؟

القسم الثانی ..... ابن ماجد

السوال الرابع: عن ابی هريرة قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تعلموا القرآن و قراوه و ارقدو الفان مثل القرآن و من تعلمه فقام به كمثل جراب محشو مسكايفوح ريحه كل مكان و مثل من تعلمه فرقد و هو فی جوفه كمثل جراب او كی على مسك .

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) حدیث شریف کی تشریح کرتے ہوئے قرآن وحدیث کی روشنی میں علم وعلماء کی فضیلت پر نوٹ لکھیں؟

السوال الخامس: عن انس بن مالك قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طلب العلم فريضة على كل مسلم و اضع العلم عند غير اهله كمقلد الخنازير الجوهر و اللؤلؤ و الذهب .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں اور تشریح وتوضیح سپرد قلم کریں؟

(ب) نااہل کے سامنے علم پیش کرنے والے کو خط کشیدہ کے ساتھ تشبیہ دینے کی وجہ تحریر کریں؟

السوال السادس : عن سهل بن سعد الساعدی قال اتی النَّبِیُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجل فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دلنی علی عمل اذا انا عملته احبنی الله و احبنی الناس فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ازهد فی الدنيا يحبك الله وازهد فيما لی ابدی الناس يحبوك .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ وتشریح کریں؟

(ب) خط کشیدہ کی صرفی تحقیق کریں؟

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات بابت 2024ء

الورقة الخامسة: سنن النسائی و ابن ماجة

القسم الاوّل ..... سنن النسائی

السوال الاوّل: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ قَتَادَةَ دَخَلَتْ عَلَيْهَا فَقَالَتْ اِنَّ اَبِیْ زَوَّجَنِیْ ابْنَ اَخِيْهِ لِيَرْفَعَ

بِیْ خَبِیْثَۃٌ وَ اَنَا کَارِھَۃٌ فَقَالَتْ اِجْلِسِیْ حَتّٰی یَاْتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَتْہُ فَاَرْسَلَ اِلٰی اَبِیْھَا فَدَعَاہُ فَجَعَلَ الْاَمْرَ اِلَیْھَا فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ اَجَزْتُ مَا صَنَعَ اَبِیْ وَ لٰکِنْ اَرَدْتُ اَنْ اَعْلَمَ اَلِلنِّسَاءِ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ.

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) حدیث شریف کی تشریح کرتے ہوئے باکرہ کے نکاح "باذنھا و بغیر اذنھا" کا حکم تحریر کریں؟

جوابات: (الف) اعراب:

سوالیہ حصہ میں اعراب لگا دیئے گئے ہیں۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے (فرماتی ہیں) کہ ایک دن ایک جوان لڑکی میرے پاس آئی اور وہ کہنے لگی: میرے باپ نے میرا نکاح اپنے بھائی کے بیٹے سے اس وجہ سے کیا ہے وہ لوگوں کی نظروں میں عزت والا بن جائے اور میں اسے ناپسند کرتی ہوں۔ میں نے اس سے کہا: بیٹھ جاؤ، یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے۔ پس جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ پس آپ نے آپ کو سارا واقعہ بتایا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے باپ کو بلوایا اور اس لڑکی کو اختیار دیا، تو وہ عرض کرنے لگی: یارسول اللہ! میرے باپ نے جو کچھ کیا مجھے قبول ہے، مگر میں یہ معلوم کرنا چاہتی تھی کہ کیا عورتوں کو بھی اس معاملہ میں کسی طرح کا کوئی اختیار ہے؟

(ب) تشریح: اس حدیث مبارکہ میں بتایا گیا ہے کہ بالغہ عورت/لڑکی کو یہ اختیار حاصل ہوتا ہے کہ اگر اس کے ولی اس کی کہیں شادی کرنا چاہیں تو وہ انکار یا اقرار کر سکتی ہے؟ یعنی اسے یہ حق حاصل ہوتا ہے کہ وہ چاہے تو اس شادی کو قبول کرلے اور چاہے تو اس سے انکار کردے، کیونکہ بالغہ عورت آزاد ہونے کے ساتھ ساتھ شرع کے احکام کی مخاطب اور مکلف ہوتی ہے۔ اب اس کی کم عقلی بھی ختم ہوگئی ہے۔

نکاحِ باکرہ میں "بِاِذْنِھَا" کا حکم:

اگر باکرہ کے ولی نے اس سے نکاح کرنے کی اجازت طلب کی اور باکرہ عورت اس کی بات سن کر خاموش رہی یا مسکرانے لگے تو یہ اس کی رضامندی کی/اجازت کی دلیل ہوگی اور اس کے ولی کو اس کا نکاح کرنے کی اجازت ہوگی۔ بشرطیکہ وہ بالغہ اور عاقلہ ہو۔

بغیر اِذْنِھَا کا حکم:

اگر بالغہ و عاقلہ باکرہ اگر زبان سے انکار کردے یا رونے لگے، تو یہ اس کی رضامندی نہ ہوگی تو اس پر

ولی ضرور نہیں ہے، لیکن اگر وہ باکرہ نابالغہ ہے تو اس کا ولی اس کی اجازت کے بغیر بھی اس کا نکاح منعقد کروا سکتا ہے تو وہ صحیح ہوگا۔

السوال الثانی :۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قالت دخل علی رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ و عندی رجل قاعدفا شتدذلك علیه و رایت الغضب فی وجهه فقلت یا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه اخی من الرضاعة فقال انظرن ما اخوانکن و مرفاخری نظرن من اخوانکن من الرضاعة فان الرضاعة عن المجاعة .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں؟

(ب) حدیث شریف کی تشریح کرتے ہوئے مقدار رضاعت اور مدت رضاعت میں اختلاف ائمہ تحریر کریں؟

جوابات: (الف) ترجمہ:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں آئے۔ میرے پاس ایک آدمی کو بیٹھے ہوئے پایا، تو آپ کو بہت ناگوار گزرا اور آپ کے چہرہ انور پر جلال کے آثار نمایاں تھے، تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ میرا رضاعی بھائی ہے، اس پر آپ نے فرمایا: تم دیکھ لیا کرو، تمہارے بھائی کون کونسے ہیں؟ دیکھ لیا کرو تمہارے بھائی کون کون سے ہیں؟ کیونکہ رضاعت کا اعتبار بھوک سے ہے۔

(ب) تشریح: اس حدیث مبارکہ میں یہ بتایا گیا ہے کہ رضاعت کا تعلق چھوٹی عمر سے ہے یعنی اگر کسی عورت نے دو برس کے اندر اندر (جو کہ مدت رضاعت ہے) بچہ کو دودھ پلایا، تو اس سے رضاعت ثابت ہو جائے گی اور پھر رضاعت سے وہی حرمت ثابت ہوتی ہے جو نسب ولادت سے ہوتی ہے۔

مدت رضاعت میں اختلاف ائمہ: مدت رضاعت میں اختلاف ائمہ درج ذیل ہیں:

(۱) جمہور اور صاحبین کا مذہب: ان کے نزدیک مدت رضاعت دو برس ہے، انہوں نے سورہ بقرہ کی آیت نمبر 233 سے استدلال کیا:

ترجمہ: "مائیں اپنی اولاد کو مکمل دو سال دودھ پلائیں"۔

(۲) حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ کا مذہب یہ ہے کہ مدت رضاعت ۲ سال ۵ ماہ ہے۔

(۳) حضرت امام زفر رحمہ اللہ تعالیٰ کا نظریہ ہے کہ مدت رضاعت تین سال ہے۔

(۴) علامہ ابن حزم کے نزدیک مدت رضاعت کا تعین نہیں ہے، بچپن یا جوانی میں جب بھی کوئی دودھ پئے گا، رضاعت ثابت ہو جائے گی۔ البتہ وہ منہ سے چوس کر دودھ پینا شرط قرار دیتے ہیں،

کوئی شخص برتن میں ڈال کر عورت کا دودھ پئے گا تو رضاعت ثابت نہیں ہوگی۔

(۵) حضرت امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کا نقطہ نظر ہے کہ مدت رضاعت اڑھائی سال ہے۔ اس سے زیادہ مدت میں رضاعت ثابت نہیں ہوگی۔ آپ رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اس ارشاد ربانی سے استدلال کیا ہے وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ط (الاحقاف ۱۵) بچے کے حمل کی زیادہ سے زیادہ مدت اور دودھ چھانے کی مدت تیس ماہ ہے۔

مقدار رضاعت میں آئمہ اربعہ کا مذہب:

رضاعت کی مقدار کم ہو یا زیادہ جب دو مدت رضاعت میں حاصل ہو تو حرمت ثابت ہو جاتی ہے۔ امام شافعی کے نزدیک مقدار رضاعت پانچ گھونٹ ہیں۔

السوال الثالث: عن ابن عمر قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الواصلة والمستوصلة والواشمة والموتشمة. عن عبد اللہ قال لعن اللہ المتنمصات والمتفلجات الا العن من لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم.

(الف) مذکورہ دونوں حدیثوں کا ترجمہ کریں؟

(ب) خط کشیدہ کی صرفی تحقیق کریں؟

جوابات: (الف) حدیث (۱) کا ترجمہ:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی بال جوڑنے اور جڑوانے والی عورت پر، بالوں کو گودنے اور گدوانے والی عورت پر۔

حدیث (۲) کا ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ بالوں کو اکھیڑنے اور دانتوں میں کشادگی کرنے والی عورتوں پر اللہ نے لعنت کی ہے۔ مگر میں اس پر لعنت کیوں نہ کروں جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے۔

(ب) خط کشیدہ کی صرفی تحقیق:

المستوصلة: صیغہ واحد مؤنث اسم فاعل

الموتشمة: صیغہ واحد مؤنث اسم فاعل

المتنمصات: صیغہ جمع مؤنث اسم فاعل

القسم الثانی ۔ ابن ماجه

السوال الرابع: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْقُرْاٰنَ

وَظَرْفُهُ وَالْجَوْفُ وَالْفَمُ مَثَلُ الْقُرْآنِ وَ مَنْ تَعَلَّمَهُ فَقَامَ بِهِ كَمَثَلِ جِرَابٍ مَحْشُوٍّ مِسْكًا يَفُوحُ رِيحُهُ كُلَّ مَكَانٍ وَ مَثَلُ مَنْ تَعَلَّمَهُ فَرَقَدَ وَهُوَ فِي جَوْفِهِ كَمَثَلِ جِرَابٍ أُوكِيَ عَلَى مِسْكٍ۔

سوال: حدیث شریف پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(الف) حدیث شریف کی تشریح کرتے ہوئے قرآن و حدیث کی روشنی میں علم و علماء کی فضیلت پر نوٹ لکھیں؟

جوابات: (الف) اعراب:

سوالیہ حصہ میں لگا دیئے گئے ہیں۔

ترجمہ حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم قرآن پاک سیکھو اور اس کو پڑھا کرو، کیونکہ جو شخص قرآن پاک کا علم حاصل کرنے کے بعد اس کی قرأت بھی کرے اور قیام کی حالت میں اسے پڑھے بھی، اس کی مثال اس تھیلی کی سی ہے، جو مشک سے بھری ہوئی ہو اور اس کی خوشبو ہر جگہ پھیلی ہو۔ جو شخص قرآن مجید کا علم حاصل کر کے سو جائے اور قرآن مجید اس کے ذہن و دل میں ہو، تو اس کی مثال اس تھیلی کی سی ہے جس کے منہ کو باندھ دیا گیا ہو۔

(ب) تشریح حدیث مبارکہ: اس حدیث مبارکہ میں قرآن کریم کو سیکھنے اور پڑھنے کی فضیلت بیان ہوئی ہے، قرآن سیکھنے اور پڑھنے والے کے سینے کو تھیلی سے تشبیہ دی گئی ہے اور قرآن کریم کو مشک سے۔ لہٰذا جب قاری قرآن قرآن پڑھتا ہے، تو اس کی آواز پھیلتی ہے اور ہر سننے والے کی سماعت تک پہنچتی ہے اور اس کی برکت گھر میں پھیل جاتی ہے۔ جو قرآن پڑھتے ہوئے ہونے کے باوجود اس کو نہیں پڑھتا اس کی مثال ایسی ہے جیسے تھیلی کا منہ بند ہو، جس سے نہ تو خوشبو پھیلتی ہے اور نہ ہی اس سے کسی کا فائدہ ہوتا ہے۔ اس حدیث مبارکہ میں یہ مسئلہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ نماز میں فرض قرأت کی بقدر سورتوں یا آیتوں کا سیکھنا ہر مسلمان کے لیے فرض عین ہے۔

علم کی فضیلت: جس شخص کو اللہ تعالیٰ بھلائی کے لیے چن لیتا ہے، تو اسے علم کی دولت سے نوازتا ہے، تاکہ وہ اللہ کی معرفت حاصل کر سکے۔ بلاشبہ علم وہ نور ہے جو اللہ دلوں میں ڈالتا ہے۔ علم کے ذریعے انسان اچھے اور برے میں تمیز کر سکتا ہے۔ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک جگہ سے ہوا تو وہاں پر دو مجلسیں ہو رہی تھیں، ایک میں اللہ کا ذکر ہو رہا تھا اور دوسری مجلس مذاکرہ علم سے متعلق تھی۔ آپ دوسری مجلس میں شریک ہو گئے اور فرمایا: یہ زیادہ بہتر ہے یعنی عالموں کی ہم نشینی اختیار فرما کر اس کی فضیلت کو واضح فرمایا۔ اس کی فضیلت درج ذیل احادیث سے بھی واضح ہوتی ہے:

۱- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب تمہارے پاس علم کے طالب لوگ آئیں گے، جب تم انہیں دیکھو تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکم کے مطابق انہیں مرحبا مرحبا کہنا اور انہیں اچھی طرح سے علم سکھانا۔ راوی کا بیان ہے: میں نے حکم سے دریافت کیا: "انفوھم" سے کیا مراد ہے؟ تو انہوں نے جواب میں کہا: علم سکھانا۔

۲- حضرت اسماعیل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے گئے، تو ان کا گھر عیادت کرنے والوں سے بھر گیا، اس پر انہوں نے اپنا پاؤں سمیٹ لیا اور فرمایا: ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، حتیٰ کہ آپ کا گھر بھر گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت کروٹ کے بل استراحت فرما تھے، جب آپ نے ہمیں ملاحظہ کیا، تو اپنے قدمین شریفین کو سمیٹ لیا اور فرمایا: میرے بعد تمہارے پاس لوگ حصول علم کے لیے آئیں گے، تو تم انہیں مبارک باد دینا اور انہیں علم سکھانا۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! ہم نے ان لوگوں کو بھی دیکھا، جو نہ تو ہمیں مرحبا کہتے ہیں اور نہ ہی مبارک دیتے ہیں، ماسوا اس کے کہ ہم ان کے پاس چلے جائیں، تو وہ لاپرواہی اختیار کرتے ہیں۔

۳- اطلبوا العلم ولو بالصین یعنی تم علم دین حاصل کرو، خواہ تمہیں چین جانا پڑے۔

پس اگر علم کی کوئی اہمیت وفضیلت نہ ہوتی، تو ان احادیث مبارکہ میں اس کے حصول پر زور نہ دیا جاتا اور نہ ہی اس کے سیکھانے کا ذکر ہوتا۔

علماء کی فضیلت:

العلماء سے مراد وہ لوگ ہیں جو یہ جانتے ہیں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ قرآن کریم میں ہے:

ترجمہ: "بے شک اللہ سے وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں"۔ (فاطر:28)

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا:

ترجمہ: "کیا عالم اور جاہل برابر ہو سکتے؟" (الزمر:9)

ایک عالم کی فضیلت بہت سی احادیث میں بھی وارد ہے:

۱- حضرت سہل بن معاذ بن انس رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: بے شک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس آدمی نے لوگوں کو علم سکھایا، تو اسے اس پر عمل کرنے والوں کے برابر اجر وثواب ملے گا اور عمل پیرا ہونے والے لوگوں کے ثواب میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عالم کی عابد پر فضیلت ایسی ہے جیسے چودھویں رات کے چاند کو تمام ستاروں پر ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روز قیامت عابد اور عالم کو لایا جائے گا، عابد سے کہا جائے گا تم جنت میں داخل ہو جاؤ' جبکہ عالم سے کہا جائے گا رکو! اور لوگوں کی شفاعت کرو' کیونکہ تم نے ان کے اخلاق کو سنوارا ہے۔ (شعیب الایمان)

لسوال الخامس: عن انس بن مالك قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طلب العلم فريضة على كل مسلم و اضع العلم عند غير اهله كمقلد الخنازير الجوهر و اللؤلؤ و الذهب .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں اور تشریح و توضیح سپرد قلم کریں؟

(ب) نااہل کے سامنے علم پیش کرنے والے کو خط کشیدہ کے ساتھ تشبیہ دینے کی وجہ تحریر کریں؟

جابات: (الف) ترجمہ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے اور نااہل کو علم سکھانا ایسا ہے جیسے خنزیر کے گلے میں جواہرات، موتیوں اور سونے کا ہار پہنایا جائے۔

تشریح و توضیح: حدیث مبارکہ کے پہلے حصہ میں علم کی فرضیت بیان کی گئی ہے جس سے مراد وہ علم ہے جو ہر مسلمان کے لیے سیکھنا فرض ہے یعنی دین کے بنیادی و ضروری مسائل اور قرآن کی تعلیم وغیرہ۔ دوسرے حصے میں نااہل کے سامنے علم کے اعلیٰ نکات کو بیان کرنے سے روکا گیا ہے، کیونکہ جب نااہل کے سامنے علم کے اسرار و رموز بیان کیے جائیں جو اس کی سمجھ سے بالاتر ہوں' تو وہ غلط فہمی کا شکار ہو جائے گا۔ یا کبھی کی وجہ سے ان کا منکر ہو جائے گا۔ لہٰذا نااہل لوگوں کے سامنے علم کی بات کرنا علم کو مہمل و بیکار کرنے کے مترادف ہے، کیونکہ نہ تو وہ علم و حکمت کی بات سمجھیں گے اور نہ ہی اس سے فائدہ اٹھائیں گے اور یوں سے وہ علم تلف اور ضائع ہونے کے مترادف ہوگا۔

(ب) خط کشیدہ سے تشبیہ دینے کی وجہ: ملا علی قاری اس کی شرح میں لکھتے ہیں کہ نااہل کو علم کی باریکیاں سیکھانا جو اس کی سمجھ سے بالاتر ہوں۔ بعض حضرات نے [illegible] ایک قبیح اور قابل مذمت جانور ہے۔ قیمتی جواہرات کو حقیر حیوانات کے گلے میں پہنانا جواہرات کی توہین ہے۔ اسی طرح نااہل لوگوں کے سامنے پیش کرنا علم کو بے مول کرنا ہے، کیونکہ جب وہ ایسی باتیں سنیں گے جو ان کی عقل کے ادراک سے باہر ہوں' تو وہ اسے جھٹلا دیں گے، نااہل لوگوں سے مراد بد مذہب دینی و مذہبی

ذہن بند رکھنے والے، اسلام کی بدنامی کا سبب بننے والے اور بے عمل لوگ مراد ہیں۔

السوال السادس: عن سهل بن سعد الساعدی قال اتی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رجل فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دلنی علی عمل اذا انا عملته احبنی اللّٰہ و احبنی الناس فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ازهد فی الدنیا یحبك اللّٰہ وازهد فیما فی ایدی الناس یحبوك .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ وتشریح کریں؟

(ب) خط کشیدہ کی صرفی تحقیق کریں؟

جوابات: (الف) ترجمہ:

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ایک شخص نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے کسی ایسے عمل کی طرف راہنمائی کیجیے جس کے کرنے سے اللہ بھی مجھ سے محبت کرے اور لوگ بھی مجھ سے محبت کریں؟ رسول اللہ نے فرمایا: دنیا سے بے رغبت ہو جاؤ، اللہ تم سے محبت کرے گا اور جو کچھ لوگوں کے قبضے میں ہے اس سے بے رغبت ہو جاؤ، وہ (لوگ) تم سے محبت کرنے لگیں گے/تم سے محبت کریں گے۔

تشریح: اس حدیث مبارکہ میں دنیا سے بے رغبتی اور اس کے مال و دولت سے بے رغبتی کا درس دیا گیا ہے کہ دنیاوی زندگی کی مثال ایسی ہے جیسے بارش ہے اُگایا ہوا سبزہ کہ کسانوں کو بھلا معلوم ہوتا ہے لیکن پھر وہ کسی آسمانی آفت یا زمینی آفت کے سبب سوکھ جائے تو بے کار ہو جاتا ہے۔ یہی حال دنیا کے طالب کا ہے۔ وہ اپنی زندگی کے ساتھ بہت سی امیدیں رکھتا ہے اور اس کے لیے ہر حد سے گزر جاتا ہے اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث مبارکہ میں دنیا سے بے رغبتی کا درس دیا تا کہ انسان ہر چیز سے بے نیاز ہو کر اللہ کا ہو جائے اور جو اللہ کا ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص سے محبت فرمانے لگتا ہے اور اس کے ہاتھ، ناک، آنکھ، کان اور پاؤں وغیرہ بن جاتا ہے۔ الغرض انسان کی رضا اللہ کی رضا بن جاتی ہے۔ یہ بھی دنیا کا دستور ہے کہ جب کوئی شخص کسی کی چیز پر نظر رکھتا ہے اور چاہتا ہے کہ اس کے پاس چلے جائے اور میرے پاس آ جائے، تو ایسے حاسد سے لوگ نفرت کرتے ہیں۔ جب وہ ان سے اور ان کی چیزوں سے بے نیاز ہو جاتا ہے، تو وہ اس سے محبت کرنے لگتے ہیں اور اس کی عزت کرتے ہیں۔

(ب) خط کشیدہ کی صرفی تحقیق:

دلنی: صیغہ واحد مذکر حاضر فعل امر حاضر معروف ثلاثی مجرد مضاعف از باب نَصَرَ یَنْصُرُ۔

ازهد: صیغہ واحد مذکر فعل امر حاضر معروف ثلاثی مجرد صحیح از باب ضَرَبَ یَضْرِبُ۔

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات 2024ء/۱۴۴۵ھ

الورقة السادسة: شرح معانی الآثار

الوقت المحدد: ثلاث ساعات

مجموع الارقام: ۱۰۰

الملاحظة: اجب عن ثلثة اسئلة فقط.

السوال الاول: عن عمرو بن مرة قال دخلت مسجد حضر موت فاذا علقمة بن وائل يحدث عن ابيه ان رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كان يرفع يديه قبل الركوع و بعده فذكرت ذلك لا براهيم فغضب و قال راه هو و لم يره ابن مسعود ولا اصحابه.

(الف) اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں؟

(ب) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت کو وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی روایت پر کیوں ترجیح حاصل ہے؟ حالانکہ دونوں صحابہ میں سے ہیں۔

(ج) رفع یدین کے مسئلہ کے بارے میں نظر طحاوی ذکر کریں؟

السوال الثانی: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قالت كان الوتر سبعا و خمسا والثلث بتبراء فكرهت ان تجعل الوتر ثلثالم يتقد مهن شيء حتّٰى يكون قبلهن غيرهن.

(الف) ترجمہ کریں اور وتر کا حکم عند الائمة الاربعة بیان کریں؟

(ب) تعداد رکعات وتر میں اختلاف ائمہ بیان کرتے ہوئے نظر طحاوی ذکر کریں؟

السوال الثالث: عن ابن عمر رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قال طلقت امراتی و هی حائض فردها على رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حتّٰى طلقتها و هی طاهر.

(الف) ترجمہ کریں، نیز حالت حیض میں دی گئی طلاق کا حکم دلیل کے ساتھ تحریر کریں؟

لو طاؤس ان ابا الصهباء قال لابن عباس اتعلم ان الثلاث كانت تجعل واحدة.

(ب) حدیث مذکور ائمہ اربعہ کے موقف کے خلاف ہے ان کی طرف سے کیا جواب ہے؟

(ج) طلاق بدعت سے کیا مراد ہے اور اس کا حکم کیا ہے؟

السوال السرابع: (الف) عدت کا حکم وحکمت بیان کرتے ہوئے عدت وفات، عدت طلاق اور ات منقود پر دقلم کریں؟

قال ابو جعفر اختلف الناس فی الاقراء فقال قوم هی الحيض و قال اخرون هی

الاطهار .

(ب) مذکورہ مسئلہ میں احناف اور شوافع کا اختلاف بیان کرتے ہوئے احناف کا مؤقف مع دلیل تحریر کریں؟

(ج) امام طحاوی کا نام قلمبند کریں؟

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات بابت 2024ء

الورقة السادسة: شرح معانی الآثار

السوال الاوّل: عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ دَخَلْتُ مَسْجِدَ حَضْرَ مَوْتَ فَإِذَا عَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ قَبْلَ الرُّكُوعِ وَبَعْدَهُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِإِبْرَاهِيمَ فَغَضِبَ وَقَالَ رَاهُ هُوَ وَلَمْ يَرَهُ ابْنُ مَسْعُودٍ وَلَا أَصْحَابُهُ .

(الف) اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں؟

(ب) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت کو وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی روایت پر کیوں ترجیح حاصل ہے؟ حالانکہ دونوں صحابہ میں سے ہیں۔

(ج) رفع یدین کے مسئلہ کے بارے میں نظر طحاوی ذکر کریں؟

جوابات: (الف) اعراب:

اعراب سوالیہ حصہ میں لگا دیئے گئے ہیں۔

ترجمہ: حضرت عمرو بن مرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضر موت والی مسجد میں داخل ہوا، پس وہاں حضرت علقمہ بن وائل رضی اللہ عنہ نے اپنے والد کے حوالے سے بیان کیا کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھوں کو بلند کرتے رکوع کرنے سے پہلے اور رکوع کرنے کے بعد۔ راوی کہتے ہیں میں نے اس کا ذکر حضرت ابراہیم نخعی سے کیا، تو اس پر وہ ناراض ہوئے اور فرمانے لگے کہ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں کرتے دیکھا ہے، تو پھر (اصل بات یہ ہے کہ) حضرت ابن مسعود اور ان کے ساتھیوں نے ایسا کیوں نہ دیکھا؟

(ب) حضرت ابن مسعود کی روایت کو ترجیح دینے کا سبب: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت علقمہ بن وائل رضی اللہ عنہ اگرچہ دونوں صحابی ہیں اور حضرت علقمہ بن وائل کی روایت کی تردید اس لیے کی گئی ہے، کیونکہ حضرت ابن مسعود پہلے صحابی ہیں اور اس وجہ سے وہ رسول اللہ صلی

ورقی نمبر (حل شدہ پرچہ جات)

علیہ وسلم کے احوال وافعال سے حضرت علقمہ بن وائل کی بنسبت زیادہ واقف تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس بات کو پسند فرماتے تھے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ مہاجروں کے ساتھ رہیں تاکہ وہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال سے اچھی طرح واقف رہیں اور انہیں یاد رکھ پائیں۔ اس کے علاوہ ترجیح دینے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ امام ابوجعفر طحاوی بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے ایک ہیں، جو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب تھے، تاکہ وہ علم حاصل کرلیں نماز کے دوران آپ کے افعال کا کہ آپ کیسے نماز ادا کرتے تھے تاکہ وہ لوگوں کو اس کی تعلیم دے سکیں؟ تو ان حضرات نے اس سے متعلق جو بات بیان کی وہ اس سے زیادہ مستند ہوگی کہ اس صحابی کی نقل سے جو دوران نماز ان حضرات سے زیادہ دور ہوتے تھے۔

(ج) رفع یدین اور نظر طحاوی: امام طحاوی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرا مقصود کسی بھی راوی کے ضعف کو نمایاں کرنا نہیں اور نہ ہی یہ میرا طریقہ ہے مگر صرف فریق مخالف کی زیادتی کو واضح وعیاں کرنا میرا مقصد ہے۔ پھر اگر فکر ونظر کے حوالے سے غور کریں تو اس بات پر سب کا اجماع ہے کہ ابتدا تکبیر میں رفع یدین پایا جاتا تھا۔ دونوں سجدوں کے درمیان جو تکبیر ہے، اس میں رفع یدین نہیں ہے مگر سجدہ سے اٹھنے اور رکوع کی تکبیر میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض نے کہا: اس کا حکم صرف شروع والی تکبیر جیسا ہے، جس طرح اس کے اندر ہاتھ بلند کیا کرتے ہیں یونہی ان کے اندر بھی ہاتھوں کو بلند کریں گے۔ بعض دوسروں نے کہا: ان کا حکم دونوں سجدوں کے درمیان تکبیر تو وہ حکم نہیں رکھتی، اس لیے کہ اگر فرضی طور پر مان لیں کہ ان کو چھوڑ دے تو اس کی نماز فاسد نہ ہوگی جبکہ وہ دونوں نماز کے سنن سے تعلق رکھتے ہیں۔ چنانچہ جس وقت وہ نماز کی سنتوں میں سے ہے، جس طرح اٹھنے کی تکبیر نماز کے ارکان سے تعلق نہیں رکھتی، اس لیے کہ فرض مان لیں کہ اگر اس کو ترک کردے، تو نماز ٹوٹے گی نہیں۔ یہ دونوں تکبیریں نماز کی سنتوں سے تعلق رکھتی ہیں، تو نماز کی سنت کا جو حکم ہے، جس طرح کہ دونوں سجدوں کے مابین تکبیر کا حکم ہے، تو وہی حکم ان کا ہوگا ہے۔ لہٰذا دونوں کے اندر رفع یدین نہیں ہوگا، اس بارے میں نظر وفکر کا یہی تقاضا ہے کہ امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ تعالیٰ اسی بات کے قائل ہیں۔

ابوبکر بن عیاش کا بیان ہے کہ میں نے کسی بھی فقیہ کو کبھی بھی تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع یدین کرتے ہوئے نہ دیکھا۔

السوال الثانی: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قالت كان الوتر سبعا و خمسا والثلث بنيراء لكرهت ان تجعل الوتر للثالم يتقد مهن شيء حتى يكون قبلهن غيرهن .

(ا) ترجمہ کریں اور وتر کا حکم عند الائمة الاربعة بیان کریں؟

(ب) تعداد رکعات وتر میں اختلاف ائمہ بیان کرتے ہوئے نظر طحاوی ذکر کریں؟

جوابات: (الف) ترجمہ حدیث:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے آپ فرماتی ہیں کہ (آپ کے) وتر سات، پانچ اور تین رکعتیں تھیں۔ تین بہترین ہیں آپ یہ بات پسند نہیں کرتی تھیں کہ صرف تین رکعتیں وتر پڑھیں۔ ان سے پہلے کچھ بھی نوافل وغیرہ ادا نہ کیے جائیں۔

وتر کا حکم: حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک قول معتمد کے مطابق وتر کی نماز واجب ہے جبکہ صاحبین کے نزدیک نماز وتر سنت مؤکدہ ہے اور دیگر ائمہ وشوافع کا مسلک یہ ہے کہ نماز وتر مسنون ہے۔

(ب) تعداد رکعات وتر میں اختلاف:

نماز وتر کی ادائیگی میں کسی کا اختلاف نہیں لیکن اس کی رکعات میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ کسی کے نزدیک ایک رکعت اور کسی کے نزدیک تین رکعات وتر ہیں۔ آیئے آئمہ کے مؤقف کو جانتے ہیں۔

امام ابوحنیفہ کا مؤقف: امام ابوحنیفہ کے نزدیک وتر تین رکعت ہیں اور ان میں ایک ہی سلام ہے۔

دلیل: عقبہ بن مسلم کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن عمر سے وتر کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا: کیا تم دن کے وتر کو جانتے ہو؟ تو میں نے کہا وہ نماز مغرب ہے۔ انہوں نے کہا: تم نے سچ کہا یا تم نے اچھا جواب دیا: پھر آپ نے فرمایا: ہم مسجد میں تھے کہ ایک شخص کھڑا ہوا اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وتر یا رات کی نماز کے متعلق پوچھا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رات کی نماز دو، دو رکعت ہے، جب تمہیں صبح (صادق) ہو جانے کا خوف ہو، تو ایک رکعت سے نماز کو وتر بنا دو۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے رات کے وتر کو دن کے یعنی مغرب کی نماز کی طرح قرار دیا تو واضح ہو گیا کہ وتر تین رکعات ہیں، ان میں سلام نہیں جیسا کہ مغرب کی نماز تین رکعات ہیں ان کے درمیان سلام نہیں۔ مذکورہ بالا حدیث بھی ہمارے مؤقف کی دلیل ہے۔

امام شافعی و امام مالک کا مؤقف: ان حضرات کے نزدیک وتر کی تین رکعات ہیں مگر ان میں سلام کے ذریعے فصل کیا جائے یعنی دو سلاموں کے ساتھ۔ اس میں ایک رکعت کا بھی احتمال پایا جاتا ہے۔

دلیل: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کے بارے میں سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو دو رکعت ہیں، جب تمہیں صبح (صادق) ہو جانے کا خوف ہو، تو ایک رکعت پڑھ کر اپنی نماز کو وتر بنا لو۔

حضرت سالم رضی اللہ عنہ اپنے باپ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ دو رکعت اور وتر کو سلام سے علیحدہ کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی یہی

...ے تھے۔
...تعداد رکعات وتر اور نظر طحاوی: امام طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: صلوۃ رکعۃ واحدۃ تام کا
...طلب یہ ہے کہ ایک رکعت اس طرح پڑھے کہ اس نے پہلے دو رکعات پڑھ لیں تا کہ یہ رکعت قطع یعنی اس
...رکعت سے پہلے پڑھی گئی دونوں رکعتوں کو طاق کردے۔ ایک رکعت علیحدہ نہ پڑھی جائے بلکہ دونوں
...نوں کو طاق کردے، گویا ایک رکعت علیحدہ نہ پڑھی جائے بلکہ اور رکعتوں کے ساتھ ملا کر پڑھی جائے۔
...السؤال الثالث: عن ابن عمر رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قال طلقت امرأتي وهي حائض فردها
...علي رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حتى طلقها وهي طاهر.
...(ا) ترجمہ کریں نیز حالت حیض میں دی گئی طلاق کا حکم دلیل کے ساتھ تحریر کریں؟
...عن طاؤس ان ابا الصهباء قال لابن عباس اتعلم ان الثلاث كانت تجعل واحدة.
...(ب) حدیث مذکور ائمہ اربعہ کے موقف کے خلاف ہے ان کی طرف سے کیا جواب ہے؟
...(ج) طلاق بدعت سے کیا مراد ہے اور اس کا حکم کیا ہے؟

...وابات: (الف) ترجمہ:

...حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں
...طلاق دے دی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مجھے واپس لوٹانے کا حکم صادر فرمایا، یہاں تک کہ
...نے اسے حالت طہر میں طلاق دی۔

حالت حیض میں دی گئی طلاق کا حکم: صورت مسئلہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص حالت حیض میں اپنی
...کو طلاق دیتا ہے، تو وہ طلاق واقع ہو جائے گی، اور ایسا کرنا گناہ ہے۔ ہر چند کہ اچھے لوگوں کے یہاں
...ت تو نہیں سمجھا جائے گا، مگر اس کے باوجود وقوع طلاق میں کسی بھی طرح کا کوئی شبہ یا شائبہ نہیں ہے۔
...بہتر یہ ہے کہ شوہر طلاق سے رجوع کرے۔

...حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس مقام پر کسی فقہی مذہب کی حمایت یا مخالفت کیے بغیر
...صرف احادیث کی بنیاد پر موقف اختیار کیا ہے کہ حالت حیض میں دی گئی طلاق واقع ہو جائے گی۔ انہوں نے
...حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے واقعہ سے استدلال کیا ہے کہ انہوں نے حالت حیض میں اپنی بیوی کو
...(طلاق) دے دی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ہونے پر رجوع کرنے کا حکم دیا، پھر رجوع کے بعد انہوں
...نے بیوی کو اس وقت طلاق دی جب وہ حالت طہر میں تھی۔

(ب) تین طلاقوں کے وقوع کے حوالے سے آئمہ اربعہ کا موقف:

...ایک وقت تین طلاقیں دینے سے ان کے وقوع یا عدم وقوع کے حوالے سے آئمہ اربعہ کا متفقہ موقف

یہ ہے کہ اس صورت میں تین طلاقیں واقع ہو جائیں گی۔ چنانچہ امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں

ایک بار تین طلاق دینے سے نہ صرف نزد حنفیہ بلکہ اجماع مذاہب اربعہ تین طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں۔ امام شافعی، امام مالک اور امام احمد رحمہم اللہ تعالیٰ آئمہ مجتہدین سے کوئی امام اس باب میں اصلاً جدا نہیں عورت اس کے نکاح سے ایسی خارج ہوئی کہ اب بے حلالہ ہرگز اس کے نکاح میں نہیں آ سکتی۔ اگر یونہی رجوع کر لیا جائے بلا حلالہ نکاح جدید باہم کر لیا، تو دونوں جتنا عرصہ کاری ہوں گے اور پھر پھر حرام کاری کریں گے۔ چنانچہ ارشاد خداوندی ہے:

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا یعنی "جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے راستہ نکال دیتا ہے۔"

اس نے تقویٰ نہ کیا بلکہ خلاف خدا اور رسول تین طلاقیں لگا تار دینے کا مرتکب ہوا، اللہ عزوجل نے اس کے لیے مخرج نہ رکھا، اب حلالہ کے سخت تازیانے سے اسے ہرگز مفر نہیں، یہاں تک کہ آئمہ دین نے فرمایا: اگر قاضی شرع حاکم اسلام ایسے مسئلہ میں ایک طلاق پڑنے کا حکم دے، تو وہ حکم باطل و مردود ہے۔

جمہور صحابہ، تابعین اور ان کے بعد والے مسلمانوں کے آئمہ کرام کا مسلک ہے، کہ لفظ تین طلاقیں تین ہوں گی۔ امام مجاہد سے سنن داؤد میں مروی ہے کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا، تو ایک شخص آیا اور کہا: میں نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دی ہیں، مجاہد کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کچھ دیر خاموش رہے، تو میں نے خیال کیا کہ شاید ابن عباس سائل کو بیوی واپس کر دیں گے، تو کچھ دیر بعد آپ نے فرمایا: تم میں سے بعض لوگ بیوی کی طلاق دیتے ہوئے حماقت سے کام لیتے ہیں، ابن عباس کہتے ہیں، تو یاد رکھو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے کوئی سبیل پیدا فرما دیتا ہے، جبکہ تو نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی ہے اور تیری بیوی تجھ سے لاتعلق ہو چکی ہے۔

(ج) طلاق بدعت اور اس کا حکم:

طلاق بدعت کی تین صورتیں ہیں:

i- ایک ہی مجلس میں بیک وقت تین طلاقیں دینا خواہ ایک کلمہ سے ہوں یا متعدد کلمات سے تو یہ تینوں واقع ہو جائیں گی۔

ii- حالت حیض میں ایک طلاق دینا، اس میں رجوع کرنا واجب ہے لیکن ایک طلاق واقع ہو جائے گی۔

iii- جن ایام میں عورت سے صحبت کی ہو ان میں ایک طلاق دینا، تو طلاق واقع ہو جائے گی۔ مگر یاد

رہے کہ طلاق بدعت دینے والا گناہ گار ہوتا ہے۔ (درمختار مع الرد المحتار ج 4، ص 32)

السوال الرابع: (الف) عدت کا حکم و حکمت بیان کرتے ہوئے عدت وفات، عدت طلاق اور عدت مفقود پر قلم کریں؟

قال ابو جعفر اختلف الناس فی الاقراء فقال قوم هی الحیض و قال اٰخرون هی الاطهار.

(ب) مذکورہ مسئلہ میں احناف اور شوافع کا اختلاف بیان کرتے ہوئے احناف کا مؤقف مع دلیل تحریر کریں؟

(ج) امام طحاوی کا نام قلمبند کریں؟

جوابات: (الف) عدت کا حکم و حکمت:

عورت کے لیے عدت گزارنا واجب ہے، عدت گزارنے میں ایک حکمت یہ ہے کہ استبرائے رحم ہو جائے۔ عدت کے ذریعے نکاح کا مقام و مرتبہ واضح ہو جاتا ہے اور نسب محفوظ رہے۔

عدت وفات: اگر کسی عورت کا شوہر وفات پا جائے تو اس کی عدت چار ماہ دس دن ہیں (قمری مہینوں کے اعتبار سے)۔

عدت طلاق: اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دے دے اور وہ غیر حاملہ ہو تو اس کی عدت تین حیض ہیں۔ اگر حاملہ ہو تو اس کی عدت وضع حمل ہے۔

عدت مفقود: اگر کسی عورت کا شوہر لاپتہ ہو جائے تو اس کے لیے بہتر یہی ہے کہ وہ اس کی واپسی کا انتظار کرے، لیکن اگر وہ دوسرا نکاح کرنا چاہتی ہے تو وہ قاضی کے پاس جا کر اپنا مسئلہ مع گواہان بیان کرے تو قاضی بیوی کو چار سال تک مزید انتظار کا حکم دے گا، اگر اس دوران بھی شوہر کا پتہ نہ چلے تو قاضی شوہر کو مردہ قرار دے تو وہ عورت چار ماہ دس دن عدت گزار کر دوسرا نکاح کر سکتی ہے، لیکن اگر ایک سال تک نکاح فسخ کا وقت ہو جائے یا نفقہ نہ ہو تو پھر عورت تین حیض عدت پوری کرے گی۔

(ب) مذکورہ مسئلہ کی وضاحت:

امام ابو جعفر فرماتے ہیں کہ لفظ "اقراء" میں اہل علم میں اختلاف پایا جاتا ہے، ایک گروہ کے نزدیک یہ "حیض" ہے اور دوسرے کہتے ہیں یہ "طہر" ہے۔ مذکورہ مسئلہ یعنی لفظ "اقراء" کے معنی میں امام ابو حنیفہ اور امام مالک کا اختلاف درج ذیل ہے:

احناف کا مؤقف: احناف کے نزدیک "قروء" سے مراد "حیض" ہے۔

شوافع کا مؤقف: شوافع کے نزدیک "قروء" سے مراد "طہر" ہے۔

مؤقف احناف پر دلیل: آپ نے ایک مستحاضہ عورت سے فرمایا: "تم اپنے اقراء کے ایام میں نماز ترک کر دو۔" اس حدیث مبارکہ میں "اقراء" سے صریحاً "حیض" مراد ہے۔ جو کہ نبی پاک کی زبان مقدس سے جاری ہوا، اور یہی ہماری دلیل ہے۔

(ج) امام طحاوی کا اسم گرامی:

امام طحاوی کا پورا نام "الامام الحافظ ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن عبد الملک بن مسلمہ بن سلیم بن خباب الازدی المصری الطحاوی حنفی" ہے۔

☆☆☆

H_M_Hasnain_Asadi

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس لأهل السنة باکستان

شهادة العالمية فی العلوم العربية والاسلامية

"السنة الثانية" للبنات الموافق سنة ۱۴۴۶ھ 2025ء

الوقت المحدد: ثلاث ساعات | الورقة الاولیٰ: لصحیح البخاری | مجموع الارقام: ۱۰۰

الملاحظة: اجب عن ثلثة فقط .

السوال الاوّل: (الف) اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ الْاَنْصَارِیَّ قَالَ وَ هُوَ یُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْیِ فَقَالَ فِیْ حَدِیْثِهٖ بَیْنَا اَنَا اَمْشِیْ اِذْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِّنَ السَّمَآءِ فَرَفَعْتُ بَصَرِیْ فَاِذَا الْمَلَكُ الَّذِیْ جَآءَنِیْ بِحِرَآءٍ جَالِسٌ عَلٰی كُرْسِیٍّ بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ فَرُعِبْتُ مِنْهُ فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ زَمِّلُوْنِیْ زَمِّلُوْنِیْ .

حدیث مذکور پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) فترة الوحی سے کیا مراد ہے؟ اور اس کی مدت اور حکمت بیان کریں؟

(ج) "زَمِّلُوْا" کی صرفی تحقیق لکھیں؟

جوابات: (الف) اعراب: اعراب کے لیے سوالیہ حصہ دیکھیے۔

ترجمۃ الحدیث: حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ انقطاع وحی کا حال بیان کر رہے تھے انہوں نے کہا: جس وقت میں جا رہا تھا تو میں نے آسمان سے ایک آواز سنی، میں نے نظر اٹھائی تو دیکھا کہ وہی فرشتہ ہے جو میرے پاس غار حراء میں آیا تھا۔ میں مرعوب ہو کر پلٹ گیا/آیا۔ میں نے کہا: مجھے چادر اوڑھا دو، مجھے چادر اوڑھا دو۔

(ب) "فترة الوحی" کا مطلب: فترة الوحی سے مراد ہے "انقطاع وحی کا زمانہ"۔ یعنی وہ زمانہ جس میں آپ پر وحی کو روک لیا گیا تھا۔

فترة الوحی کی مدت: فترة الوحی کی مدت کے حوالے سے حسب ذیل اقوال ہیں:

☆ علامہ حجر عسقلانی نے لکھا ہے:

"تاریخ احمد بن حنبل" میں شعبی روایت کرتے ہیں کہ فترت الوحی کی مدت تین سال تھی۔ اسی پر امام ابن اسحاق کا اعتماد ہے۔ امام بیہقی نے روایت کیا ہے کہ نبوت کی ابتدا میں سچے خواب دیکھنے کی مدت چھ مہینے تھی۔ حالت بیداری میں وحی کی ابتداء ماہ رمضان میں ہوئی۔

☆ بعض روایات کے مطابق فترت الوحی کی مدت اڑھائی برس ہے۔

☆ بعض روایات کے مطابق فترۃ الوحی کی مدت چھ مہینے ہے۔

☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: فترۃ الوحی کی مدت چند ایام ہیں۔

☆ علامہ بدرالدین محمد بن الزرکشی لکھتے ہیں کہ فترۃ الوحی کی مدت اڑھائی سال ہے۔

فترۃ الوحی کی حکمت: فترۃ الوحی میں حکمت یہ تھی کہ جب آپ پر پہلی وحی نازل ہوئی تو آپ بتقاضا بشریت گھبرا گئے اور آپ پر خوف طاری ہو گیا تھا' لہٰذا آپ کو وحی سے مانوس کرنے اور آپ کو وحی کا اشتیاق دلانے کے لیے آپ پر کچھ عرصہ کے لیے وحی کو روک لیا گیا۔

(ج) صرفی تحقیق: زَمَّلُوْ: صیغہ جمع مذکر حاضر فعل امر حاصر معروف ثلاثی مزید فیہ صحیح از باب تفعیل۔

السوال الثانی: (الف) عَنْ اَبِیْ حَمِیْدِ السَّاعِدِیِّ قَالَ اسْتَعْمَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِّنَ الْاَزْدِ یُقَالُ لَہُ ابْنُ الْاُتَبِیَّۃِ عَلَی الصَّدَقَۃِ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ ھٰذَا لَکُمْ وَھٰذَا اُھْدِیَ لِیْ قَالَ فَھَلَّا جَلَسَ فِیْ بَیْتِ اَبِیْہِ اَوْ بَیْتِ اُمِّہٖ فَیَنْظُرَ یُھْدٰی لَہٗ اَمْ لَا .

اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) عاملین کو ملنے والے ہدایا کا حکم بیان کریں؟

(ج) ہبہ کی تعریف قلمبند کریں؟

جوابات: (الف) اعراب: اعراب کے لیے سوالیہ حصہ دیکھیے۔

ترجمۃ الحدیث: حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ ازد کے ایک آدمی کو صدقات وصول کرنے کا عامل بنایا، اس کا نام ابن الاتبیہ تھا۔ جب وہ صدقات لے کر آیا تو کہنے لگا: یہ صدقات آپ کے لیے ہیں اور یہ چیزیں مجھے ہدیہ کی گئی ہیں۔ آپ نے فرمایا: یہ شخص جا کر اپنی ماں یا اپنے باپ کے گھر کیوں نہ بیٹھا پھر یہ دیکھتا کہ اسے ہدیہ دیا جاتا ہے یا نہیں۔

(ب) عاملین کو ملنے والے ہدیہ کا حکم: حکومت کا منصب دار ہوتے ہوئے معین حق سے زیادہ لینا خواہ لوگ اپنی مرضی سے کیوں نہ دیں اور کہیں کہ یہ ہدایہ ہے، تو وہ مال بھی بیت المال کا حق ہے اور قوی امانت ہے۔ اسے ذاتی تصرف میں لانا جائز نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے' کیونکہ اگر یہ گھر بیٹھ جائیں تو یہ تحائف ان کو نہیں ملنے تھے اور جو ہدیہ یہ کسی ناجائز یا غیر قانونی کام کرانے کے لیے دیا جائے وہ رشوت ہے لینے والے کے لیے ہر حال میں حرام ہے اور دینے والا اگر ظلم سے بچنے یا اپنا حق حاصل کرنے کے لیے دے، تو اس کے حق میں رشوت نہیں ہے۔

(ج) ہبہ کی تعریف: کسی دوسرے کو بغیر کسی معاوضہ کے کسی مال کا مالک بنانے کو ہبہ کہا جاتا ہے۔

السوال الثالث: (الف) عن عائشة قالت ماغرت علی امرءة للنبی صلی اللہ علیہ وسلم ماغرت علی خدیجة هلکت قبل ان یتزوجنی لما کنت اسمعه یذکرها و امره ان یبشرها ببیت من قصب و ان کان لیذبح الشاة فیهدی فی خلائلها منها ما یسعهن .

حدیث مذکور کا ترجمہ کریں؟

(ب) خط کشیدہ کلمات کی صرفی تحقیق کریں؟

(ج) سیرت خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا پر جامع نوٹ لکھیں جس میں ان کی عمر اور ان کی اولاد کا تذکرہ ضرور قلمبند ہو۔

جوابات: (الف) ترجمۃ الحدیث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، آپ فرماتی ہیں کہ مجھے ازواج نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں سے کسی زوجہ پر اتنی غیرت نہیں آئی جتنی غیرت حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر آئی۔ مجھ سے نکاح سے پہلے ان کا انتقال ہو چکا تھا، کیونکہ میں اکثر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کا ذکر سنا کرتی تھی اور اللہ نے آپ کو یہ حکم دیا کہ آپ انہیں جنت میں ایسے گھر کی خوشخبری دیں جو کھلے موتیوں کا بنا ہوا ہے۔ جب آپ کوئی بکری ذبح کرتے تو ان کی سہیلیوں کو اس کے گوشت میں سے بھیجتے جو ان کے لیے کافی ہوتا۔

(ب) خط کشیدہ صیغے:

فاغرت: صیغہ واحد متکلم ماضی منفی معلوم اجوف یائی باب ضَرَبَ یَضْرِبُ .

یتزوجنی: صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع معلوم باب تفعل .

(ج) حضرت خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا کی سیرت پر جامع نوٹ:

نام ونسب: آپ کا نام خدیجہ بنت خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کا نسب ''قصی'' میں جا ملتا ہے۔ آپ تمام ازواج میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سب سے زیادہ قریب النسب تھیں۔ آپ کی والدہ کا نام فاطمہ بنت زائدہ بن الاصم تھا۔ آپ کا لقب جاہلیت کے زمانہ میں بھی ''طاہرہ'' تھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا مکہ کی بہت معزز اور مالدار خاتون تھیں، جب آپ بیوہ ہوئیں تو قریش کا ہر سردار آپ سے نکاح کا خواہش مند تھا۔ پھر جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بغرض تجارت آپ کا مال لے کر گئے اور غیر معمولی منافع کمایا، تو انہوں نے آپ کے ساتھ نکاح میں رغبت دکھائی۔ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر پچیس سال اور حضرت خدیجہ رضی اللہ

عنہا کی عمر چالیس سال تھی۔

حسن سیرت: حضرت خدیجہ بہت عالمہ و فاضلہ تھیں، اللہ سے بہت ڈرنے والی تھیں۔ سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائیں۔ اپنے مال سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر طرح مدد کی اور ابتدائے اسلام میں آنے والی تمام مشکلات کا سامنا ڈٹ کر کیا۔ رسول اللہ کے لیے ہمیشہ مونس، غمخوار اور باعث تسکین بنی رہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے بہت محبت کرتے تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح قبل نکاح اور اولاد: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح کرنے سے پہلے جب آپ کنواری تھیں تو آپ کا نکاح عتیق بن عائد سے ہوا۔ اور ان سے ایک بیٹی پیدا ہوئی جس کا نام ''ہند بنت عتیق'' تھا۔ پہلے شوہر کی وفات کے بعد انہوں نے ابو ھالہ بن النباش بن زارہ سے نکاح کیا۔ اس سے ان کی ایک بیٹی ''ہند بنت ابی ہالہ'' اور ایک بیٹا ہالہ بن ابی ہالہ پیدا ہوا۔ محمد بن حزم نے لکھا ہے کہ حضرت خدیجہ کا ابو ہالہ سے ایک اور بیٹا بھی تھا جس کا نام حارث بن ابی ہالہ تھا اور وہ رکن یمانی کے نیچے سب سے پہلے شہید کیے گئے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اولاد: سوائے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام اولاد آپ کے بطن مبارک سے پیدا ہوئی۔ ان میں چار بیٹیاں اور ایک بیٹا تھا۔ بیٹیوں کے نام یہ تھے: حضرت زینب، حضرت رقیہ، حضرت ام کلثوم اور حضرت فاطمہ اور بیٹے کا نام حضرت قاسم تھا۔

وصال: آپ وہ واحد زوجہ رسول ہیں جن کا آپ کی حیات مبارکہ میں انتقال ہوا۔ آپ پچیس برس تک رسول اللہ کی رفیق حیات رہیں۔ ہجرت سے تین سال قبل پینسٹھ (65) سال کی عمر میں آپ کا وصال پُر ملال ہوا۔ آپ کو مکہ مکرمہ کے مشہور قبرستان ''حجون'' میں سپرد خاک کیا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ان کو اپنے مقدس ہاتھوں سے قبر میں اتارا۔

السوال الرابع: (الف) بنات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء اور احوال بالاختصار تحریر کریں؟
(ب) حدیث کی کس کتاب کو جامع کہا جاتا ہے؟ جامع بخاری کے علاوہ کوئی دو نام اور ذکر کریں۔
(ج) امام بخاری کا نام، ولادت، وصال اور مختصر احوال سپرد قلم کریں؟

جوابات: (الف) بنات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مع مختصر احوال:

۱۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا: آپ بعثت سے دس سال پہلے پیدا ہوئیں، آپ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے پیدا ہوئیں' آپ کا نکاح بعثت کے اعلان سے پہلے ہی آپ کے خالہ زاد بھائی ابو العاص بقیط بن ربیع سے کر دیا گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اعلان نبوت کا حکم ہوا، تو آپ کی تمام صاحبزادیاں اور حضرت خدیجہ آپ پر ایمان لے آئیں، مگر ابو العاص کفر پر ڈٹا رہا اور جنگ بدر میں قریش

کے ساتھ شامل تھا۔ وہاں پر قیدی ہو گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس وعدہ پر رہا فرمایا کہ مکہ جا کر حضرت زینب کو مدینہ بھیج دیں گے۔ انہوں نے اپنا وعدہ پورا کیا۔ بالآخر ۷ ہجری میں اس نے اسلام قبول کر لیا، تو آپ نے حضرت زینب کے ساتھ ان کا دوبارہ نکاح کر دیا۔

۲۔ حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا: آپ کا نکاح بعثت سے پہلے عتبہ بن ابی لہب سے ہوا تھا، مگر جب آپ نے اعلان نبوت کیا تو اس نے آپ کو طلاق دے دی۔ ابھی ان کی رخصتی نہ ہوئی تھی۔ آپ نے اس کے بعد آپ کا نکاح حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے کر دیا۔ آپ نے حضرت عثمان کے ساتھ حبشہ کی طرف پہلی ہجرت فرمائی۔ وہاں آپ کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا، جس کا نام عبداللہ تھا۔ وہ بھی اپنی والدہ کی وفات کے دو برس بعد وفات پا گیا۔ پھر آپ مکے آ گئے اور دوبارہ مدینہ کی طرف ہجرت کی۔

غزوہ بدر کے موقع آپ سخت بیمار تھیں اور حضرت عثمان ان کی دیکھ بھال کے لیے مدینہ میں ہی تھے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو غزوۂ بدر سے حاصل ہونے والے مال غنیمت سے حصہ بھی دیا)۔ جس دن غزوۂ بدر میں فتح کو نوید آئی اسی دن بیس برس کی عمر میں آپ کا انتقال ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ اس وقت وہاں موجود نہ تھے، اس لیے نماز جنازہ میں شریک نہ ہوئے۔

۳۔ حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا: آپ کا نکاح بھی قبل از بعثت ابولہب کے بیٹے عتیبہ بن ابی لہب سے ہوا تھا، مگر اس نے بھی آپ کو ہمبستری سے قبل طلاق دے دی۔ پھر حضرت رقیہ کی وفات کے بعد ربیع الاوّل ۳ ہجری میں آپ کا نکاح حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہما سے کر دیا گیا، جس وجہ سے وہ ذوالنورین کہلائے، آپ کی کوئی اولاد نہ تھی اور سن ۹ ہجری میں آپ کا انتقال ہو گیا۔ آپ کی نماز جنازہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھائی۔

۴۔ حضرت فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا: آپ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے چھوٹی صاحبزادی تھیں، رسول اللہ کو آپ سے بے انتہاء محبت تھی۔ آپ بعثت سے ایک سال یا بعض روایات کے مطابق پانچ سال قبل پیدا ہوئیں۔

آپ کا نام "فاطمہ" اور لقب "بتول و زہراء" ہیں۔ آپ جنت کی عورتوں کی سردار ہیں۔ آپ کا نکاح حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سن ۲ ہجری میں ہوا۔ آپ کے جہیز میں درج ذیل اشیاء شامل تھیں:

دو چکیاں، ایک لحاف، ایک تکیہ، ایک مشک اور دو گھڑے۔ اسی سال ماہ ذوالحجہ میں رسم عروسی ادا کی گئی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رسم کی ادائیگی کے لیے مکان کرایہ پر لیا۔ پھر حضرت حارث رضی اللہ عنہ نے دے دیا۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

صاحبزادیوں میں صرف حضرت فاطمہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سلسلہ نسب جاری رہا اور قیامت

تک جاری رہے گا۔

آپ کا وصال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے چھ ماہ بعد ۳ رمضان المبارک ۱۱ھ میں ہوا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ کو بقیع کے قبرستان میں رات کے وقت دفن کیا گیا۔ حضرت علی، عباس اور فضل رضی اللہ عنہم نے آپ کو قبر میں اتارا۔

آپ کی اولاد میں تین لڑکے اور تین لڑکیاں تھیں۔ ان کے نام یہ ہیں:

حضرت امام حسن	،	حضرت امام حسین
حضرت محسن	،	حضرت رقیہ
حضرت کلثوم	،	حضرت زینب

ان میں سے سوائے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے کسی سے نسل نہیں رہی۔

(ب) حدیث کی جامع کتاب کی تعریف: حدیث کی جامع کتاب وہ کتاب کہلاتی ہے جس میں آٹھ عنوانات سیر، آداب، تفسیر، عقائد، فتن، احکام، اشراط اور مناقب کے تحت احادیث لائی جاتی ہیں۔

دو کتابوں کے نام: جامع بخاری کے علاوہ دو کتابوں کے نام درج ذیل ہیں:

i- الجامع الصحیح المسلم ii- جامع الترمذی الامام ترمذی

(ج) امام بخاری رضی اللہ عنہ کے مختصر احوال زندگی: امیر المؤمنین فی الحدیث "امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری الجعفی ۱۳ شوال ۱۹۴ ہجری میں ماوراء النہر کے مشہور شہر "بخارا" میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد عظیم محدث اور ایک صالح بزرگ تھے۔

ایام طفولیت میں آپ کے والد کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ آپ کی پرورش کی ساری ذمہ داری آپ کی والدہ کے سر پر آ گئی۔ بچپن ہی میں آپ نابینا ہو گئے، ہر طرح علاج کروایا گیا مگر بات نہ بنی۔ الغرض! آپ کی والدہ نے اللہ تعالیٰ سے رو رو کر فریاد کی اور ان کی دُعا سے آپ کی بینائی لوٹ آئی۔

ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد جب آپ کی عمر دس سال ہوئی تو آپ کے دل میں علم حدیث سیکھنے کا شوق پیدا ہو گیا۔ پس آپ نے بخارا ہی میں درس حدیث میں داخلہ لے لیا۔ ایک سال کے اندر اندر آپ کو متن حدیث اور اس کے سند پر اس عالم کا عبور حاصل ہوا کہ بعض اوقات آپ کے اساتذہ بھی آپ سے اپنی تصحیح کرتے تھے۔

آپ کا حافظہ بہت کمال کا تھا۔ جب ان کی قوت حفظ کو تاریخ کی کتابوں میں دیکھیں، تو یوں لگتا ہے کہ آپ سر سے پیر تک حافظہ ہی حافظہ ہوں۔ ان کے حافظہ کو دیکھ کر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی یاد تازہ ہو جاتی تھی۔

ایک مرتبہ بلخ کے مقام پر آپ نے لوگوں کی فرمائش پر ایک ہزار شیوخ سے ایک ہزار احادیث زبانی

بیان کردیں۔ آپ شافعی المذہب تھے۔

آپ کے اساتذہ اور مشائخ کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ آپ کے اساتذہ و مشائخ کی تعداد یوں تو ایک ہزار سے زیادہ ہے لیکن ان میں سے چند کے نام یہ ہیں: حافظ ابراہیم بن موسیٰ، یحییٰ بن یحییٰ محمد بن عروہ محمد بن سلام بیکندی، عمر بن عاصم، محمد بن یوسف فریابی، ابو عاصم النبیل، محمد بن عیسیٰ اور شریح بن نعمان وغیرہم۔

آپ سے جن لوگوں نے فیض حاصل کیا، ان کی تعداد ایک لاکھ سے بھی زائد ہے۔ ان میں سے چند کے اسماء یہ ہیں: عبداللہ بن محمد بن ناجیہ، حسین بن محمد بتائی، عبیداللہ بن واصل، محمد بن سلیمان باغندی، محمد بن عبداللہ بن جنید، جعفر بن محمد نیشاپوری، ابو بکر بن داؤد، ابو محمد بن صاعد، محمد بن ہارون حضرمی اور حسین بن عالمی بغدادی وغیرہ۔

آپ جب سمرقند آرہے تھے تو معلوم ہوا کہ وہاں کے لوگ آپ کے بارے دو آراء رکھتے ہیں چنانچہ آپ وہیں سے ''حرتنگ'' نامی بستی میں رک گئے اور وہیں پر آپ اپنے کچھ دن علیل رہ کر اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ اور یوں یکم شوال ۲۵۶ ہجری کو باسٹھ سال کی عمر میں علم و فضل کا یہ عظیم آفتاب غروب ہوگیا۔ آپ کا مزار سمرقند میں ہے۔ آپ کی قبر کی مٹی سے کئی عرصہ تک مشک کی مہک آتی رہی اور لوگ اسے بطور تبرک لے جاتے تھے۔

☆ ☆ ☆

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظيم المدارس لأهل السنة باكستان

شهادة العالمية فى العلوم العربية والاسلامية

"السنة الثانية" للبنات الموافق سنة ۱۴۴۶ھ 2025ء

الوقت المحدد	الورقة الثانية:	مجموع الارقام
ثلاث ساعات	صحيح مسلم	۱۰۰

الملاحظة: اجب عن ثلثة فقط .

السوال الاوّل: (الف) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ مُعَاذًا قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّكَ تَاْتِيْ قَوْمًا مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ فَادْعُهُمْ اِلٰى شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوٰتٍ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَّ لَيْلَةٍ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ فِيْ فُقَرَائِهِمْ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاِيَّاكَ وَكَرَائِمَ اَمْوَالِهِمْ .

حدیث مذکور پر اعراب لگا کر سلیس اُردو میں ترجمہ کریں؟

(ب) حدیث مذکور میں روزے اور حج کا ذکر کیوں نہیں ہے؟

(ج) کرائم اموال سے کیا مراد ہے؟ نیز خط کشیدہ صیغے کی وضاحت کریں؟

جوابات: (الف) اعراب: اعراب کے لیے دیکھیے سوالیہ حصہ میں۔

ترجمۃ الحدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (یمن کا حاکم بنا کر) بھیجا اور فرمایا: تم بعض اہل کتاب کے پاس جا رہے ہو، تو پہلے انہیں توحید و رسالت کی گواہی دینے کی دعوت دینا، جب وہ اسے مان لیں تو انہیں بتانا کہ بیشک اللہ نے ان پر دن اور رات میں پانچ نمازوں کو فرض کیا ہے۔ جب وہ ان کو مان لیں تو بتلانا کہ اللہ نے ان پر زکوٰۃ بھی فرض کی ہے، جو ان کے دولت مند لوگوں سے لے کر ان کے غریب لوگوں میں تقسیم کی جائے گی۔ جب وہ اسے قبول کر لیں تو تم زکوٰۃ میں ان کا عمدہ مال ہرگز مت لینا۔

(ب) حدیث مذکور میں روزے اور حج کا ذکر نہ کرنے کا سبب: حدیث مذکورہ میں روزے اور حج کو ذکر نہ کرنے کے وجوہات یہ ہیں:

i- اس کی ایک وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زیادہ اہم عبادات کا ذکر فرمایا ہو۔ ہر چند کہ روزے اور حج بھی فرض ہیں، لیکن نماز اور زکوٰۃ ان سے زیادہ اہم فرائض ہیں۔ (نعمۃ الباری ج ۳)

ii- یہ وجہ بھی ہو سکتی ہے کہ راوی نے اختصار سے کام لیتے ہوئے ان کا ذکر نہ کیا ہو۔

(ج) کرائم اموال کا معنی: کرائم جمع ہے کریمۃ کی۔ اس سے مراد ہے نفیس اور عمدہ مال۔ نفیس و عمدہ مال چن کر بطور زکوٰۃ وصول کرنا حرام ہے۔

خط کشیدہ صیغہ: افترض: صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم باب افتعال

السوال الثانی: (الف) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعٌ مَّنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَمَنْ كَانَتْ فِيْهِ خُلَّةٌ مِّنْهُنَّ كَانَتْ فِيْهِ خُلَّةٌ مِّنْ نِّفَاقٍ حَتّٰى يَدَعَهَا .

اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) نفاق کی چاروں علامتیں لکھیں؟

(ج) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلث من کن فیہ وجد بھن حلاوۃ الایمان .

حلاوت ایمان کے لیے کون سی تین چیزیں ضروری ہیں؟

جوابات: (الف) اعراب: اعراب کے لیے سوالیہ حصہ دیکھیے۔

ترجمۃ الحدیث: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص میں چار عادتیں ہوں گی وہ خالص منافق ہوگا اور جس میں ان میں سے ایک عادت ہوگی اس میں نفاق کی ایک علامت ہوگی جب تک وہ اسے چھوڑ نہ دے۔

(ب) علامات نفاق: نفاق کی چار علامتیں مندرجہ ذیل ہیں:

i- جھوٹ بولنا
ii- وعدہ خلافی کرنا
iii- امانت میں خیانت کرنا
iv- جھگڑے کے وقت بدزبان کرنا

(ج) حلاوت ایمان کے لیے ضروری چیزیں: جس شخص میں یہ تین خصلتیں پائی جائیں گی وہ ایمان کی حلاوت کو پالے گا:

i- اللہ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے تمام ماسواء سے زیادہ محبوب ہوں۔
ii- جو بندہ سے صرف اللہ کے لیے محبت کرے۔
iii- جب اللہ نے اسے بچالیا، تو کفر میں لوٹ جانے کو ایسا بُرا جانے جیسے آگ میں ڈالے جانے کو بُرا جانتا ہے۔

السوال الثالث:۔ عن صفوان ابن یعلی عن ابیه قال اتی النبی صلی الله علیه وسلم رجل و هو بالجعرانة و انا عند النبی صلی الله علیه وسلم و علیه مقطعات و هو متضمخ بالخلوق فقال انی احرمت بالعمرة و علی هذا و انا متضمخ بالخلوق فقال له النبی صلی الله علیه وسلم ما کنت صانعا فی حجك قال انزع عنی هذه الثیاب و اغسل عنی هذا الخلوق .

حدیث مبارک کا ترجمہ کریں اور خط کشیدہ صیغہ حل کریں؟

(ب) مقطعات سے کیا مراد ہے؟

(ج) کوئی سے پانچ ممنوعات احرام لکھیں؟

جوابات: (الف) ترجمۃ الحدیث: صفوان بن یعلیٰ اپنے والد کے حوالے سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص جعرانہ کے مقام پر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت میں بھی بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر تھا، اس نے مقطعات پہنا ہوا تھا، جس پر خوشبو لگی ہوئی تھی۔ اس نے کہا: میں نے عمرہ کے لیے احرام باندھ رکھا ہے اور میرے اوپر یہ (اشارہ کرکے) بھی ہے اور اس پر خوشبو بھی لگی ہوئی ہے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں جس طرح حج سرانجام دوں، تم بھی ویسے اپنا حج سرانجام دو۔ اس نے عرض کی: میں ان کپڑوں کو اتار دوں اور اس خوشبو کو دھو دوں؟ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو

حج میں بجالاتے ہو ویسے اپنے عمرے میں بھی سرانجام دو۔

خط کشیدہ صیغہ: متضمع: صیغہ واحد مذکر اسم فاعل باب تفعل ۔

(ب) مقطعات کا معنی: مقطعات سے مراد ہے جبہ۔

(ج) ممنوعات احرام: حالت احرام میں بہت سے امور حرام وممنوع ہو جاتے ہیں، ان میں سے چند ایک مشہور درج ذیل ہیں:

(۱) عورت سے جماع کرنا، (۲) بوس وکنار کرنا، (۳) گلے لگانا، (۴) اس کی اندام نہانی پر نگاہ کرنا، (۵) حرکت فحش کا ارتکاب کرنا، (۶) کسی سے لڑائی جھگڑا کرنا، (۷) جنگل کا شکار کرنا، (۸) کسی جانور کو ذبح کرنے کے لیے معاونت کرنا، (۹) اپنے یا غیر کا ناخن کاٹنا، (۱۰) اپنے جسم کے کسی حصہ سے بال جدا کرنا، (۱۱) اپنا منہ یا سر کسی کپڑے سے چھپانا، (۱۲) عمامہ زیب سر کرنا، (۱۳) برقع یا دستانے پہننا، (۱۴) سلا ہوا کپڑا پہننا، (۱۵) خوشبو لگانا، (۱۶) سر یا داڑھی کو خطمی یا کسی خوشبو وغیرہ سے دھونا، (۱۷) مہندی کا خضاب لگانا، (۱۸) گوند وغیرہ سے بال جمانا، (۱۹) جوں مارنا یا پھینکنا، (۲۰) کسی کا سر مونڈنا، (۲۱) زیتوں یا تل کا تیل خواہ بے خوشبو ہو، کا بالوں یا جسم پر لگانا وغیرہ۔

السوال الرابع: (الف) حج قران، حج تمتع اور حج افراد کی تعریفات تحریر کریں؟

(ب) حج قران ادا کرنے کا طریقہ سپرد قلم کریں؟

(ج) تلبیہ مع ترجمہ لکھیں؟

جوابات: (الف) تعریفات اصطلاحات:

حج قران کی تعریف: حج قران میں احرام باندھتے وقت حج وعمرہ دونوں کی نیت ایک ساتھ کی جاتی ہے اور ارکان عمرہ ادا کرنے کے بعد انسان بدستور محرم ہی رہتا ہے جب تک حج کے مناسک پورے نہ کرلے۔

حج تمتع کی تعریف: حج تمتع میں احرام باندھتے وقت صرف عمرہ کی نیت کی جاتی ہے' طواف وسعی کے بعد احرام کھول دیا جاتا ہے اور پھر حج کے لیے دوبارہ احرام باندھا جاتا ہے۔

حج افراد کی تعریف: حج افراد وہ ہوتا ہے جس میں صرف حج کا احرام باندھ کر حج کیا جاتا ہے۔

(ب) حج قران ادا کرنے کا طریقہ: حج قران کا طریقہ کار یہ ہے کہ میقات سے حج اور عمرہ دونوں کے لیے احرام باندھے اور نوافل نماز کے بعد کہے: ''اے اللہ! میں حج اور عمرہ کا ارادہ رکھتا ہوں، پس تو انہیں میرے لیے آسان بنادے اور انہیں میری جانب سے قبول فرما!'' پھر جب مکہ میں داخل ہو، تو عمرہ کے طواف سے آغاز کرے اور بیت اللہ کا طواف کرے۔ پہلے تین چکروں میں رمل کرے اور باقی میں عام طریقے سے چلے' پھر صفا و مروہ کی سعی کرے۔ یہ عمرہ کے افعال ہیں۔ پھر طواف قدوم کرے اور اب حج کے

پھر صفا و مروہ کی سعی کرے۔ منیٰ، عرفات اور مزدلفہ میں قیام کرے۔ اب جب رمی کرکے تو قربانی کرے۔ جب قربانی کرے تو احرام کھول دے۔

(ج) تلبیہ اور اس کا ترجمہ: تلبیہ: لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ .

ترجمہ: اے اللہ! میں حاضر ہوں میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں ہے میں حاضر ہوں، بیشک ہر قسم کی حمد اور نعمت تیرے لیے مخصوص ہے، اور تو بادشاہ ہے تیرا کوئی شریک نہیں ہے۔

☆ ☆ ☆

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس لأهل السنة باکستان.

شهادة العالمية فی العلوم العربية والاسلامية

"السنة الثانية" للبنات الموافق سنة ۱۴۴۶ھ 2025ء

الوقت المحدد	الورقة الثالثة:	مجموع الارقام
ثلاث ساعات	جامع الترمذی	۱۰۰

الملاحظة: اجب عن ثلثة فقط .

السوال الاوّل: (۱) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَاْكُلْ اَحَدُكُمْ بِشِمَالِهٖ وَلَا يَشْرَبْ بِشِمَالِهٖ .

(۲) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَلْعَقْ اَصَابِعَهٗ فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِيْ فِيْ اَيَّتِهِنَّ الْبَرَكَةُ .

(الف) دونوں حدیثوں پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) بائیں (الٹے) ہاتھ سے کھانے، پینے کا حکم بیان کریں؟

جوابات: (الف) اعراب: اوپر لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمہ: ۱۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "نہ کھائے تم میں سے کوئی ایک اپنے بائیں ہاتھ سے اور نہ ہی اپنے بائیں ہاتھ سے پیے۔"

۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی ایک کھائے اپنی انگلیوں کو چاٹ لے، کیونکہ وہ یہ نہیں جانتا کہ اس کھانے کے کون سے حصہ میں برکت ہے"۔

(ب) بائیں ہاتھ سے کھانا اور پینا منع ہے جیسا کہ مذکورہ بالا حدیث شریف اس پر دال ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی بھی شخص بائیں ہاتھ سے نہ کھائے اور نہ ہی پیئے، کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا اور پیتا ہے۔ اس حدیث میں جو حکم دیا گیا وہ بظاہر وجوب کے لیے ہے جیسا کہ بعض علماء کرام کا مسلک ہے۔ اس کی تائید صحیح مسلم کی اس روایت سے بھی ہوتی ہے جس کو سلمہ بن اکوع نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو بائیں ہاتھ سے کھاتے دیکھا تو فرمایا کہ دائیں ہاتھ سے کھاؤ' اس نے کہا: میں دائیں سے کھانے کی قدرت نہیں رکھتا (حالانکہ اس کا دایاں ہاتھ درست تھا) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اللہ کرے) تجھے دائیں ہاتھ سے کھانے پینے کی طاقت نصیب نہ ہو۔ چنانچہ اس کے بعد وہ شخص کبھی بھی اپنے دائیں ہاتھ سے نہ کھا سکا۔"

البتہ جمہور علماء کے نزدیک دائیں ہاتھ سے کھانے پینے کا حکم وجوبی نہیں بلکہ استحبابی ہے۔ مزکورہ بالا روایات زجر وتوبیخ پر اور مصالح شریعت پر محمول ہیں۔

السوال الثانی: (الف) اِنَّ حُذَیْفَةَ اسْتَسْقٰی فَاَتَاهُ اِنْسَانٌ بِاِنَاءٍ مِّنْ فِضَّةٍ فَرَمَاهُ بِهٖ وَقَالَ اِنِّیْ كُنْتُ قَدْ نَهَیْتُهٗ فَاَبٰی اَنْ یَّنْتَهِیَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الشُّرْبِ فِیْ اٰنِیَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلُبْسِ الْحَرِیْرِ وَالدِّیْبَاجِ وَقَالَ هِیَ لَهُمْ فِی الدُّنْیَا وَلَكُمْ فِی الْاٰخِرَةِ۔

حدیث پاک پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) خط کشیدہ الفاظ میں مرد اور عورت کا حکم یکساں ہے یا الگ الگ واضح کریں؟

(ج) اس حدیث میں "لَهُمْ" اور "لَكُمْ" کی ضمیروں سے مراد کون ہیں؟

جواب: (الف) اعراب: سوالیہ عبارت میں لگا دیے ہیں۔

ترجمہ: "بے شک حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے پانی طلب کیا تو ایک آدمی چاندی کے برتن میں ان کے لیے پانی لے کر آیا۔ انہوں نے اسے پھینک دیا اور کہا کہ بے شک میں نے اس سے منع کیا تھا' پس وہ نہیں باز آیا (یعنی باز آنے سے انکار کر دیا)۔

بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے اور چاندی کے برتنوں میں پینے سے منع فرمایا اور ریشم اور دیباج پہننے سے منع فرمایا۔

فرمایا: یہ ان کے لیے دنیا میں ہیں اور تمہارے لیے آخرت میں۔

(ب) سونے و چاندی کے برتن استعمال کرنے کا حکم: سونے اور چاندی کے برتنوں کے استعمال کا حکم

مردوں اور عورتوں کے لیے یکساں ہے یعنی ان کا استعمال کرنا دونوں کے لیے ممنوع ہے و ناجائز ہے۔

ریشم کے استعمال کا حکم: ریشم کے کپڑے مردوں کے لیے حرام ہیں۔ البتہ اگر تانا سوت ہو اور بانا ریشم تو لڑائی کے موقع پر پہننا جائز ہے، اور اگر تانا ریشم ہو اور بانا سوت ہو، تو ہر موقع پر ہر شخص کے لیے جائز ہے۔ مجاہد اور غیر مجاہد دونوں پہن سکتے ہیں۔ مردوں کے کپڑوں میں ریشم کی گوٹ چار انگل تک جائے۔

عورتوں کے لیے ریشم پہننا جائز ہے اگر چہ خالص ریشم ہو۔ اس میں سوت کی بالکل آمیزش نہ ہو۔

(ج) ضمیروں کے مراجع: لَهُمْ کی ضمیر سے مراد کفار ہیں جبکہ لَكُمْ کی ضمیر سے مراد مومن و مسلم ہیں۔

السوال الثالث: (الف) قالا عبد الله بن عمر رضی الله عنهما قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من شرب الخمر لم تقبل له صلوة اربعین صباحافان تاب تاب الله علیه فان عادلم یقبل الله له صلوة اربعین صبا حافان تاب تاب الله علیه فان عادلم یقبل الله له صلوة اربعین صبا حافان تاب تاب الله علیه فان عاد الرابعة لم یقبل الله له صلوة اربعین صباحا فان تاب لم یتب الله علیه و سقاه من نهر الخبال .

حدیث پاک کا ترجمہ کریں؟

(ب) بالترتیب خط کشیدہ الفاظ کی تشریح و توضیح تحریر کریں؟

جوابات: (الف) حدیث پاک کا ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص شراب پی لے گا اس کی نماز چالیس دن تک قبول نہیں ہوگی۔ پس اگر وہ توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لے گا۔ اور اگر وہ دوبارہ شراب پیئے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی نماز کو چالیس دن تک قبول نہیں کرے گا۔ پس اگر وہ دوبارہ توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لے گا۔ اگر وہ پھر پی لے تو اللہ تعالیٰ چالیس دن تک اس کی نماز کو قبول نہیں کرے گا۔ اگر وہ پھر توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرے گا۔ اگر وہ چوتھی مرتبہ پی لے تو اللہ تعالیٰ اس کی نماز کو چالیس دن تک قبول نہیں فرمائے گا۔ پھر اگر وہ توبہ کر لے تو اللہ اس کو توبہ قبول نہیں کرے گا اور اسے نہر خبال سے پلائے گا۔

(ب) خط کشیدہ الفاظ کی تشریح:

خمر: خمر انگور کا وہ کچا شیرہ جو پڑے پڑے سڑ کر جھاگ چھوڑ دے اور مجازاً ہر نشہ آور مشروب کو خمر کہتے ہیں۔

لم یتب اللہ علیہ: چوتھی دفعہ توبہ قبول نہ ہونے کا حکم بطور زجر اور تشدید ہے ورنہ نصوص سے ثابت ہے کہ اگر فی الواقع توبہ پائی جائے تو مقبول ہے اور اس کا مقبول ہونا اللہ تعالیٰ کے فضل سے واجب ہے۔ اہل علم فرماتے ہیں کہ توبہ کے مقبول ہونے کا حکم قضائے مبرم ہے، ممکن ہے کہ بصورت اس سے مستثنیٰ

ہو یا یہ مطلب ہو کہ ان خباثتوں کی جڑ کے استعمال کی نحوست سے اسے حقیقی توبہ ہی قبول نہ ہوگی اور پینے والا اس پر مصر اور ڈٹا رہے گا اور اسی طرح دنیا سے رخصت ہو جائے گا۔ یہ بھی درحقیقت مبالغہ ہے۔

خبال: دوزخیوں کے جسم سے زرد پانی بہنے سے جو نہر جاری ہوگی' اس نہر کو خبال کہتے ہیں یعنی جہنم کی پیپ کی نہر۔

السوال الرابع:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شمائل مبارکہ پر کم از کم سولہ سطروں پر مشتمل مضمون تحریر کریں؟

جواب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شمائل مبارکہ پر مضمون: حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے اپنے ماموں حضرت ہند بن ہالہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک بڑی تفصیل سے بیان کرتے تھے۔ میری یہ خواہش تھی کہ وہ کچھ میرے سامنے بیان کریں تا کہ میں اسے یاد رکھوں، تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بڑی شان کے مالک تھے اور معزز تھے۔ آپ کا چہرۂ مبارک یوں چمکتا تھا جیسے چودھویں رات کا چاند۔ آپ درمیانے قد سے ذرا لمبے تھے اور زیادہ لمبے سے کچھ کم تھے۔ آپ کا سر مبارک بڑا تھا۔ اور آپ کے بال ذرا سے بل کھائے ہوئے تھے۔ اگر آپ کے سر کی مانگ خود بخود نکل آتی، تو آپ اسے ایسے ہی رہنے دیتے تھے۔ البتہ خود اہتمام کے ساتھ نہیں نکالتے تھے۔ جب آپ بالوں کو بڑھایا کرتے تھے، تو وہ کانوں کی لو سے نیچے آجایا کرتے تھے۔ آپ چمکدار رنگت کے مالک تھے۔ اپ کی پیشانی کشادہ تھی۔ آپ کے ابرو خم والے تھے، باریک تھے، گھنے تھے اور ایک دوسرے سے الگ تھے۔ آپ کے دونوں ابروؤں کے درمیان ایک رگ تھی جو غصہ کے وقت سرخ ہو جایا کرتی تھی۔ آپ کی ناک تھوڑی سی اونچی تھی لیکن بہت خوبصورت اور روشن تھی۔ جو شخص آپ کو غور سے نہ دیکھتا ہو یہی خیال کرتا کہ آپ کی ناک بلند ہے۔ آپ کی داڑھی گھنی تھی، آپ کے رخسار نرم اور ہموار تھے۔ آپ کا منہ کشادہ تھا، آپ کے دانتوں کے درمیان ہلکا سا خلاء تھا۔ آپ کے سینے اور ناف کے درمیان بالوں کی ایک باریک لکیر تھی، اس لکیر کے علاوہ سینہ اور پیٹ بالوں سے خالی تھا۔ آپ کی گردن یوں تھی جیسے کسی مورت کی گردن ہو، وہ چاندی کی طرح تھی چمکدار۔ آپ کے اعضاء گوشت سے پُر لیکن کھنچے ہوئے تھے۔ آپ کا پیٹ اور سینہ برابر تھا۔ آپ کا سینہ کشادہ تھا اور دونوں کندھوں کے درمیان فاصلہ تھا۔ آپ مضبوط جوڑوں کے مالک تھے۔ آپ کے بدن کا کھلا رہنے والا حصہ بھی روشن تھا۔ دونوں کلائیوں، کندھوں اور سینے کے اوپر والے حصے پر کچھ بال تھے۔ آپ کی کلائیاں لمبی تھیں' آپ کی ہتھیلیاں کشادہ تھیں۔ آپ کی ہتھیلی اور پاؤں پر گوشت تھا۔ آپ کے ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیاں مناسب طور پر لمبی تھیں۔ آپ کے پاؤں کے تلوے قدرے گہرے تھے۔ آپ کے قدم مبارک ہموار ہوا کرتے تھے، ان کے نیچے سے پانی نہیں گزرتا تھا۔ جب آپ چلتے تو پاؤں پر زور دے کر اور جھک کر چلتے تھے۔ آپ کے

پاؤں کشادہ تھے، چلتے ہوئے یوں محسوس ہوتا تھا جیسے آپ بلندی سے نیچی اتر رہے ہوں۔ جب آپ کسی کی طرف متوجہ ہوتے تھے، تو مکمل طور پر متوجہ ہوتے۔ آپ نگاہ نیچی رکھتے تھے اور آسمان کی بجائے زمین کی طرف زیادہ دیکھا کرتے تھے۔ عام طور پر آپ آنکھ کے کنارے سے دیکھا کرتے تھے۔ صحابہ کرام کو اپنے آگے چلایا کرتے۔ جو شخص آپ سے پہلے ملتا اسے سلام میں پہل کرتے تھے۔

☆ ☆ ☆

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظيم المدارس لأهل السنة باكستان

شهادة العالمية فی العلوم العربية والاسلامية

"السنة الثانية" للبنات الموافق سنة ۱۴۴۶ھ 2025ء

الوقت المحدد	الورقة الرابعة:	مجموع الارقام
ثلاث ساعات	السنن لابی داؤد	۱۰۰

الملاحظة: اجب عن ثلثة فقط .

السوال الاول: (الف) عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان العاص بن وائل اوصى ان يعتق عنه مائة رقبة فاعتق ابنه هشام خمسين رقبة فار ادابنه عمرو ان يعتق عنه الخمسين الباقية فقال حتّٰى سال رسول الله صلى الله عليه وسلم فاتى النبى صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ابى اوصى بعتق مائة رقبة و ان هشاما اعتق عنه خمسين و بقيت عليه خمسون رقبة افاعتق عنه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انه لو كان مسلما فاعتقتم عنه اوتصدقتم عنه او حججتم عنه بلغه ذلك .

حدیث پاک کا ترجمہ کریں؟

(ب) اس حدیث کی روشنی میں ایصال ثواب پر ایک جامع نوٹ لکھیں؟

جوابات: (الف) ترجمۃ الحدیث: حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد اور اپنے دادا کے حوالے سے روایت کرتے ہیں کہ بیشک عاص بن وائل نے وصیت کی کہ ان کی جانب سے سو غلام آزاد کر دیئے جائیں، تو اس کے بیٹے ہشام نے پچاس غلام آزاد کر دیئے، پھر اس کے بیٹے عمرو نے ارادہ کیا کہ وہ ان کی جانب سے باقی پچاس ادا کر دے۔ تو انہوں نے کہا: حتیٰ کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کر لوں (اس کا حکم) تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! بیشک میرے والد نے سو غلام آزاد کرنے کی وصیت کی ہے۔ ہشام نے ان کی جانب سے پچاس غلام آزاد

کر دیئے ہیں اور باقی کے پچاس میں ان کی جانب سے آزاد کر دوں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر وہ (تمہارا باپ) مسلمان ہوتا، تو تم اس کی جانب سے آزاد کرتے، خیرات کرتے یا حج کرتے تو وہ اسے پہنچ جاتا۔

(ب) ایصالِ ثواب پر جامع پر نوٹ: وہ عطیہ جس کے ذریعے اللہ سے ثواب کی جستجو کی جاتی ہے۔

ایصالِ ثواب شرعاً مندوب یعنی مستحب اور پسندیدہ ہے۔ تمام علماء کا اس کے جواز پر اتفاق ہے۔

ایصالِ ثواب کے حوالے سے قرآن وحدیث سے چند دلائل پیش کیے جاتے ہیں:

قرآن سے دلیل: وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝

ترجمہ: اور وہ جو ان کے بعد آئے عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے اور ہمارے دل میں ایمان والوں کے بارے میں کینہ نہ رکھ، اے ہمارے پروردگار! بیشک تو نہایت مہربان رحم کرنے والا ہے۔

احادیث مبارکہ سے دلائل: ۱۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال کیا: یا رسول اللہ! ہم اپنے مردوں کی طرف سے صدقہ کرتے ہیں یا حج کرتے ہیں تو انہیں یہ پہنچتا ہے؟ آپ نے فرمایا: بے شک وہ ان کو پہنچتا اور بے شک وہ اس سے خوش ہوتے ہیں جیسا تم میں سے کسی کے پاس طبق ہدیہ کیا جاتا ہے، تو وہ خوش ہوتا ہے۔

۲۔ ان امراة اتت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت كنت تصدقت على امى بوليدة و انها ماتت و تركت تلك الوليدة قال قد وجب اليك فى الميراث قالت و انها ماتت وعليها صوم شهر افيجزى او يقضى عنها ان اصوم عنها قال نعم قالت و انها لم تحج افيجزى او يقضى عنها ان احج عنها قال نعم۔

ایک عورت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، اس نے عرض کیا: میں نے اپنی والدہ کو ایک کنیز بطور صدقہ پیش کی تھی، ان (والدہ) کا انتقال ہو گیا، انہوں نے ترکہ میں اسی کنیز کو چھوڑا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیرا اجر واجب ہو گیا اور میراث میں وہ کنیز تیرے پاس آئے گی۔ اس خاتون نے عرض کیا: جب ان کا انتقال ہوا اس وقت ان پر ایک مہینہ کے روزے رکھنا واجب تھے، تو کیا ان کی طرف سے روزوں کی ادائیگی ہو سکتی ہے اگر میں ان کی طرف سے روزے رکھوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔ خاتون نے پھر عرض کیا: انہوں نے حج بھی ادا نہیں کیا تھا، کیا میں ان کی طرف سے حج ادا کروں تو ادا ہو جائے گا؟ آپ نے جواب میں فرمایا: ہاں۔

۳۔ عن ابن عباس ان رجلا قال يا رسول الله ان امه توفيت افينفعها ان تصدقت

عنها قال نعم قال فان لی مخرفا وانی اشهدك انی قد تصدقت به عنها۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس کی والدہ کا انتقال ہوگیا ہے، اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا انہیں نفع ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: ہاں، اس نے عرض کیا: میرے پاس ایک باغ ہے، میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کی طرف سے صدقہ کیا۔

۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: میرا باپ وصیت کیے بغیر فوت ہوگیا ہے، اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا اسے فائدہ پہنچے گا؟ فرمایا: ہاں۔

۵۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: یا رسول اللہ! میری والدہ اچانک فوت ہوگئی ہیں اور میں جانتا ہوں کہ اگر انہیں موقع ملتا تو صدقہ کرتیں، اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو ان کو فائدہ دے گا؟ فرمایا: ہاں۔ انہوں نے دریافت کیا: یارسول اللہ! کون سا صدقہ فائدہ دے گا؟ فرمایا: پانی۔ چنانچہ انہوں نے کنواں کھدوایا اور فرمایا: هذه لام سعد یہ سعد کی ماں کے لیے ہے۔

السوال الثانی: (الف) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ اِنْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهٗ اِلَّا مِنْ ثَلٰثَةِ اَشْیَاءَ مِنْ صَدَقَةٍ جَارِیَةٍ اَوْ عِلْمٍ یُنْتَفَعُ بِهٖ اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ یَدْعُوْا لَهٗ۔

حدیث شریف پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) خط کشیدہ الفاظ کی تشریح اور وضاحت کریں؟

جوابات: (الف) اعراب: اعراب کے لیے سوالیہ حصہ دیکھیے۔

ترجمۃ الحدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب انسان مر جاتا ہے، تو اس کے عمل کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے، سوائے تین اعمال کے: (۱) صدقہ جاریہ، (۲) وہ علم جس سے فائدہ حاصل کیا جائے۔ (۳) نیک لڑکا جو اس کے لیے دُعا کرے۔

(ب) خط کشیدہ الفاظ کی تشریح و وضاحت:

صدقۃ جاریۃ: صدقہ جاریہ سے مراد وہ صدقہ ہے جس کا ثواب قیامت تک ملتا رہے۔ اس سے مراد ہے اوقاف مثلاً مساجد، مدارس اور وقف کیے ہوئے باغات جن سے لوگ فائدہ اٹھاتے ہوں۔

علم ینتفع: وہ نفع بخش علم جس سے دوسرے لوگ فائدہ اٹھاتے رہیں مثلاً دینی تصانیف اور نیک شاگرد وغیرہ۔

ولد صالح: صالح اولاد سے مراد نیک باعمل عالم بیٹا، بیٹے کو چاہیے کہ والدین کو ہمیشہ دعائے خیر میں یاد رکھے یہاں تک کہ نماز میں ماں باپ کے لیے دعا پہلے کرے پھر سلام پھیرے۔ ورنہ اگر نیک بیٹا دُعا نہ بھی کرے تو والدین کو اس کا ثواب ملتا رہے گا۔

السوال الثالث: (الف) عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم افترقت اليهود علی احدی اوثنتين و سبعين فرقة و تفرقت النصاری علی احدی اوثنتين و سبعين فرقة و تفترق امتی علی ثلث و سبعين فرقة .

حدیث پاک پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) عن ابن عمر رضی الله عنهما قال كنانقول فی زمن النبی صلی الله عليه وسلم لا نعدل بابی بكر احدا ثم عمر ثم عثمان ثم نترك اصحاب النبی صلی الله عليه وسلم لا تفاضل بينهم .

حدیث کا ترجمہ کریں اور بتائیں خط کشیدہ کیا صیغہ ہے؟

(ج) خلفاء راشدین کتنے ہیں نیز مذہب اہل سنت و جماعت میں ان کی افضلیت کی ترتیب کیا ہے؟

جوابات: (الف) حدیث مبارکہ پر اعراب و ترجمہ:

اعراب: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِفْتَرَقَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰی اِحْدٰی اَوْثِنْتَيْنِ وَ سَبْعِيْنَ فِرْقَةً وَ تَفَرَّقَتِ النَّصَارٰی عَلٰی اِحْدٰی اَوِ ثِنْتَيْنِ وَ سَبْعِيْنَ فِرْقَةً وَ تَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلٰثٍ وَّسَبْعِيْنَ فِرْقَةً

ترجمۃ الحدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہودی ۷۱ یا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) ۷۲ فرقوں میں تقسیم ہو گئے تھے اور عیسائی ۷۱ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) ۷۲ فرقوں میں تقسیم ہو گئے تھے اور میری امت ۷۳ فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی۔

(ب) ترجمۃ الحدیث: یہ روایت ہے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے ہم زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں کہا کرتے کہ ہم حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے برابر کسی کو شمار نہیں کرتے۔ پھر حضرت عمر کو پھر عثمان غنی کو۔ پھر ہم اصحاب نبی کو چھوڑ دیتے اور ان کے درمیان کسی کو فضیلت نہ دیتے۔

خط کشیدہ صیغہ: لَانَعْدِلُ: صیغہ جمع متکلم مضارع منفی معلوم باب ضَرَبَ يَضْرِبُ .

(ج) خلفاء راشدین اور ان کی افضلیت:

خلفاء راشدین کی تعداد: خلفاء راشدین چار ہیں۔

ان کی افضلیت کی ترتیب: اہل سنت و جماعت کے ہاں خلفاء راشدین کی ترتیب افضلیت کے اعتبار سے اس طرح ہے: انبیاء کے بعد تمام انسانوں میں سب سے افضل حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ان کے بعد حضرت عمر فاروق، ان کے بعد حضرت عثمان غنی ذوالنورین اور ان کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہم ہیں۔

سبع سنابل سنبلہ اوّل در عقائد و مذاہب مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور ص ۱۰ میں لکھا ہے:

فضل ختنین از فضل شیخین کمترست بے نقصان و قصور یعنی ختنین (عثمان غنی و علی مرتضیٰ) کی فضیلت شیخین (صدیق و فاروق) سے کم ہے مگر اس میں کوئی نقص اور خامی نہیں۔

السوال الرابع: (۱) عن عمر انه قال يا رسول الله صلى الله عليه وسلم انى نذرت فى الجاهلية ان اعتكف فى المسجد الحرام ليلة فقال له النبى صلى الله عليه وسلم اوف بنذرك .

(۲) عن عبد الله بن عباس ان سعد بن عبادة استفتى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان امى ماتت و عليها نذر لم تقضه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقضه عنها .

(۳) عن ابن عباس رضى الله عنهما ان امراة ركبت البحر فنذرت ان نجاها الله تصوم شهر افنجاها الله فلم تصم حتّٰى ماتت فجاء ت ابنتها او اختها الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فامرها ان تصوم عنها

(الف) مذکورہ تینوں حدیثوں کا ترجمہ کریں؟

(ب) فوت شدہ کی طرف سے نذر کے روزے رکھنے میں اختلاف ائمہ کرام تحریر کریں؟

جوابات: (الف) ترجمۃ الاحادیث:

۱۔ روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے زمانہ جاہلیت میں منت مان رکھی تھی کہ میں مسجد حرام میں ایک رات اعتکاف کروں گا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

نے ان سے فرمایا: تم اپنی منت پوری کرو۔

۲۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے فتویٰ پوچھنے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میری والدہ انتقال کر گئی ہیں، ان کے ذمہ نذر تھی جسے وہ پورا نہ کر سکیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان کی جانب سے پوری کرو۔

۳۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بحری سفر کے دوران ایک عورت نے نذر مانی کہ اگر اللہ تعالیٰ اسے نجات دے گا تو وہ ایک مہینے کے روزے رکھے گی۔ پس اللہ نے اسے نجات دی (محفوظ رکھا) مگر اس نے روزے نہ رکھے حتیٰ کہ اس کا انتقال ہو گیا۔ پھر اس کی بیٹی یا بہن (اس حوالے سے مسئلہ پوچھنے) رسول اللہ کی خدمت میں آئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حکم دیا کہ اس کی جانب سے روزے رکھو۔

(ب) میت کی طرف سے نذر کے روزے رکھنے میں اختلاف آئمہ: آیا میت کی طرف سے نذر کے روزی رکھے جا سکتے ہیں یا نہیں؟ اس مسئلہ میں اختلاف آئمہ درج ذیل ہیں:

حنابلہ کا مؤقف: میت کی طرف سے نذر کے روزے اس کا ولی رکھ سکتا ہے لیکن ایسا کرنا اس پر واجب نہیں ہے۔

شافعیہ کا مؤقف: امام شافعی کے نزدیک میت کا ولی اس کی جانب سے نذر کے روزے رکھ سکتا ہے اور ایسا کرنا اس پر واجب ہے:

مالکیہ کا مؤقف: مالکیہ کے نزدیک میت کی طرف سے نذر کے روزے رکھنا صحیح نہیں ہے، کیونکہ ان کا تعلق بدن کے ساتھ خاص ہے۔

احناف کا مؤقف: احناف کے نزدیک میت کی طرف سے نذر کے روزے صرف اسی وقت رکھے جائیں گے جب اس نے اس کی وصیت کی ہو ورنہ اس نذر کو پورا کرنا لازم نہیں ہے۔

☆ ☆ ☆

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس لأهل السنة باکستان

شهادة العالمية فی العلوم العربية والاسلامية

"السنة الثانية" للبنات الموافق سنة ۱۴۴۶ھ 2025ء

الوقت المحدد ثلاث ساعات | الورقة الخامسة: سنن النسائی و ابن ماجة | مجموع الارقام ۱۰۰

الملاحظة: اجب عن سؤالين من كل قسم.

القسم الاوّل ..... سنن النسائی

السوال الاول:۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثَةٌ حَقٌّ عَلَی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عَوْنُهُمُ الْمُكَاتَبُ الَّذِیْ یُرِیْدُ الْاَدَاءَ وَالنَّاكِحُ الَّذِیْ یُرِیْدُ الْعَفَافَ وَالْمُجَاهِدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ۔

(الف) حدیث پاک پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) خط کشیدہ الفاظ کی وضاحت کریں؟

جوابات: (الف) اعراب: اعراب کے لیے سوالیہ حصہ دیکھیے۔

ترجمۃ الحدیث: روایت ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین ایسے لوگ ہیں جن کی مدد کرنا اللہ کے ذمہ کرم پر ہے پہلا مکاتب جو اپنی ادائیگی کا ارادہ رکھتا ہو، دوسرا نکاح کرنے والا جو پاکدامن رہنا چاہتا ہو اور تیسرا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا (مجاہد) ہو۔

(ب) خط کشیدہ الفاظ کی وضاحت:

"حَقٌّ عَلَی اللّٰهِ" کی وضاحت: حق علی اللہ کا مطلب یہ ہے کہ "اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر لازم و ضروری کرلیا ہے"۔ مذکورہ بالا حدیث میں تین لوگ ایسے ہیں جن کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لازم کر لی ہے جیسا کہ حدیث مبارکہ میں ہے:

☆ حضرت حاکم بن یسار رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ایک شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! عزت و منصب اور اہل ثروت عورت میسر آ رہی ہے، مگر اس کی ہاں بچہ پیدا نہیں ہوتا، تو کیا میں اس سے نکاح کر سکتا ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں منع کر دیا، وہ دوبارہ حاضر خدمت ہوا، اس بارے میں عرض گزار ہوا، تو آپ نے پھر اسے منع کر دیا اور تیسری بار حاضر ہو کر عرض کرنے پر آپ نے فرمایا: تم ایسی عورت سے نکاح کرو

جو محبت کرنے والی اور بچے پیدا کرنے والی ہو، کیونکہ میں تمہاری کثرت کی وجہ سے دوسری امتوں پر فخر کروں گا۔

☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: ایک جہاد سے فراغت پر میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں واپس آ رہا تھا، میرا اونٹ تھک گیا اور سست ہو گیا (تو میں نے پیدل سفر شروع کر دیا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے قریب ہوئے اور مجھے فرمایا: اے جابر! میں نے عرض کیا: ہاں یا رسول اللہ! آپ نے دریافت کیا: کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا: میرا اونٹ تھک گیا اور سست ہو گیا ہے، جس کی وجہ سے میں دوسرے لوگوں سے پیچھے رہ گیا ہوں، آپ میری بات سن کر اپنی سواری سے نیچے اترے، لاٹھی کے ساتھ میرے اونٹ کو ہانکنے لگے، پھر آپ نے مجھے فرمایا: اب تم سوار ہو جاؤ، تو میں اس پر سوار ہوا، اب تو یہ حال ہوا کہ مجھے اس کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر پہنچنے پر اسے روکنا پڑ جاتا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کرتے ہوئے فرمایا: کیا آپ نے نکاح کر لیا ہے؟ میں نے عرض کیا: ہاں، اپ نے دریافت کیا: کنواری سے یا بیوہ سے؟ میں نے عرض کیا: بیوہ سے، آپ نے فرمایا: کسی کنواری لڑکی سے نکاح کیوں نہیں کیا کہ تم اس کے ساتھ کھیلتے اور وہ تمہارے ساتھ کھیلتی؟ میں نے جواب میں عرض کیا: میری بہنیں زیادہ ہیں۔ (والدہ کا انتقال ہو گیا ہے) لہٰذا میں نے سوچا کہ ایسی خاتون سے نکاح کروں جو ان کو باہم جوڑے رکھے، ان کی کنگھی کرے اور ان پر پوری پوری نگرانی کرے۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھا! اب تم گھر پہنچنے والے ہو، وہاں جا کر مزے اڑانا۔ پھر فرمایا: کیا آپ اپنے اونٹ فروخت کرو گے؟ میں نے عرض کیا: ہاں، پھر آپ نے ایک اوقیہ چاندی کے عوض وہ مجھ سے خرید لیا۔ مجھ سے پہلے آپ مدینہ طیبہ میں پہنچ گئے، میں آئندہ دن صبح کے وقت پہنچا، پھر ہم مسجد آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسجد کے دروازے کے پاس ملاقات ہوئی، آپ نے مجھ سے دریافت کیا: ابھی پہنچے ہو؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنا اونٹ چھوڑ دو، مسجد میں دخل ہو جاؤ اور دو رکعت (نوافل) ادا کرو۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ مجھے ایک اوقیہ چاندی تول دے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے چاندی تولی، تو جھکتی ہوئی تول کر دی۔ اب میں چاندی لے کر چل پڑا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جابر کو میرے پاس لاؤ، میں نے خیال کیا شاید اب میرا اونٹ مجھے واپس ہو گا اور یہ واپسی میرے لیے سخت ناگوار تھی۔ چنانچہ جب میں آپ کے قریب ہوا تو آپ نے فرمایا: تم اپنا اونٹ لے جاؤ اور اس کی قیمت بھی رکھو۔

"المکاتب" کی وضاحت: مکاتب وہ غلام ہوتا ہے جس کا مالک اس کو آزاد کرنے کے لیے رقم

متعین کرے اور اس رقم کی ادائیگی کے بعد غلام آزاد ہو جاتا ہے۔

السوال الثانی: (۱) عن ابن عباس رضی الله عنهما ان رسول الله صلی الله علیه وسلم تزوج میمونة وهو محرم .

(۲) قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا ینکح المحرم ولا یخطب ولا ینکح .

(الف) دونوں حدیثوں کا ترجمہ کریں؟

(ب) محرم کا خود نکاح کرنا یا کرانا یونہی پیغام نکاح دینے میں ائمہ کرام کا اختلاف بیان کریں؟

جوابات: (الف) ترجمۃ الاحادیث: ۱۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی اور آپ حالت احرام میں تھے۔

۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: محرم نہ نکاح کرے اور نہ ہی نکاح کا پیغام دے۔

(ب) مذکورہ مسئلہ میں اختلاف آئمہ مع الدلائل: محرم کا خود نکاح کرنا یا کرانا یا پیغام نکاح دینے کے حوالے سے آئمہ کا اختلاف درج ذیل ہے:

آئمہ ثلاثہ کا مذہب: امام شافعی، امام مالک، امام احمد، جمہور صحابہ اور تابعین کے نزدیک حالت احرام میں محرم کا خود نکاح کرنا یا کرانا یا پیغام نکاح دینا جائز نہیں، کیونکہ ان کے نزدیک نکاح سے مراد وطی ہے۔

دلیل: سوال میں مذکور حدیث نمبر 2 ان کی دلیل ہے۔

امام ابوحنیفہ کا مذہب: امام ابوحنیفہ کے نزدیک محرم کا خود نکاح کرنا، کرانا یا نکاح کا پیغام دینا جائز ہے مگر صحبت کرنا جائز نہیں۔

دلیل: سوال میں مذکور حدیث نمبر 1 آپ کی دلیل ہے۔

السوال الثالث: ۔عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ اَنَّ نَبِیَّ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الرِّضَاعِ فَقَالَ لَا تُحَرِّمُ الْاِمْلَاجَةُ وَلَا الْاِمْلَاجَتَانِ وَقَالَ قَتَادَةُ الْمَصَّةُ وَالْمَصَّتَانِ .

(الف) حدیث پاک پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) مقدار رضاعت اور مدت رضاعت میں اختلاف ائمہ کرام تحریر کریں؟

جوابات: (الف) اعراب: اعراب کے لیے سوالیہ حصہ دیکھیے۔

ترجمۃ الحدیث: روایت ہے حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا سے کہ بیشک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے رضاعت کے بارے میں دریافت کیا گیا، تو آپ نے فرمایا: ایک یا دو گھونٹ پینے سے حرمت (رضاعت) ثابت نہیں ہوتی۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک دو مرتبہ چوسنے سے۔

(ب) مقدار رضاعت اور مدت رضاعت میں اختلاف آئمہ:

☆ مقدار رضاعت میں اختلاف آئمہ:

امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کا موقف: امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک پانچ گھونٹ یا پانچ بار دودھ پینا مقدار رضاعت ہے۔

امام ابوعبید، سفیان ثوری اور امام داؤد کا موقف: ان حضرات کے نزدیک مقدار رضاعت تین گھونٹ ہیں۔

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا موقف: آپ کے نزدیک مطلقاً دودھ پینا رضاعت کو ثابت کر دیتا ہے خواہ ایک گھونٹ یا آدھا بشرطیکہ وہ شیر خوارگی کی مدت/عمر ہو۔

☆ مدت رضاعت میں اختلاف آئمہ: مدت رضاعت میں اختلاف آئمہ درج ذیل ہے:

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا موقف: امام اعظم کے نزدیک مدت رضاعت اڑھائی سال ہے، اس سے زیادہ مدت میں رضاعت ثابت نہیں ہوگی۔ آپ کی دلیل یہ آیت مبارکہ ہے:

وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ؕ (الاحقاف 15)

اس میں چھ ماہ مدت حمل اور باقی عرصہ مدت رضاعت ہے۔

صاحبین اور امام شافعی کا موقف: صاحبین اور امام شافعی کے نزدیک مدت رضاعت دو سال ہے ان کی دلیل یہ آیت مبارکہ ہے: والوالدت یرضعین ..... کاملین (البقرہ)

امام زفر کا موقف: امام زفر کے نزدیک مدت رضاعت تین سال ہے۔

القسم الثانی ..... سنن ابن ماجة

السوال الرابع:۔ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ اَلْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ اِذْ دَخَلَ الْجَنَّۃَ اِقْرَأْ وَاصْعَدْ فَیَقْرَأُ وَیَصْعَدُ بِکُلِّ اٰیَۃٍ دَرَجَۃً حَتّٰی یَقْرَأَ اٰخِرَ شَیْءٍ مَّعَہٗ .

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) خط کشیدہ الفاظ کی صرفی تحقیق کریں؟

جوابات: (الف) اعراب: سوالیہ حصہ میں لگا دیئے گئے ہیں۔

ترجمۃ الحدیث: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صاحب قرآن سے کہا جائے گا جنت میں داخل ہو جاؤ، پڑھتے جاؤ اور چڑھتے جاؤ۔ چنانچہ وہ پڑھتا جائے گا اور چڑھتا جائے گا ہر آیت کے بدلہ میں ایک درجہ۔ یہاں تک کہ جو اس کو آخری آیت یاد ہو

گی پڑھے گا۔

(ب) خط کشیدہ الفاظ کی صرفی تحقیق: یُـقَـالُ: صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع مجہول باب نصر اجوف واوی۔

اقرا: صیغہ واحد مذکر امر حاضر معلوم باب فَتَحَ .

السوال الخامس :۔عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کتم علما مما ینفع اللہ بہ فی امر الناس فی الدین الجمہ اللہ یوم القیمۃ بلجام من النار .

(الف) ترجمہ کریں؟

(ب) کتاب وسنت کی روشنی میں علم وعلماء کی فضیلت بیان کریں؟

جوابات: (الف) ترجمۃ الحدیث: روایت ہے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے چھپائی ایسی علم والی بات جس سے لوگوں کو دینی نفع پہنچتا ہو، تو اللہ اسے یوم قیامت میں آگ والی لگام ڈالے گا۔

(ب) علم وعلماء کی فضیلت:

علم کی فضیلت: جس شخص کو اللہ تعالیٰ بھلائی کے لیے چن لیتا ہے، تو اسے علم کی دولت سے نوازتا ہے، تاکہ وہ معرفت الٰہی حاصل کر سکے۔ بلاشبہ علم وہ نور ہے جو اللہ دلوں میں ڈالتا ہے، علم کے ذریعے انسان اچھے اور بُرے میں تمیز کر سکتا ہے۔ اس حوالے سے چند احادیث درج ذیل ہیں:

۱۔ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک جگہ سے ہوا تو وہاں دو مجلسیں ہو رہی تھیں۔ ایک میں اللہ کا ذکر ہو رہا تھا اور دوسری مجلس مذاکرہ علم سے متعلق تھی۔ آپ دوسری مجلس میں شریک ہو گئے اور فرمایا: یہ زیادہ بہتر ہے یعنی عالموں کی ہم نشینی اختیار فرما کر علم کی فضیلت کو واضح فرمایا۔

۲۔ حضرت ابو سعد خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب تمہارے پاس علم کے طالب لوگ آئیں گے، جب تم انہیں دیکھو تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکم کے مطابق انہیں مرحبا مرحبا کہنا اور انہیں اچھی طرح سے علم سکھانا۔ راوی کا بیان ہے: میں نے حکم سے دریافت کیا: "اقنوھم" سے کیا مراد ہے؟ تو انہوں نے جواب میں کہا: علم سکھانا۔

۳۔ حضرت اسماعیل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے گئے تو

ان کا گھر عیادت کرنے والوں سے بھر گیا، اس پر انہوں نے اپنا پاؤں سمیٹ لیا اور فرمایا: ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، حتیٰ کہ آپ کا گھر بھر گیا، آپ اس وقت کروٹ کے بل استراحت فرما تھے، جب آپ نے ہمیں ملاحظہ کیا، تو اپنے قدمین شریفین کو سمیٹ لیا اور فرمایا: میرے بعد تمہارے پاس لوگ حصول علم کے لیے آئیں گے، تو تم انہیں مبارک باد دینا اور انہیں علم سکھانا۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! ہم نے ان لوگوں کو بھی دیکھا، جو نہ تو ہمیں مرحبا کہتے ہیں اور نہ ہی مبارک دیتے ہیں، ماسوا اس کے کہ ہم ان کے پاس چلے جائیں، تو وہ لاپرواہی اختیار کرتے ہیں۔

۳۔ اطلبوا العلم و لو بالصین یعنی تم علم دین حاصل کرو، خواہ تمہیں چین جانا پڑے۔

پس اگر علم کی کوئی اہمیت وفضیلت نہ ہوتی، تو ان احادیث مبارکہ میں اس کے حصول پر زور نہ دیا جاتا اور نہ ہی اس کی سیکھانے کا ذکر ہوتا۔

علماء کی فضیلت: العلماء سے مراد وہ لوگ ہیں، جو یہ جانتے ہیں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ قرآن کریم میں ہے:

ترجمہ: ''بے شک اللہ سے وہی ڈرتے ہیں، جو علم والے ہیں۔'' (فاطر:28)

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا:

ترجمہ: ''کیا عالم اور جاہل برابر ہو سکتے ہیں؟'' (الزمر:9)

ایک عالم کی فضیلت بہت سی احادیث میں بھی وارد ہے:

۱۔ حضرت سہل بن معاذ بن انس رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: بے شک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس آدمی نے لوگوں کو علم سکھایا، تو اسے اس پر عمل کرنے والے کے برابر اجر وثواب ملے گا اور عمل پیرا ہونے والے لوگوں کے ثواب میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔

۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عالم کی عابد پر فضیلت ایسی ہے جیسے چودھویں رات کے چند کو تمام ستاروں پر ہے۔

۳۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روز قیامت عابد اور عالم کو لایا جائے گا، عابد سے کہا جائے گا تم جنت میں داخل ہو جاؤ جبکہ عالم سے کہا جائے گا رکو! اور لوگوں کی شفاعت کرو، کیونکہ تم نے ان کے اخلاق کو سنوارا ہے۔ (شعب الایمان)

السوال السادس :۔عن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلمنا ھذا الدعاء کما یعلمنا السورۃ من القرآن اللّٰھم انی اعوذبک من عذاب جھنم و اعوذبک

من عذاب القبر و اعوذبك من فتنة المسيح الدجال و اعوذبك من فتنة المحياء و الممات .

(الف) حدیث پاک کا ترجمہ کریں؟

(ب) حدیث مذکورہ کی تشریح کرتے ہوئے دُعا کی فضیلت واہمیت پر جامع نوٹ لکھیں؟

جوابات: (الف) ترجمۃ الحدیث: روایت ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس دُعا کی تعلیم اس طرح دی جیسے ہمیں قرآن مجید کی سورہ سکھاتے تھے۔ ''اے اللہ! میں عذاب جہنم سے تیری پناہ مانگتا ہوں، عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں، میں مسیح دجال کے فتنہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور زندگی وموت کے فتنہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

(ب) حدیث مبارکہ کی تشریح: اس حدیث مبارکہ میں "اعوذ" کا تکرار ان چیزوں کی دہشت اور اہمیت کو واضح کرتا ہے۔

دعا مومن کا ہتھیار ہوتی ہے اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے سکھانے کا بطور خاص اہتمام فرماتے۔ اس حدیث مبارکہ میں جو دُعا سکھائی گئی، اس میں سب سے عذاب جہنم سے پناہ مانگی گئی ہے، کیونکہ عذاب جہنم برحق ہے اور ہر انسان کو اس کے گناہوں کے سبب عذاب دیا جائے گا اور جہنم کا سب سے ہلکا عذاب آگ کی جوتیاں پہنا' ہے۔ پھر عذاب قبر سے پناہ مانگی گئی، کیونکہ عذاب قبر بھی برحق ہے' لہٰذا ان تمام کاموں سے بچنے کی کوشش کی جائے، جو عذاب قبر کا سبب بنیں۔ پھر مسیح دجال کے فتنے سے پناہ مانگی گئی ہے۔ دجال کو مسیح اس لیے کہا گیا ہے کہ یہودی اسے اپنا مسیح مانتے ہیں، اسے نجات دہندہ گردانتے ہیں اور اس کے آنے کا انتظار کر رہے ہیں حالانکہ اصل میں مسیح حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں' جو قرب قیامت آسمان سے اتریں گے۔ گویا طنزاً دجال کو مسیح کہا گیا ہے۔ اس کی ایک وجہ دجال کا ممسوح العین (کانا) ہونا بھی ہے۔ آخری چیز جس سے پناہ مانگی گئی ہے وہ ہے زندگی وموت کا فتنہ۔ اس سے مراد یہ ہے کہ بہت سے فتنے ایسے ہیں جن کا تعلق زندگی سے ہے مثلاً اہل وعیال، مال ودولت، دینی لحاظ سے فتنے اور دنیاوی فتنے وغیرہ۔ موت کے فتنے سے مراد موت کے وقت کی سختی، عذاب قبر اور روز قیامت عذاب کا فتنہ وغیرہ' لہٰذا یہ چار چیزیں بالخصوص ایسی ہیں جن سے پناہ مانگنے کا ذکر حدیث مبارکہ میں آیا ہے۔

دعا کی فضیلت واہمیت پر نوٹ: دعا کے معنی ہیں ''اعلیٰ ذات سے ادنیٰ چیزوں میں سے کچھ بطریق عاجزی طلب کرنا''۔ ہر زمانہ اور ہر جگہ علماء کا اس بات پر اتفاق رہا ہے کہ دُعا مانگنا مستحب ہے اور دُعا مانگنے کا ثبوت قرآن وحدیث دونوں میں ملتا ہے۔ دُعا مانگنا انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت ہے۔

قرآن کی روشنی میں: قرآن میں بہت سے انبیاء کی دعائیں مذکور ہیں۔ بہت سی ایسی دعائیں بھی ہیں جن کے ذریعے سے اللہ کی پناہ مانگی گئی ہے۔

جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ہے:

☆ ترجمہ: اور (اے حبیب) جب میرے بندے آپ سے میری نسبت سوال کریں (تو بتا دیا کریں کہ) میں نزدیک ہوں اور پکارنے والے کی پکار کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ (البقرہ:186)

☆ پھر ایک اور مقام پر فرمایا:

ترجمہ: ''تم مجھے پکارو میں تمہاری پکار کا جواب دوں گا۔'' (المومن:60)

احادیث کی روشنی میں: دعا مانگنے کا ذکر احادیث مبارکہ بھی آیا ہے:

۱۔ عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من لم يدع الله سبحانه غضب عليه .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ سے دُعا نہیں مانگتا' اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہوتا ہے۔

۲۔ حضرت مالک بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم اللہ سے سوال کرو تو اپنی ہتھیلیوں کے باطن سے سوال کرو اور ہتھیلیوں کی پشت سے سوال نہ کرو۔

۳۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا رب حیاوالا کریم ہے، جب اس کا کوئی بندہ اس کی طرف اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتا ہے، تو وہ ان کو خالی لوٹانے سے حیا فرماتا ہے۔

۴۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سوال کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے دونوں ہاتھ اپنے کندھوں کے برابر اٹھاؤ، استغفار کا طریقہ یہ ہے کہ ایک انگلی سے اشارہ کرو اور گڑگڑا کر سوال کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے دونوں ہاتھ پھیلاؤ۔

۵۔ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دُعا میں ہاتھ اوپر کرتے اور ہاتھوں کو نیچے نہ گراتے تھے حتیٰ کہ ان کو چہرے پر مل لیتے۔

۶۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: الدعاء مخ العبادۃ یعنی دُعا عبادت کا مغز ہے۔

الحاصل! دُعا کے اس قدر مفید اور نفع بخش ہونے کے باوجود اس سے استفادہ صرف اسی صورت میں ممکن ہے جب اس کی شرائط اور آداب کو ملحوظ خاطر رکھا جائے۔

☆ ☆ ☆

تنظیم المدارس، کنزالمدارس، نظام المدارس، وفاق المدارس العربیہ اور دیگر بورڈز کی کتابیں، داخلہ جات، امتحانی مسائل کے حل، گزشتہ پیپرز، اور دیگر اپڈیٹس حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ وزٹ کریں۔

www.ahlesunnatboardspak.com

Follow Our Social Media Account:

1. **Whatsapp Channel (https://whatsapp.com/channel/0029VaFmkdD0VycHbvDRY70I)**
2. **Youtube (https://youtube.com/@ahlesunnatboards)**
3. **Tiktok (https://www.tiktok.com/@ahlesunnatboardspak)**
4. **Facebook Page (https://www.facebook.com/ahlesunnatboardspak)**